صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
″	۷	جیتنا	جیشا	″	۵	حلفاء	حلفاء
۴۴۰	۹	فالمهوله	فالمهملة	۴۴۷	۸	بالسمامه	بالیمامة
۴۴۱	۳	سه	معه	″	۹	عیزاء	عبزاء
″	۵	علاء	علا	″	۵	کا	کما
″	۱۳	بت	بنت	۴۴۸	۱۲	نغیرلهم	نغیرلیهم
″	۱۵	سیلم	سلیم	۴۴۹	۱۶	تفن	نفس
″	۱۷	وانماه	وانما	۴۵۰	۲	اجراهم	اجرامهم
۴۴۲	۴	شیانیه	شیبانیة	″	۸	الیسترجعون	لیسترجعون
″	۱۳	لقرابة	القرابة	″	۳	والتقی	والنقی
	۱۰	عمرو	عمرو بن هند	″	۵	تحریکیم	تحریکهم
۴۴۶	۱۲	لذه	ام هذه	۴۵۴	۱۵	شهیدعلا	شهدعلیه
				″	۱۷	یولم	یوم

تمت بالخیر

مطبوعہ مطبع انجمن پنجاب لاہور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
״	۱۰	کہ بعد اوسکی	بعد اوسکے	۴۲۴	۱۳	بات کرو	بات یاد کرو
۴۰۶	۱۲	ہیں سے	سے ہیں	۴۲۸	۸	تقلیب	تقلیبون
۴۰۷	۸	الاصطلا	الاصطلاح	۴۲۹	۹	الالقاء	والالقاء
۴۰۸	۷	وبخت	وبخیتہ	۴۳۰	۱	ہمرہش	ہمراہش
״	۱۵	المقتلہ	والمقتلہ	۴۳۳	۱۴	الدریدۃ	الدمدمۃ
۴۰۹	۱۳	چوسگتے	چوسگئے	۴۳۵	۱	تمنے	ہمنے
۴۱۲	۱	اذ	اذا	״	۱۱	جنکے	جنکو
۴۱۴	۹	مناد مجیب	منادو مجیب	۴۳۷	۵	الغبرا	الغبراء
۴۱۷	۴	بکفر	لکفر	״	۱۵	جبہناہم	وجبہناہم
۴۱۸	۲	تصلیہ	تصبیہ	۴۳۸	۵	بہرسے	بہرڈسے
۴۱۹	۱۱	تاکہ	×	״	۸	بلاسے	بلاسے
״	۱۲	او	اذ	״	۱۳	فہم	فہیم
״	״	یاذ	یاد	״	۱۴	جلب	جلبہ
۴۲۱	۴	المخالق	انتحالق	״	۱۴	الجوان	الجون
۴۲۲	۱	نہیں	+	۴۳۹	۲	لعنی	لعلی
״	۱۵	بیوتا	بیوٹا	״	۳	لیمنع	لیمنع

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۶۱	〃	مولفہ تحخش	مولفہ تحخشے	۳۹۰	۱۳	وکذ	ولد
۳۶۲	۱۴	نفسیہا	خفیتہا	۳۹۱	۶	عمرو	وعمرو
۳۶۳	۳	پوچا	بوچا	〃	۹	تنفس	نفس
۳۶۴	۱۳	الحال	حال	۳۹۳	۱۵	ندا	ندبدا
۳۶۷	۱۲	ستور	سنور	۳۹۵	۱۴	الصبیل	الصہیل
۳۶۹	۱۴	حبش	احبش	۳۹۶	۱۱	السقم	سقم
۳۷۰	۱۵	اعتقد	اعقد	۳۹۸	۳	للب	للّب
۳۷۲	۱۵	ومر	ومرا	۳۹۹	۵	جنی	جانبیۃ
۳۷۵	۱۷	والتنزہ	التنزہ	〃	۱۱	ما	ماوشما
۳۷۷	۸	علی الاجل	علی العاجل	〃	۱۵	تقنی	التقنی
۳۷۸	۶	فاسالیم	فاسالیہم	۴۰۱	۷	تیلث	تثلیث
۳۷۹	۷	الماہر	ماہر	〃	۷	والماضی	اوالماضی
۳۸۵	۱۶	بڑھے	برے	〃	۱۳	میرا	جب میرا
۳۸۶	۱۲	چیندان	وچپندان	〃	۱۵	اقسم	اقیم
۳۸۷	۱۰	اصلہ	نصلہ	۴۰۲	۹	اونقت	وثقت
۳۸۰ ۳۸۹	۱۶ ۱۲	البال ونیقن	بال ونیقین	۴۰۵	۲	جبالی	جبال

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۴۶	۶	جیاء	حیاه	″	″	عطار	عطارکا
″	۱۷	دہرکنا	دہڑوکنا	۳۵۵	۸	یفسدہا	ما یفسدہا
۳۴۷	۱۴	علقت	وعلقت	″	۱۱	للمشبہ	تکمیل للمشبہ
″	۱۵	نومنا	قومہا	۳۵۶	۶	والسبین	والعین
″	۱۷	یحمل	تحمل	۳۵۷	۵	غزو	غزوا
۳۴۸	۱۱	یکفیہ	بالکیفیۃ	″	۱۱	رافع	الرافع
۳۵۰	۱۴	الحبۃ	لہ الخبۃ	″	۱۲	الماءکان یغزو	الی ان یعزو
″	″	فقدو	فقدوا	″	۱۴	باحین	ریاحین
۳۵۲	۳	اس سے	اس لئے کہ	۳۵۸	۷	یحک	الحک
″	۵	الاسیر	الاسر	″	۱۷	ہم	اوہم
″	۸	الاصل نے	فی الاصل	۳۵۹	۱	الفرس	القرشش
″	″	للصفر	للشغر	″	۳	الیہ	البتہ
۳۵۳	۳	الضبی	الظبی	″	۹	عبلے	عبل
″	۹	بلجوے	ہو	″	۱۰	ببیل	نبیل
″	۱۴	لسلام	واللام	۳۶۱	۵	اولہن	ولہن
۳۵۴	۴	جوشش	خوشبو	″	۱۲	الذرے	السرے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
"	۱۵	ہین	،	۲۴۱	۵	فالاقرب	فالاضراب
۲۳۶	۶	پکار	نگاڑ	"	۷	انکانت	وانکانت
"	"	ہین	ہن	"	۸	الاقتصاب	الاقتضاب
"	۱۵	مانی	پانے	"	۱۱	المحبوبتیہ	المحبوبتہ
۲۳۸	۱	کردنم	کردیم	"	۱۲	مادہ	یاوہ
"	۲	ور	و	۲۴۲	۹	وسوال	سوال
"	"	دریایہ	دریارا	۲۴۳	۱	کد	رکد
"	"	کنشیم	سے گشتیم	"	۱۰	موضع آخر	فی موضع آخر
"	۶	لم الیقظم	مالم الیقظم	"	۱۱	عنقتہا	علقتہا
"	"	والخروط	والغزور	"	۱۵	صبا	صباحا
۲۳۹	۲	تمہارے	سارے	"	"	واحکم	واسلم
"	۴	الہلاک	الاہلاک	"	۱۶	واحکمی	واسلمی
"	۱۱	الہ	اللہ	"	۱۷	خاما	خانہ
۲۴۰	۶	شفیقہ	،	۲۴۴	۱۲	قندن	فذن
"	۷	اغرنیہ	اغربۃ	۲۴۵	۸	بجل بالجوا	تحل بالجو
"	۱۷	للاستفہام	الاستفہام	"	۱۷	بجل عنہ	وتحل عنہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۳	۲	معنا	معناه	۲۳۰	۱۷	لنا	لها
″	۸	کتاب	کتایب	۲۳۱	۱	الورد	والورد
″	۱۳	اون	اور	″	۹	الجرابر	الجرایر
۲۲۴	۱	یبخنا	یبخنیا	۲۳۲	۱	فینظر	فینطیر
۲۲۵	۱	مایقوم	بالقوم	۲۳۳	۲	جبینا	جبا
″	″	والجوان	والجون	″	۳	من	×
″	۱۰	الدروع	للدروع	″	۸	بالضربات	بضربات
″	۱۱	کل سالبة	کل سابغة	″	۱۵	قیابهم	قباطهم
″	۱۴	وامواج	امواج	″	۱۶	عمرو	عمروا
۲۲۶	۱۱	کہ ہیں	ہین کہ	۲۳۴	۲	اخجره	اختیره
۲۲۷	۱۴	اراد	ارادوا	″	۱۰	دهیم	سے دهیم
۲۲۹	۳	ذکر المسلوب	ذکر المسلوب وحذف المسلوب منه	″	۱۱	مارا	را
″	۹	بیصباتهم	ببضاتهم	″	۱۲	گشتیم	کشتیم
۲۳۰	۸	المشبه لبیه	المشبیة اللبیة	″	۱۷	انا	وانا
″	۱۴	ذا	اذا	۲۳۵	۱۴	بڑی	برے
″	″	فانه	فاته	″	″	ہین	مین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰۳	۴	المتاع	متاع	″	۱۶	بمن میراث	ما بمیراث
″	۱۶	کری	گرہن	۳۱۰	۷	تکلیب	بکلیب
۳۰۴	۵	ندکلی	تدلکہن	۳۱۸	۲	البعیر	البعیرین
″	۷	فسقعوا	فعقوا	۳۱۹	۱۵	اخیہ	اخیہا
″	۱۰	باعاق	ماعاق	″	۱۶	اوفدو	اوفدوا
۳۰۵	۲	نضربہم	نضربہم	۳۲۰	۷	ٹہرائی	ٹہرے
″	۱۶	خنی	حتی	″	۱۱	الضال	لقتال
۳۰۶	۱۰	او	و	″	۱۶	الاشباع	للاشباع
۳۰۷	۸	ایسے	اور ایسے	۳۲۱	۸	انٹیان	اپنی اونٹون
۳۰۸	۱۵	یکال	نیکال	″	۱۲	غذوہ	غدوۃ
۳۰۹	۱۰	ہمراہی	ہمراہے	″	۱۳	بینا	ابینا
″	″	باشد	نباشد	″	″	نہ	فانہ
۳۱۰	۱۳	معناہ شاء	من شاءہ	.	۱۴	قدینا	فدینا
۳۱۱	۲	ارادت	و ارادت	۳۲۲	۸	پہلی	پہیلے
۳۱۴	۱۳	والشرف علقمہ	الشرف وعلقمہ	″	۱۵	من ثعب آہ	تعتب وبہراہ وابائہ
۳۱۶	۱۰	لعمر	لعمرو	″	۱۷	اتنا	ابنا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۱	۲	علی	علیہا	״	۱۱	اعرہ	اغر
״	۸	می گیرد	مے گردد	״	۱۵	طاعہ	اطاعہ
״	۱۲۔۱۱			״	۱۶	امام	ایام
״	۱۳	اشتخر	اشخر	״	۱۷	مرہ	امرہ
״	۱۴	الاشباع	للاشباع	۲۹۴	۱۵	یبجون	یبتجون
״	۱۷	باہینکہ	تاآہینکہ	۲۹۵	۸	ہدہ	ہدہ
۲۹۲	۱	کشتگان	کشندگان	۲۹۵	۱۴	قوم الذین	القوم الذین
״	۴	قال من داہم	فان من دواہیم	۲۹۶	۱۰	توڑی	توڑے
״	۸	زلال	ہلال	۲۹۷	۲	اثقال	اثقال
״	۹	نخاسع	مجاشع	״	۹	سبا	سبا
۲۹۳	۱	فاحشد	فاحد	۲۹۸	۲	اوالقربے	والقربے
״	۴	تدخل	تدخل	۲۹۹	۵	کی کہی	کی
״	۴	ریاخفا	رماخفا	״	۱۱	پرداریم	برداریم
״	۵	من	ہن	۳۰۱	۱۲	فیقطعن	فیتقطعن
״	״	حمرا	حمرا	۳۰۲	۱	تازی	ہری
״	״	بہاہیون	بہالون	״	۱۳	اطہر	ظہر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۷۳	۱۴	حال	قال	۲۸۰	۱	ہواہ	نہواہ
״	״	التصال	اتصال	״	۱۷	یاحیابن	ویاحیانس
״	۱۶	لامہ	لامۃ	۲۸۲	۱۲	دوشاق	دمشاق
۲۷۴	۱	مخاطب	یامخاطب	۲۸۳	۱	ہبن	پہئی
״	۲	وہ ہبن	زرہبن	۲۸۴	۳	انفقدان	لفقدان
״	۱۶	الامانۃ	الامانۃ	״	۱۱	عیونا	العیونا
۲۷۵	۱	نہوا	ہو	״	״	المضاف	المضاف الیہ
״	۴	قیطمع	نطیع	״	۱۲	تبزک	تخنذک
״	۵	حرب وہم	حرو کبسم	۲۸۵	۵	برسون	پرسون
״	۱۴	ازلت	ارلت	۲۸۶	۹	تزیک	تریک
״	۱۷	فتنہر	فتہتز	۲۸۹	۲	برنیۃ	برتنبیہ
۲۷۶	۵	وان	اوان	״	۶	عاج	شکرسنگ
۲۷۷	۸	عند	عندہ	״	۱۷	ترجیع	الترجیع
״	۱۳	خاجبۃ	صاحبۃ	۲۹۰	۲	فرلی	حزنی
״	۱۴	باتغلب	یاتغلب	״	۵	والاشمطاً	ولاشمطاء
״	۱۶	بجانبہ	نجاییہ	״	۶	سقاہا	ثقاہا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵۸	۱۷	گرہ	کرہ	۲۶۶	۱۶	پہاڑون	بہارون
۲۵۹	۷	ٹورنے	توڑنے	۲۶۷	۱۰	الباسنے	البالے
				۲۶۸	۵	نزا	شردا
۲۶۰	۴	سرخ	سرج	〃	۶	الخنلج	الخنلج
〃	۹	اظہرہا	ظہرہا	〃	۹	تبتم	ہیستیم
〃	۱۰	اللم	اللحم	〃	۱۶	بخشید	بخشند
〃	۱۷	ولانیما	ولاسیما	〃	۱۲	ٹرسے	برُے
۲۶۱	۱۳	زبباع	زنباع	۲۶۹	۱۶	صعقعہ	صعصعہ
〃	۱۷	غلبینا	غلبنا	۲۷۰	۶	نکبی بدید	بکبے ندبد
۲۶۲	۸	مہان	مہانان	〃	۱۷	زخود	خود
〃	۱۰	مہانان	مہان	۲۷۱	۲	کرتاہے	کرتاہے
〃	۱۶	خیانۃ	جنانۃ	〃	۳	بڑہتاہے	بڑمتاسے
۲۶۳	۱۳	غلب وتعظم	علبہ وعلیہ لتعظیم	〃	۱	سحےنسنۃ	سحتے انہاسنۃ
〃	۱۵	بکرو پہاش	مکرو ہیش	〃	۱۲	لاابیل	الالابیل
۲۶۵	۵	لمنے	بانٹنے	〃	۱۶	نیغد	نیغد
〃	۱۷	لوگون	لوگون کو	۲۷۳	۵	بطبیعون	بطبعون
۲۶۶	۵	ہدالیمین	بالادالیمین	〃	〃	بطبع	بطبع

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴۱	۹	بیاض الصبح	بیاض الصبح	۲۵۱	۳	سیبا	سشیبا
״	۱۵	جار وذہب	جار وذہب	۲۵۲	۱	بت	بت
۲۴۳	۴	فروعۃ	فسزعۃ	״	۸	بطریقہ	بطریقہ
״	۱۱	الفطام	والفطام	״	۱۲	اوگ	لوگ
۲۴۴	۵	ہنڈی ہنڈی	ٹہنڈی ٹہنڈی	״	۱۳	دوکانوانکی	دوکانونکے
״	۱۰	الاولی	الآتے	״	۱۶	شعرہ	سعرہ
״	۱۲	الکلاب الصید	کلاب الصید	۲۵۵	۸	وعن	عن
۲۴۵	۵	نگذاشتند	نگذاشتند	۲۵۶	۱۲	نرگی	نرگی
״	۱۵	الریاح	الریاح	۲۵۷	۲	اوالجبار	والجبار
۲۴۶	۱	کستمنے	سکتے	״	۲	وحرج	والحرج
״	۸	من جملہ	من جہۃ الخسوف				
״	۲	تیئے	تیرے	۲۵۸	۱	لاتلقو	لاتلقوا
۲۴۹	۹	کھتنی	سکتے	״	۴	ناگا	ناکا
״	״	کتنی	سکتے	״	״	فکمث	فکمشتہ
״	۶	ادبعین	اسمین	״	۱۱	چیپ	چیپ
۲۵۰	۹	فالجسیم	بالجسیم	״	״	کتنکہی	کہتکی
״	۱۱	کریہہ	کریہہ	״	۱۳	والجلۃ	والجملۃ جواب
				״	״	وانتقدب	اذا وتقدب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۱	۲	بوس ماٹ	ٹوٹ ٹاٹ	۲۲۹	۵	گہرٹے	گہرٹے
″	۲	بفبید	بغبید	″	۸	السلح	السیلح
″	۱۰	بین	بین	″	۱۷	ایک	تک
				۲۳۰	۱۴	السنی	السفی
۲۲۲	۳	تضمنہا	تضمنہا	۲۳۰	۱۵	و لعمرو ابرجمیع ورہ	والدوابرجمیع وابر
۲۲۳	۲	بعنم	بالضم				
۲۲۳	۹	والا	والا	۲۳۱	۱۱	گہروسکے	گہروسکے
″	۱۳	بڑا	بُرا	۲۳۱	۱۳	کا	کاسا
″	۱۵	او	اور	۲۳۲	۱۰	شدۃ	شدیدۃ
۲۲۴	۱	غمرت	غمزت	۲۳۵	۱۶	خنفا	خنساء
۲۲۵	۵	تمنہ	ثمنہ	۲۳۶	۱	الالف	الالف
″	۷	جنبی	عیبی	″	۱۴	لاتمن	الامین
″	۱۰	البنعال	الستعال	۲۳۷	۲	علی اشتاء	علی اشلاء
″	۱۳	جمی	جمی	۲۳۸	۱	والبریا	والبریتی
۲۲۶	۴	سوا	جواب	۲۳۹	۱	اغاء	عماء
″	۱۰	سففت	وسففت	″	۱۲	اوروی	وروی
۲۲۷	۲	بجاجبۃ	بجاجبہ	″	۱۲	بنبید	تنبذ
۲۱۰	۵	بڑی بڑی	بڑی بڑی	۲۴۰	۱۲	منہا	منہا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۹	۹	بالجبرزم	بالجبرم	۲۰۰	۵	والخیط	والخبط
″	۱۵	الطریقیین	الفریقین	″	۷	یتصبہ	تصبہ
۱۸۰	۱۳	اقال	اقال	۲۰۱	۸	لایرافقسم	لایرافقهم
۱۸۱	۱۳	الاختلاف	[illegible]	۲۰۳	۱۲	بزدباسنے	بزدباسنے
۱۸۲	۲	باصدوغطفان	باصدوغطفان وذبیان	۲۰۴	۱۴	بورہوسکے	بھوڑ یوکے
″	۴	سبے غطفان	بنی غطفان وذبیان	۲۰۷	۴	آنا	آنان
۱۸۳	۱۵	علمت	علمتم	۲۰۸	۴	شمارا	شما
۱۸۴	۱۰	انام	الانام	۲۱۲	۲	المسترسخ	المسترسخ
۱۸۵	۱۶	للاستعداد	لاستعداد	۲۱۳	۴	فانا	فانہا
۱۸۸	۹	لماخرج	بماخرج	″	۱۳	بالقضاء	بالقضاء
۱۸۹	۱۰	الاوبجا	لاویگا	۲۱۶	۷	للخلود	للخلود
۱۹۰	۹	اووجوب	ووجوب	۲۱۷	۵	قبضة	قصبة
۱۹۱	۷	اقدامی	قدامے	۲۱۹	۳	المتخذ	یتخذ
″	۱۴	الفاالرحل	الفاالرحل	″	۱۲	طنباه	طنبا
۱۹۹	۱	بدوی تاوان	وبدوی تاوان	۲۱۹	۱	ممکنات	ممکنات
۲۰۰	۴	من بعیت	من بیعت	۲۲۰	۱۱	والتقطیب	والتقطیب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٩٢	١١	تسبیہ	تشبیہ	١٢٦	٢	گرفت	گرفتہ ام
٩٤	١٣	اچھی ابھی	اچھی اچھے	١٢٧	١٧	لاتستیطیع	لاتستطیع
٩٥	١٣	چرایون	چڑہایون	١٢٨	٦	بجوزدم	بجوزرم
″	١٥	المضرحی	المضرجے	″	١٢	وقفذرنی	وذرنے
٩٨	١٣	گرٹسے	کرٹسے	″	١٦	افام	قام
١٠٠	١٠	جبلکی	جنگلی	١٣٩	١٠	قرب	وقریب
″	١٦	ولفعل	والفعل	١٥٢	٥	بہی	سبھی
١٠١	٢	المحکمہ	المحکمۃ	١٥٨	٥	معقولہا	مفعولہا
١٠٣	٥	تشبب	تشبب	١٥٩	١٠	جوسہ	جوشے
″	٧	افرعہ	افزعہ	١٦٠	٣	مجبکو	تجبکو
١٠٩	٣	وغد	وغد	١٦٥	١٠	ویوما	ونویا
١١٠	١٠	سرنکیں	سرمہ آگین	″	٣	تنذکر	بیذکر
١١١	٧	سمعہا	سمعہا	١٦٦	١٠	ویا	و
١١٨	١	اذاخفت	وتہتشد	١٠٦	٣	استغلو	استغلوه
١١٩	٥	پرٹے	پرٹسے	″	١	تلاقنتما	تلاقیتما
١٢٢	١	النسقی	السنقی	١٠٩	٣	تتبانا	تتبانا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۰	۷	الالبصار	الشعابر	۷۲	۱	بالذیال	بالذبال
۴۲	۲	الشمس	للشمس	۷۵	۷	یطر	یطیر
۴۴	۴	زمان	زنان	۷	۱۱	دنگ	رنگ
״	۷	السبغیرۃ	الصغیرۃ	״	۱۵	یومین	یودین
۴۷	۱۷	المتصی	المتمطی	۷۶	۵	المرابع	المربع
۵۱	۱۴	الاستغراق	الاستغراق	״	۸	اصابہ بہا	ادطہ بہا
۵۲	۱۱	الطائر	الطائر	״	۱۲	اوز	اوله
۵۶	۱۱	حیاتش	جیاشش	۸۰	۶	باطراف	باطرافہ
۵۸	۱۰	گئیے	گئے	״	۱۵	لعل تند	[illegible]
۶۰	۱۰	بومڑے	نومڑے	۸۱	۳	لعمر	لعمرو
۶۱	۳	بورا	جورا	״	۳	الفضی	النضی
״	۱۵	[illegible]	[illegible]	۸۵	۱۶	گھڑے	گھڑی
۶۲	۷	سیجو		۸۶	۱	البرق	الترق
״	۸						
۵	۱۲	الاٗفاق	لیخی بہ ... النابیہ	״	۱	فاف	فان
۶۳	۱۱	ملایا گیا	... بسا	״	۱۷	الحفاف	الحفاف
۶۴	۱۰	اوابو ق	اوابو ق	۹۱	۱۳	ارضبا	ارجبیا

غلط نامه

باعث کثرت اغلاط این است که مصنف کتاب در اکثر سال گذشته یعنی ۱۸۸۱ء چنان مبتلای مرض شدید بود که او را زنده نمی پنداشتند تا اینکه بعض اخبار نگاران دروغ نگار خبر مرگش نگاشتند و آنانکه در ایام بیماریش بمقابله کتاب پرداختند لیاقت مقابله نداشتند ع چه توان کرد مردمان اینند علاوه ازین سنگ ساز هم سنگ سازی خوب نمیدانند و اصلاح مفاسد بخوبی نمیتوانند

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۱	هذالترکیب	هذا الترکیب	۲۳	۱۲	بگرتی	بگڑتے
״	۱۱	الی بمعنی الفاء	الفاء بمعنی الی	۲۴	۱۷	اپنے	اپنے سے
۵	۱۳	هذالمعنی	هذا المعنی	۲۵	۵	لمجموعها	ولمجموعها
۶	۱۷	نیت	نبت	۲۶	۱۴	بتمتقت	تتمتعت
۹	۷	پهلو	پهلون	۲۸	۱۶	ویقول	یقول
״	۱۳	جمع تکسر	جمعا تکسرا	۲۹	۱۷	پاسس	-
۱۱	۳	براد	یرادبها	۳۱	۶	الرجال	الرحال
۱۶	۱	لیلی	لیلی	۳۴	۱۳	لدنه	لدنة
۱۷	-	ثمی	ثمی	۳۶	۱۲	دکهانی	دکهانے
۲۱	۱۴	ینضوعا ونضوع	ینضوعا ونضوع	۳۷	۱۴	وبراء المندبة	وابراء المندبة

يقال بلونه بلاء ويقال لسيلي فلان بلاء حسنا جهده اذا قاتل قتالا شديدا واللام فيه عوض عن
المضاف اليه وتنكير البلاء الثاني للتعظيم والجملة حالية يقول وهو المالك للرقاب والشهيد على معركة
الميادين وقد كان بلاء وبلاء عظيما مى گويد كه اين بادشاه دريا پيدا و مشهد بين ما السما
مالک است و دیده است در حال روز موضع میادین بخوبی میداند در حال اینبود که بلای آن روز
بلای عظیم بود و مادران روز قائم و ثابت بماندیم یعنے یہہ بادشاہ یا اسکا باپ مالک اور مربے
ہوا ہے اور موضع میادین کے روز کی حقیقت سے بخوبی واقف ہے جب کہ حال یہہ تھا کہ قتال
اوسکا سخت اور امتحان اوسکا نہایت دشوار تھا مگر وہ ہم ہی تھے کہ ایسے وقت مین ثابت رہے
الحمد والمنة لله على انه وفقني لشرح هذه القصائد التي كانت معضلة شديدة
الاعضال واسعة الكلم بالحشمت مكشف مبانيها ومعانيها لولا ان ظفرت
بما اردت بتوفيقه عز وجل وهو المستعان على ما يريده الانسان من
امر حقير او عظيم وقد تم وبلغ النهاية يوم الاحد الرابع عشر من جمادى
الاولى سنة الف ومائتين وسبع وتسعين على طبق الخامس والعشرين من
افريل سنة الف وثمانمائة وثمانين في بلدة لاهور حيثما كنت
ملازما في بيت العلوم فنجاب لقد كتبت في الديباجة
حملني على ذلك آمرني به فلان الاجله
الا دعاء من الذين
ينظرون فيه ولا امل الا العفو ان كان فيه زلل وسهو وخطے

یعنے تمہارے بعض بہائی بندون پر بنے تمیم کے اسّی سوارون نے دہاڑا مارا جنکے ہاتہون
مین ایسے ہہلے ہاتہے جنکی بہالین موت یقینے یا حکم قطعے ہہین اور تم سے کچہہ ہنوسکا قال

تترکوہم ملحّبین وآبوا بنہاب یصم منہا الحداء

البارز المرفوع للثاٰبین والمنصوب لمن غزوا علیہم لافادة المقام والجملة تبیان واستیناف ویقال لحبہ بالسیف مخففا وتشددا اذا ضربہ ضربا شدیدا ویقال صرلع ملحب والادب الرجوع والبباء ولالبستہ والنہاب جمع نہب ہو الغنیمة وارادہہا الابل لقرینة الحداء واصمہ جعلہ اصم اسے لایسمع شیئا ومنہ حبک الشئ یعمے ویصم اسے لاتبصر عیوبہ ولاتسمع مایقال فیہ والحداء بالضم والکسر صوت الحادی وغناءہ وہو من یحدو الابل بیلے الغناء ولقد سمعتہ لایفہم وکنے باصمام الحداء عن کثرة الابل والحداة یقول ترکوہم مقتولین قتلا شدیدا ورجعوا الغنایم ابل لقیہم الاذان حداؤ نہا من کثرة لم تاخذوا ثارہم **میگوید** کہ آنقوم راکشتند وبگذاشتند وجنان شتہ بغنیمت بردند کہ حسے حدی خوانان آنہا گوشہار اکرمے کرد واز دست شما ہیچ نکشاد

یعنے اونہون نے تمہارے بہائی بندون کو جان سے مار ڈالا اور دیستہ ہی چوٹہ گیا اور اتنی غنیمت لیگئی کہ اونکے حدی خوانونکے آوازین کانون کو بہرا کرتے تہین اور تم

کان وبای بیٹے رہو تال لم یحلوابنی رزاح ببرقاء نطاع لہم علیہم وعاء

یقال حل المکان وبہ اذا نزل بہ وسکن واحلہ المکان وبہ اذا انزلہ فیہ واسکنہ والبرقاء (۱) الارض التے تکون فیہا حجارة ورمل وطین ونطاع بالنون والمہملتین کقطام وکتاب قریة بالنجد بنے رزاح وہم بطن من تغلب والمجرور فے لہم یعنے رزاح وفی علیہم للثابتین الذکورین

الهاد لفی الرجوع والضمیر المجرور لبنی قضاعة والقصم بالقاف فالصاد المهملة الکسر والدق
وقاصمة الظهر کنایة عن الآفة الشدیدة التی تکسر الظهور وتدقها والجار والمجرور فی محل النصب علی
الحالیة من الضمیر فی جاؤوا والباء للملابسة والابراد التسکین بالبرود والغلیل بالمعجمة العطش
وحرارة الجوف واللام عوض عن المضاف الیه والجملة عطف علی الجار والمجرور من حیث انهما حال
یقول ثم رجعوا انهم متلبسین بمصیبة تکسر الظهر لشدتها ولم یکن الماء یسکن غلیل صدورهم مرزو
مسیگوید که بعد ازان ایشان با آفتی ومصیبتی بازگشتند که کمر می شکست وتشنگی
ایشان آب سرد از سردی خود فرونه کرد یعنی پھر وہ وہاں سے ایسی مصیبت لیکر
پھرے جو کمر کو توڑتی تھی اور ٹھنڈا پانی انکی پیاس کو نہیں بجھاتا تھا - قال

وثمانون من تمیم بایدیهم رماح صدورهن القضاء
رفع ثمانون علی انه فاعل فعل محذوف والظرف الاول نعت له اول والثانی نعت ثان وصدورها رجع منه وبالقضاء
الموت والحکم القاطع والجملة نعت رماح ومن حدیثه ان عمرو بن عمرو التمیمی السعدی خرج من
ثمانین رجلا من تمیم فاغار علی بنی قطن من تغلب یقال لهم بنو رزاح بتقدیم المهملة علی المعجمة
وکانوا یسکنون ارضا یقال لها النطاع وهی فی البحرین فقتل منهم کثیرا ولم یوجد نهب ...
فیه یقول عمرو بن کلثوم التغلبی بیت بان الماجد القرم ابن عمرو غداة نطاع قد صدق
یقول وغیر القضاء سکم ثمانون فارسا من تمیم کانت فی ایدیهم رماح اسنتها الموت القاطع او
الفاصل میگوید که بر توی از شما هشتاد سواران بنی تمیم که چنین نیزها بدست خود داشتند که
سنانهای تا بالش مرگ قطعی ویا حکم فاصل بود دست غارت بگشادند و بسیار ...

التواء بالقوافاتیہ ولعلہ مصدر التواہ اللہ اہلکہ یقول ام علینا جنایۃ بنی قضاعۃ من انہم اغاروا علیکم وقتلوا منکم ونہبوا ما کان لکم بل لیس علینا فیما اجرموا علیکم او فی اجرامہم علیکم شئی من التلوّث او شئی من الاہلاک **میگوید** کہ آیا بر ما جریمہ بنی قضاعۃ کہ شمارا پامال غارت وعلف تیغ جلادت گردانیدند لازم مے آید بلکہ دامان ما از داغ جرایم آنان پاک وصاف است ودر آنجا ہلاک ما متصور نیست **یعنی** کیا بنے قضاعۃ کا یہہ جرم کہ اونہوں نے تمکو تباہ کیا ہم پر عاید ہوتا ہے یہہ غلط ہی بلکہ ہمکو اونکے گناہوں کا کوئے دہبا نہیں لگتا اور نہ وہ ہمارے ہلاک کے باعث پڑسکتے ہیں۔ قال ثم جاؤا

الیستر جعون فلم ترجع لہم شامۃ ولا زہراء الضمیر المرفوع للذین اغارت علیہم قضاعۃ وکانوا من تغلب والاسترجاع الاسترداد والجملۃ حال من الضمیر المرفوع فی جاؤا ومفعول الاسترجاع محذوف وترجع یحتمل المجہول والمعروف والشامۃ الناقۃ السوداء والزہراء الناقۃ البیضاء یقال مالہ شامۃ ولا زہراء اذا کان نقیر امعدما والغرض تعییر بنی تغلب بالاسترداد ثم بالحرمان یقول ثم جاء الذین اغیر علیہم منکم بنے قضاعۃ المغیرین لیستردون منہم ما غنموا من الاموال فلم ترد لہم ناقۃ سوداء ولا ناقۃ بیضاء فرجعوا خائبین خاسرین **میگوید** کہ بعد آزان آن قوم لغارت بردہ پیش قضاعۃ آمدند در مال خود خواستند مگر قضاعۃ جواب صاف دادند چنانچہ ہیچ از شتر مادگان سیاہ وسفید واپس کردہ نشد **یعنی** پہر وہ تباہیت کے مارے قضاعۃ کے سامنے گڑگڑائے اور مال اپنا چاہا مگر وہ نہ پسیجے چنانچہ دوبے

کالے کوی واپس نہ دے۔ قال ثم فادوا منہم لقاصمۃ الظہر ولا یہب والعلیل

بیکار رفت از ما بوده اند بلکہ از شما بوده اند یعنی جن لوگون نے ہمکو مارا و ہاڑا وہ
ہم مین سے نہین ہین اور نہ قیس اور جندل اور خداء تمہاری لوٹنے والے ہین سے
ہین یا وہ لوگ جو مارے گئے اور قیس اور جندل اور خداء جو یونہی اکارت گئے ہم مین سے
تھے بلکہ وہ تم مین سے تھے قال ام جنامابنی عتیق فانا منکم ان عذرتم برآء وردی من
یغدر فانا من خبرہم براء والجنایا جمع جنیتہ وہی الجریمۃ مرفوع علے الابتداء و خبرہ محذوف و
بنو عتیق لا اعلم نسبہم الا بخسبہم والظاہر انہم من بنی تغلب کانوا قد غدروا نقض العہد ونقیض الوفاء وحزب القوم
جماعتہم وردی من قبرہم والضمیر المجرور للموصول اعتباراً للمعنی دون اللفظ والبرداء جمع بری یقول
ام علینا جرایم بنی عتیق لا فانا بریون منکم ان عذرتم ومن حزب کل من یغدر وقبرہ
میگوید کہ آیا گناہان بنی عتیق بر ما لازم مے آید واین نمے شود چہ ما از شما
اگر عہد بشکنید وہم از گروہ عہد شکنان وقبر ایشان سخت بیزاریم یعنی کیا ہم پر بنی
عتیق کے برے کو تک پڑینگے غلط ہم لوگ تم سے اگر تم بیوفائی کرو اور سارے
بیوفاؤن کے جماعت اور اونکے پاس پڑوس سے بہت بیزار ہین قال ام علینا
جرہی قضاعۃ ام لیس علینا فیما جنوا انداء الجری الجنایۃ وقضاعۃ حے
عظیم من احیا الیمن ومرشئے من بیانہ فی القصیدۃ الخامسۃ والم الثانیۃ بمعنی بل وحدہا
وجنی الرجل اذا اجرم وما موصولۃ او مصدریۃ والضمیر لقضاعۃ وحدیث جنایتہم انہم کانوا اقد
اغاروا علے تغلب فقتلوا ونہبوا وبالجملۃ فعلوا بہم ما فعلت بہم کندۃ نص علیہ فی الاغانی
والانداء جمع ندی وہو شیٔ من البتلۃ وہو کنایۃ عن قلیل من التلوث وفی الاغانی

والجوز الوسط والمحمل اسم مفعول البعیر الذی حمل ثقیلاً والاعباء جمع عب‌ء وهو الثقل وفی
التشبیه اشعار بان بنی تغلب حالوا علی بکر اقوا الاشتی ونبذا منها یقول ام علینا جنایة
ایاد بن نزار من انهم اغار وا علیکم وذهبوا اباهو الکم فعلق بنا کما یعلق الاثقال بوسط البعیر
المحمل لیسے فقیل علینا مع اقوال اخر میگوید که آیا این جرم ایاد بن نزار که دست غارت
بر شما کشادند و مال ومتاع شما بغارت بردند بر ما عاید گشته و چنان بما بسته شده که بارهای
دیگر بکمر شتر بار کرده می‌بندند یعنی کیا یہہ گناہ ایاد بن نزار کا کہ اونہون نے ہمکو
مارا وہارا ہم پر باندہا گیا جیسے لدے اونٹ پر اور بوجھ رکہا جاوے۔ قال لیس منا المضربون
ولا قیس ولا جندل ولا حذاء یقال ضربه بسیف مخففا ومشددا والجمع یحتمل ان یکون
جمع مضرب اسم فاعل وان یکون جمع مضرب اسم مفعول فان کان الاول فالاسماء الثلثة
یعنی بها قیساً وجندلاً وحذاء اسماء رجال اغار وا علی تغلب وقتلوا منهم ولیسوا من بکر او من
یشکر وفیه ابراء لانفسهم وان کان الثانی فهی اسماء رجال قتلوا من بنی تغلب ولم یؤخذ
بثارهم وفیه تعبیر لهم والاول انسب بالمقام یقول لیس منا بنی بکر او بنی یشکر من ضربوکم
بالسیوف ضرباً شدیداً من اغار وا علیکم وهم قیس وجندل وحذاء حتی تؤخذ بافعالهم او لیس منا من
ضربوا بالسیوف ولا قیس وجندل وحذاء المقتولون وقد هدرت دماءهم بل کلهم منکم
میگوید که آنانکه شما را خوب زدند و کشتند از ما نیستند و نه قیس وجندل وحذاء
که بر شما غارت انداختند از ما بوده اند پس هیچ از افعال ایشان بر ما لازم نمی آید
یا این که آنان که زده و کشته شدند از ما نیستند و نه قیس وجندل وحذاء که خون ایشان

ہذا الے المنذر لیسالہ الامان علے ان یخرج لہ من ملکہ رکن المنذر الیہ واقام النعمان معہ

فقتلہ شمر غیلۃ فتفرق من کان مع المنذر وانما اسند فعلہ الے کل بنے حنیفہ اشعارا بانہم

کانوا راضین بہ علے انہم کانوا ینسبون فعل احد من القوم الیہم جمیعًا ومنہ قولہ تعالے فعقروہا مع

عط
ان العاقر کان ہو قدار بن سالف وفیہ تعییر لبنے تغلب بما صدر عن حلفائہم وکانت العرب

عط
یعیرون بفعل الحلفاء واغرائہم عمرو بن ہند علے بنے تغلب وماموصولۃ عطف علی حنیفۃ و

ضمیر المفعول محذوف ومن بیانیۃ ومحارب بن ودیعۃ بن لکیز باللام فالکاف فالزاء المعجمۃ مصغرًا

بالمعجمۃ
بن افصے لبطن من عبد القیس وہم من ربیعۃ وکانوا قد اجتمعوا علے عزم فساد وغارۃ علی بنی تغلب وغبراء

قبرۃ بالمہملۃ یقول ام علینا جنایۃ بنے حنیفۃ احلافکم من قتلہم المنذر غیلۃً ام علینا جنایۃ من جمعتہم

علیکم
غبراء من بنے محارب حیث کانوا قد اجتمعوا علے فساد شما بگوئید کہ آیا بر ماست این گناہ

بنے حنیفہ احلاف شما کہ شمر بن عمرو حنفے منذر بن ماء السماء پدر این ملک را تزویر وغل باختہ

بقتل رسانید ومال ومتاع ش را دستمال غارت گردانید ویا بر ما گناہ بنے محارب است

کہ در قبریہ غبراء فراہم آمدہ بودند وعزم فساد بر شما داشتند یعنی کیا یہہ گناہ بنے حنیفہ

تمہارے حلیفون کا کہ اونہوں نے منذر بن السماء اس بادشاہ کے باپ کو دہوکہے

سے مارا ہم پر پڑتا ہے یا کیا یہہ گناہ بنے محارب کا جو غبراء گانو مین برے ارادہ پر اکہٹے

اونہی
ہوئے ہمارے ذمہ پر پڑا الاجاویگا قال ام علینا جرّٰی ایاد کما نیط بجوز المحمل الاعباء

آیاد وہی نزار بن معد سے عظیم کانوا یسکنون بلاد العراق وقد کانوا اغاروا علے بنے تغلب

نیعیرہم بہ والنوط التعلیق والفعل مجہول والماضے بمعنے المضارع والمشبہ محذوف یدل علیہ السیاق

لقب ثور بن عفیر ولقب به لانه کان کیدا ہے اکبر نعمتہ ابیہ وعنے به القبیلة وہو ابو ہم ولذا منع عن الصرف
وہو حے معروف منہم امرؤ القیس الشاعر وامرؤ القیس بن عابس الصحابی رضی وان یغنم بدل
اشتمال منه وغنم الرجل اذا فاز بشئ من دون جهد ومشقة وحصل له الغنی وغزا الرجل اذا سار لقتال
العدو ومنا الجزاء عطف علی علینا ومن حدیثه علی ما نقل في الاغانی عن غیر الاصمعی
ان کندة کانت قد غزت بنی تغلب فقتلت منہم کثیرا وسبت نسوة منہم واستاقت ابلہم فلم
تدرک بنو تغلب ثارہم ولم یغیروا علی کندة فی شئ وصبروا علی ما اصابہم فالشاعر
یعیرہم بذلک ویقول بل اعلینا جناح ان یغزو کم غازی کندة ویغنم مالکم ومنا مجازاة
ما فعلوا بکم ای لا ینبغی ان یکون الامر کذلک ـ مے گوید که بلکه آیا گناه تاراج بنی کندة
که غازی آنان بر شما دست انگنده بود بر ما عاید مے گردد واز ما یاداش او گرفته مے
شود یعنی بلکه کیا گناه ہے کندہ کا جنہوں نے تمکو لوٹا گھسوٹا تھا ہم پر لازم آتا ہے
اور ہم سے اوسکا بدلا لیا جاویگا واہ یہہ بہی خوب ہوئی کوئی کرے کوئی بہرے

قال ام علینا جری حنیفة ام ما جمعت من محارب غبراء لہذه ایضا منقطعة کما فی

قوله تعالی ام لہم اعین یبصرون بہا ام لہم آذان یسمعون بہا والجری بالجیم مفتوحة والراء
مشددة مقصورا الجنایة وبنو حنیفة بن لجیم باللام فالجیم مصغرا ابن صعب بن علی بن بکر بطن
من بکر وکانوا حلفاء بنے تغلب کو نہم من بکر ولذلک لم یشارکوہم فی حربہم وعنی بجرائمہ
ما فعله شمر بن عمرو الحنفی بالمنذر بن ماء السماء ومن حدیثه علی ما فی الاغانی ان المنذر
بن ماء السماء لما حارب الحارث بن جبلة الغسانی وبعث الحارث مائة غلام تحت لواء شمر

راہ سے الگ جا پڑوا اور نفسا نے خواہشین لکھی ہوہی عہدون کو توڑ نہین سکتین قال

عنتا باطلاً وظلماً كما تعتر عن حجرة الربيض الظباء العنت مصدر عن الرجل اذا اعترض امامك وصدك والظلم وضع الشئ في غير محله وكلاهما مصدر نصب بمحذوف والعتر بالمهملة بينهما فوقانية الذبح ومنه العتيرة وهي الشاة التي كانوا يذبحونها للاصنام والفعل مجهول من المعلوم والحجرة بضم المهملة المتقدمة على الجيم الحظيرة وهو بالنصب حال من الغنم من دقائق الكتب وهو نقم فانه اراد الربيض والربيض الغنم مع رعاتها اذا اجتمعت في مرابضها والمراد بها الغنم والظباء جمع ظبي معروف وكانت العرب في الجاهلية تنذر فيقول الرجل ان بلغت غنمه مائة فعليه ان يذبح شاة منها على الاصنام فاذا بلغت مائة ذبح ظبياً او ظبية بدلها حتى استعمل هذا الفعل في نقض العهد قال كعب بن زهير ع فما عتر الظباء بحي كعب ' ما انقض العهد فيهم ليقول عنتم لنا علينا باطلاً وظلمتونا ظلماً فاحشا حيث افتريتم علينا ووشيتم بنا عند عمرو بن هند فذبحنا او عسى ان نذبح كما يذبح الظبي بدلاً عن الشاة المنذورة من غير جرم منها والتزام من الناذر سبب گو ببیند که شما بر وجه باطل معارض ما شدید و بستم ناحق بر ما ستم کردید چه بر ما تهمت بستید و عمرو بن هند را بخشم آوردید چنانچه حال ما بحال آن آهوان مے ماند که بجای بزبادگان نذر کرده کشته مے گردد چنانکه در امثال شما جاری است یعنے تم بلا وجہ ہماری آڑے آئے اور تم نے ناحق ہمکو ستایا کہ ہم پر جھوٹ جوڑا اور عمرو بن ہند کو بھڑکایا سو اب ہم ایسے مارے گئے یا مارے جاوینگے جیسے جنگل کے ہرن ہرنیاں مانے ہوئی بکریوں کے بدلے مین ماری جاتے ہین

قال ام علينا جناح كندة ان يغنم غازيهم ومنا الجزاء ام منقطعة والجناح الذنب وكندة

ورد ہی حلف ذی المجاز و ذو المجاز کانت سوقا لہم تقام فے الجاہلیۃ علے فرسخ من عرفۃ بناحیۃ کبکب
وکان عمرو بن ہند او ابوہ المنذر اصلح فیما بین بکر و تغلب واخذ العہود والکفلاء ومن کل حے
ثمانین غلاماً علے سبیل الرہن وقدم مجہول وعطف ما قدم علے العہد والکفلاء جمع کفیل
بمعنے الضامن عطف علے العہود لقول واذکروا العہد الذی اخذ منا ومنکم فے ذی المجاز یوم
الاختلاف و اذکروا ما قدم فیہ المواثیق والکفلاء من الفریقین ولا تعتد وا عما التزم **میگوید**
کہ آنچہ کہ از عہد و پیمان و ضمانت فعل ضامنان فریقین در موضع ذی المجاز واقع شدہ اند یاد کنید و
بدل آن قائم باشید **یعنے** تم ادن قول قسمون اور فعل ضامنون کے ضمانتون کو یاد کرو جو ذی المجاز مین
ہوی تہین اور اوسپر جمے رہو **قال حذر الجور والتعدی وہل ینقض ما فے المہارق**
الاہواء الحذر المحاذرۃ منصوب علے انہ مفعول لہ کما فے قولہ تعالے حذر الموت والجور التجاوز عن الصراط
السوی وبالجملۃ ہو نقیض القصد ای التوسط وہل للاستفہام الانکاری والنقض نقیض الاحکام
والمہارق جمع مہرق معرب مہرہ ویعنے بہ القطعۃ من الثوب التی کانوا یصقلونہا بالمہرق و
یکتبون فیہا العہود والمواثیق ویستعمل فے صحائف العہود وقال الطائی غنیمۃ تسود وسطہن مہارقہ و
الاہواء جمع الہوی لقول واذکروا ذلک مخافۃ ان یصید عنکم الجور والتعدی ولا ینقض الاہواء النفسانیۃ
ما یکتب فے الصحائف من العہود والمواثیق **میگوید** کہ عہد و پیمان موضع ذو المجاز را از ین
اندیشہ یاد کنید کہ جور و تعدی از ذات شما صادر نگردد و آنچہ کہ از عہود و شرائط در عہد نامہ ہا نسخ
مے کردہ ہوائے نفسانے این و آن آنرا نمے شکند **یعنے** ذو المجاز کے قول قسمون کو
اس اندیشہ سے یاد کرو کہ مبادا تم سے کوی کہوٹے بات ظہور مین آوے اور سیدہی

تمہارے خیرخواہ اور مخلص ہین اور ہمارے اونکے درمیان مین ایک بڑا واسطہ ہی جسکی وجہ اور بڑے

واسطے ہین قال فاترکوا الطنخ والتعدی واما تعاشوا ففی التعاشی الداء الفاء

للترتیب والخطاب لبنی تغلب والطنخ بالمہملۃ المکسورۃ فالتحتانیۃ فالمعجمۃ التکبر والانہماک فیہ

ولم ینصب التعدی للضرورۃ مع کونہ مفعولا لہ واصل اما ان ما فالاول شرطیۃ والثانیۃ زائدۃ والتعاشی

التعامی والتجاہل والداء المرض یقول واذا کان الامر کما قلنا وقد سمعتم ذلک یا بنی تغلب فاترکوا

التکبر والتجاوز عن الحد وان تعاموا عنہ نفی التعامی والاہلاک میگوید کہ چون حقیقت حال

این است کہ بیان کردیم وشما شنیدید پس اے بنی تغلب غرور وتعدی را بگذارید واگر دیدہ و

دانستہ چشم پوشید وحق نہ بینید پس دران مرضے است کہ شما را خراب وفضیحت خواہد کرد۔ یعنی

جب کہ بات یون ہے جو کہ ہم کہا بیان کئے گئے اور تمنے اپنے کانون سنی تو ای تغلبیو بہت نہ

اوچہلو اور بہت بڑہ کرنچلو اور اگر جان بوجہہ کر تم نہ دیکہو اور حق کو چھپاؤ تو اوس مین وہ بیماری

ہے جو تمکو رسوا کریگی - قال واعلموا اننا وایاکم فیما اشترطنا یوم احتلفنا سواء -

السواء مصدر بمعنی الاستواء یطلق علی الاثنین والجمع وبالجملۃ لتقضی التعدد یقول واعلموا انا وایاکم سواء فیما

التزمناہ من الشروط الیوم تحالفنا فی ذی المجاز فلا سبیل لنا ان نتجاوزہا ولا لکم ان تتجاوزوہا میگوید

کہ بدانید این کہ ما وشما ہر دو دران برابر ہستیم کہ روز عہد وپیمان بر خود لازم گرفتہ ایم وکسی را از ما وشما

مجال تجاوز وتعدی باقے نماندہ ۔ یعنی یہہ خوب سمجہہ لو کہ ہم تم دونو اون شرطون مین برابر ہین

جو قول وقسم کے دن باہم ٹہرائے گئین اور التزام اونکا کیا گیا کسی کو ہم تم مین سے مخالفت کی مجال

نہین قال واذکروا حلف ذی المجاز وما قدم فیہ العہود والکفلاء

بکر و قریب نعت زمان دعنی بالحباء المهر ولیقال فی الاصل للعطیة التی تکون بلا جزاء

ولا من وفیه اشعار بان ام ایاس لم تکن من السبایا القول و ولدنا عمرو بن ام ایاس بنت محلم الشیبانی الذی

ہو خال ہذا الملک من زمان قریب حین اتانا مہرہا حیث کانت منکوحۃ نکاحا صحیحا فنحن اقارب ہذا الملک من

جہۃ امہ ـ میگوید کہ چندے سے گذرد کہ ما عمرو بن ام ایاس شیبانیہ را زائیدہ ایم چہ ام ایاس

دختر شیبان برادران ما بود و بطور نکاح صحیح در خانہ حارث کندی کہ جد فاسد این ملک بود و آمدہ

بود و او کابین او ادا کردہ و بما رسیدہ یعنی ہمنے عمرو بن ام ایاس شیبانیہ کو جنا جسپر تہوڑا

عرصہ گذرا اور وہ اس بادشاہ کا ماموں ہوا اور ام ایاس حارث کندی اس بادشاہ کے نانا کے گہر

مین بطور نکاح داخل ہوئے اور مہر اوسکا پورا پورا ہمکو وصول ہوا غرض کہ اس بادشاہ کا ماموں

ہمارا نواسا تہا - قال مستلهما یخرج النصیحۃ للقوم فلاۃ من دونہا افلاء الضمیر المجرور للقرابۃ

المستفادۃ من قولہ و ولدنا و یخرج مضارع معروف من الاخراج والنصیحۃ المخلوص وارادۃ الخیر لغیرہ

بنفسہ و باللام یقال نصحہ ونصح لہ قال تعالے اذا نصحوا اللہ و رسولہ واللام فی القوم للعہد ای

عمرو بن ہند و اخوانہ والفلاۃ الصحراء الواسعۃ مبتدء محذوف الخبر والضمیر المجرور لہ والافلاء جمع افلا

جمع فلاۃ وقد استعیر الفلاۃ للقرابۃ الوسیعۃ یقول مثل ہذہ القرابۃ یخرج منہا الخلوص وارادۃ الخیر

لعمرو بن ہند و اخوانہ وہی واسطۃ دونہا وسائط میگوید کہ مثل قرابت مذکورہ ہمنا

تقاضا میکند کہ ما مخلص خالص و خیرخواہ عمرو بن ہند و برادران او شویم بالتہ با ایشان

ما و ایشان واسطہ ایست فراخ کہ ورا او دیگر وسائط فراخ واقع شدہ یعنی الیسی قرابت

جیسے ہمنے بیان کی سبب اسبات کو ہم سے ظاہر کرتے ہیں کہ ہم مخلص ہیں اور ہمسے ...

بداہین برخلاف اوسکی مرضی کے قتل کیا اور وقت یہہ تہا کہ کوہی انتقام اپنا نہ لے سکتا تہا اور
معاونہ مفقود تہا۔ قال **وآتیناہم بتسعۃ املاک کرام اسلابہم اغلاء** وفی الاغانی
وفدیناہم النصب المنصوب للمنذر وآکر ومن کان معہ والاملاک جمع ملک بکسر اللام وقد جاء جمع ملک
الفقہاء والاسلاب جمع سلب وہو ما یسلب من المقتول مما یکون علیہ من الثیاب والاسلحۃ والاغلاء
بالمعجمۃ جمع غلی وغال من غلاء ضد رخص ومن حدیثہ ان المنذر بن ماء السماء وجہ خیلاً من بکر
فی طلب حجر بن عمرو الکندی فظفروا بتسعۃ من آل حجر واتوہم المنذر فامر بذبحہم فی ظاہر الحیرۃ فذبحوا
بمکان یقال لہ جفر الاملاک وفیہ یقول امرؤ القیس ملوکاً من بنی حجر بن عمرو یساقون العشیۃ یقتلونا یقول و
آتیناہم وفدیناہم بتسعۃ ملوک من بنی حجر بن عمرو کرام کان اسلابہم غالیۃ می گوید کہ ما نہہ شہزادگان
کریم الاصل را کہ جامہ وسلاح ایشان گران بہا بود گرفتار کردہ بخدمت منذر وآل واولادش آوردیم
وہمہ را فدای ایشان کردیم یعنے ہم ایسے نو شہزادے پکڑ کر لائے جو خاندانی شریف اور ہتہیار
اور کپڑے اونکے قیمتی تہے اور خود منذر اور اوسکی آل کو پیش نذر کیا قال **وولدنا عمرو بن**
ام ایاس عن قریب لما اتانا الحباء کانت العرب تقول انا ولدنا فلاناً اذا کان من اولاد بناتہم
ومنہ قول حسان ولدنا رسول اللہ صلعم حیث کانت سلمی بنت زید الخزرجیۃ ام عبد المطلب وقول بنی
سلیم ولدنا رسول اللہ صلعم حیث کانت عاتکۃ بنت ہلال منہم ام عبد مناف وعاتکۃ بنت مرۃ منہم ام ہاشم
وعاتکۃ بنت الاوقص منہم ام وہب جد النبی صلعم لامہ ومنہ قول صلعم انا ابن العواتک من سلیم یعنی
لہم وہذا عمرو بن الحارث بن حجر آکل المرار والحارث جد عمرو بن ہند لامہ وام عمرو بن الحارث ہذا
ام ایاس بنت عوف بن محلم الشیبانی وانما قال ہذا الشاعر ولدنا لان بنی یشکر وبنی شیبان کلہم من

به عن اشتداد الحرب يقول ما جزعنا تحت الغبار شيئًا من الجزع حين فروا وادبروا عنا متفرقين وحين
اشتدت الحرب اشتدادا شديدا ۱۲ مے گوید که چون جون کندے و ہمہ ہمراہیانش پریشان و پراگندہ
بگریختند و آتش پیکار بسیار تیز و تابان گردید ما زیر گرد و غبار از حالے بحالی نگردیدیم و رشتۂ صبر از
دست ندادیم یعنے جب جون کندی اور اوسکے ہمراہی نوک دم بھاگے اور لڑائی بڑی گرم ہوئی
تو ہم گرد و غبار کے تلے جمے رہے اور ہرگز نہ گھبرائے قال واقدناه رب غسان بالمنذر کرہا
اذ لا یکال الدماء یقال اقاده به اذا قتله به قودا فرب غسان اما بدل من الضمیر المنصوب بدل الکل
من الکل او تمییز یرفع ابہام الضمیر المذکور کما فی قوله علیه السلام ویلمه مسعر حرب وعنی برب غسان
ملک غسان والجاہلیة کانت تقول ذلک قال الذبیانی فدی لک من رب طریفی وتالدی وغسان
بالمعجمة فالمہملة المشددة ابن خذام بالمہملة بن قند بکسر الدال قبیلة فہم ملوک غسان وقیل ان غسان
ماء بین زبید ورمع فمن شرب منه من آل مازن بن الازد عند مسیرہم الی الشام سموا به وہم بنو
جفنة وبنو الحارث وبنو ثعلبة وبنو عوف وبنو مالک وبنو خارجة وقد ملک الشام بنو جفنة والمنذر ہو المنذر
بن ماء السماء وکان قد قتل یوم عین اباغ فی قتاله الحارث الغسانی والکرہ خلاف الرضا
والکال مجہول من کال الشیء بالشیء اذا سوی بینہما بالکیل وقاسه به وبالجملة یستعمل فی التساوی یقال
ہما یتکایلان ای یتساویان یقول وقتلنا ملک غسان بالمنذر علی اباءه وخلاف رضاه حین
لا یتساوی الدماء من حیث لا ینتقم احد من احد ولا یقتل قاتل بمقتول ۱۲ مے گوید که بادشاہ
غسان را العوض منذر بن ماء السماء برخلاف رضاے او بکشتیم وحال این بود که باب معاوضه مسدود
بود و وارثان مقتول انتقام گرفتن نمے توانستند یعنے ہمنے شاہ غسان کو منذر بن ماء السماء کے

ام ملکہا ملوک غسان
منتہی ۱۲

جون آل بنی الاوس عنود کانه دفواء الجون الثانی بدل من الاول کما فی قوله تعالے

یعنی ابلغ الاسباب اسباب السموات ولفظ الآل مقحم وقد یقحم ومنه قوله تعالے مما ترکہ آل موسے وآل

ہارون قال فی الاغانی وجون ہذا ابن عم قیس بن معدیکرب وکان قد جاء لیمنع بنی آکل المرار

ومعه کتیبۃ خشناء فحاربته بنو بکر وہزموه ولاکیدہ لہم بنین الاوس فان ارید به معاویۃ بن حجر

آکل المرار الملقب بالجون لشدۃ سواده فلا یوجد فی تمام نسبۃ اوس والعنود بالمہملتین بینہما نون

کصبور السحابۃ الکثیرۃ المطر یقال سحابۃ عنود اذا کانت کذلک والسحاب یستعار للجیش الکثیر قال الحماسی

خلما دنوا صلنا ففرق جمعہم سحابتنا تنذی اسرتہا وما اسے حیثما الذی یقطر الدم والدفواء

بالدال المہملۃ فالفاء العقاب یقال له العوج فی منقاره ویشبه به الرجل الشجاع وقد قال فی السابق کانہم

القار اے عقبان والمناسبۃ بین العقاب والسحابۃ ان العقاب اذا اصابه المطر یکون فی نشاط قال

یصف العقاب صنار غدا ینفض صیبان المطر واخذ بعضہم العنود من العناد وفسر الدفواء بالہضبۃ ۹۷ قطرات المطر

الممتدۃ ولا یساعده اللغۃ ولا دعی التصحیح التام لقول وکان مع الجون بنی الاوس کتیبۃ کالسحابۃ الکثیرۃ

الماء کانہا عقاب واحدۃ فی وقوعہا وفعۃ واحدۃ اوکان کل رجل فیہا کان عقاب سے گویدکہ ہمراہ

جون بنے اوس لشکری بودکہ بسان ابر بسیار آب و مجموع او ویا ہر دلاور او چون عقاب شکار جو بود یعنی

جون بنے اوس کندہ کے ساتھ ایک ایسا بڑا لشکر تھا جو بھری بادلوں کی مانند اور ہر جوان اوسکا

شکاری عقاب تھا۔ قال ما جزعنا تحت العجاجۃ اذ ولوا شلالا واذ تلظی الصلاء الجزع

نقیض الصبر والعجاجۃ الغبار الذی تہیجه الریح وافظر غیته ویقال ولاه الدبر اذا فر بعد ان ہزم قال تعالی یولوکم الادبار

ہزا وشلالا حال معناه متفرقین والتلظی الاشتعال الشدید والصلاء بالفتح وقد یکسر النار وکنے

الماء والدلو ہی البیر المطویۃ فارسیہ چاہ برآوردہ یقول قاتلناہم وردناہم اوہزبناہم علے
جنباہم لطعن تحرک رماحہ فی منافذہا ومواضعہا کما تتحرک الدلاء فی الماء الکثیر من البیر المطویۃ
ای فی البیر المطویۃ الکثیرۃ الماء می گوید کہ آنہا را دگردان ولیس پاہی گردانیدیم ویا بر
پیشانیہا ایشان تیر ویم بزو نیزہ ہا کہ در مواضع طعن چون دلوہا جنبانیدہ مے شدکہ در
آب فراوان چاہ برآوردہ جنبانیدہ مے شود یعنے ہم اون سے لڑے پہری اور اونکے
مونہہ پہیرو ہی یا اونکے ماتہون پروہ بہالی لگائے جو اپنے لگنے کے جگون مین ایسے ہلائے
جاتے تہے جیسے ڈول ادبہاری ہوئی کنوئین کے گہری پانی مین خوب بہرنے کی غرض سے
بلائے جاتے ہین۔ قال وفککنا غل امرء القیس عنہ بعد ما طال حبسہ والعناء الفک القطع
والکسر ولذلک تنحصر القسمۃ الفکیۃ فیہا والغل الطوق ویقال لہ الجامعۃ فارسیہ گردن بندہ والجر فی
عنہ لامرء القیس والعناء الحبس والاسر ومنہ العانی للاسیر وکانوا یفتخرون بفک العناۃ وشبہ
البیت فخر لافتہم ومنۃ علے عمرو بن ہند وعنی بامرء القیس ہذا امرء القیس بن المنذر اخا
عمرو بن ہند وذلک لانہ کان قد اسرتہ غسان بعد ما قتل ابوہ المنذر یوم عین اباغ فبقی اسیرا
جہم مدۃ ثم اغارت بکر علے بعض بوادی الشام وقتلوا ملکا من ملوک غسان وانقذوا امرء القیس
ہذا من بینہم ففیہ یقول وقطعنا غل امرء القیس بن المنذر عنہ فانجیناہ بعد طول حبسہ واسرہ
می گوید کہ ما گردن بند امرء القیس از وی بریدیم واز قید شش رہائی دادیم ابد انیکہ
کہ مدت گرفتاریش بطول انجامیدہ بود یعنے ہم نے امرء القیس بن منذر کا گلا چہوڑایا
اور غسانیون کے قید سے نکالا بعد اسکے کہ اوسکی قید پہ عرصہ گذر گیا تہا۔ قال ومع الجون

جمع شبل وهو ولد الاسد والاسد اذا كان له اشبال يدوم غضبان فيسكنه بعض دوام
غضبه وشدته وعنے بالربيع ربيع الازمنة الذے ياتی فيه النور ويهتز فيه الارض
وتثمر فيه الاشجار وهو تشبيه معروف عندهم قال النابغة تبيت فان يهلك ابو قابوس يهلك ـ
ربيع الناس والشهر الحرام وشمرت قامته مشمرة عن الساق اے استعدت وشمّرت
اذا كثرت شناعتها الغبراء سنة القحط لوجود الغبار وكثرته فيها يصف حجرا بالشجاعة والسخاوة
اشعار السبب اجتماع الناس عليه وليعرض لعمرو بن هند فانه لم يكن شجاعا ولا سخيا فيقول هو اسد
فے معركة القتال من اشد اصناف الاسد وردے اللون كسّار للفراسيس شديد الغضب كما يكون
عند ما يكون له اشبال وربيع للناس حين تقوم السنة الغبراء مستعدة وكثرت شناعتها ـ
مے گويد كه او در ميدان جنگ شير گلابے رنگ است كه بسيار قوی وزور آور مے باشد و
شكار ہارا مے شكند و در غيظ و غضب مے ماند كه گويا بچه ہا دارد و اگر سال قحط كمر بسته برخيزد
و درشتی او بسيار گردد در حق مردمان ابر بہار مے شود و موسم ربيع مے گردد ـ يعنے وہ
ميدان كا شير اور شيروں میں سے دردے يعنے گلابے رنگ ہے جو بڑا دلير دلاور ہوتا ہے
اور شكار كو توڑتا ہے اور رات دن برابر بہنكتا غرّاتا رہتا ہے اور جب كال كے
برسے دن زور پر آویں اور برائی اونكے حد سے بڑھ جاوے تو ابر بہار کے طرح برسے
اور بہار كا مہينا ہو جاوے ـ قال جبهنا هم لطعن كما تنهز فے جمة الطوی الدلاء عطف
على المحذوف المذكور والجبه الرد والردع والضرب على الجبهة ونهز الدلو بالدلو فالهما انما الجمة
اذا حركها فے البير لتمتلے من الماء والفعل مجهولٌ والجمه بالجيم المفتوحة الماء الكثير والبير الكثيرة

المسرد ای الدرع الفارسیۃ المنسوجۃ ومعنے خضرۃ الدرع اجتماع الصدء والوسخ علیہا لدوام
اللبس ولا یبعد ان یراد بہا الکتیبۃ الفارسیۃ ومعنی خضرتہا کثرتہا فانہ یقال کتیبۃ خضراء اذا
کانت عظیمۃ کثیرۃ صرح بہ فے القاموس والجملۃ الظرفیۃ حال من حجر ومن حدیثہ علے
ماسفے الاغانی ان حجر بن ام قطام کان قد غزا امرء القیس اللخمی جد عمرو بن ہند فی جمع کثیر من کندۃ
وغیرہم وکان بنو بکر مع امرء القیس فقاتلوا عنہ حجراً وردوہ خائباً خاسراً یقول ثم قاتلنا عن
جدّ ہذا الملک حجر بن ام قطام الکندی وقد کانت لہ دروع فارسیۃ علاہا الوسخ والصدء
او کتیبۃ فارسیۃ کثیرۃ مے گوید کہ بعد ازان بحمایت جد این پادشاہ بجانب حجر بن ام قطام
الکندے گردیدیم وچنان کردیم کہ او را پس پاے گردانیدیم وحال این بود کہ زرہ ہاے فارسے
زنگ آلودہ ویا لشکر عظیم ہمراہ خود داشت یعنے پہر ہم اس پادشاہ کی دادے
کے طرف ہوکر حجر بن ام قطام کندی سے لڑنے پڑے اور اوسکو مار کر بہگایا اور حال
یہ ہہا کہ فارس کے زرہ بکتر میلے کچیلے یا فارس کا ایک بڑا لشکر ہمراہ اوسکے تہا قال اسد
فی اللقاء ورد ہموس وربیع ان شمرت غبراء وفی الاغانے بیت اسد فے
اللقاء ذو اشبال وربیع ان شنعت غبراء رفع اسد علے الخبریۃ وہو تشبیہ بلیغ حیث حمل
المشبہ بہ علے المشبہ واللقاء کنایۃ عن القتال والورد نوع من الاسد یقال لہ ذلک تشبیہا لہ
بلون الورد شبہ بہ الرجل الشجاع لکونہ اشد قوۃ منہ قال بیت ورد عریض الساعدین حدیدالناب
بین ضراغم غثر الضراغم الاسود والقویۃ والغثر بالضم جمع الاغثر بالمعجمۃ فالمثلثۃ فالمہملۃ الاسد
الاغبر والہموس فعول من الہمس وہو الکسر یوصف بہ الاسد لانہ یکسر الصید والاشبال

پراگندہ و رگھای پاھای ایشان ہمہ خون آگندہ بود یعنے تنے اونکو کوہ ثہلان کی چوٹے
پر چڑہایا اور حال اونکا یہ تھا کہ وہ الگ الگ متفرق تہے اور اونکے ٹکڑے ٹانگونکی رگین لہو سے بہرگئی تہین قال و فعلنا ہم
کما علم اللہ و ما ان للحائنین و ماء الفعل و ما شتق منہ اذا عدے باللباء کان بمعنے
الاساءۃ و اذا عدے بالی کان بمعنے الاحسان قال کذلک نفعل بالمجرمین و قال ہل علمتم ما فعلتم
بیوسف و اخیہ و قال الآن تفعلوا الی اولیاءکم و قولہ کما علم اللہ تاکید مثل حقا و غیر شک فان
ما علمہ اللہ یکون واقعیا و کلمۃ ان فیہ زایدۃ و الحائن من حان اذا ہلک و کل من لم یوفق للرشاد فہو
حائن و الدم قد یراد بہ الثار و قد یراد بہ الدیۃ و منہ قولہم علی دم یقول و اسانا ہم کما علمہ اللہ
اے حقا من غیر شک و لیس للذین لم یوفقوا للصدق و الرشاد و ہلکوا علے ضلالہم دیات و لا ثارات
مے گوید کہ ما بدیشان بد باختیم و نیک نساختیم چنانکہ خداے تعالی بخوبی میداند و براے
کسانیکہ بی توفیق باشند و بحرکات ناشایستہ خود ہلاک شوند بدل و خونبہا نیست یعنے ہم او سنے
بری طرح پیش آئے جیسا کہ خدا خوب جانتا ہے اور ایسے لوگون کے لئے جنکے بہلائے کی توفیق
نہ دے گے اور وہ اپنے کوتکون سے تباہ ہوئے نہ بدلا ہے نہ خونبہا ہے قال ثم حجرا اعنی
ابن ام قطام ولہ فارسیۃ خضرا ثم للترتیب فی الذکرا و فی الواقع و عنی بحجر ہذا حجر
بن الحارث بن عمرو الکندی ابا امرء القیس الشاعر فان ام حجر ہذا ام قطام بالقاف بنت سلمۃ
العنزیۃ و یدل علیہ قول امرء القیس ع و ابی ابو حجر بن ام قطام قال شارح دیوانہ و کلمۃ ابو زایدۃ
و انما قال اعنی بہ لیمیزہ من حجر بن معاویۃ فانہ جد لحجر المذکور و نصب حجرا الفعل محذوف و الواو
حالیۃ و الفارسیۃ الدروع الفارسیۃ کما فی قول درید بن صمۃ ع سراتہم فی الفارسی

العنزیۃ نسبۃ الی عنزۃ
اسد و ہم قوم من ربیعۃ

سوی کو سوئے ہٹا نہیں سکتا تھا جس میں چھکتے زرہیں اور جھلکتی خود میں ہو ویں اور بجام

سے نڈر سے اور بہت چوڑا چکلا ہو وسے اٹھا ہوا تھا قال فردد نا ھم نطعن کما یخرج

من خربة المزاد الماء عطف علی محذوف والمشبه محذوف والخربة بالمعجمة فالمهملة فالموحدة کثقبة عروة المزادة

او ادنها و کل ثقب مستدیر والمزاد بالمعجمة فالمهملة جمع مزادة وهی الزق المملوء من الماء والتشبیه

به معروف عندهم قال الرمانی ببیت وطعن کفم الزق غذا والزق ملاءن ومن اخذه بمعنی المزود بمعنی

توشه دان فقد اخطأ یقول فقلناهم فرددناهم عن افناء الملك بطعن نافذ یخرج الدم من منفذه کما

یخرج الماء من عروة الزق المملوء ہے گوید که ما مدافعت ایشان کوشیدیم چنانچه از حریم پادشاه

آنها را بطعنے گرداندیم که خون از منفذ او چنان میرفت که آب از دهانه و یا گوشه مشك پر

میرود یعنے ہم نے اونکو الٹا پھیر دیا اور ایسے مارے نیزہ کے بھگایا جسکے منفذ سے یوں لہو جاتا تھا

جیسے بھری پکھال کے مہری یا اوسکی ٹوٹی شگاف سے پانی جاتا ہے قال وحملنا ھم علی خزم شہلان

شلالا ودمی الانساء یقال حمله علی الامر اذا اغراه علی فعله وحمله علی الفرس اذا ارکبه

والخزم بالمعجمة فالمهملة مفتوحًا انف الجبل فارسیه بینی کوه وشہلان بالمثلثة جبل غیر منصرف والشلال

بکسر المعجمة معناه متفرقین حال یقال جاؤا اشلالا ودمی مجهول من دماه اذا ملاءه من الدم والانساء

جمع نساء محرکة وهو عرق فی الفخذ ومن ابتلی بتلبیة دجعه کمشے تعبر علیه المشی واللام فیه

عوض عن المضاف الیه یقول وحملناهم علی انف جبل شہلان بان اضطررناهم الی ان صعدوا

الی انف هذا الجبل وقد کانوا متفرقین ودمیت انساءهم من الصعود ہے گوید که بر بینی کوه

شہلان آنان را سوار گردانیدم چه بدین مضطر شدند که بر بینی او برایند و حال این بود که خود پریشان

السمر اليمنية يريد به الحلق وكنى بالقرظ عن اليماني فان القرظ لا يكون الا في اليمن يقال كبش قرظي

اي يماني صرح به في القاموس وعنى به قبيلا المذكور على سبيل التجريد والصلاد بالكسر جمع صلدة

الصخرة الصلبة والعرب تشبه الجليد الشديد بالحجر الصلب يقول اجتمعوا حول قيس بن معديكرب

لابسين دروعا ملابسين لسيد يماني جليد شديد كانه حجر صلب — گوید که گرد قیس بن معدیکرب

فراهم آمدند وهمه زره پوش وهمراه آن سالار یمانی بودند که در شدت وصلابت سنگ خارا

سے مانند یعنے قیس بن معدیکرب کندی کی گرد اکٹھی ہوئی اور حال اونکا یہ تھا کہ زرہ پہنے

ہوئی اور ایک ایسی یمنی رئیس کی ہمراہ تھی جو کڑی پتھر کے مانند تھا قال وصقبت من التوالب

لا تهناه الا بيضة رعلاء الصقيت بالمعجمة القوانين كالسهم الجائحة ورفعه على الابتداء

وتنكيره للتعظيم والتكثير والعوائك جمع عاتك من عتكت المرأة على زوجها اذا نشزت وعتكت امره

ويكنى به عن الحرة الكريمة ويكنى بابن العاتكة عن الكريم الشجاع كما يكنى عنه بابن حرة وهو تقديرا لمصاف

والنهي المنع والجنة التي المنصوب للصقيت والبيضة نعت كتيبة ومعنى ... ان يكون ذات

دروع يمانية وبيضات لامعة والرعلاء بالمهملتين تانيث الارعل وهو الاحمق ولعله يكنى بها

عن الكتيبة التي لا تخاف العواقب وهو من لوازم الشجاعة ومنه قوله تعالى ولا يخاف عقباها اسي

... بني عتا المقدمة الطويلة سے گوید که منجمله آنها ابن امت که گروه عظیم از لیدان

زنان کریمه که دافعت او بجز لشکرے نتوانست کرد که زره های رخشان وخود ہاے تابان

داشته باشد واز انجام کار نیندیشد وبراز و بسیار باشد بعزم قاصد فراهم آمدند یعنے

اونہیں سے ایک یہ ہے کہ ایک بڑا غول اچھی اچھی بیبیون کی پوتون کا جسکو ایسے لشکر کی

شقواپہ والیہ بیدان وثوعہ سے گوید کہ پیشوای آنان گردید ویا این کہ آب وخرما ہمراہ ایشان

یا ہمراہ ایشان بود وآنحضرتﷺ کہ خدا مے خواہد بظہور مے آید و بدبختان شوند از وقوعش

ملبوز ندو بیرحجب سے یعنے پہر وہ آگی بڑہایا اونکو روانہ کیا اور حال یہہ تہا کہ پانی اور چہوارے ساتہہ

اوسکی پایا تہہ اونکے تہی اور حق یہہ ہے کہ خدا کا کام پورا ہوتا ہے اور شامت کے مارے بدبخت

چلتے رہتے ہین قال اذ تمنّو نفسکم غرورا فاتیتم الیکم امنیة اشراء

منصوب بفعل محذوف والغرور مصدر غرّہ اذا خدعہ ونصبہ علی انہ حال من الضمیر المنصوب

فی تمنونہم بمعنے مغترین بہ لیس لم تتوکم ای تمنیتہم خادعین ولم یخدعوکم ای من الضمیر المرفوع فیہ بمعنی مخدعین بہذا المحل المعنین المہ علیہ

منہم او مخدوعین شوکتکم ویدل علیہ قولہ امنیة اشراء فان الاشر یکون مخدوعا والسوق منقبض

الغرور والامنیة ما یقدرہ الانسان فی نفسہ والاشراء فعلاء من الاشر وہو البطر والمرح فارسیہ

فریبندگی ومال ستی وسہذیہ انا ناوا وچہاپند بقول اذکروا اذ کنتم تمنونہم خادعین علی ان یاتوکم علی

غرة وخداع لیکون لکم عذرا وقد کنتم مخدوعین بلاحکم وشوکتکم فاتیتم الیکم امنیکم التی کانت

ناشیة من بطرکم مے گوید کہ یاد کنید آنرا کہ شما آرزوے ایشان چنین میکردید کہ ظاہر با مر میاید تا کہ در صورت

خرابی شما راعذری باشد میدید یا شما بشوکت خود فریفتہ بودید چنانچہ آرزوے خراب شما ایشانرا بجانب شما

روانہ گردانید یعنی تم جب کی بات یاد کرو کہ تم یہہ آرزو کرتی تہی کہ وہ کہلم کہلا نہ آوین تا کہ اگر

ایسی ویسی ہو جاوے تو کوے عذر قایم رہے ویا تم دہوکہا کہای ہوی تہے اور اپنے شان وشوکت

پر اترائی تہے سو تمہارے آرزوئی جو اوچہی پن سے تہی اونکو تمہارے طرف چلتا کیا قال الغرور

غرورا اوالاولی رفع الاول تخصہم والضمیر نصب غرورا علی المصدریة والاول اشرا

بنفسه فلایوجد فی الکتب لکن تتبعی قاصر لعیر بنی تغلب بن علی عمرو بن ہند فیقول اذکروا اذ انزل
ہذا الملک واخوہ النعمان قبة میسون بنت ملک غسان فی الارض العالیة او المکان العالی فکان اقرب
دیار نزولها موضع الاعوص سے گوید کہ یاد کنید آن روز راکہ خود این پادشاہ و یا برادر عزیز او
نعمان قبہ میسون دختر شاہ غسان را بر مکان بلند رفرود آورد پس اقرب مقامات نزول او موضع
اعوص بود یعنے تم جبکے بات یاد کرو کہ آپ اس بادشاہ نے یا اوسکے بھائی نعمان نے شاہ غسان
کے بیٹی میسون کا ڈولا ایک اونچی جگہ پر اوتارا پھر سب مکانوں سے بہت قریب موضع اعوص تھا قال
فتاوت له قراضبة من کل حی کانهم الفاء التاوی الاجتماع ومنه تاوت الطیر اذا
اجتمعت والضمیر المجرور للمن له المستحق فی احل والقراضبة جمع قرضاب بالقاف فالمهملة فالمعجمة
فالموحدة اللص الفقیر والحی القوم والضمیر المنصوب للقراضبة الالفاء جمع لقوة وهی العقاب
وهو طایر معروف یصید الارانب ونحوها وبینه وبین البازی عداوة ویکون اکبر منه وقیل فارسیه
شاهین ولیس بذاک وجملة التشبیه نعت قراضبة یقول فاجتمعت له لصوص وفقراء من کل قوم کانهم عقبان
تطلب الصید سے گوید کہ پس از برای او از ہر گروہ این چنین غارتگران گرسنہ چشم فراہم
آمدند کہ بسان عقابان شکار جو بودند یعنے پھر خاص اوسکے لئے ادہر اودہر سے ہر قوم کے
بھوکھے لیٹری اکٹھی ہوئے جو عقابون کے مانند تھی قال فهداهم بالاسودین وامر الله بلغ تشقی
به الاشقیاء یقال هداهم اذا تقدمهم ومنه الهادی ویجوز ان یکون بمعنی ارسلهم والاسودان
المار والتمر والظرف حال وبلغ بالفتح البالغ النافذ لامنعه شئ وشقی به کرضی حزن به
واغتاظ یقول تقدمهم او ارسلهم بالمار والتمر وامر الله بالغ نافذ لامنعه مانع ویغتاظ به الذین

ا من ضمیر الفاعل او ضمیر المفعول ۱۲ سلیم

منہ ثار و ولا دیۃ وہذا فے حق القاتل و ذلک فے حق المقتول ہذا یوجد فی بعض النسخ من مطلول

علیہ خطاء فان التغلبی ح یکون قاتلا لا مقتولا و اضیب مجہول من اصابہ اذا اراده قال تعالی حیث اصاب

اے اراد وفی الاغانی توالی العفاء والعفاء المدروس ومنہ عفاء الکلوم ویکون بالدیات یقال

الکلوم اذا اخذت دیاتہا قال زہیر تعفی الکلوم بالمئین فاصبحت وانما عیرہم بہ لان ہدر دم المقتول

کان اشد عار عندہم یقول ومن قتلوه من تغلبی فہو مطلول علیہم حیث لم یوخذ ثاره ولا دیتہ حین ارید تعفی الکلوم

بالدیات وتوالی العفاء ہے گوید کہ ہر کہ از بنی تغلب بدست ایشان کشتہ شد خون او باطل شد و وقتیکہ

زخمہا ہموار کردہ باداے خونبہاے آنہا را ہمیت و نابود کردہ شد خونبہایش ہم گرفتہ نشد یعنے

تغلبیوں میں سے جو کہ اونکے ہاتھ سے مارا گیا تو خون اوسکا ضایع گیا اور جب کہ نئے پرانے

زخم خونبہاؤں کے دینے سے برابر مٹائے جاتے تھے تو کسی نے بات اوسکے پوچھی قال اذا احلّ

العلیاء قبۃ میسون فادنے دیارہا العوصا منصوب بفعل محذوف واحلّ

معناه انزل ہو اسکن والمسکن فیہ لعمرو بن ہند علی ما نقل فے الاغانے من انہ اغارت بنو بکر علی

بعض بوادے الشام فقتلوا ملکا من ملوک غسان وانقذوا امرء القیس بن المنذر واخذ عمرو بن ہند

بنتا لذلک الملک یقال لہا میسون ولاخیہ نعمان بن المنذر علی قول بعضہم حیث قال وجہ عمرو بن ہند

اخاه نعمان الی الشام بعد ما قتل ابوہ المنذر وبالجملۃ کان ذلک باعانۃ من بکر والعلیاء الارض العالیۃ و

راس الجبل منصوب علی الظرفیۃ یقال حل البلد واحل البلد ومنہ قولہ تعالی واحلنا دار المقامۃ وقبۃ

النہار المستدیر وہو تغیر لمحذوف منصوب علی المفعولیۃ والفاء للترتیب والادنے الاقرب والدیار جمع دار

والمجرور میسون والعوصاء بالمہملتین لعلہ اراد بہ الاعوص وہو موضع فے بلاد باہلۃ واما العوصاء

تبين اباغ ع وقتل هذا في مرج حليمة وقيل انه ظفر بالحارث والاول اشهر وقيل والرعاء بالكسر جمع
الراعي قال تعالى حتى يصدر الرعاء وفي هذه الكلمة تعريض وتعيير لبني تغلب وعشاء لعمرو بن هند
عليهم وذلك لما طلبهم عمرو بن هند على ان ياخذ ثار المنذر قالوا انطيع ابن هند انا رعاء له فقال الحارث تهم انه
تغلب مثل التكاليف التي قاساها قومنا حين سار المنذر لقتال عدوه هل نحن رعاء لعمرو بن هند حتى
لم يكن منا بين مقاساتها اذ ما قاسيتموها وقد قاسيناها ولم نكن له رعاء ـــ میگوید که آیا شما
محنت های قوم ما در آن روز کشیدید که منذر لخمی بجنگ حارث غسانی روانه شده بود آیا ما شبانان عمرو بن
هند بودیم غرض که شما محنت های آنروز نکشیدید و ما کشیدیم و ما شبانان عمرو بن هند نبودیم تغلبیو کیا
تمنے ہمارے قوم کی رسی تکلیفیں اوٹہائیں جبکہ منذر لخمی حارث غسانی سے لڑنیکو گیا تہا کیا ہم عمرو
بن ہند کی چرواہی تہے قال ما اصابوا من تغلبي فمطلول عليهم اذا اصيب العفاء ما موصولة
بمعنى من متضمنة لمعنى الشرط ولذلك دخلت الفاء في خبرها وروى من اصابوا ويقال اصابه اذا
ضربه بحجر او شئ او سهم ونحوها والضمير المرفوع في الفعل ليس لاهل غسان فان بني تغلب لم يشهدوا
تلك الحروب حتى يقتل احد منهم ويطل دمه بل هو لعمرو بن هند واتباعه قال في الاغاني دعا عمرو
بن هند بني تغلب بعد قتل المنذر على ان ياخذ بثاره من اهل غسان فقالوا لا نطيع احدا من آل المنذر
انطيع ابن هند انا رعاء له فغضب عمرو بن هند وجمع جموعا كثيرة واقسم لا يغزو احدا قبل تغلب
فغزاهم فقتل منهم كثيرا حتى استعطفه من كان معه فامسك عنهم ثم طلت دماء قتلاهم وذلك
قول الحارث ما اصابوا من تغلبي انتهى وضمير المفعول محذوف والاصل ما اصابوه ومن بيانية
ويقال طل دمه مجهولا اذا هدر بان لم يوخذ بثاره ولا بديته ويقال طل عليه دمه اذا لم يوخذ

ـه عين اباغ موضع وراء تدمر بالحجاز في بلاد ... بالشام

الذی یفر منہا اسی جبل عظیم والارض خشنۃ ذات حجارۃ سے گوید کہ ہر کہ از ما بگریزد مر کوہ
بلند وزمین سنگلاخ او را نجات نمی دہد یعنے جو کوئے ہم سے جان اپنی بچا کر بھاگی تو بڑے پہاڑ کے
چوٹی اور پتھریلی زمین اوسکو بچا نہیں سکتے قال ملک اضرع البریۃ لا یوجد فیہا لما
لدیہ کفاء مرفوع علی الخبریۃ من محذوف وہو اما ضمیر او اسم اشارۃ والمرجع او المشار الیہ
عمرو بن ہند واضرعہ اذلہ وروے اضلع البریۃ وہو افعل صفۃ من ضلع اذا اشتد وقوی خبر محذوف
والجملۃ نعت ملک والبریۃ الخلیقۃ فعیلۃ من برء اللہ اذ خلق والمجرور فی فیہا لہ والکفاء کسحاب المثل
المساوی یقال ہذا کفاءہ وکفوءہ وعنے بما لدیہ الشدۃ والجلادۃ فانہ کان شدیدا جلیدا ولذا لقب
بمضرط الحجارۃ یقول ہذا ملک اذل کل الخلایق بقہرہ وقسرہ او ہو اقواہم واشدہم لا یوجد فی الخلایق مثل لما
لدیہ من الشدۃ والجلادۃ سے گوید کہ عمرو بن ہند پادشاہی است کہ ہمہ خلایق را منقاد ومطیع خود
گردانیدہ و یا او اقوے واشد ہمہ دنیاست ودر تمام دنیا مثل قوت وجلادت او یافتہ نمی شود
یعنے ممدوح وہ پادشاہ ہے جسنے سارے خدائی کو مطیع اپنا بنایا یا وہ سارے دنیا سے بڑا
زبردست ہے اور جو بات اسمیں ہے وہ کہیں پائے نہیں جاتے قال کتکالیف قومنا
اذا غزا المنذر ہل نحن لابن ہند رعاء الکاف اسمیۃ ومحلہا النصب علی المفعولیۃ
والظاہر انہ اراد بقومہ بنی یشکر بن بکر ویجوز ان یکون مرادہ الکثر بنی بکر فان بعضہم کبنی حنیفۃ
لم یکونوا مع المنذر وانہ اراد بالمنذر المنذر بن ماء السماء ابا عمرو بن ہند ولا یبعد ان یراد بہ المنذر
الاصغر بن المنذر بن ماء السماء اخو عمرو بن ہند وکان ملقبا بالاسود وذلک لان کلا منہما کان
قد سار لقتال الحارث الاعرج الغسانی ملک الشام الا ان ہذا المنذر سار بعد ما قتل ابوہ فی

المحرم وہی شوال و ذو القعدۃ و ذو الحجۃ و المحرّم قال تعالی و منہا اربعۃ حرم و کانت العرب لا یغزون و لا یقاتلون فیہا و بنات مرنساء تیم فانہ تیم بن مرّ و الجملۃ حال من ضمیر المتکلم فی احرمنا یقول ثم اغرنا علی بنی تیم فدخلنا فی الاشہر الحرم و قد کانت بنات مرّ ای نساء تیم اماء فینا ۔ میگوید بعد از ان بر بنی تیم افتادیم و دست غارت بکشادیم و داخل شہور حرام و فتی گردیدم کہ زنان بنی تیم درمیان ما کنیزگان بودند یعنے پھر ہم بنے تیم پر پہیلے اور ٹڑے گہرے ہاتھہ مارے پہر حرام مہینون مین ایسے حال مین داخل ہوئے کہ بنے تیم کے عورتین ہمارے لونڈیان تہین قال

لا یقیم العزیز بالبلد السہل ولا ینفع الذلیل النجاء الاقامۃ السکون یقال اقام بالمکان اذا سکن فیہ و دام و البلد القطعۃ من الارض و منہ خیر البلاد المسجد و اکثر ما یستعمل فیما کان ہہنا معموراً و لذلک یقال للدار و المصر و القریۃ و العزیز نقیض الذلیل معروف و السہل اللین الضعیف و النجاء الہرب و الاسراع فیہ و البیت خرج مخرج المثل یقول لا یسکن العزیز من الرجال فی البلد السہل الذی لا یلایم شانہ و لا ینفع الہرب الذلیل فانہ ذلیل حیث یکون ۔ میگوید کہ مرد عزیز در مقام ذلیل اقامت نمی کند و مرد ذلیل اگر بختن ہو دے نمیدہد یعنے عزیز آدمی ذلیل جگہ مین نہین رہتا ہے اور ذلیل آدمی کو بہاگنا نفع نہین دیتا ہے قال

لیس ینجی الذی یوائل منا راس طود و حرّۃ رجلاء کلمۃ لیس ہہنا بمعنے ما و لا ینجی من الانجاء و وال و واءل فر و منہ الموئل بمعناہ المفر قال تعالی لن یجدوا من دونہ موئلا و راس الشیٔ اعلاہ مرفوع علی انہ فاعل الفعل اعنے ینجی و الطود الجبل العظیم و الحرّۃ بالفتح الارض الغلیظۃ و الرجلاء بالمہملۃ فالجیم الارض الخشنۃ الکثیرۃ الحجارۃ و خصہما بالذکر لان راس الجبل لا یصعد الیہ و الارض ذات الحجارۃ یتعذر قطعہا یقول لا ینجی

لیا ہنین گیا اور وہ مردی پڑے ہین اور وہ تم مین سے ہین اور بہت سے کشتی ایسے ہین

جنکا بدلا لیا گیا اور وہ زندہ ہین اور وہ تم مین سے ہین قال او نقشتم فالنقش بجشمہ

الناس وفیہ الاسقام والابراء عطف علی نبشتم والنقش فی الاصل اخراج

الشوک من الرجل ونحوہا واستعیر لغایۃ البحث فان الشوک لایخرج بسہولۃ وحشم الامر تکلفہ

علی جہد ومشقۃ والاسقام والابراء یحتملان ان یکونا مصدرین وان یکونا جمعین ومفرد الاول

سقم والثانی برء والاسقام مصدرا فلیل قال فی الصراح واسقمہ اللہ والجملۃ الظرفیۃ حال

من الضمیر المنصوب بیقول اوان بحثتم غایۃ البحث عنا فذلک امر صعب یکلفہ الناس

وفیہ اسقام لبعض وہو من یکون علیہ البحث وابراء لبعض وہو من یکون ہو لہ فلا تبحثوا عن شیء

سے گوید کہ اگر تفتیش و تفحص کنند پس او دشوار ہست چہ مردمان تکلیف تفحص مے

کشند و دران برای یکی ضرر است و برای یکی منفعت چہ یکی گنہگار بین و دیگرے شادان

مے گردد یعنے اگر تم بہت سی چھان بین کرو گے تو بہت مشکل ہوگی اسلئے کہ آدمی بہت سی چھان بین

مین تکلیف اوٹھاتے ہین اور حال یہہ ہی کہ اونمین بعضو نکے لئے رنج اور بعضو نکے لئے خوشی ہے قال او سکتم عنا فکنا

کمن اغمض عینا فی جفنہا الاقذاء یقال سکت عنہ اذا لم یبحث عن حالہ

واعرض عنہ بالسکوت والاغماض معروف والجفن غطاء العین من اعلی واسفل فارسیہ

پردہ چشم ہندیہ پوٹا والاقذاء جمع قذی فارسیہ خاشاک ہندیہ تنکا والجملۃ

الظرفیۃ نعت عینا لیقول اوان لم تبحثوا عنا وسکتم فی انفسکم فکنا لکم مثل رجل

اغمض عینا فی غطاءہا اقذاء تیا ذی بہا اسے لا یذہب ما فی صدورنا من العداوۃ

وليسا من المواضع التي وقعت الحرب فيها بين بكر وتغلب فاہنا خمس لاغير عنيزة مصغرا
كجهينة ولم يكن يومها لاحد منهم وواردات وكان يومه لتغلب على بكر وحنو بالمهملة فالنون بالكسر
وكان لبني ثعلبة بن عكابة من بكر على تغلب وبطن السرد ويقال له القضيبة والقضيبات
مصغرين وكان لتغلب على بكر وقضيبة بالقاف فالمعجمة المشددة بالكسر ويقال ليومه يوم التحالق
وكان لبكر على تغلب ولعلهما موضعان وقعت بينهما الحرب بين بكر وتغلب وبين زهير بن جناب
الكلبي وكثرت القتلى في تغلب وذهب دماءهم هدرا حيث لم يوخذ ثارهم ولا بد باتهم والفاء
فيه بمعنى الى وقد صرح بها في حديث حرام ما بين عير الى ثور والمجرور في فيه للموصول والظرف
خبر مقدم والجملة جزاء الشرط والاصل ففيه الاموات ولكن حذفت الفاء ضرورة كما في
قول الهذلي ع مطبعة من ياتها لا يضيرها اے فلا يضيرها وعنى بالاموات منهم
القتلى الذين لم يوخذ ثارهم وبالاحياء القتلى الذين اخذ ثارهم فانهم كانوا يزعمون
ان القتيل الذي يوخذ ثاره يكون حيا وفي قبره نور والذي لا يوخذ ثاره فهو
ميت وفي قبره ظلمة يقول ان كشفتم عما بين ملحة الى الصاقب من الارض فيوجد فيه اموات
من القتلى الذين لم يوخذ ثارهم وهم منكم واحياء من القتلى الذين اخذ ثارهم وهم
منا مے گوید کہ اگر شما ہمہ زمین را از وادی ملحہ تا کوہ صاقب بکشائید پس دران کشتگان
ہستند کہ عوض ایشان گرفتہ نشد و آنان از شما ہستند و کشتگانند کہ عوض ایشان گرفتہ
شدہ زندہ ہستند و آنان از ما ہستند یعنی اگر تم وادی ملحہ سے لیکر کوہ صاقب تک
گڑہی مردی اوکہارو تو بہت سے کشتی اوسمین ایسے ہین جنکے خون کا عوض نہین

منقسط و افضل من یمشی و من دون ما لدیه الثناء المقسط العادل یقول ہو
عادل و افضل من تمشی علی الارض و یقصر الثناء عما لدیہ من الخصال الحمیدة میگوید کہ
این پادشاہ دادگستر و بہترین ہمہ مردمان است و آنچہ کہ با او از کمالات و محامد است
ثنای کسی بدانہا نرسد یعنی یہہ پادشاہ منصف اور سارے آدمیون سے اچھا ہے اور
دوسرے آدمی اوسکے کمالون کی موافق اوسکو سراہ نہین سکتا ہے قال اما خطة ارد تم فادوہ
الینا تشفی بہ الاملاء اما منصوب علی انہ یکون مفعول اردتم او مرفوع علی انہ یکون الضمیر المنفصل
محذوف و کلمة ما زایدة و الخطة بالضم الامر و شبہ القصة و ادے الشی الیہ اذا قالہ او وصلہ بہ
علی اتم وجہ و تشفی علی صیغة المؤنث الغائب مجہولا و رفعہ علی الاستیناف کما یقال قم یدعوک
الامیر کانہ جواب سوال و الاملاء جمع ملا و ہم اشراف القوم و کنے لشفاءہم عن زوال شکوکہم
فان الشک مرض یخاطب الاراقم علی سبیل الالتفات من الغیبة الی الخطاب و یقول ای
امر اردتم و ای امر اردتم ادارة فادوہ الینا تشفی بہ اشراف القوم من مرض الشک میگوید کہ
ہر امری کہ شما بخواہید و بہ پیش کردن او شمار امنظور باشد بر ما پیش کنید حاضران مجلس
کہ اشراف و کرام ہستند بآن شفای کامل خواہند یافت و شکوک و شبہات ایشان زایل خواہند گردید
یعنے جو بات تم چاہو وہ بلا شک ہمارے سامنے پیش کرو پہلے آدمیون کی شک و شبہہ
جاتی رہینگے قال ان نبشتم ما بین ملحة فالصاقب فیہ الاموات و الاحیاء
نبش بتقدیم النون علی الموحدة فالمعجمة کشف القبور و البحث عن المستور ما موصولة و ملحة
بالکسر غیر منصرف وادو الصاقب بالمہملة فالقاف فالموحدة جبل معروف کانت بینہما

او التفریق علی ان یکون مصدرا مجہولا ویکون ہو مرفوعا علی الابتداء والظرف خبره المقدم
والجملة استئنافیة علی ان یکون دعاء للخیل والمستکن فی تابی للخیل ومنصوبه محذوف ولا یبعد
ان یراد به المتعدی المعروف ویکون فاعل تابی وتانیثه علی ان المصدر یونث ویذکر
ای وتابی الاجلاء ای الاخراج عن البلد ان یکون لخصمها فلا یکون قادرا علی ان یخرج
مالکها عن بلده وقال فی الشرح مثله ان یجول الخیل وان تابی لخصمها ان یجلی صاحبها عن
اوطانه اقول ان ہذا انما یتیسر اذا کان الاجلاء مفعول تابی و ح لا یکون الا منصوبا علی المفعولیة
وہو مرفوع نقول ان ہذا الملک ارمی النسب قدیم الحسب مثله تجول الخیل فی الغزوات و
الغارات وتابی ان تقصرها وتطیع غیره لخصمها الجلاء عن بلده او تابی الاجلاء ای الاخراج
عن الوطن ان یکون لخصمها فیخرج صاحبها عن بلده — میگوید که این پادشاه از نسل ارم
بن سام وقدیم السلطنت است وبہمرا ہے این چنین شاہ اسپان در معارک غزوات وغارات
میدوند وازکمی وکوتا ہی وازفرمانبرداری غیر ابا میکنند ہرکه خصم آنہا باشد تاکه
او خانمان خود دور افتاده باد ویا اینکه خود خارج از خانمان کردن ازین اباء میکند که برای
خصم آنہا باشد تاکه مالک آنہا را از خانمانش بیرون کند یعنی یہ پادشاہ ارم بن سام
کے اولاد اور قدیم سے خاندانی ہے اور ایسے ہی اسکے گھوڑے دوڑتی ہین اور کمی کوتاہی
ہنین کرنے اور دوسری کے نہین مانتے اسکے بدخواہون کا خانہ خراب اور وہ اپنے
یار ودیار سے باہر ہون یا خود جلا وطن کرنا اسیابات سے انکار کرتا ہے کہ وہ
اونکی دشمنو نکے لئے ہو تاکہ وہ اوسکے مالکون کو گہرسے باہر نکالین قال ملک

درناه باالمهملة فالقوقانية اذلة وارخاه والمؤكد من الامر العظيم والداهية والصمار الشديدة سميت به لانها لاتسمع دعاء من تصلیه اولا یسمع فیها بعضهم بعضاً والجار والمجرور متعلق بالفعل فانه یقال ذل له اذله له ولا یبعد ان یکون حالا من مؤیدة فان حال النکرة الموصوفة قد یتقدم قال ع لمیتة موحشا طلل قدیم یقول عبوساً شدید الغضب علی الحوادث لا ترجیه للدهر داهیة شدیدة فلا یذل له ویبقی علی جلادته مے گوید که بر حوادث زمانه خشمگین وبجاے خود ترشروے وچنین جرے وقوی که هیچ آفت سخت اورا مطیع ومنقاد زمانه نمی گرداند

یعنی بڑا بدمزاج اور حادثوں پر جھنجھلانے والا جسکو کوئی سخت آفت زمانہ کا ذلیل نہ بنائے

قال ارمی مثله جالت الخیل وتابی لخصمها الاجلاء الادمے نسبة الی ارم بن سام بن نوح علیه السلام واراد به عمرو بن هند اللخمی فانه من آل نصر بن ربیعة بن الحارث بن مسعود بن مالک بن غنم کصرد بن نمارة کثمامة بن لخم بالمعجمة بن عدی بن الحارث بن مرة بن ادد بالدالین کصرد بن یشجب بن عریب بن زید بن کهلان بن سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان بن هود علیه السلام بن عبد الله بن رباح بن حلوز کسنور بن عاد وقیل رباح بن عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح علیه السلام وکنی به عن شرافة نسبه وقدمه بالسنة والباء للملابسة وجالت من الجولان والماضی بمعنی المضارع بدلیل تابی علی ان المقام مقام المدح وجلا القوم عن الموضع جلاءً واجلوا اجلاءً تفرقوا منه وقد یفرق بانه یقال جلوا اذا تفرقوا من الخوف واجلوا اذا تفرقوا من القحط ویقال اجلاهم اذا اخرجهم عن بلدهم وبالجملة انه لازم ومتعد والظاهر ان المراد به التفرق عن البلد او

نکلے اور حال یہ تہا کہ اوسمین خود سفید اور خود نمائی سمائی ہوئی تہی قال وکان
المنون یردی بنا ارعن جونا ینجاب عنہ العماء الفاء للتعقیب والمنون الدہر
ومنہ ریب المنون اے حوادثہ ویردی من ردی یجر کرمی اذا رجمہ بہ والارعن
الجبل المرتفع الذی لہ انف متقدم یستعار للجیش عندہم قال الحماسی ع الی میعاد ارعن مکفہر د
قال خداش بن زہیر ع ونہاہم بارعن مکفہر منصوب علی انہ حال من الضمیر المجرور فے
بنا والجون بفتح الجیم یقال للابیض والاسود والجیش یوصف بکلیہما یقال کتیبۃ خضراء وجاواء
اذا کانت ذات اسلحۃ وحدید وکثرۃ کثیرۃ ویقال کتیبۃ شہباء اذا کانت ذات دروع
لامعۃ واسنۃ حدیدۃ وسیوف صقیلۃ والانجیاب الانشقاق والعماء السحاب المرتفع وکنی
بانشقاق السحاب عنہ عن ارتفاعہ بحیث یخرج راسہ منہ ویقال قد انشق عنہ الارض
اذا خرج منہا یقول فکان الدہر یرمی الناس بنا ونحن جیش کجبل مرتفع ابیض او اسود
ینشق عنہ السحاب المرتفع فیخرج راسہ منہ میگوید کہ پس گویا کہ زمانہ مردمان را بما میزند
وحال این است کہ ما مثل کوہی ہستیم کہ سفید و یا سیاہ است و چندان سر کشیدہ کہ
ابر بلند ازو شگافتہ میشود یعنی پہر گویا زمانہ لوگون کو ہمارے ساتہہ مارتا ہے اور حال
یہہ ہے کہ ہم ایک لمبے اونچی کالی یا دہولی پہار کے مانند ہین جسکی چوٹی بڑے اونچی بادلون
دہنیکر باہر نکل گیئی ہے قال مکفہر اسے علی الحوادث لا تزتوہ للدہر موید صماء د
المکفہر الشدید العبوسۃ الغضبان وہو من صفات اشبہ اے الجیش واکثر ما یستعمل
مع الارعن المراد بہ الجیش کما فی المصراعین المذکورین وعدی بعلی لتضمنہ معنی الغضب

محکم لا یوصل الی جوفه والقعساء بالقاف فالمهملتین فعلاء من القعس وهو خروج الصدر ودخول
الظهر ویکنی به عن الاباء والتکبر والجملة الفعلیة حال یقول فعضبنا ع ویشیم بنا وتقولهم علینا
ما لکنا من بغضهم وعداوتهم ترفعنا الی المکارم والمعالی حصون منیعة وعزة ابیة مے گوید که
پس باوصف بدگوئی وعیب جوئی ایشان بر همان بغض وعداوت که میان ما وایشان بود
قایم وثابت ماندیم وحال این بود که جاهای استوار وآبروی نخوت شعار ما دم بدم ما را بلند میگردانند
یعنی پهر هم باوجود اونکے جوڑون کی اوسی عداوت پر جمی رہے جو ہمارے اونکی چلی آتی تہی
اور حال یہہ تہا کہ ہمارے کوٹ اور گڈہ اور ہمارے بڑے بات ہمکو دم بدم بڈہاتی تہے
قال قبل ما الیوم بیضت بعیون الناس فیها العیط وابام کلمه ما زایدة محسنة
بین المضاف والمضاف الیه وبیض متعد بنفسه فالباء داخلة علی المفعول زایدة ویکنی
بتبییض العیون عن الاعماء فان ابیضاض العین کنایة عن العمی قال تعالی وابیضت عیناه اے عمیے
ثم قال فارتد بصیرا والمستکن فی الفعل والمجرور فی فیها للعزة والعیط بالمهملتین بینهما تحتانیة
ان یکون الانسان طویل العنق ویکنی به عن التکبر فان المتکبر یمد عنقه ویقال عنز عیط اذا
کان ابیا ممتنعا والاباء الکراهة والعصیان والجملة الظرفیة حال من المستکن فی بیضت
یقول قبل هذا الیوم اعمت عزتنا عیون الناس حیث لا یستطیعون ان ینظروا الینا وقد
کان فیها تکبر واباء مے گوید که پیش از امروز آبروی ما آب وتاب ما چشمهای مردمان را
کور گردانید چنانچه نگریستن ما نمی توانستند وحال این بود که خود او تکبری وعصیانی داشت یعنی
آج سے پہلے ہمارے چمکتے دمکتے عزت نے لوگونکی آنکہون کو اندہا کیا چنانچہ وہ ہمکو دیکہہ

عند عمرو

عمرو بن کلثوم التغلبی فانه کان وشی بهم عند عمرو بن هند والمراد بعند عمرو بن هند وهل للاستفهام
ومعناه النفی والجملة معترضة بین النداء والمقصود بالنداء وهو فی البیت الآتی یقول یا ایها الذی ینطق بالوشی
عند عمرو بن هند ویبلغه عنا بالتحریش ولیس له بقاء فان الکذب لا یبقی ولا یدوم می گوید که اے
آنکه بعمرو بن هند از کلمات دروغ آراسته پیراسته میرساند واین را بقائی نیست چه دروغ از
خود می کشاید یعنے ای وه کہ عمرو بن ہند کے کانون مین ہمارے طرف سے پہونکتا ہے اور چہوٹی
چہوٹی باتین بڑے ٹیپ ٹاپ دیکر سناتا ہے اور جہوٹ کی پانو نہین ہوتی قال لا تخلنا علی غرائک
انا طالما قد وشی بنا الاعداء خاله حسبه وظنه حذف مفعوله الثانی ولا یحذف الا علی
قلة نص علیه الرضی والغراء بالفتح اسم الاغراء وهو الحث علی الضرر والایلام وانما بالنصب
بتقدیر اللام وبالکسر علی الاستیناف وبنا متعلق بوشی فان الوشی متعدی بالباء یقول
لا تحسبنا خاشعین اذلة علی اغرائک عمرو بن هند علینا بالوشی والقول الباطل لانا او فانا او
بنا اعداؤنا قبلک فلم نخشع لهم شیئا می گوید که تو این گمان مبر که ما بر اغوای
واغوای توکه بخدمت عمرو بن هند آنرا بکار می بری سر فرو آوریم و دست زاری پیش
ہمچو توئی بداریم چه پیش ازین هم بدخواهان ما غمازی کرده اند و ما بهمان شان و شوکت
خود بوده ایم یعنے تو یہه سمجہنا کہ ہم تیرے ان باتون سے کہ آج کل تو عمرو بن ہند کی کان
بہر رہا ہی تہوڑے بہت دب جاینگے چنانچہ پہلے اس سے ہمارے بیری برا چاہنی والون
نے بادشاہ کے کان بہرے مگر ہم ویسی ہی تگڑی رہے قال فبقینا علی الشناءة تنمینا
حصون وعزة قعساء الشناءة البغض والعداوة ونماه رفعه والحصن کل موضع

يقال اجمع امره اذا عزم عليه قال تعالى اذ اجمعوا امرهم وهو ليس بمعنى الاطباق كما توهمه
بعضهم فانه ح يعدى بعلى والعشاء بالكسر ممدودًا ما بين المغرب والعتمة وقيل انه من زوال
الشمس الى طلوع الفجر واصبح الرجل اذا دخل فى الصبح والضوضاء بالمعجمتين كثرة الاصوات
ولهم حال منه يقول عزموا على امرهم المقدر فى انفسهم عشاء فلما دخلوا فى الصبح دخلت فيه لهم
كثرة اصوات مختلفة اى كثروا بالاجتماع مے گويد كه هنگام عشا عزم امر مقصود كردند و
وقتى كه داخل بامداد شدند شور عظيم ايشان هم داخل بامداد گرديد يعنے رات کے وقت
ایک بات اونہون نے جی مین ٹہانی اور جب تڑکا ہوا تو وہ اکٹھے ہوئے اور بہت بڑا
شور مچایا - قال من مناد ومن مجيب ومن تصهال خيل خلال ذاك رغاء
من بيانية وهو بيان الضوضاء ومناد ومجيب كلاهما بتقدير المضاف والتصهال صوت
الفرس وخلال الشئ بالكسر وسطه ومنه خلال الديار وذاك اشارة الى مجموع الاصوات و
الرغاء بالراء المهملة والعين المعجمة كغراب صوت الابل ومنه قولهم لا راغية فيها ولا ثاغية
يقول اصبحت لهم ضوضاء من صوت مناد وصوت مجيب وصوت فرس فيها صوت
الابل مے گويد كه شور ايشان از بانگ آواز كننده وبانگ جواب دهنده وبانگ اسپان
كه دران بانگ شتران بود مخلوط ومولف بود يعنے صبح ہوتی سے شور اونکا اوٹھا
جسمین پکارنے والون اور جواب دینے والون کی آوازین اور گھوڑون کا ہنہنانا اور اونٹون
کا بڑانا تہا قال ايها الناطق المرقش عنا عند عمرو وهل لذاك بقاء النطق هو التكلم بما
يفيد فى الجملة ورقش الكلام زينه وزخرفه وعدى بعن لتضمنه معنى التبليغ وعنى به

منا بذی الذنب ولا ینفع البخلی الخلاء وهذه الجملة بیان لقوله یعلون علینا والخلی
البری من الذنب والخلاء البراءة منه والجملة اعتراض علی مذهب الزمخشری یقول یخلطون الذی
هو بری من الذنب منا بمن هو مذنب من غیرنا ولا ینفع البراءة البری اذا سمع قول الوشاة وعمل به
وفیه تعریض بعمرو بن هند فانه کان یسمع قول بنی تغلب ویؤثرهم علی بنی بکر میگوید که بیگناهان
ما را بان گنهگاران می آمیزند که از ما نیستند مگر بیگناهی بیگناهان را سودی نمیدهد چه قول مخالفان
شنیده میشود و بآن کار بسته میگردد یعنی وه همارے بیگناهون کو پرائی گنهگارون سے ملاتے
هین مگر جهان لگانی بجهانی والے کی سنی جاتی هین وهان بیگناهی کا کچه فایده نهین هوتا هے قال

زعموا ان کل من ضرب العیر موال لنا وانا الولاء اختلف فی معنی قوله من
ضرب العیر بحسب اختلاف معنی العیر حتی قیل ان من کان یعرف معنی هذا البیت قد ذهب و الاکبر
یستفاد من القاموس ان من ضرب العیر کنایة عن الناس حیث قال وما ادری ای من
ضرب العیر هو ای ای الناس هو انتهی اقول انما اراد به العرب الناس لان اکثرهم کانوا اهل
الوبر فیضربون اوتاد الخیام بها ایضا کانوا یصیدون الحمار الوحشی وعنی بالموالی الاحلاف وموالی الموالاة
والولاء بالفتح الموالون قال فی الصراح ویقال هم ولاء فلان ای موالون له انتهی یقول قالوا
ان کل الناس موالون لهم قیل مناجرهم میگوید که آنان چنین گمان میبرند که همه مردمان حلفاء (ان کل الناس موالونا)
ما هستند وما حلفاء ایشان هستیم وهرگاه یکی از ایشان جنایت صادر مے گردد بر ما لازم مے آید یعنی
اونهون نے یه برا گمان کیا هے که سارے لوگ همارے هم سوگند هین اور هم اونکے هم سوگند هین

اور جو وه کرین وه هم پر هین قال اجمعوا امرهم عشاء فلما اصبحوا اصبحت لهم ضوضاء

فنبوءًا والانباء جمع نباء وهو الخبر العظيم والخطب الامر العظيم وعناه اذا اهمه وآذاه وساءه

حزنه ضد سره وكلا الفعلين مجهول والجملة نعت خطب والضمير المجرور له يقول وأتانا امر عظيم من

الاخبار والحوادث يوذينا ويحزننا مے گويد كه منجملهٔ اخبار وحوادث بما امرے رسيده كه بدان

غمگين وگران خاطر مے گرديم يعنے منجمله حادثون اور خبرون كے وه بات همكو پهونچى جسنے

همكو ستايا اور همارے جى كو دكهايا قال ان اخواننا الاراقم يعلون علينا في قيلهم اخفاء

بفتح ان على ان الجملة بدل من خطب كما في قوله تعالى وقضينا اليه ذلك الامر ان دابر هولاء

مقطوع وبالكسر على الاستيناف فكان سائلا سال عن ذلك الامر فقال والاراقم لقب آل جشم

بن بكر واخوانه معاوية وحارث وعمرو بني بكر بن حبيب صغرا بن عمرو بن غنم بن تغلب وقد يقال

انهم آل ارقم بن عدي بن معاوية بن تغلب وقيل انهم آل ارقم بن بكر بن حبيب المذكور ويقال لهم

الاراقم كما يقال لآل احوص بن جعفر الاحاوص والاول اشهر وسموا به لان عيونهم كانت اشبه

بعيون الاراقم وهو عطف بيان لاخواننا وعلا عليه بغى عليه وتعدى قال تعالى ولعلا بعضهم

على بعض والقيل اسم القول كالنوال ومنه كثر القيل والقال والاحفاء بالمهملة الاستقصاء في

النزاع والكلام والمبالغة والجملة الظرفية حال من الضمير في يعلون ومعنى بهم قولهم ان بني بكر

لم يسقوا شبان تغلب فماتوا عطشا يقول وذلك ان اخواننا وبني عمنا الاراقم يبغون علينا ويتعنتون

كلامهم سمے گويد كه آن اين است كه برادران ما اراقم بر ما تعدے ميكنند وحال اين است

كه در قول ايشان مبالغه بسيار است يعنے وه بات يه هے كه همارے چچيرے بهائے اراقم هم پر

تعدے كرتے هين ايسے صورت مين كه اونكے كهنے مين محض مبالغه هے قال يخلطون البرے

...ن ـ ونبه الشئ فرع وجوده والصحراء الارض المستوية في لين وغلظ والفضاء النحالي عن النبات
يقول وترى خلفها انقطاع نعل من خلفهن انقطاع نعل سباقطات اظهرتها الصحراء وورثت بها
ــمے گوید که تو به بنالش پارهاے نعل به سببی که پس آنها پارهاے نعل دیگر افتاده در وسے
دشت آنها را ظاهر کرد اند یعنے اوس اوسکے پیچھی نعلونکے ٹکڑے دیکھیے تو جنکے پیچھی اور ٹکڑے
نعلونکے ہین جو جگہ جگہ پڑے ہین اور روی زمین نے اونکو نمایان کیا ہے قال آتلهی بها
الهواجر اذ كل امرء هم بلية عمياء يقال تلهى به اذا النعب الهواجر جمع هاجرة وهو نصف اليوم
على السواء سمى به لما ان الناس يهجرون فيها امورهم منصوب على الظرفية وخصها بالذكر
لان العرب يفتخرون بسيرهم فيها قال ع يطوفون الفلافي كل هاجرة وعنى بابن الهم الهام الماضي
في الامور والبلية هي الناقة التي تشد على قبر صاحبها فتموت جوعا وعطشا وصفها بالعمياء لانهم
كانوا يشدون عليها على انها كانت تعمى بشدة الجوع والتشبيه في العجز والسكون في موضع
يقول العب بلاتك الناقة في حر الهواجر حين يكون كل همام كالبلية العمياء فلا يبرح موضعه
ــمے گوید که من بدان شتر ماده در عین چاشتهاے گرم وقتی که هر ذی همت بحکم شدت
حرارت بدان شتر ماده مے ماند که بر گور صاحب خود بسته مے گردد و تشنه و گرسنه می میرد
لهو ولعب مے کنم یعنے مین اوس سانڈنی پر ہنستا کھلتا عین ٹھیک دوپہرون مین
ادہر اودہر پہرتا ہون جبکہ بڑے بڑے ہمت والے مثل اوس اندہی اونٹنی کے جو اپنی مالک کے
گور پر باندہی جاوے اور بھوکے پیاسے مرے اپنی جگہ سے نہ ہلین قال وآتانا من الحوادث
والانباء خطب نعنى به ونساء والحوادث جمع حادثة وهي اسم لما تحدث يوما

خارج الکوة فی البیت عند وقوع الشمس علیها فارسیه گرد هوا که بنور آفتاب از روزن پیدا می گردد
ویقال للترب الدقیق الذی یقع علی الثیاب وکلاهما صحیح وجمعیته خبر کان مع وحدة اسمها قصدا الیه
بعد بهم ومنه قوله تعالی کانه رؤس الشیاطین یقول اذا اسرعت ملک الناقة فی سیرها فتری
یا مخاطب من سرعة سیرها وسعة خطواتها خلفها غبارا دقیقا ضعیفا کانه ابیار او دقاق الترب
التی تنتشر علی وجه الارض وتقع علی الثیاب ـ می گوید که چون آن شتر ماده روان ودوان
گردد پس تو ای مخاطب بجهت تیز دویدن وگامهای فراخ نهادنش در دنبالش تنک غبارے
به بینی که بسان گرد هوا که بنور آفتاب از روزن پیدا گردد یا بر تنک باریک خاکے که بر جامها
می نشیند می باشد یعنی جب وہ سانڈنی جھٹ کر چلی تو اوسکے تیز چلنے اور بڑے بڑے ڈگون
رکہنے سے پیچھے اوسکے ایک ایسا ہلکا غبار دیکھیے تو جیسے دہوپ کی پڑنے سے روزن دیوار
پر کچھ گرد سے دکھائی دیتی ہے یا ویسے خاک سے جو کپڑون پر پڑتی ہے قال طراقا من خلفهن
طراق ساقطات الوت بها الصحراء الطراق بالمهملتین والقاف ککتاب القطعة
من جلد النعل فارسیه پارہ نعل ونعل البعیر یکون من الجلد بحیث یشد بالسیور علی الرسغ کما ان
نعل الفرس ونحوه یکون من الحدید ویضرب بالمسامیر معطوف علی هبنیا ومن خلفهن ظرف فاعله
طراق والطرفیة نعت طراقا وجمعیة الضمیر والساقطات باعتبار ان لکل خف طراقا فیکون اربعة
وان کل طراق فی معنی الجمع باعتبار الاجزاء کما قالوا فی توجیه قوله تعالی فسواهن سبع
سموات ان السماء فی معنی الجمع وعنی بالطراق اقطاعها کما تدل علیه کلمة ساقطات و
الوت به رماه والقطه ورفعه ولا ینبغی ان یوخذ بمعنی الافناء والابطال فان قوله فترے بناء فیه

فالفار فعلاہ من السقف محرکۃ وہو الطول مع نوع الخفار سے گویدکہ بر کام خود بچنین شتر مادہ یا رسے بجویم کہ تیز رفتار باشد و بآن شتر مرغ مادہ ماند کہ نوجوان و مادر اولاد صغار و صحرا پروردہ و دراز قامت و خمیدہ کوز پشت بودہ باشد یعنے اپنے مطلب پر ایسے سانڈنی سے مدد لیتا ہوں جو بڑی تیز چلنے والی اور ایسے شتر مرغ کی مانند ہووے جو اچھے جوان اور چھوٹی بچون کے ماں اور جنگل کے پلی ہوئی اور لانبے قد والے اور تہوڑے سے کبڑی بہی ہووے قال آنست

نبارۃ وافزعہا القناص عصرا وقد دنا الامساء آنس الصوت سمعہ وادرکہ والمستکن فی الفعل للنعلۃ والنبارۃ الصوت الخفی وافزعہا اخافہا والقناص القانص من قنصہ اذا صادہ والعصر العشی الی احمرار الشمس ظرف والدنو القرب والامساء الدخول فی المساء وکل البیت نعت نعلۃ وصفہا اولا بکونہا ام رئال فان ام الصبیان تزید ان تبلغ اولادہا اسرع ما یکون ثم وصفہا بانہا سمعت صوتا خفیا وافزعہا الصیاد وقت العصر وقد قرب ان تدخل فی المساء فاسرعت فی السیر علی قدر قوتہا سے گوید کہ ناگاہ آوازے شنید وہنگام عصر او را صیادی بترسانید و قریب بود اندر ظلمت شام داخل گردد پس در تیز رفتاری سعی بلیغ بکار برد یعنے اوسنے آدمی کی بہانسنے اور شکاری کی چوکائی سے چوکنے ہوئی جب کہ عصر کا وقت آخر تہا اور شام ہی لگی تہی پہر اوسنے بڑے زور کی تاکہ جان اوسکی بچی اور شام سے پہلے پہلے بچون کو جا دیکہی قال

[illegible] عنہا من الوقع والرجع منیبا کانہ اہباء الفا المتعقیب والخطاب لکل [illegible] الرجع [illegible] المجرد للناقۃ وکلمۃ من للتبعیض والوقع [illegible] السیر والرجع [illegible] [illegible] الحجم [illegible] الغبار [illegible] الخفیف والاہباء جمع ہباء وہو [illegible]

النار منه من العقیق تا موضع شخضبین برافروخت چنانچه بیان روشنی صبح بلند و تابان گردید یعنی
هند نے اوس آگ کو ہنت سے لکڑیان لگاکر موضع عقیق سے موضع شخضبین تک روشن کیا چنانچه
دیکہ اوسکے صبح کی روشنی کے طرح اوبہرتے قال غیر انی قد استعین علی الهم اذا خف
بالثوی النجا کلمه غیر ہہنا بمعنے لاکن فانہا تستعمل فی المنقطع نص علیه الرضی و قال بیت
وکل ابی باسل غیر اننے اذا عرضت اولی الطراید ابسل و کلمة قد للتحقیق کما فی قوله تعالی قد یعلم الله
المعوقین و استعین مضارع متکلم والغرض بیان الاستمرار والهم المقصود الاہم والثوی المقیم
کالثاوی اراد به نفسه والباء للتعدیة والنجاء سرعة السیر ومنه ناقة ناجیة ونجنة تقول وان بعدت
هند عنی ونفرت منی ولاکنی انا معتاد بان استعین علی ما هممت من امر اذا استخف الاسراع
المقیم الثاوی منی وحرکه عن محله میگوید که اگرچه هند از من بریده دور گزیده
مگر من خوکرده این هستم که بر مطلب ستر کرد خود وقتی یاری میجویم که من مرد مقیم را ضرورت سفر
از جا بجنباند یعنی یہہ ما نا کہ ہند آب دور چلی گئے مگر یہہ ڈہنگ اپنا سدا ہی چلا آتا ہے کہ
جب مجھے بیٹھی بٹھائے کو ضرورت جگہ سے ہلاوے تو مین اپنے کام پر مدد ڈھونڈتا ہون قال
بزفوف کانہا هقلة ام رئال دویة سقفاء الباء للاستعانة وهی متعلقة باستعین
والزفوف بالمعجمة فالفائین فعول من زف النعام فی سیره اذا اسرع ومنه قوله تعالی فاقبلوا
الیه یزفون والهقلة بالکسر انثی الهقل وهو الفتی الشاب من النعام والرئال جمع رال وهو ولد
النعام ووصفها به لان حب الاولاد یکون باعثا علی سرعة السیر والدویة نسبة الی الدو
هو الفلاة وکنی به عن قوتها فان الحیوان الصحرائی لشنیف سے فی الحضر والسقفاء بالمهملة فالقاف

راس الجبل فترا ہا من بعید سے گوید کہ مند ہیش چشمان تو در آخر روز آتشے برافروختہ چنانچہ
سرکوہ آنرا بلند مے کند و مے نماید یعنے مندنے تیرے آنکھون کے سامنے دن کے دو پہرنے
اگ جلائی چنانچہ پہاڑ کے چوٹی اوسکو اوبہارتی ہے اور گہلم گہلا دکہاتی ہے قال فتنورت
نارہا من بعید بخزازے بہہات منک الصلاء یقول تنور النار اذا راہا
من مکان بعید والخزازی بالمعجمات الثلث کحبالی جبل معروف کانوا یوقدون النار علیہ عند
حدوث امر فیجتمعون علیہ والبار بمعنے علی وہیہات اسم فعل ماض بمعنے بعد اشد البعد والصلاء
بالفتح مصدر صلیے بالنار اذا اصطلی بہا واشتدفئے وبالکسر النار وکلاہما محتمل یقول فرایت نارہا من
مکان بعید علی راس جبل خزازے بعد منک الاصطلاء بہا او تلک النار اشد البعد سے گوید کہ
آتش او را بر سرکوہ خزازے از دور دیدے مگر انتفاع تو بدان آتش ویا خود او از تو بسیار دور است
یعنے پہر تونے اوسکے اگ کو خزازے پہاڑ کے چوٹی پر دور سے دیکہا مگر تیرا تاپنا اوس سے
یا وہ اگ آپ ہی تجہہ سے بہت دور ہے فال اوقدتہا بین العقیق فشخصین بعود کما
یلوح الضیاء المستکن فے الفعل لہند وہذا الایقاد غیر الایقاد الاول لاختلاف الموضع
والعقیق موضع بنجد وشخصان موضع آخر وضع اسمہ علی صیغۃ التثنیۃ کالبحرین والفاء بمعنے
الی وقد مر ہذا البحث فی اول القصیدۃ الاولے والعود الخشب وتنکیرہ للتکثیر والباء للاستعانۃ
ولاح الشئ ظہر ولمع والضیاء الضیاء وہو اقوے من النور وکذلک قال تعالی جعل الشمس
ضیاء والقمر نورا واراد بہ ضیاء الفجر فان العرب تشبہ النار بالفجر قال الحماسی مبیت ومستنبح بعد الہدو
دعوتہ بشقراء مثل الفجر ذاک وقودہا اے دعوتہ بنار شقراء تلوح کالفجر یقول وقدت

پس وادی شربب است پس موضع شعبان است پس ابلا است یعنی پہر سب سے
نزدیک روض القطا ہے پھر موضع شربب کی وادی پہر شعبان ہے پہر ابلا ہے قال ۰

لا اری من عہدت فیہا فابکی الیوم دلہا وما یحیر البکاء الظرف اعنی
فیہا یحتمل ان یتعلق بارے وان یتعلق بعہدت و الدلہ بالدال المہملۃ فاللام بالفتح والتحریک ذہاب
القلب من الغم والفعل کفرح یقال دلہ اذا تحیر وجن حبا منصوب علی انہ مفعول لہ او حال تبا وبل
المشتق وما نافیۃ او استفہامیۃ کما فی قول الزبیدی رض ع ومایرد بکای زندا والاحارۃ
الرد ومنہ قولہم طحنت فما احارت شیئا اے فما ردت شیئا وما احار جوابا ما ردہ یقول لا ارے
الیوم فیہا من عہدت بہا او لا ارے الیوم من عہدتہ فیہا فابکی الیوم من دلہ او والہا ومایرد بکای شیئا
مے گوید کہ من در موضع مذکورہ امروز آنرا نمے بینم کہ در آنہا بدو ملاقے شدہ بودم پس امروز
از درد غم مے نالم ومے گریم وحال آنکہ گریہ ہیچ سودے نمے دہد چہ بر من چیزے رد نمے کند ویا چہ
رد خواہد کرد یعنی وہ مکان آج سونے پڑے ہین اور جن لوگونسے وہان کبہی ملاقات ہوئی تہے
وہ وہان نہین مین سو غم الم سے روتا ہون اور رونا کچہ فایدہ نہین دیتا ہے یا کیا فایدا دیگا قال

ولعینک او قدت ہند النار اصیلا تلوی بہا العلیاء البال تلتہ
ادخلت علی مشتی العین اے ملابستہ بخدارک وحضورک واظہرت نون تنوین ہند للانصرافہ
والاصیل آخر الیوم ورد اصیرا وہو الآخر نقیض الاول واراد بہ آخر الیوم والنصب
علی الظرفیۃ فی کل منہما والوی بہ رفعہ واراد بالعلیاء اس الجبل بدلیل قولہ الآتے تجزارے
وہو جبیل معروف بنی طب نفسہ ویقول او قدت ہند بخدارک النار فی آخر الیوم یرفعہا

کہ ہر فرشنگ شمار مین ملاقتی ہوئی فراق کے خبر سنائی اور بعد اسکے اوسکے مقامون مین سے
بہت نزدیک موضع حلصاء ہے جو دہنا ربلاد تمیم مین واقع ہے قال فالمحیاۃ فالصفاح

فاعناق فتاق فعاذب فالوفا المحیاۃ بالمہملۃ فالتحتانیۃ المشددۃ موضع قال
امرء القیس ع بجزع محیاۃ کان لم تقیم بہا والصفاح بالمہملتین بینہما الفاء ککتاب جبال تقرب
وادی نعمان والاعناق جمع عنق وعنق الجبل اعلاہ منہ وفتاق بالفاء فالفوقانیۃ فالقاف
ککتاب جبل والعاذب بالمہملۃ فالذال المعجمۃ فالموحدۃ موضع وجبل فان ارید بہ الموضع فہو
مرفوع عطفا علی الاعناق وان ارید بہ الجبل فہو مجرور عطفا علی فتاق والوفی مقصورا موضع
ولاکنہ مد للضرورۃ یقول فاقربہا بعد الحلصاء المحیاۃ فالصفاح فعوالی فتاق فعاذب فالوفی
مے گوید کہ بعد ازان اقرب مقامات ملاقات او موضع محیاۃ است پس صفاح است پس
موضع بلند کوہ فتاق پس عاذب پس وفا است یعنی کہ بعد اوسکے ملاقات کے سب مقامون
مین سے بہت نزدیک موضع محیاۃ ہی پھر صفاح ہے پھر کوہ فتاق کے اونچی مکان ہین پھر عاذب ہے

پھر وفا ہے قال **فریاض القطا فاودیۃ الشربب فالشعبتان فالابلاء** روض القطا
وقد یقال لہ ریاض القطا موضع والاودیۃ جمع واد واراد بہا الوادی وانما جمعہ باعتبار
الاجزاء کان کل جزء منہ واد مستقل والشربب بالمعجمۃ فالمہملۃ فالموحدتین کقنفذ موضع قال علقمۃ
ع تحل بایراد باکناف شربب والشعبتان اکمۃ وضع اسمہا علی صیغۃ التثنیۃ کالبحرین و
الاحبادین والابلاء فالموحدۃ کالحمراء موضع وہذا بعد الموضع المذکورۃ یقول فاقربہا ریاض
القطا فاودیۃ الشربب فالشعبتان فالابلاء مے گوید کہ بعد ازان موضع ریاض القطا

الثواء يقول اخبرتني اسماء بفراقها ولا عود ثم ذلك فانه كم من ثاو يمل من الثواء سے گوید که

مارا اسماء از فراق خویش آگاهی بخشید و این مضائقه ندارد چه بسا مقیم از اقامت گاهی میرنجد و تنگ می آید

یعنے اسماء نے ہمکو یہہ سنایا ہے کہ اب ہم چلتے ہیں اور اب ہمارا تمہارا فراق ہے سو یہہ بات اچھی ہی ہے

اسلئے کہ بہت سے رہنے والے رہتے رہتے اوکتا جاتے ہیں قال آذنتنا ببینها ثم ولت لیت شعری

متی یکون اللقاء یقال ولاه دبره اذا ادبر عنه والشعر بالکسر الاطلاع وجملة الاستفهام مفعوله وخبر لیت

محذوف وکان تامة یقول اخبرتنا بفراقها ثم ولتنا دبرها فادبرت عنا ولیت اطلاعی بانه متی

یوجد اللقاء بعده حاصل ہے سے گوید که پیشتر از فراق خویش آگاهی داد و بعد ازان پشت

گردانیده راه خود بگرفت وکاشکی که این میدانستم که بار دیگر ملاقات خواهد شد یعنی پہلے اُس

نے جانیکی سنا ہی پہر پیٹہ پہیر کر چلتی ہوئی اور کیا اچھی بات ہوتی کہ پہر ملنے کا پتا مجکو لگ جاتا قال

بعد عهد لنا ببرقة شماء فادنی دیارها الخلصاء الظرف متعلق بآذنت فهو ظرف

الایذان والعهد اللقاء والباء للظرفیة والبرقة بالضم الارض الغلیظة وبرقات العرب کثیرة

منها برقة شماء وقال فی القاموس برقة شماء جبل معروف وقد عدها من البرقات حیث عد

البرقات والفاء للترتیب والادنی الاقرب من الدنو وهو القرب والترتیب بحسبه والدیار

جمع دار والضمیر المجرور للاسماء والخلصاء بالمعجمة فاللام فالمهملة کحمراء موضع بالدهناء لبنی تمیم

یقول اخبرتنا بفراقها بعد ما عهدنا بها ببرقة شماء فاقرب دیارها الخلصاء سے گوید که اسماء از

فراق خویشتن بعد ازین خبر داد که ببرقة شماء ملاقی گردید و بعد ازین موضع اقرب مقامات

ما نانش زمین خلصاء است که در دهناء بنی تمیم واقع است یعنی اسماء نے بعد اسکے که

الكريب الشيباني ثم اخذ المنذر الاشراف من الفريقين وبعث بهم الى مكة للحلف وبعث معهم العلاق

بالحجبة التميمي وفي ذلك يقول الحارث هذا بيت فهلا سعيت لصلح الصديق كصلح ابن مارية الاخصم

وقيس تدارك بكر العراق وتغلب من شرها الاعظم عني بابن ماريه بنت الصباح العلاق وهو المراد

بقول طرفة فسعى العلاق بينهم سعي خب كاذب شيمه فلبثوا على ذلك ما شاء الله ثم سرح النعمان

بن المنذر المذكور ركبا من بني تغلب الى جبل طي فنزلوا بموضع كان لبني شيبان وتيم اللات من

بكر فذكر ركب تغلب انهم اخرجاهم من الماء الى المفازة فمات القوم عطشا فانت بنو تغلب عمرو بن

هند واستعدوا على بكر وقالوا يا بكر قد غدرتم ونقضتم العهد فقالت لهم بكر انتم الذين فعلوا ذلك

رادعينم الباطل علينا وقد سقيناهم اذ وردوا وحملناهم على الطريق اذا خرجوا فهل علينا ان ضلوا

السبيل وانشد الحارث هذه القصيدة يذكر فيها عدة ايام الحرب بين بكر وتغلب بعضها تصريحا

وبعضها تعريضا يهدد بعمرو بن هند بانه لا يلزم بكرا ما حدث ثم تفرقوا على هذه الحال ولم يزل في

نفسه من ذلك شيء حتى امر باستقدام ام عمرو بن كلثوم فوقع ما ذكر في ترجمة عمرو بن كلثوم

قال ابو عمرو الشيباني لو قال الحارث هذه القصيدة في حول كامل لم يكن ملوما وقد قالها على الارتجال

وقال الاصمعي لما انشد الحارث هذه القصيدة مرتجلا بين عمرو بن هند قام عمرو بن كلثوم وارتجل

قصيدته النونية اي المذكورة قال الشيباني انشدها الحارث متوكئا على قوسه لا يشعر ما

بيده من شدة الغضب هذا وحقيقة العلم عند الله قال آذنتنا ببينها اسماء رب ثاو يمل

منه الثواء من الخفيف والقافية متواتر يقال آذن به اذا اخبره البين الفراق والثواء

بالفتح السكون والاقامة واسناد الملال اليه على القلب فان الملال من صفات المدرك والادراك

(المطرح الى فراغ الحارث منها صنع عمرو بن هند)

ہندیہ بجو وکلمہ یکل مجرورۃ عطفا علی السباع او علی خامعۃ والنسر طایر معروف یاکل الجیف فارسیہ
کرکس وہندیہ گدھ بالکاف الفارسیۃ مکسورا والقشعم بالمعجمتین فالمہملۃ النسر المسن یقول ان یفعلا ما یفعلان
بی من السب والشتم فلہما عذر فانی واللہ لقد ترکت اباہما ضمضما طعمۃ للسباع او لکل ضبع ولکل نسر
مسن لا یقدر علی الکسب مے گوید کہ اگر پسران ضمضم مرا بد گویند و دشنامہا دہند حق بجانب
ایشان و معذور اند چہ من پدر ایشان را کشتم و خورش درندگان و یا کفتاران و کرگسان سالخوردہ
نمودم یعنے اگر وہ دونو مجھکو برا کہین اور میرے آبرو بگاڑین تو وہ معذور رہین اسلئے کہ مین نے
اونکی باب کو درندون یا بجوون اور پرانے گدون کے لئے چھوڑا واعلم انی قد اتبعت فی شرح ہذہ
القصیدۃ ما کان مذکورا فی دیوانہ وترکت ما سلکہ صاحب العقد الثمین فی سلک المنحولات وان
کان قد ذکر بعض الشراح بعضا منہا ولاکنی اوثقت تحقیق صاحب العقد الثمین ہذا والعلم عند اللہ

القصیدۃ السابعۃ

ہذہ للحارث بن حلزۃ بکسر الحاء المہملۃ وتشدید اللام فالمعجمۃ بن مکروہ بن یزید بن عبد اللہ بن مالک
بن عبد بن سعد بن جشم کصرد بن عاصم بن ذبیان بن کنانۃ بن یشکر بن بکر بن وائل الی آخر
النسب المذکور فی ترجمۃ طرفۃ ومن حدیث ہذہ القصیدۃ علی ما روی عن ابن الکلبی ان المنذر
بن ماء السماء اصلح بین بکر وتغلب وشرط علی الفریقین ان ای قتیل وجد فی قوم منہم فہم ضامنون
لدمہ وان وجد بین محلتین قیس بینہما فینظر اقربہما الیہ وکان قد توفی ہذا الامر قیس بن شراحیل بن مرۃ

ضمضم بالمعجمتین گر هرم بن ضمضم واخاه حصین بن ضمضم المذبیانیین من بنی مرة بن عوف بن سعد

بن ذبیان یقول ولقد خشیت فی ان اموت ولا تکون دائرة وحادثة الحرب اور حی الحرب علی ابنی

ضمضم سے گویدکه قسم بخدا که من ازین ترسم کہ من بمیرم وحادثه سخت جنگ و یا آسیابی گردان

پیکار بر سر پسران ضمضم نگردد یعنے خدا کی قسم کہ میں اسبات سے بهت ڈرتا هون کہ مین مرجاؤن

اور لڑائی کا واقعہ یا لڑائی کی چپٹی چکی ضمضم کی دونو بیٹوں کے سر پر نہ پہنچے قال الشاتمی عرضی ولم

اشتمهما والناذرین اذا لم القهما دمی الشتم التلعن والعرض بالکسر جانب الرجل من نفسه وحسبه

یحفظه من النقص ویثلث ایضا واضافة الشاتمین الیه علی قصد الاستمرار والماضی یکون الا اضافة

معنویة ونصبه ای بنصب نعتا لابنی ضمضم المعرفة والنذر ایجاب ما لا یجب یقال نذره علی نفسه اذا اوجبه

علیه بالالزام ولقیت حرکة الهمزة فی لم القهما علی المیم کما یقال فی قد افلح بقول الذین یکہران عرضی وینقصان

منی علی الدوام او فعلا ذلک فی الماضی ولم اشتمهما قط وینذران قتلی اذا لم القهما اسے فی غیبتی میگوید

آنانکه پیوسته آبروی من می شکنند ومرا دشنام میدهند ومن بدشنام ایشان نپرداخته ام ووقتیکه مرا

نمی بینند نذر خون من مے کنند یعنے وه کہ سدا مجکو گالیان دیتے هین اور مین نے کبهی انکو

گالی نهین دے ہے اور میرا اونکا آمنا سامنا نہین ہوتا ہے تو وه میرے مارنے کے

تدبیرین کرتے هین اور اپنے ذمه پر واجب ٹهراتے هین قال ان یفعلا فلقد ترکت

اباهما جزر السباع وکل نسر قشعم جزاء الشرط محذوف اقیم سببه

مقامه والجزر محرکة القطعة والسباع جمع سبع وهو کل

مفترس من الحیوان وحشی والنسر طیر والمعجمة والمیم فالمهملة الضخم فارسیه کعنانه

وعنے بالخیل فرسان طی فانہم قد کانوا قد اغاروا علے ابل بنے عبس وقد کانوا خلوا فابلغ
عنترة ذلک فکر وحده علیہم وانقذ الابل من ایدیہم وحذیم بالمہملة فالذال المعجمة فالتحتانیة
کعثیر علم وفی بعض النسخ حذلم بالمہملة فالمعجمة فاللام کجعفر یقول لبید عطفت انا وحدے فرسے
علی الذین کانوا ئیہ قد اغاروا علے اہلنا من فرسان الطی وقد کان الدم یسیل من صدره
حتے جعلوا لبنے حذیم بینے وبینہم وخافوا منی بہا وترکوا الابل سے گوید کہ سوگند بخدا کہ من
ادہم اسپ خود را بر غارتگران بنے طی کہ بر شتران ما دست غارت کشاده بودند برافکندم
وحال این بود کہ خون از سینہ او میریخت تا اینکہ آن سواران دو پسران حذیم را سپر خود گردانیدند
وشتران ما گذاشتند یعنے خدا کی قسم کہ خاص مین نے اپنے گہوڑے کو بنے طی کے اون
لیٹرون پر ڈالا جنہون نے ہمارے اونٹون پر دہاڑا مارا تہا اور حال یہ تہا کہ گہوڑے کی چہاتی لہو لہان ہو
رہی تہے یہانتک کہ اون سوارون نے حذیم کے دو بیٹون کو بچنے کے لئے ڈہال اپنے
بنایا اور اونٹونکو چہوڑ کر بہاگ گئے قال ولقد خشیت بان اموت ولم تکن للحرب
دایرة علی ابنے ضمضم اللام موطیہ للقسم وقد للتحقیق والماضے بمعنے الحال وقد جوزوا
وقوعہ جوابا للقسم بلا تاکید ایضا نص علیہ الرضی والباء داخلة علی المفعول زایدة فان
الخشیة متعدیة بنفسہ وذلک مثل قول الراجز نضرب بالسیف ونرجو بالفرج اے نرجو الفرج ولم تکن بمعنی لا تکون
وفے دیوانہ ولم تدر من دار یدور وہو بمعنی لا تدور والدایرة الحادثة العامة ومنہ یتربص بکم الدوایر
ای الحوادث ویجوز ان یکون صفة لمحذوف وہو رحے وہذا اقرب قال ع اذا دارت رحے
الحرب الزبون والجار والمجرور اعنے للحرب حال من دایرة مقدمة علیہا لکونہا نکرة محضة وعنی بابنے

کہ جو تجھ جانتے ہے اوسپر بجے رہ اور جو نہین جانتے اوس سے واقف ہو قال حالت رماح

بنی بغیض دونکم وزوت جوانی الحرب من لم یجرم نیال حال اشئے دونہ

اذا وقع حاجزا دونہ اے قدامہ و عنے بنی بغیض عبسا و ذبیان فانھم بنو بغیض بن ریث لکمار غیر مرۃ وضمیر جمع المذکر للمفرد والمونث فی الخطاب شایع عندہم قد ذکرتہ فی مواضع عدیدۃ مع الشواہد وزواہ بالمعجمۃ فالواو فارقۃ ومنہ الزاویۃ والجوانی جمع جنے من جنے الذنب علیہ اذا جرہ بحیث لزمہ غرمہ وعنے بہا النفوس التی جنت الحرب علی عبس و ذبیان کقیس بن زہیر من عبس وحذیفۃ بن بدر من ذبیان وجرم الذنب اذا جرہ وکسبہ وعنے بہ من لم یکسب الحرب وقد ابتلے بہ کربیع بن زیاد وشداد بن معاویۃ ولذلک قال ربیع ہذا بیت حرق قیس علی البلاد حتی اذا اضطرمت اجذ ما جنیتہ حرب جنا ہا فما تفرج عنہ وما اسلما یقول حالت رماح عبس وذبیان قدامکم وہے مانعتہ اشد المنع وفارق الذین جنوا الحرب الذین لم یکسبوہا —

مے گوید کہ جنگ عبس وذبیان درمیان ما حائل گردید وکسانیکہ باعث جنگ بودند از کسانی کنارہ کردند کہ ہیچ دخل ایشان درو نبود وبی گناہ گرفتار بلا گردیدند یعنے عبس اور ذبیان ہمارے تمہارے قوموں مین لڑائیے قایم ہوتے اور یہہ بڑا پردہ حائل ہوا اور لڑائی کے اوٹھانے بھڑکانے والے الگ ہو گئے اور بیگناہ آفت مین پڑ گئے قال

ولقد کررت المہر یدمے نحرہ حتے اتقتنی الخیل بابنے حذیم اللام موطئۃ للقسم والکر العطف والمہر بالضم ولد الفرس ذکرا اذا قوے وارادبہ فرسہ ادہم ودمے کرشے اذا خرج منہ الدم وسال والنحر الصدر والجملۃ حال من المہر واتقی بہ جعلہ حاجزا وجنۃ

التی ترکبها فی دیوانه جمالی وهو جمیع جمل والعرب تفتخر بانقیاد رکابهم وکمیون بها عن سیرهم
حیث یشاؤن ومعانهم فیه والمشایع الرفیق الصاحب الذی یشایعک واللب العقل
والجملة الاسمیة حال والحفز بالمهملة فالفاء الدفع [فالمعنی] والضمیر المنصوب للقلب والرای النظر [بالقلب]
وروی بامر ذاهب رمّ المحکم لفظا ومعنی یقول ان رکابی منقادة لی ومطیعة تسیر تحتی حیث اشاء من البلاد
یکون فی عقلی ویدافعه برای او بامر محکم ہے گوید که شتران سوارے من مطیع ومنقادم بوده
چنانچه ہر جا که خواهم میرود وعقل سلیم من رفیق من است وبرای ودیا بامرے که استوار
ومحکم باشد او را میرانم یعنی میری سواریان میرے کہنے مین ہین جہان چاہتا ہون وہان
جاتا ہون اور میرے عقل میرے ساتھ رہتی ہے کسی سچے پکی بات پر اوسکو تکلیف دیتا ہون قال

انی عدانی ان ازورک فاعلمی ما قد علمت وبعض مالم تعلمی یقال عداه اذا جاوزه
وکاف الخطاب مکسورة وفی فاعلمی جمع بین الحقیقة والمجاز فان معناه فاستیقنی علی علم
ما قد علمت واعلمی بعض مالم تعلمی علی ان بعض مالم تعلمی عطف علی ما قد علمت ویجوز ان یکون فاعلمی
بمعنی استیقنی علی علمه ویکون حال بعض مالم تعلمی محذوفا ویخاطب عبلة فی تصوره ویقول انی جاوزنی
ان ازورک یا عبلة لوقوع الحرب بیننا وبین قومک فاستیقنی علی علم ما قد علمته من حبی
وشغفی واعلمی بعض مالم تعلمیه من مقاساتی شداید الفراق ہے گوید که اے عبلة از من
بفرسنگہا دور افتاد که چشم مشتاق را بنور جمال تو برافروزم پس اکنون [چنین] ہمی باید که آنچه
تو از من میدانی بدان مستقیم وقایم باشی وآنچه که نمیدانی ازو آگاه شوی یعنی
او عبلہ یہ بات اب کو موان جاہیے کہ مین تجکو انکہہ بہر کے دیکہون پس اب یہی مناسب ہے

يميك وشثّت يدك للجواد قال كثير في محبوبة شثنة رمى الله في عيني بثينة بالقذى وعنتر ترخيم
عنترة وهو منادى حذف منه حرف النداء يقول والله لقد شفى نفسي ما كان بها من الداء وابرء
سقمها الذى يعرضها من قولهم في قول الفوارس من قومي ويلك يا عنترة اقدم على الاعداء
مے گويد كه قسم بخدا كه اين قول سواران كه اے كمبخت عنتره پيش برو و بر دشمنان حمله كن جانم را
شفاے كلی بخشيد و مرضى كه لاحق حال او بود يك قلم زائل گردانيد يعنى خدا كے قسم كه سوارونكى
كہنے نے كه او كمبختى كے مارے عنتره آگے بڑھ اور دشمنون پر حمله كر ميرے جان كو بڑے راحت بخشے
اور ميرے مرض كو بالكل كہو ديا قال **والخيل تقتحم الخبار عوابسا من بين شيظمة وآخر شيظم**
الواو حاليه والجمله حال من فاعل شفى وهو العامل فيها والاقتحام الدخول بلا روية وفكر والخبار
بالمعجمة فالموحدة فالمهملة كسحاب ما لان من الارض والعوابس جمع عابس وهو متغير الوجه منصوب
على الحالية والشيظم بالمعجمتين بينهما تحتانية كصيقل الفرس الطويل الذكر والشيظمة مونثه والاجر وما كان
من الفرس قصير الشعر والجار والمجرور حال يقول ولقد شفى نفسي قولهم ذلك وقد كانت الخيل
تدخل الارض اللينة وهي عوابس الوجوه من بين فرس طويله وفرس طويل قصير الشعر مى گويد كه
حال اين بود كه پاے ستوران در زمين نرم و گرد ناك فرو مے شد و همه ترش روے و در ميان
اسپ ماده كلان و اسپ كلان و كم موے بودند يعنے حال يه تها كه بڑے بڑے گهوڑے
كم بالون والے اور اچهى اچهى گهوڑيان لانبے قد كے نرم زمين مين دهنسى جاتى هين اور چهرے اونكے
ذلل ركابي حيث شئت مشايعي لبي واحفزه برأى مبرم بگڑ رہى تهى قال
الذلل جمع ذلول وهو ضد الصعب يقال صعبت عليه دابته اذا عصت عليه والركاب الابل

وشکایت آنہا باشک روان و بانگ نرم کہ از صہیل کم بباشد من نمود یعنے پہر اوسے
اپنے چہاتی کو نیزون کی مار مار سے پہیرا اور بہتے آنسوون اور چہوٹی آواز سے اوس نے رنجون
کی شکایت مجہہ سے کی قال لو کان یدری ما المحاورۃ اشتکی ولکان لو علم
الکلام مکلمی ما استفہامیۃ کما فی قولہ تعالی ما کنت تدری ما الکتاب والمحاورۃ مراجعۃ
الکلام بین المخاطبین قال تعالی فقال لصاحبہ وہو یحاورہ ومکلمی خبر کان وفی دیوانہ
او کان یدری ما جواب تکلم یقول لو کان یعلم ذلک الفرس ما مراجعۃ الکلام بینہ وبین
صاحبہ لاشتکی الی باللسان ولکان مکلمی لو علم الکلام مے گوید کہ اگر آن اسپ حقیقت
گفتگوے باہمی مے دانست بزبان خود شکایت میکرد و اگر گفتگو کردن میدانست من
گفتگو مے نمود یعنے اگر وہ گہوڑا بات چیت کرنا جانتا تو زبان سے شکوہ ادا کرتا
اور اگر وہ بولنا جانتا تو مجہہ سے بولتا قال ولقد شفی نفسی وابرء سقمہا قیل الفوارس
ویک عنتر اقدم اللام موطئۃ للقسم والسقم بالضم المرض واراد بسقم النفس العار الذے
کان یلحقہ من قولہم انہ عبد وابن سوداء واکثر ما یقول ہذہ الکلمۃ فیہ قیس بن زہیر وعمارۃ
بن زیاد من عبس وقد کان بینہ وبین عمارۃ عداوۃ ومہاجاۃ وقیل فی الاصل ماض
مجہول ثم نقل الی الاسمیۃ بمعنے المقولۃ فاضیف اضافۃ الاسم ومنہ قولہ تعالی وقیلہ یا رب
ان ہولاء ودی کلمۃ تعجب فیقال ویک وقد یکنی بہا عن الویل فیکون بمعنے ویلک وہے
کلمۃ یدعی بہا علی المخالف وقد استعملت ہہنا للموافق استغفارا بانہ کالمخالف حیث لا یقدم علی انہ
قد یستعمل کلمۃ الشر والبغض فی موضع الخیر والحب کما یقال لا ابا لک ولا اخا لک وتربت

البیرتدخل فیها وتخرج منها ہے گوید کہ عنترہ را درین حال میخواندند کہ نیزہ ہاے دشمنان
در سینہ ادہم اسپ او بیان رسنہاے چاہ در میشد و بر مے شد یعنے وہ لوگ عنترہ کو ایسے
حال مین پکارتی تہے کہ دشمنون کے بہالی گہوڑے ادہم کی چہاتی مین گہستے اور نکلتے تہے جیسے
کنوئین کے رسیان کنوئین مین جاتے نکلتے ہین قال مازلت ارمیہم بثغرۃ نحرہ ولبانہ
حتی تسربل بالدم الثغرۃ بالمثلثہ فالمعجمہ فالمہملہ بالضم مافوق صدر الفرس ونحر الفرس
صدرہ واللبان بالفتح صدر کل ذی حافر عطف علی الثغرۃ والمجرور ان لما دہم
وتسربل لبس السربال یقول مازلت ارمی الاعداء وادفعہم بثغرۃ صدرہ وصدرہ حتی تسربل
صدرہ او نفسہ بالدم ای لبس سربال الدم ہے گوید کہ پیوستہ بسینہ آن اسپ اعدا را
پس پامے کردم و در تیر وسنان او را مے انگندم تا اینکہ سینہ او و یا خود او جامہ خون پوشید
یعنے مین گہوڑے کو بڑہاتا اور اوسکے چہاتی کے ذہیل سے دشمنونکو ہٹاتا یہان تک کہ
بہالون کی مار مارسے وہ یا اوسکا اگلا لہو لہان ہوگیا قال فازور عن وقع القنا
بلبانہ وشکا الی بعبرۃ وتحمحم الازورار الانحراف والوقع الضرب بالشیء والقنا
الرماح والباء للتعدیہ او للملابسہ واللبان صدر الفرس وغیرہ من ذوات الحوافر
والعبرۃ الدمع والتحمحم صوت الفرس دون الصہیل قال ع لبو ذبینے التحمحم والصہیل وفی
الصراح تحمحم بانگ کردن اسپ بر علف و بالجملہ ہو غیر الصہیل یقول فصرف صدرہ او
فالصرف بصدرہ عن وقعات الرماح وشکا الی بدمع سایل وصوت
دون الصہیل ہے گوید کہ پس سینہ خود را از صدمات نیزہ ہاے دشمنان بگردانید

المعجمة ان يحث بعضهم بعضاً على الاقدام ولا يتقدم منهم احد والجملة حال والكر العطف والمذمم
كمعظم المذموم جدا ويقابله محمد وعنى بغير مذمم غير مذموم فان المقام مقام المدح وفي مثله
يعتبر نفي الاصل لا نفي المبالغة والزيادة وغير مذمم منصوب على انه حال من ضمير المتكلم يذكر
فيه ما صدر عنه وحده يوم اغار طي على عبس وذهبوا بابلهم حيث كر عليهم وحده واستنقذ الابل
من ايديهم وبنو عبس ينظرون فيقول لما رايت بني عبس اقبل جميعهم يحث بعضهم بعضا على
قتال العدو ولا يخرج احد منهم كررت على الاعداء غير مذموم وانقذت الغنيمة من ايديهم
مے گوید که چون قوم خود را بدین حالت دیدم که همه یکدیگر را بر جنگ دشمنان می انگیزند و
کس نمیخیزد خود اسپ خود را گردانیدم و بر دشمنان افتادم و حال این بود که قابل تحسین و آفرین
بودم و بجز آفرین گاهی نشنیدم یعنے جب مین نے دیکھا کہ سارے قوم آپس مین ایک دوسرے
کو اوبھارتی ہے اور کوئے مرد اوبھرتا نہین تو مین ہی لوٹا اور دشمنون پہ ٹوٹ کر گرا اور حال یہہ تہا
کہ تحسین و آفرین کے قابل تہا اور واہ واہ کی سوائے کبھی کچھ اور نہین سنا قال یدعون عنتر
والرماح كانها اشطان بئر في لبان الادهم الضمير في الفعل لبني عبس
وعنتر ترخيم عنترة في غير موضع النداء ضرورة منصوب على انه مفعول وروي عنتر
بالرفع على ان يدعون بمعنى يقولون وهو منادى والاصل يقولون يا عنتر والواو حالية و
الاشطان جمع شطن بالمعجمة فالمهملة الحبل الطويل وقيل مطلقا والتشبيه في الطول والحركة
واللبان صدر الفرس والادهم علم فرسه نص عليه في القاموس واللام زائدة يقول
يدعون عنترة باعلى اصواتهم حين تدخل الرماح في صدر فرسه ادهم وتخرج منه كما ان اشطان

بہادر ایسے بولون سے کرتی تہے جنکے معنی سمجہی نہین جاتے تہی یا مارنی مرنی کیوقت
ایک آواز اونہون سے نکلتے تہی اپنے چچا جان کی وصیت کو نہین بہولا قال اذ یتقون بی الاسنۃ
لم اخم عنہا ولو انی تضایق مقدمے الظرف اما بدل من الاول ولم اخم بیان لجملۃ حفظت
او متعلق بقولہ لم اخم وظرف لہ ویقال اتقاہ بہ اذ جعلہ بینہ وبین عدوہ کالجنۃ والضمیر فی الفعل
لبنی عبس فان عنترۃ کان یکون قدامہم فی الحرب وقد قال فی موضع ع ولقد غدوت
امام رایۃ غالب اے بنی غالب بن عبس وہم رہطہ وخام عنہ بالمعجمۃ اذا انکص عنہ علی عقبہ
والضمیر المجرور للاسنۃ وتضایق الامر اذا ضاق شدیدا وہذا التفاعل للمبالغۃ کالتبارک والتعالی
ومنہ تبارک الذی وتعالی شانہ والمقدم موضع الاقدام والجملۃ متصلۃ بقول حفظت وصیۃ عمی
اذ کان یجعلنی بنو عبس جنۃ بینہم وبین اسنۃ اعدائہم فلم اتاخر عنہا او لم اتاخر عن الاسنۃ
اذ یتقون بے ایاہا ولو کان موضع اقدامی ضیقا شدید الضیق سے گوید کہ وصیت عم بزرگوار
خود را یعنی فراموش نکردم کہ قوم من مرا سپر سنانہا مے کردند کہ پس پا نشدم ویا من پس پا
نشدم یعنی کہ قوم من مرا سپر سنانہا مے مودند اگرچہ باعث تنگی موضع اقدام پیش ہم رفتم
یعنے مین اپنے چچا کے وصیت کو ایسے وقت مین نہ بہولا جبکہ بہائی بند اپنے میرے پناہ
مین تہی اور مین اونکی سپر تہا کہ پیچہے نہ ہٹا مین یا یہ کہ مین پیچہے نہ ہٹا ایسے کڑے وقت مین
جب کہ مین اپنے قوم کے ڈہال رہتا اگرچہ تنگی مکان کی ضرورت سے آگی ہو نہ سکا قال لما
رایت القوم اقبل جمعہم یتذامرون کررت غیر مذمم یعنے بالقوم قومہ بنی
عبس او رہطہ بنی غالب بن عبس والاقبال التوجہ للمقبل والجمع الجمیع والتذامر بالذال

او متعلق بتقدمی ان یکون الظرف متعلقا بفعل ای یتقون

الشفتين عن الاسنان كناية عن الخوف والفزع لانها تبدو عنده يقول والله لقد ذكرت
وصية عمي في ذلك الضحى او وسط الحرب حين تقلص الشفتان عن الاسنان فتخرج بمده
خوفا وفزعا **مے گوید** که قسم بخدا که من وصیت عم بزرگوار خود را در عین چاشت بروز جنگ
اندران ساعت که از غایت بیم جان لبهاے مردان کارزار از سلک دندانهاے بر طرف میگردند
فراموش نساختم و بران کار بند شدم **یعنے** خدا کی قسم کہ میں لڑائی کی دن ٹھیک دوپہر میں
جب کہ ڈر کے مارے دانت نکلی پڑتے ہیں اپنے چچا کی وصیت کو نہ بھولا قال **في حومة الحرب**
التي لا تشتكي غمراتها الابطال غير تغمغم حومة الشيء بالمهملة معظمه والظرف بدل من الاول
ويجوز ان يكون ظرفا لتقلص الشفتين وفي ديوانه في حومة الموت والمراد به الحرب فانها محله والغمرة
بالمعجمة فالمهملة الشدة والمجرور على رواية الكتاب للحرب او للحومة وعلى رواية الديوان للحومة والابطال
الشجعان فاعل الفعل والتغمغم بالمعجمتين صوت الابطال عند القتال وتكلم بكلام لا يفهم معناه
والاستثناء على المعنى الاول منقطع وعلى الثاني متصل فان الاشتكاء يكون بالكلام فلا يدخل فيه صوت
الابطال عند القتال وانما يدخل فيه الكلام الذي لا يفهم معناه يقول ذكرت وصية عمي في معظم
الحرب التي لا تشتكي الشجعان شدائدها بكلام الا بكلام لا يفهم معناه لعروض المقاساة والمعاناة
او ولاكن كان لهم صوت عند القتال **مے گوید** که در عین جوشش جنگ که بها دران
دلاور شکایت سختیهاے او بغیر از کلامے نمی کردند که معنی او فهمیده نمی شد یا گرما گرم
از دهان ایشان بر مے آمد که هنگام کشتن و زدن از انان شنیده مے گشت وصیت عم بزرگوار
خود را یاد داشتم **یعنے** لڑائی کے ایسے وقت میں جسکی سختیوں کے شکایت بڑے بڑے

که خیره موی و سفید رنگ و با بینی و لب سفید باشد و همراه مادر خود روان میگردد یعنی
مین سنتی سے چہدیا اور اوسکو کچھی بہب سے خبر ہو گئی چنانچہ اوسنے میرے طرف ایسے
گردن کو اوبہار کر دیکہا جو اوس ہرنوٹہ کے گردن کے مانند تہے کہ وہ اپنے مان کے ساتہہ
چلتا ہووے اور رنگ اوسکا گورا اور اوسکے ناک اور ہونٹ پر سفیدی کا دہبا ہووے قال

نبئت عمرا غیر شاکر نعمتی والکفر مخبثة لنفس المنعم نبئ الرجل مجہولا اذا
اعلم یتعدی الی ثلثة مفاعیل فمفعوله الاول ضمیر المتکلم والثانی عمروا والثالث غیر شاکر عمرو وعلم
ان عمر له والشکر فی الاصل اظهار النعمة باللسان او القلب او الجوارح والکفر اخفاؤها وجحدها والمخبثة
سبب الخبث کما یقال مبخلة ومجبنة ای سبب الجبن والبخل یقول اخبر فی الناس ان عمروا لا یشکر
نعمتی علیه ویکفرها والکفران سبب خبث لنفس المنعم فلا ینعم بعد ذلک **میگوید** که من شنیده ام
که عمرو شکر مرا بجا نمی آرد و حال این است که کفران نعمت طبیعت منعم را خراب میگرداند یعنی
مین نے سنا ہے کہ عمرو احسان میرا نہین مانتا ہے اور بات یون ہے کہ احسان کے نماننے سے
محسن کا جی برا ہو جاتا ہے پہر وہ رک جاتا ہے قال **ولقد حفظت وصاة عمی بالضحی**
اذ تقلص الشفتان عن وضح الفم اللام موطئة للقسم واراد بالحفظ الذکر وعدم النسیان
والوصاة الوصیة والعم معروف ولا یبعد ان یکون المراد به الاب والضحی فوق الضحوة وهو
ارتفاع النهار واللام فیه للعهد وروی فی الوغی والظرف علی کلا التقدیرین ظرف حفظت و
اذ بدل من الظرف وقلصت الشفة اذا انقبضت وتقلصت وتشنجت والوضح محرکة البیاض ووضح
الفم کنایة عن الاسنان ولذلک یقال الوضح للاسنان لانه تبدو عند الضحک وتنحی

ان ارید بها عبلة او للجنس والکلام ح خارج مخرج المثل وهو مشعر بالحث والتحضیض ویقال الحن
له ذلک اذا کان علی قرب الحصول له والارتماء الرسنة والمرام اذ تقول فذهبت وتجسّست ورجعت
فقالت انی رایت غفلة من الاعادی الذین هم اقاربها فقم وبادر فان الظبیة ممکنة الحصول
لمن هو یرمی ویرامی — میگوید که چنانچه آن کنیزک که همت بسته بجانب او شتافت و
بعد از تفتیش و تفحص بسیار این خبر بمن آورد که دشمنان در ینوقت غافل یافته ام پس برخیز و
معشوقه خود بدست آر چه آهو ماده شکار آن کس میگردد که تیر بر وقت میزند — یعنی
پھر وہ لونڈی کہتی ہے او وہر کو چلتی ہوئے اور بہت سے جہان بین کی بعد یہ خبر لائے
کہ مین نے دشمنون کو غافل پایا اگر ین پڑے تو ابھی اوٹھ چل اور اپنے پیارے پر قبضہ کر
اسلئے کہ ہرنی شکار اوسکا ہے جو تاک پر تیر مارے قال **فکانما التفتت بجید جدایة**
رشأ من الغزلان حرًّا ثم هذه الفاء فصیحة تدل علی محذوف وتفصح عنه فانها تدل علی
ذهابه الیها خفیة واطلاعها علیه والتفاتها الیه وفیه اشعار بشجاعته حیث ذهب الیها فی
الاعداء والجید معروف والجدایة بکسر الجیم فالدال المهملة الغزال والرشاء بالمهملة فالمعجمة مهموز
اللام محرکة وکذ الظبیة اذا قوی ومشی والجز الابیض اللون من اولاد الظبی والارثم بالمهملة
فالمثلثة افعل صفة من ثم لفرح اذا ابیض انفه مشفقة تقول فذهبت الیها خفیة فاطلعت
علیّ والتفتت الی العنق یشبه عنق ولد من اولاد الظبی فوسے مشی مع امه ابیض اللون فی الجبلة
ابیض الانف والشفة — میگوید که بجز دشمنان اینجا راه معشوقه بردا شتم و پروای
دشمنان نکردم چنانچه بحکم اثر محبت بجانب من نگرد نے ملتفت شد که گردن آن آهو بره میماند

طبيبة صيد حاصلة لمن حلت هي له وحرمت على اي وحرمت على او وقد حرمت على بان تزوجت من بعلها او بان وقعت الحرب بين قومي بني عبس وقومها بني ذبيان وليتها لم تحرم على بان لم تتزوج او لم تقع الحرب بينهما — مے گويد كه اے مردمان ببينيد آن آهو ماده شكار يعني عبلة راكه او در قبضه كسي است كه در حق او حلال است و بر من بوجه حرام است كه او شوهر كرده ويا درميان قوم من بني عبس و قوم او بني ذبيان جنگ عظيم افتاده واے كاش كه او بر من حرام نشدے كه او شوهر نكردے ويا جنگ واقع نگشتي يعنے اے لوگو ديكهو اوس شكار كے هرنے يعنے عبلة كو جو اوس كيطرف كے قبضہ و تصرف مين ہے جسكے لئے وه مباح ہے اور مجهہ پر اسلئے حرام ہے كه اوسنے خاوند كرليا يا اسلئے كه ہمارے قوم اور اوسكے قوم مين لڑائي پڑے اور كيا اچهي بات هوتے كه وه خاوند نكرتے يا يه لڑائي نپڑتے **قال فبعثت جاريتي فقلت لها اذهبي فتجسسي**

اخبارها لي واعلمي الفاء للترتيب على ما هو اصلها والبعث الارسال والتجسس بالجيم التفحص الاخبار وبالحاء المهملة طلب خبر الخير ولذلك قال **فتحسسوا من يوسف واخيه** ويقال واعلم اے كن على علم ويقين في هذا الامر يقول اشتقت اليها فبعثت جاريتي الى دارها فقلت لها اذ اليها فتفحصي لي اخبارها وكوني منها على علم ويقين — مے گويد كه مشتاق خبر او گرديدم چنانچه كنيزك خود را بجانب او فرستادم وگفتم كه برو وبراے من اخبارش بجو و از حقيقت امرش آگاهي بگو يعنے مين مشتاق اوسكے خبر كا هوا مين نے اپنے لونڈي كو اودهر چلتا كيا اور يهہ كها كه اوسكے خبر دريافت كر ٹهيك ٹهيك پتا لگا **قال فقالت رايت من الاعادي غرة والشاة ممكنة لمن**

هو مرتم هذا الكلام يدل على محذوف والغرة الغفلة وعنى بالشاة الظبية واللام فيه للعهد

بن مروان للقرآن المجید ہذا آخر عہدی بک مرفوع علی الابتداء وخبرہ محذوف تقدیرہ آخر
مقامہ ومد النہار ارتفاعہ وفی دیوانہ شد النہار وہو فی معناہ وکلاہما مصدر ویراد الوقت کما
فی قولہم آتیک خفوق النجم ای وقت خفوقہ وخضیب مجہول والبنان جمع بنانۃ واللام بدل عن
المضاف الیہ وفی دیوانہ اللبان وہو بالفتح الصدر وما بین الثدیین والروایۃ الاولی
اجود فان اللبان اکثر ما یستعمل فی صدر الفرس علی الخصم کانوا یضربون علی الرؤس
والبنان ومنہ قولہ تعالی فاضربوا فوق الاعناق واضربوا منہم کل بنان وقال ع ویضیر
عند الکر کل بنان ویعطسلم بالمہملۃ فالمعجمۃ کزبرج عصارۃ شجر یصبغ بہا وقال فی الصراح
نیل وسمہ یقول عہدی بہ ولقائی ایاہ کان حاصلا وقت ارتفاع النہار فضربت علی
راسہ وبنانہ فخضبا بدم غلیظ یشبہ العظلم فی اللون والقوام می گوید کہ ہنگام بلند شدن روز
با او مقابل شدم چنانچہ بر سر وانگشتانش بزدم وہر دو یکجائی رنگین شدند کہ نیل وسمہ میماند
یعنی میرا اوسکا مقابلہ دن چڑھے ہوا اور مین نے اوسپر وار کیا چنانچہ سر اور انگلیان و
لہولہان ہوگئین اور ایسے لہو مین ڈوبین جو نیل وسمہ کی مانند تہا قال یا شاۃ ما قنص
لمن حلت لہ حرمت علی ولیتہا لم تحرم منادی الندا محذوف والشاۃ
منصوب بفعل محذوف وعنی بہا الظبیۃ واستعار ہا للعبلۃ وکلمۃ ما زایدۃ ادخلت بین المضاف
والمضاف الیہ ومثلہ فی حذف المنادی وزیادۃ کلمۃ ما بین المضاف والمضاف الیہ
قول الحماسی بیت ایا طعنۃ ما شیخ کبیر یفن البال والفنف محرکۃ الصید والظرف نعت شاۃ وجملۃ حرمت
مستانفۃ او معطوفۃ بحذف العاطف او حال بتقدیر قد من اتی فی حلت یقول ایہا الناس انظروا

و یقال اراد و اذا عزم اہلاکہ و منہ تمنت سب ابا بکر و عمر یرید الاسلام و الحجۃ حال و الادبار الاظہار
و النواجذ الاضراس و الانیاب من بخذہ بالجیم فالمعجمۃ اذا عضہ جمع ناجذ و یکنی بابداء النواجذ
عن الخوف و الفزع و تغیر الوجہ قال کہ لہ ینظر بادی النواجذ کالح و لما کان قد یستعمل ہذا
فی الضحک ایضا فانہم یقولون ضحک حتی بدت نواجذہ قال بغیر تبسم یقول لما رانی قد نزلت فی
معرکۃ الحرب او عن فرسی ارید قتلہ خاف علی نفسہ حتی کشر اسنانہ من غیر ضحک و تبسم میگوید کہ
چون مرا دید کہ در میدان جنگ و یا از پشت اسپ فرود آمدم و قصد او نمودم بر خود ترسیدہ
دندان بر آورد یعنی جب اوسنے یہ دیکھا کہ مین میدان مین اوترا یا گھوڑے سے زمین پر
آیا اور اوسکے طرف کو چلا تو اوسنے ڈر کی مارے دانت اپنی نکالی اور گرگرانے لگا قال فطعنتہ
بالرمح ثم علوتہ بمہند صافی الحدیدۃ مخذم یقال علاہ بالسیف اذا اتی علیہ من فوقہ
بالسیف او ضرب علی راسہ و المہند اسم مفعول من ہند السیف اذا شحذہ و حدیدۃ السیف النصلہ
و المخذم بالمعجمتین کمنبر القاطع یقول فطعنتہ بالرمح ثم اتیتہ من جانب فوقہ و ضربت علی راسہ
بسیف مشحوذ صاف فی الحدیدۃ قاطع شدید القطع سے گوید کہ بعد ازان بنوک نیزہ اش
فرزدہ و خستم و پس ازان قدری بالا شدہ بر سرش تیغی بزدم کہ بر سنگ فسان کشیدہ و آہن او
صیقل یافتہ و نہایت بران بود یعنی پھر مین نے اوسکو بھالی کی بھال مین بیندھا اور
پھر اوپر کر ایسی تلوار اوسکی سر پر لگائی جو سان پر چڑھے ہوئے اور پھل کی چمکتے اور بڑے
کاٹنی والے تھی قال عہدی بہ مد النہار کانما خضب البنان و راسہ بالعظلم
العہد اذا عدی بالباء کان بمعنی اللقاء ذا المعرفۃ یقال عہدت بہ ای لقیتہ و منہ قول عبد الملک

والمرجة الشجرة العظيمة وكلمة في بمعنى على كما في قوله تعالى في جذوع النخل وكنى بكونه نابتة
على مرخة عن طول قامته كما كنى تأبط شرا قال مليت لنعم فتى نلتم كان رداءه على
مرخة من مرح د ومنه شاذق وطول القامة ممدوح في الرجال ويحذى مجهول يقال حذى الرجل
بالمهملة والمعجمة مجهولا اذا البس النعل كالحذى مجهولا والسبت بالكسر كل جلد مدبوغ مطلقا وقيد بالدبغ
بالقرظ خاصة فارسية چرم پخته وهندیه نرے ويكنى به عن الرياسة فان اغنياءهم ورؤساءهم كانوا
يلبسون اي … النعال ولذا قيل لابن عمر رض انك تلبس النعال السبتية اي انك تلبسها ارادا
التنعم والتوءم ما ولد من الحيوان مع غيره ويكون ضعيفا من الاصل او من جهة الارضاع فكنى
بنفي كونه توءما عن قوته وشدته وانما وصفه بالصفات المذكورة لان فيه وصفا لنفسه معنى وكان
ذلك من عادات العرب غالبا يقول عن شجاع لا يبالي بالجراحات ويبطل عنده وارد الاقران
طويل القامة حيث ظن كان ثيابه على شجرة عظيمة سيد القوم حيث يلبس النعال السبتية قوي
شديد حيث لم يكن توءما مے گوید کہ از حسینین بهادر بیباکی پروا … زخمها نداشت. خون
افرائش نزد وی باطل بود چندان دراز قامت کہ گویا جامه اش بر درخت کلان است و
سالار و دولتمند کہ نعلین چرم پخته می پوشد و تنومند و توانا کہ از شکم مادر تنها بر آمده یعنی ایسا سردار
جو زخموں کو نہ مانی اور … کے بار یاروں کا خون … ضایع جاوے اور بڑا لانبا جسے یہ گمان
ہو کہ کپڑے اوسکے اک بڑے درخت پر ہیں اور بڑا توانا جو اپنے ماں کی پیٹ سے اکیلا پیدا
ہوا ہو اور نرے استری جوتیاں پہنے جس کو … نہیں من قال لما رأى قد نزلت اربده
ابدى نواجذه لغير تبسم … النزال النزول في ميدان الحرب او النزول عن الاقران

ومنه موضع واد … شاذق الطويل
قال ابن عمرو بن صلبود العبدي
في مرضع نخلة

بضرب شمشیرانہ والاورسے شکستم کہ حامی ننگ ونام وصاحب نشان وعلامت بود کہ بمیدان
شناختہ می شد چنانچہ از ہم بریدہ وتیغ بران افتاد یعنی بہت سے گئے گنہ ہی جوڑے چکانے پر تون
کے صفون کو تلوار کی دہار سے کاٹ کر ایک ایسی ہوا ہے الگ کیا جو بڑا ننگیالا اور ایسے
نشان ہی والا تہا جب سے وہ لاکہون مین پہچانا جاتا تہا قال ربذ بیدہ اذا شما نیا گا بالقدح
النجار الموم الرب تلکتف صفتہ مشبہہ مجرور علی انہ جار علی حامی الحقیقۃ من ربذت یداہ بالقداح
اذا خفت بہا وکہنے ہے حرف العجن الکریم والقداح سہام القمار وشتا الرجل اذا دخل فی شتوۃ اسے
القحط والنکہ الکہ والغایۃ الرایۃ والتجار بالکسر جمع تاجر بمعنے الخمار وکان والہم اذا اقام احد
وکان الخمر نصب علیہ رایۃ لیعلم الناس ومعنے ہتک رایۃ التجار ان یشتری الخمر بحیث لا یبقی فی
الحانوت شیء من الخمر فیترک الحانوت والملوم معظم من یلوم الناس کثیرا علی اتلاف المال
یقول من جواد یعنی ایسیدین سہام القمار اذا دخل فی القحط شرب الخمر بحیث والتجار من
یلوم الناس کثیر علی اتلاف المال سے گوید کہ از چنین والا ودریا دل کہ چون در قحط افتد پر
دست خود واپسین تیرہائے قمار یکبار بر دو جنبان سے خود دہ کرایات و دکانہاے معہود شراب
یعنی انگلندہ چہ آنہاست روائی شدے گذشتہ وایت وآن بر عذل وملامت در ہجوم آورد
یعنی ایسے جوانمرد سے کہ جب کال پڑے تو دونو ہاتہ دستگے ہوجوا کی تیرون کو جہپٹ
ڈوڑاوین اور اسقدر بہنی والا تہا کہ کلالون کی دوکانون کی جہنڈے کرا دیتا کہ وہان شراب کے
پونڈ ہی نہو سے اور لوگون کے بڑے بہنی سے قال المطل کان ثیابہ فی سرحۃ یحذی سے
نعال السبت لیس بتوام المطل التجاء النہ مطل عہدہ وہ ہارا الاقران مجرور کانہ

ما بين العقدتين من القصب بحذ و وفي ديوانه سدق القت ة والقناة قصب الرمح والمقوم كالمعتدلة من ثوبه اذا ازال منه عوجه يقول منت عليه كفي بطعنة ماحبة متلبسة برمح مقوم محكم الكعوب شديد القناة — میگوید که دستم بکمال چالاکی یکبار بر دو بیاب زد نیزه بران احسان کرد که راست و درست و همه بندهایش سخت و درشت بود یعنے میری ہاتھ نے برچھے سے ایک ایسی پہالی کی بابت احسان اوسپر کیا جو پورا سیدھا اور پوروں کا گٹھیلا اور کہیلا

یکبا ہا ذلک برجیبہ الفرعین یہدر سے جرسیعا بالتمیل معتس السبائع الضرم الجوبة الرحیبہ بدل من عاجل طعنة باعادة الجار ولغنة محذوف لسرعة بالغاء والمهملة فالمعجمة مخرج الماء من الدلو وسعير المخرزة الدم من منقذ الطعنة والجیبة من بالجیم فالمهملتین مفتوح جاء ومکسور الصوت في عمل المعجمة والعرب تفخر بالطعن والضرب اذا کان لهما صوت یسمع من مکان بعید قال حسان ع لضرب یاذن الحی داع اسے يسمعه الحی من مکان السبید والتمیل الخوف والمعتس من الطوف بالليل المغیرة والطعنة لهدر والضرم الجائعة فالمهملة جمع ضارة من ضرم کغضب اذا اشتد جوعه یقول جاوت عليه الطعنة وسعیة الطرفین من منقذ الہد سے صوتا لطوف باللیل من السباع الجیاع الملے مطعونها فیا کل ہسنہ میگوید که دستم بچنین طعنه بران احسان نمود که هر دو جانب منفذش فراخ وکشاده بود و بانگ بلندش شب گرد درندگان گرسنه را در ظلمت شب بسوی مطعونش راه مینمود یعنی میری ہاتھ نے پہالی کی ایک ایسے وار کے بابت اوسپیر احسان کیا جو ادھر سے ادھر کو نکل گیا اور اوسکے منفذ کے دونو طرفین چوڑے چکلے تہیں اور جب وہ لگا تو ایسی آواز ہوئی جسنے رات کی پھرنے والے درندے بھوکے کو اندھیرے

عن قرنه واصار عنك ثم استعملت استعمال الاسم باعتبار اللفظ ضعيف واسند
اليه قال زهير ع وعنيت انزال ولج في الذعر والمنازلة ان يقال انزل انزل
ذكر اهنه كناية عن كمال قوته وشجاعته وهو معروف عندهم قال امرؤ القيس ع
وانا نزال البطل الكريه نزاله والممعن اسم فاعل من امعن في الامر اذا مضى فيه وتوغل
مجرور على انه نعت مدجج كما في قوله تعالى لا فارض ولا بكر نعت لبقرة والهرب محركة الفرار
منصوب بنزع الخافض فان الامعان يعدى بفي والمستسلم طالب السلم اي الصلح
بقبول ورب رجل تام السلاح مستور كره الشجعان اذا دعون قوله نزال لم يكن ممعنا في
الفرار ولا طالبا للصلح لاعتماده على قوته وبسالته مے گوید کہ بسی دلاور سلاح پوش
که دلاوران سلح نزال او را مکروه میداشتند و هیچ وجه گریزان داشتنے جویان نبود
یعنی بہت سے ایسے سورما جو ہتیاروں کے بوپرے اور ہتیاروں مین چہپی ہوئے تہے
اور اوسکے اس کہنے سے کہ گہوڑے سے نیچے اوترا اچہی اچہی بہادر ہتیاروں والے
بہت گہبراتی تہے اور نہ وہ لڑائی سے بہاگتا تہا اور نہ وہ صلح چاہتا تہا قال جادت
یدای له بعاجل طعنة بمثقف صدق الكعوب مقوم يقال جاد له وعليه
وله اذا احسن اليه ومن عليه وفيه اشعار بان الطعن كان احسانا اليه حيث نجاه من
مقاساة الشدائد والجملة جواب رب واليدي اليد وتؤيده رواية جادت له كفي
والباء الاولى صلة الجود فانه يقال جاد عليه به والثانية للملابسة او الاستعانة والمثقف اسم
مفعول من ثقف اذا سواه بالثقاف صفة محذوف والصدق بالفتح المحكم والكعب

یعنے خبر کر من شهد الحروب منهم بانی اقحم علی الحرب واشهدها یعنی سیل واعف عند
حضور المغانم وقسمتها فلا اغنم ولا اشترک ہے گویا کہ حال من از مردان بپرس حاضران
میدان جنگ ترا از من خبر خواہند داد کہ من بجنگ مے آیم و در وقت غنیمت نمی آرم یعنی
تو مردوں سے حال میرا خوب پوچھہ لے سو جو لوگ لڑائیوں میں حاضر ہوئے ہیں وہ
تجھ سے یہ کہینگے کہ میں لڑائیوں میں جی جان سے آتا ہوں اور غنیمت سے بچتا ہوں قال

ومدجج کره الکماة نزاله لا ممعن هربا ولا مستسلم الواو واو رب والمدجج
بالدال المهملة فالجیمین بکسر الجیم الاولی وفتحها التام السلاح المستور به واراد به معاویة بن
نزال التمیمی السعدی جد الاحنف بن قیس السعدی ومن حدیثه ان بنی عبس لما خرجوا
من بنی ذبیان انطلقوا الی بنی سعد من تمیم فی الفواهم وکانت لهم خیل عتاق وابل
کرام فرغبت بنو سعد فیها وهموا ان یغدروا بهم فعلم به قیس بن زهیر من عبس فلما کان اللیل
سرج فی السحر وعلق علیها الاداوی وفیها الماء وامر الناس بالرحیل فارتحلوا وباتت
بنو سعد یرون نارا ویسمعون خریر الماء فلما اصبحوا نظروا فاذاهم ساروا فاتبعوهم
فادرکوهم بالفروق وهو واد بین الیمامة والبحرین فقاتلوهم حتی انهزمت بنو سعد وقتل
عنترة معاویة بن نزال ثم رجع بنو عبس الی بنی ذبیان واصطلحوا فذکره عنترة ههنا و
فی قصیدة اخری ومن عادة العرب انهم یذکرون رجلا معینا بکلمة رب فی مقام المدح
والکماة جمع کمی من کمی نفسه اذ استرها بالدرع والبیضة فمعناه لابس الدرع والبیضة
والنزال کلمة معناها انزل انزل یقولها فارس لفارس ای انزل عن فرسک انزل له

اور بڑے بڑے سوار سپاہیون نے اوسکو چارون طرف سے گہیر کر بہالون سے

گہاون کیا ہے قال طوراً یجرد للطعان وتارۃ یاوی الی حصد القسی عرمرم

وفی دیوانہ یعرض للطعان یقال جردہ لہ اذا عینہ وخلصہ لہ ویقال عرضہ لہ اذا جعلہ عرضۃ

لہ وکلا الفعلین مجہول والطعان مصدر واوی الیہ مال وتوجہ والحصد بالمہملات الثلث کلکتف

الصلب المحکم والقسی جمع قوس والاضافۃ الیہ لفظیۃ وہو نعت محذوف والعرمرم بالمہملات الکثیر

جیشاً وتحمل النعت نعت العرمرم المذکور او بیان لحال الفرس یقول یعین ذلک الفرس تارۃ

مطاعنۃ الاعداء وتارۃ یتوجہ الی جیش کثیر محکم القسی الماہرۃ الرمی ای اطاعن بہ تارۃ

واحمل بہ اخرے مے گوید کہ گاہی براے مطاعنت اعدا معین و خالص کردہ میشود

وگاہی بر لشکرے جا افگند کہ بسیار انبوہ و سخت کمانہا میباشد یعنے کبہی نیزہ باز دشمنون

کے مقابلہ کے لئے معین کیا جاتا ہے اور کبہی ایسے لشکر پر ٹوٹ کر گرتا ہے جو گنتی میں بیشمار

اور کڑے کمانون والا ہوتا ہے قال یخبرک من شہد الوقایع انّنی اغشی الوغی

واعف عند المغنم الفعل من الاخبار مجزوم علی انہ جواب ہلا سالت فانہا بمعنے اسالی

قال الرضی ومعناہا فی المضارع الحض علی الفعل والطلب لہ فہی بمعنے الامر وکاف الخطاب

مکسورۃ والوقایع جمع وقیعۃ وہو من اسماء الحرب وانّنی بالفتح بتقدیر الباء او لتضمن الاخبار

معنے الاعلام والغشیان الہجوم یقال غشیتہ اذا ہجمت علیہ والوغی بالمہملۃ والمعجمۃ الاصوات

المجتمعۃ ویقال للحرب لانہا مجتمع الاصوات وعف الرجل عفۃ وعفافاً وعفاً اذا اجتنب شیئاً

من حیاء او استغناء وقیل کف نفسہ عما لا یحل او لا یجمل والمغنم الغنیمۃ یقول سلی الفرسان

هلا کلمه تحضیض والفعل الماضی بمعنی المستقبل فان العرب کانوا تحضیضون نساءهم علی السوال
عنهم قال عامر بن الطفیل یخاطب زوجته بنت طلقت ان لم تسائلی ای فارس حلیلک
اذ لاقی صدر ابو دیشمها وعنی الخیل الفرسان .به انما قال لها یا بنت مالک لانهم کانوا یخاطبون
ازواجهم بامثال هذه الکلمة قال حاتم ایا ابنت عبد الله وابنت مالک وقال آخر ع
یا جرتی یا بنت آل سعد والجهل بعید بالبار ونفیه یقول هلا سالین الفرسان یعنی
یا ابنت مالک ان کنت لا تعلمین ای فاسالیهم ان کنت کذلک میگوید که ای بنت
مالک اگر تو مرا نمی دانی پس چرا از حال من نمی پرسی یعنی اے بیٹی مالک کی بالفرض
اگر تو میرے خوبیون سے واقف نہین ہے تو پھر کیون پوچھہ گچھہ نہین کرتی قال اذ لا
ازال علی رحالة سابح نهد تعاوره الکماة مکلم کلمه اذ ظرف والرحالة نوع من
السرج یتخذ من الجلد للرکض لایکون فیه شیٔ من الخشب والسابح الفرس الجواد الذی یسیر
کانه یسبح فی الماء والنهد بتقدیم النون اللحیم الجسیم المشرف الصدر والتعاور التداول و
الکماة جمع کمی وهو الشجاع القوی والمکلم المجروح یقول هلا تسالین الفرسان یعنی اذ لا ازال
علی رحالة فرس جواد مشرف الصدر تتداوله الشجعان بالطعان الکثیر مجروح شدید
الجراح میگوید که تو چرا نمی پرسی حدیث وقتی که بر زین اسپی میباشم که خوش رفتار
و توانا و تنومند و بلند سینه است و کهاوران دلیر اورا در میان نیزه و سنان گرفته و او
بغایت ریش گردیده می باشد یعنی تو سوارون سے حب کی بابت کیون نہین پوچھتی کہ مین
ایسے گھوڑے کی کاٹھی پر ہوتا ہون جو چال ڈھال کا ٹھیک اور اٹھون گاٹھہ پورا ہے

ہین سینے پچہاڑا چنانچہ خوف کے مارے اونکے شانون کے گوشت ایسے پہڑکتے تہے جیسے
شہد وکی باچہہ پہڑکتے ہو وسنہ قال عجلت یداے لہ بعاجلی طعنۃ ورشاش نافذۃ
کلون العندم ورو ے سبقت اہ العجلۃ السرعۃ والفعل کفرح لازم والسبق متعد الا ان ہیرلہ
منزلۃ اللازم ویلسے یحتمل ان یکون ہیشنی الید مضافا وان یکون مفردا مضافا فان الیدے
کالیتے فی معنے الید والعاجل نقیض الآجل من کل شے اضیف اضافۃ الصفۃ الی الموصوف
وفی دیوانہ مبارن طعنۃ والماران الرمح اللین الصلب اضیف اضافۃ الآلۃ الے الفعل فانہ
آلۃ الطعن بیان لما سبق ولذلک فصلت عن الاولی والرشاش کسحاب ماتیرشش من الدم
والدمع ونحوہ مجرور عطفا علی الاجل والنافذۃ نعت طعنۃ والظاہران ہذہ الطعنۃ غیر
الاولی فان النکرۃ اذا اعیدت نکرۃ کانت الثانیۃ غیر الاولے وفیہ تصریح بانہ عجل لہ
بطعنتین متوالیتین والعندم دم الاخوین وقیل البقم والجار والمجرور خبر مبتدء محذوف
والجملۃ نعت رشاش یقول عجلت لاوسبقت غیرے لہ یدا ے بطعنۃ عاجلۃ وبرشاش
من طعنۃ اخرے نافذۃ لونہ مثل لون العندم مے گوید کہ مشد سبتی لکار بردم چنانچہ
دستم بکمال حسپتی وچالاکے یک طعن شتابے ودیک طعن دگیرکہ از یک جانب ما
بجانب دگیر نافذ ورنگ خون منتشرش برنگ دم الاخوین میماند پیشش او نمود یعنی
میرے ہاتہہ نے بڑے پہرتے سے ایک نیزہ بہت جلد اوسپر چہوڑا اور ایک دوسرا
ایسا لگایا جو آرپار ہوگیا اور اوسکے لہو کے رنگت دم الاخوین کے رنگت سے بہت ہو
ملتے تہے قال ہلا سالت الخیل یا ابنت مالک ان کنت جاہلۃ بما لم تعلم

شیباوان شمایلی وکرمے عن الادناس مثل علمت سے گوید کہ چون بہوش می آیم
در بذل مال کوتاہی نمی کنم و عادات وکرم من ہمان است کہ می دانی یعنی جب مجکو ہوش
آتا ہے اور شراب کا نشا اوتر جاتا ہے تو بہی دولت کی لٹانے مین کوتاہی نہین کرتا ہون اور
میرے خو بو ویسی ہی ہے جیسے کہ تو جانتی ہے قال وحلیل غانیۃ ترکت مجدلا تمکو
فریصتہ کشدق الاعلم الواو واو رب والحلیل الزوج والغانیۃ الجمیلۃ التی تستغنی
بحسنہا عن زوجہا او عن التحلی والتزین وترکت متضمن لمعنی صیرت وضمیر المفعول محذوف
والمجدل بالجیم فالمہملۃ کمعظم اسم مفعول من جدلہ اذا صرعہ علی الجدالۃ اے الارض وتمکو
صفر تصفر ویلزم ذلک اضطراب الشفۃ فی الحجۃ فکنی بمکاء الفریصۃ عن اضطرابہا والفریصۃ
لحمۃ تتعلق بالقلب ویکون فی الکاہل تضطرب عند الخوف لتعلقہا بالقلب ویکنی باضطرابہا
عن عروض الخوف والفزع والجمعیۃ باعتبار الاجزاء والشدق جانب الفم فارسیۃ
کنج دہان ہندیہ باچہ والاعلم مشقوق الشفۃ فارسیۃ کفتہ لب ہندیہ کہنڈ ولعیف نفسہ
بالشجاعۃ بعد ما وصفہا بالسخاوۃ ویقول ورب زوج جمیلۃ غنیۃ عن الزوج او عن التحلی
بحسنہا ترکتہ مصروعا علی الارض تضطرب فریصتہ خوفا علی نفسہ کما یضطرب شدق رجل
مشقوق الشفۃ سے گوید کہ بسی شوہر این چنین زن خوبرو کہ بحسن وجمال خود بپروای
شوہر وحاجت زیور نداشت بر زمینش در افکندم وگوشت پارہ شانہ او برنگ کنج دہان
کفتہ لب می جنبید چہ بر جان خود می ترسید یعنی بہت سے خاوند ایسی عورتو نکے
جو اپنے جوبن کے بہروسے خاوندون کی پروا اور زیورو نکی حاجت نرکہتی تہین زمین

المعظم المعظم الابريق الذي وضع عليه الفدام اي المصفاة قال في القاموس والابريق
مفدم المعظم والمكرم عليه المصفاة وقال عدي بن زيد والاباريق عليها فدم يقول لقد شربت من
الخمر بذل الدينار بقدح من الزجاج اصفر اللون ذي خطوط مستقيمة دقيقة كاين باليمين
مقرون بابريق ابيض كاين في الشمال عليه مصفاة يخرج منها الراح صافية مصفاة
مے گوید که بجام آبگینه که زردگون و باخطوط باریک و در دست راست و قرین ابریقی
بود که سفید و تابان و در دست چپ و با صافی و پاکیزه بود یعنے کانچ کے ایسے پیالے
مین جو رنگت کا پیلا اور سیدہی دہاریون والا اور داہنے ہاتہہ مین اور ایسے چہاگل کی ساتہہ
تہا جو صاف و تابان اور بائین ہاتہہ مین سے لیے ہوے اور اوسپر صافی پڑے ہوئے تہے

قال فاذا شربت فانني مستهلك مالي وعرضي وافر لم يكلم الاستهلاك
الاهلاك والاهلاك المال كناية عن بذله وانفاقه ومنه قوله تعالى اهلكت مالا لبدا وفر العرض
وهو اذا ازداد ووفره اذا ازاده ولم يكلم مجهول من كلمه اذا جرحه يقول فاذا شربت من الخمر
فاني اهلك مالي غير مبال به بغير عرضي غير مجروح مے گوید که وقتی که من می نوشم
مال خود را صرف می کنم و آبروے من افزون میشود و ریش نمی گردد یعنے جب مین
شراب پیتا ہون تو مال اپنا لٹاتا ہون اور آبروے میرے بڑہتی رہتی اور کوئی دہبا نہین آتا قال

صحوت فلا اقصر عن ندى وكما علمت شمايلي وتكرمي الصحو نقيض السكر
والندى الجود وتنكيره للجنس والكاف اسمية مرفوع على الخبرية والشمايل جمع شمال
وهو الطبع والخلق والتكرم والتنزه يقول واذا صحوت عن السكر فلا اقصر عن جنس الندى

عبیر لیب تبیر ہے گویدکہ ہرکہ برمن ستم کند مزہ ستم او درحق او مکروہ و ناگوار
وبسان مزہ شرنگ تلخ و ناخوش باشد یعنے اگر کوے محکوستاوے تو میرے ساتہ برتنکا
مزا اندراین کے پہل کے مزے کے برابر ہاوے یعنی اوسکے حق مین اچہا ہو گا قال ولقد شربت
من المدامۃ بعد ما رکد الہواجر بالمشوف المعلم اللام موطیۃ للقسم والمدامۃ الخمر
کالمدام لانہ لیس شراب یستطاع شربہ دایما الا ہے وہی من الصفات الغالبۃ والرکود
القیام والسکون والہواجر جمع ہاجرۃ وہو نصف النہار من عند زوال الشمس الی
العصر سمی بہ لان الناس یسکنون فے بیوتہم کانہم ہجروا والمشوف بالشین المعجمۃ اسم
مفعول من شافہ اذا جلاہ یقال دینار مشوف اے مجلو وفیہ اشعار بالاستعمال والمزاولۃ
ایضا والمعلم اسم مفعول المسکوک والظرف متعلق بشربت یقول واللہ لقد شربت من الخمر
ببذل الدینار المنقش الصافی المضروب بعد ما سکن حر الہواجر ہے گوید کہ قسم
بخدا کہ من بلا ریب از بادہ صافی ببذل دینار تابندہ وتگار زدہ بعد از ین کہ گرمے
نیمروزہا فرو نشیند جا جہا کشیدہ ام یعنے خدا پاک کے قسم کہ مین نے بعد اسکے کہ دوپہر
ٹہنڈے پڑین کہرے چکول خرچ کرکے شراب پی ہین قال بزجاجۃ صفراء ذات
اسرۃ قرنت باز ہر فے الشمال مفدم الباء للاستعانۃ والظرف متعلق بشربت
والزجاج فارسیہ آبگینہ وشیشہ وہندیہ کانچ وکنچ والصفرۃ احب الالوان عند العرب
والاسرۃ الخطوط المستقیمۃ ویعنے بہا القدح من الزجاج وقرنت مجہول والازہر الابیض
الواضح نعت ابریق والشمال نقیض الیمین والظرف نعت ازہر والمفدم بالفاء فالدال

تو بہت نامناسب کیا اسلئے کہ مین سور ما سپاہی ہون اور زرہ بکتر پہنے ہوئے سوار کے
پچھاڑنے پکڑنے مین پوری مہارت رکھتا ہون اور پردہ نامرد سے چاہتی یا یہہ کہ مین تجکو
ضرور پکڑونگا اسلئے کہ سوار زرہ پوش کی پکڑنے مین مجکو پوری مہارت حاصل ہے پھر تیرے
کیا حقیقت ہے قال اثنی علے بما علمت فانی سہل مخالقتی اذا لم اظلم یقال
اثنی علیہ بہ اذا ذکرہ بہ ورغب فی ذکر المناقب وضمیر المفعول وبیان الموصول کلاہما محذوف
والسہل السہل اللین والمخالقۃ بمعجمۃ فاللام فالقاف المعاشرۃ بالاخلاق الحسنۃ واظلم مجہول
یقول اثنی علی بما علمتہ من شمائلی وافعالی فانی سہل معاشرتی بالاخلاق الحسنۃ اذا
لم اظلم معاشرتی والشک ان اخفار المناقب من المعاشر بعد علمہ بہا ظلم صریح میگوید
کہ ستایش من بدان ستیکن کہ تو از افعال وشمائل من آگاہی دانی چہ حسن معاشرت من وقتی
سہل وآسان است کہ بر من ستم نکردہ شود ودرین شک نیست کہ مناقب ومدائح کسے
پوشیدن ظلم صریح است یعنی جو اچھی اچھی باتیں میری تجکو معلوم ہین تو انکو کھلم کھلا
بیان کر اور ہرگز نچھپا اسلئے کہ میرے ساتھ اچھی طرح سے رہنا سہنا جب تک ٹھیک ٹھاک
ہے کہ مجپر ستم نہو وے اور یہہ بات ظاہر ہے کہ اچھی باتوں کا چھپانا بڑا ظلم ہے

قال فاذا ظلمت فان ظلمی باسل مر مذاقتہ کطعم العلقم ظلمت ماض مجہول و
اضافۃ الظلم الی ضمیر المتکلم من اضافۃ المصدر المتعدی الی المفعول والباسل الشدید
الکریہہ والمذاقۃ الذوق والطعم بالفتح الذوق والعلقم الحنظل وکل شئ مر یقول
فاذا ظلمنی احد فان ظلمہ ایای کریہہ مر المذاق مثل طعم الحنظل او کطعم کل شئ مر اے

عرق غليظ وكدر كه بر روے روغن زيتون وياقطران غليظ گرد سبو چه او آتش افروخته بماند

باشند از پس گوش چنين ناقه كه تند خوے ودلير ودلاور ونيك نژاد وخوش خرام واقع شده ومبان بخيلے

بوده كه كريم ومكرم وقوے ومحكم وفارغ از كشاكش سوارى وبار بردارے باشد رو ان مكبرد

يعنے وه گاڑها پسينا جو روغن زيتون كے تلچهٹ يا دهوۓ تيل كے مانند هو جسكے گرد آگ جلائى گئى

آگ جلائى گئے ايك ايسے اونٹنى كے كانون كے پيچهے سے بهتا هے جو مزاج كى كڑوے اور جهگڑے

كهنسے والے اور نسل كے سچى او مٹك لٹك كے چلنے والے اور با وصف ان كمالوں كے ايك ايسے

سانڈ كے مانند هے جو چولے كا پورا اور سوارے اور بار بردارے كے بار سے چهوٹا هوا

ان تغدفي دوني القناع فانني طب باخذ الفارس المستلئم يقال اغدفت فلانة

قناعها بالغين المعجمة والدال المهملة ارسلته على وجهها والخطاب فيه لزوجته مالك

لان نساء العرب كن يعيرن بجبن الازواج ويحتجبن منهم تشنيعا اذا لم يعجبهم ابو ه اى

الشجاعة والقناع بكسر القاف الخمار فارسيه سرانداز ومقنعه وباشامه ومنديه اذ جواب

الشرط محذوف واقيم مقامه سببه والطب بالفتح الحاذق بالبيطار والمستلئم اسم فاعل

من استلأم الرجل اذا لبس اللامة اى الدرع يقول ان ترسلى الخمار دونى وتحتجبي عنى فلا ينبغي

ذلك في حقي فانى فارس شجاع حاذق مجرب باخذ الفارس الدارع وانما تحتجب عن الجبان

وقيل معناه ان تحتجبي عنى تؤخذين لامى له فانى ماهر باخذ الفارس الدارع فكيف لا آخذك ميگويد كه اى

مالك اگر پرده برروى خود بگذارے تو روى خود نهى در حق چون منى نمى شايد چه من گرفتن سوار زره

پوش مهارتے دارم ودلبرو لا ودستم پرده از نامردى بايد ويا ايكه ترا حضر در خواهم گرفت چه من آن

زره پوش را مبگذارم پس ترا كجا خواهم گذاشت يعنے اگر تو نے اپنے گهونگٹ اوڑهنى ڈالى اور مجهسے پرده كيا

والبار للملاسبة والضمير المجرور للتحبيل والغضب الجوانب على الظرفية والقمقم بالقافين كهدهد

آنية معروفة يشبه الجرة الصغيرة تؤخذ من النحاس وينباع مضارع من الانبياع او نبع

قال في القاموس انباع العرق سال فمن قال ان اصله ينبع فاشبع الفتح فصار ينباع فقد ضل

واضل مرفوع على الخبرية من اسم كان والضمير لاحدهما لا على التعيين والذفرى بالمعجمة

فالفاء في المهملة مقصورا بالكسر خلف اذن البعير يسيل منه العرق عند شدة العدو كثيرا قال كعب

ع من كل نضاخة الذفرى اذا عرقت والعضوب الناقة العبوس والحبيرة الماضية كالمتجاسرة

وفي ديوانه حرة والحرة الكريمة الاصل والزيافة المتبخترة في المشي والتشبيق بالفاء فالنون

كشفيق الفحل الكريم والمكرم معروف وروي بدله المكدم بالدال المهملة ومعناه المعضض ويكنى

به عن الفتى القوى فان الضعيف لا يعض ولا يعض وفي ديوانه المقرم وهو الفحل الذي

لا يركب ولا يحمل عليه وعنى بالناقة الموصوفة نفسها على التجريد مدحها بسيلان العرق

من خلف اذنها وهو مدح في الناقة ولا سيما اذا كان كثيرا قال كعب ع من كل نضاخة

الذفرى اذا عرقت ثم شبه العرق السائل بثقل الزيت والقطران في اللون والقوام و

هذا التشبيه معروف عندهم قال زهير يبيت وتنضح ذفراها بجون كانه عصيم كحيل في المراجل

معقد اي وتترشح ذفراها بعرق غليظ اسود كانه بقية قطران معقد في القدور يقول كان

ثفل زيت او قطرانا اوقد به الوقود اوقد به العبيد التارخين غلظ واشتد وهو العرق

الغليظ الاسود يسيل من خلف اذني ناقة تهاعبوس ماضية في المهالك كريمة الاصل متبخترة

في المشي شبيهة بالفحل الكريم القوي الفتي الغير المذلل بالحمل والركوب مي گويد كه

كسبعِ عَمَّو فيها على الأين ارقال وتعبيل اسے مع الأين والجار والمجرور سے فی محل النصب على الفاعلية

من المستكن سے بركت والعقب محركة بالفارسية پى وبهندية بانس وا راد به مايزمر به اسے المزمار

الذے يقال له فى الفارسية نا سے وفى وسے الهندية بانسلے وبھرے و مرلى و ذلك لانه و صفه

بالمهضم والعقب المهضم هو المزمار قال فے القاموس وقصبة مهضومة ومهضمة كمعظمة وهضيم التى

يزمر بها والاجش عالى غليظ الصوت يقول حابت جلوس الابل على جانب ماء الرداع فصاتت صوت

مزمار غليظ الصوت فكانها جلست على قصب مهضم وهو يصوت صوته وقيل صاتت بانختها

من الارض عند جلوسها صوت قصب مكسر غليظ الصوت فكانما جلست على قصب كذلك و

لا يخفى ان هذا وصف لها بالثقل والناقة لا توصف به فان الثقل مانع من سرعة السير ميگويد

كه بر جانب آب رداع آنچنان نالان بنشست كه گويا نا سے شكسته و بد آواز همراه خود سے داشت

غرضكه بانگ ناموزونش ببانگ نا سے شكسته بد آواز سے ماند يعنے آب رداع كى كنار سے

پر ايسے بولنى مثل جيسے جرجبرے بانسلے بولتى ہو وسے اسلئے كه راه كے گرد وغبار سے آواز

اوسكے برے ہو گئى قال وكان ربا او كحيلا معقدا حش الوقود به جوانب قمقم

ينباع من ذفرى غضوب جسرة زيافة مثل الفنيق المكدم الرب بالضم

ثفل الزيت والسمن والكحيل بالحاء المهملة مصغرا القطران يطلى به البعير الاجرب هنديه دهونا

بالواو المعروفة والمعقد اسم مفعول من اعقد الدبس اذا اغلاه حتى غلظ وتعقد وحش النار

بالمهملة فالمعجمة اوقدها بالفعل مجهول والوقود بالفتح ما يوقد به النار وفى ديوانه حش القيان

به والقيان بكسر القاف جمع قين وهو العبد والفعل معروف ومفعول الفعل محذوف

غیظ و غضب سے اوسپر جھکتے ہیں تو وہ بلا اوسکو مونہہ سے کاٹتا ہے اور پنجون سے نوچتا ہے

قال ابقی لما اطال السفار مقرمدا اسنادا ومثل دعائم المتخیم الابعار معروف

واللام علی معنا الی او بمعنی من والسفار الکسر مصدر سافر من عبالی بمد القرمد بالقاف فالمہملة فالمیم

اسم مفعول من قرمده بالآجر والحجارة یقال بناء مقرمد والمستحکم المحکم المسند بعضه الی البعض والمستعیر

المجدد والدعائم جمع دعامة وہی الاسطوانة والاوتد مثلہا قوائمہا الطویلة والمتخیم بفتح الیاء

التحتانیة طرف من تخیم الرجل اذا ضرب الخیمة او بکسرہا اسم فاعل منه واضافة الدعائم علی

الاول لادنی ملابسة وہذا البیت لا یوجد فی الشروح انما یوجد فی دیوانه یقول ذہب طول السفر

بما کان زائدا فیه وترک ما ہو منہا صلبا محکما صلبا مثل بناء مقرمد وقوائم طویلة مثل ساتین

مواضع التخیم او من تخیم سے گوید که چندان سفر کرده شد که طول وامتداد سفر از وی ما ہو زائد

باقی گذاشته لاغر کرد آنچہ متصل باستخوان بود باقی ماند که چون ستونہا

وتنیہا یا خیمہ زنند وبنا محکم باشد یعنے اوسنے اتنی بڑے بڑے سفر کیے ہون جنکے

دوران میں اوسکے لیے یا اوسکے ڈیل ڈول سے ایک ایسا بدن باقی چھوڑا جو اینٹ سے بہتر دن

کی عمارت کی مانند ہے اور ایسے ہاتھ پانو باقی رکھے جو خود خیمہ یا خیمہ والے کے ستونکے برابر

ہین قال برکت علی جنب الرداء کانما برکت علی قصب جشن مہضم

البروک جلوس الابل علی ہیئة جلوسہا والجنب الجانب والرداء بالمہملات المثلث ککتاب ماء

وسحاب موضع فی الیمن ویوید الاول ما فی دیوانه فان فیه علی ماء الرداء علی ان اضافة

الماء الیه من اضافة العام الی الخاص کما فی شجر الاراک وعلی الثانیة بمعنی مع کما فی قول

فی الغشی عند حضور الطعام عظیم الراس قبیح الشکل ای عن سنور یخدشہا مے گوید کہ
از ضرب تازیانہ مے ترسد و پہلوے راست خود را چندان میخد زد کہ گویا او را ازان : دو دستہ گیرند
کہ در آخر روز قریب نان خوردن آواز ہا مے کند و سر کلان و شکل بد نما دارد یعنی از گربہ کہ نو
شتر از ترش مے گریزد یعنی وہ گہوڑے کی مار سے ڈرتی ہے اور دائین جانب کو ایسے
دباتی ہے جیسے اوسکو شام کو کہانے پر بولنے والے بڑے سر اور برے صورت یعنی بلی سے
بچاتی ہو جس سے اوسکی نوع کو نفرت ہے اور خصوص جبکہ وہ نوچتا ہی ہو قال ہر جنیب
کلما عطفت لہ غضبی اتقاہا بالیدین وبالفم الہر بالکسر ذکر السنور مجرور
علی انہ عطف بیان لہر ج الغشی و مرفوع علی روایۃ الدیوان علی انہ فاعل نیاے و ہو فیہ
علی صیغۃ الغایب المذکر والجنیب المربوط الی الجنیب ویؤیدہ قول امرء القیس ع ترے
عندہ مجرے الضفر ہرا مشجرا ای مربوطا والعطف المیل واللام بمعنی الی وغضبی تانیث الغضبان
حال من المستکن فی عطفت واتقاہ جعلہ بینہ وبین عدوہ والمستکن فی الفعل للہر والمنصوب
للناقۃ یقول عن ذکر سنور مربوط بجنبہا او سفود منہا کلما مالت الیہ ملکت الناقۃ
فی حال غضبہا علیہ اتقاہا ذلک الہر بخدش الیدین وعض الفم فتزید فی تبعید ذلک الجانب
ومعنی البیتین علی ما فی دیوانہ انہا تبعد جانبہا الوحشی مخافۃ السوط کانما تبعدہ لبعد تکبر منہا
وتعضب ذکر سنور کذا مے گوید کہ گویا ازان نر گربہ بہ پہلوے خود را دور مے کند کہ بہ پہلوش
بستہ اند و ہر گاہی کہ در عین خشمناکی بران نر گربہ متوجہ میگردد او بدندانش میگزد و بہ پنجہ اش میخراشد
یعنے گویا ایسے بلے سے پہلو دہلتی ہے جو اوسکے پہلو سے بندہا ہوا ہے اور جب کبھی وہ برکے

بجانب دفها الوحشي بعد مخيلة وترغم يقال ناى اذا بعد لازم وعدى بالباء فهي للتعدية ولقد
اخطأ من قال انها بمعنى عن فان معناه ح انها تبعد عن جانبها وهو كما ترى والدف الجانب
واضافة الجانب اليه من اضافة الشيء الى نفسه باختلاف اللفظين وذلك جائز عندهم
قال الرضي والعرب تجوز اضافة الشيء الى نفسه اذا اختلف اللفظان والجانب الوحشي من جانبي
الدابة يمينها فانه لا ينزل منه ولا يركب فهو وحشي والانسي منهما يسارها لانه مانوس بالركوب
والنزول ومن بمعنى عن كما في قوله تعالى ذلك ما كنت منه تحيد والهزج كالكتف المغني المصوت
والعشي آخر النهار وكان وقت اكلهم غالبا وعليه قوله تعالى ولهم رزقهم فيها بكرة وعشيا
والمادم كمعظم العظيم الراس ابيح السكل وعنى به السنور بقوله في الآتي هر جنيب اه فانه عطف بيان
له والعرب يذكرون تعلق السنور بالناقة عند وصف سيرها لما ان الابل تكره السنور وتخافه
طبعا قال امرؤ القيس يصف الناقة بيت كان بها هرا جنيبا تجره بكل طريق صادفته ومارق
والمخيلة التكبر والترغم التغضب قيل يصف مرحها ونشاطها في السير بحيث كانها تبعد جانبها
الوحشي من سنور مربوط بها وقيل يصفها بانها تخاف ضرب السوط فتبعد جانبها الوحشي
عنه كان هرا تخدشها فيه وهي تبعد عنه جانبها ذلك اقول هذا اقرب الى الصواب فان
تخصيص الجانب الوحشي الذي هو جانب اليمين يقتضي ذلك لانه مضرب السوط الا ترى
انهم يكنون بضرب الكبد والابل عن السفر وانما هو يعبر عن ضرب ايمانها فان الكبد انما يكون
في جانب اليمين واما التبختر في المشي والنشاط في السير فلا تخص بالجانب الوحشي كما لا يخفى
يقول تخاف ضرب السوط فتبعد جانبها الوحشي اي يمينها عنه حتى كانها تبعده عن مصوت

كل يوم ببيضه يرى العشيرة مثل العبد او هو مثل العبد او حال كونه مثل العبد لابس الفرو
الطويل مقطوع الاذنين من الاصل میگوید که دراز قامت که هر روز بیضه های خود را
در موضع ذو عشیره می بیند اگرچه دور رفته باشد و مثل غلامیکه پوستین دراز پوشیده
و هر دو گوشش از بریده یعنے لانبے قد کا جو اپنے انڈون کو موضع ذو عشیرہ مین ہر روز دیکھتا ہے
گو وہ کہین چلا جاوے اور مثل ایسے غلام کی ہے جو بڑا پوستین پہنے ہوئی اور سچیه بچپه کا بوچا
ہے قال شربت بماء الدحرضين فاصبحت زوراء تنفر عن حياض الديلم
الضمير المستكن في الفعل للناقة والباء قيل زائدة دخلت على المفعول فان الشرب يتعدى
بنفسه وقيل بمعنى من والدحرض بالمهملات الثلث فالضاد المعجمة كقنفذ ووسيع كسميع
ماءان مختلفان ثناهما الشاعر على التغليب واراد هما معا نص عليه في القاموس وليس الدحرضان
بموضع كما توهمه بعضهم واصبح بمعنى صار والزوراء المنحرفة والحياض جمع حوض والديلم
بالدال المهملة كصيقل جيل معروف بينهم وبين العرب عداوة حتى يكنى بهم عن الاعداء يقول شربت
تلك الناقة من ماء دحرض ووسيع فصارت منحرفة نافرة عن حياض الديلم الذين
هم اعداءنا فلم تشرب شيئا منها ـ میگوید که آن شتر ماده آب دحرض و وسیع
که منجمله آبهای عرب است فرو کشیده چنانچه از آبگیرهای گروه دیلم که اعدای ما هستند متنفر
گردیده یعنے اوس اونٹنی نے دحرض اور وسیع کا پانی پیا جو عرب کی پانیون مین
سے ہین سو دیلم ہمارے دشمنون کی حوضون سے کوسون بہاگتی ہے قال وكانما
تنأى بجانب دفها الوحشي من هزج العشي مؤوم وفي ديوانه بيت وكانما ينأى

او منسوش این او ثوب صوف غلیظ الطرح علی حدج یعنی مغطی ہے گوید که آن شتر مرغ مادگان جوان اتباع اعلای سر اوش مے کنند چنانچہ ہرجا که او میرود ہمراہش میروند وہر کجی کہ او بہ ہمینند پیچا بتا بتد میروند و حال این است که خود او با سر بلند او گہوارہ نعش زنان می ماند که پوشیده باشد و یا بدان جا بیشمین شابہ افتاده که گہوارہ زنان مے اندازند یعنی وہ جوان شتر مرغیان اوسکے اونچی سر کی تابع ہین جہان وہ جاتا ہے وہ بہی جاتی ہین اور جہان کہین اوسکو دیکھتے ہین طرف اوسکے دوڑتی ہین اور حال یہہ ہے کہ وہ آپ یا اوسکا سر عورتان کے جنازہ کا گہوارہ ہے جو بلند اور نمایان ہوتا ہے یا اوسکی پشمین لبادہ ڈالا گیا ہے جو گہوارہ پہ پڑتا ہے قال صعل یعود بذی العشیرة بیضہ

کالعبد ذی الفرو الطویل الاصلم الصعل الصغیر الراس الطویل مجرور علی انہ نعت قریب من النعمی او مرفوع علی انہ خبر من محذوف والاول اقرب ویعود من عاد المریض اذا زاره والمضارع یدل علی الاستمرار وذو العشیرة موضع بالصمان والبیض بالفتح جمع بیضة مفعول یعود شبہ اشعار صغیرة بصغیره فان الظلیم یحب البیض ولذا کنی بابی البیض واذا تذکر البیض ولم یذکر ذلک بالبیض قال امرؤ القیس بیت علی نقنق هیق لہ ولعرسہ بمنعرج الوعساء بیض رصیص والعبد ہہنا یقابل الحر والجار والمجرور فی محل الرفع علی الخبریة او فی محل الجر علی انہ نعت صعل او فی محل النصب علی انہ حال من المستکن فی یعود والفرو ثوب معروف یقال لہ پوستین والطویل نعتہ والاصلم فعل صفة من الصلم وہو قطع الاذن من الاصل نعت للعبد یقول طویل ادم طویل یعود

بدل جريح البارز المرفوع في نفعيل لقلص النعام وقلة الراس اعلاه والضمير
المجرور للظليم المذكور والمنصوب له او لراسه والثاني ظاهر والحرج بالكسر مركب
للنساء يشبه المحفة والمحمل وهو ما يحمل على الشيء وظاهره كلا المعنيين لا يلائم النعش الا
بتاويل بعيد فالظاهر هو الحرج بمعنى ما يوضع على نعوش النساء من الخشب نص
على هذا المعنى في المحيط وقد استشهد بهذا البيت وهو الذي يقال له في بلادنا گهواره
على الاصل وگواره على التخفيف وقد يطلق الحرج على خشبات يشد بعضها الى بعض
ويحمل فيها الميت وكلا المعنيين محتمل في رواية الديوان والزوج ثوب صوف يلقيها
يطرح على الهودج والنعش سرير الميت اذا كان الميت عليه والميت المحمول عليه
وكلاهما يصح في البيت وقد يطلق على شبه محفة يكون مشبكا ويطلق على المرأة اذا
وضعت على جنازتها صرح به في المحيط واللام في لهن للاختصاص والضمير للنساء
فان ذلك يجعل على نعوش النساء خاصة والجار والمجرور نعت نعش او حرج و
المخيم كمعظم بمعناه المغطى ماخوذ من خيم الشيء اذا غطاه لشيء يعبق نعت له ثان وجملة
التشبيه باسرها حال وقال الشارح النعش الشيء المرفوع والنعش المنعوش والمخيم
المجعول خيمة ثم قال شبه خلقته بمركب من مراكب النساء جعل كالخيمة في مكان مرفوع
ولا يخفى ان كلا من معنيي المخيم والمنعوش لا يساعده اللغة على انه بمعزل عن المعنى
الشعر يقول تتبع تلك القلص اعلى راسه فعيرانه حيث سار والشين نحوه حيث كان يريد
من بعيد وهو كانه في ارتفاعه وكان راسه الاعلى ما يوضع من الخشب فوق نعش النساء

النعام اي اثنيه بسبره سے گوید که دبیر خود چنان باشد که گویا توده هاے ریگ

شتر مرغ نر سے شگفند که خاصه نوع او این است که وسط هر دو پا قریب و چون بریده

گوش سے باشد یعنے چال اوسکے ایسے هو که گویا ریت کے ٹیلون کو ساتهه ایک

شتر مرغ نر کے روندتی هے جسکی پانو آپسمین پاس پاس اور اصل خلقت سے پوچا

هوتا هے فقال تاوی له قلص النعام کما اوت حزق یمانیه لاعجم

طمطم فیقال اوی الیه اذا انضمام الیه قال تعالی ساوی الی جبل وقال طرفه شعر

تباری الیها الاشعث المتجرف - فاللام فیه بمعنی الی والقلص بضمتین جمع قلوص

وهي انثے النعام ویکنی بها عن فتیاتها واوت ماض بمعنے المضارع والحزق بالمهمله

فالمعجمه فالقاف کعنب جمع حزقه وهي الجماعة من الابل وخص الیمانیه بالذکر لان اغلب

رعاة الیمن من الحبشه لفربهم والاعجم من لا یقدر علی الکلام الفصیح والطمطم بالمهملتین کسمسم

من فی لسانه عجمه فارسیه ککلاج وهندیه تو تلا وعنی به العبد الحبشي نفول تاوے الیه

فتیات النعام کما تاوی جماعات اهل یمانیه الی عبد حبشی یرعاها سے گوید که

همه شتر مرغ مادگان نوجوان بجانب اوپنان میگرایند که شتران یمن بجانب غلام

حبشے که راعی آنها مے باشد جوق جوق مے آیند یعنے جوان شتر مرغیان اوسکے

پناه مین آتی هین اور اوسپر ڈهلتی هین جیسے یمن کے اونٹ اونٹیان اپنے چرواہے

جیسے غلام کے جانب کو دوڑتی هین قال یعین فسقته راسه وکانه حدج علی

نعش لهن مخیم وسفے دیوانه ع رفوج علی حرج لهن مخیم وسنف الحبط جرح

من وثمد اذا كسره ودقه يقول ذات نشاط تضرب ذنبها عينا وشمالا من مرح
ونشاطا بعد ما سارت في الليل متحيرة في مشيها غاية التحير تضرب الاكام ضربا شديدا
وتدفعها وفاقا حثاً فتبقى خطوات من خف شديد الوطي او ذات خف شديد الوطي بها
او بكل خف تذلك سے گويد كه بعد از شب روی که موجب فتور وكسل پيدا شود دم خود
از روی نشاط اين سو وآن سو بزند هنگام رفتن خراسان چه بر دو کجا رها سپرد
خف شديد الضرب تودهای ریگ بشکند وسپايد يعنی وه جورات بہ جھپکا ادمنگ
مارے دم کو ادھر ادھر مارے اور چلنے میں بہت ہی منگ چلے اور بہت سی ٹیلے ریگ
سے ریت کی تھلو نکو توڑی پھوڑے قال بڑکا تما لطس الاكام تشبيه تعريب
بين المشتبهين متصلة وفي ديوانه وكانما نقص الاكام على صيغة المتكلم الوطس الوقر
كلاهما قدم تفسيره العشية آخر النهار وبالجملة بعد الزوال ويجمع بها عشية تعبيرها
والباء للاستعانة والسبين المعدين شيئين مطلقا ضعيف البيت القريب نساقه لفظية
فهو في حكم النكرة والمقسم بالوين فالمعنى كمجاليس حق التعبير والسعام والمصلم بالمهملة
المقطع مقطوع الاذنين وكلاهما وصف الظليم من حيث النوت فان كل نعامة
بلون بعد غشيها ترباد ذاها في غاية الصغر بحيث كانهما مقطوعتان والجملة
سبب يشمل النعام والغرسن شبه الناقة الشرعية بالظليم قال زهير يصف الرحل بها
فوق صعل من الظلمان جوجوه هواء يقول وتكون في نسبه ايكا نها في الرمال
او ادفها عليها كشبه صيرها بما هو قريب الحمين مقطوع الاذنين في بنجل من

ثبت شیخ ...
[illegible]

الصلة الذي ... لونه
والصعر الصغير والصعرا ...

موضع شدن نشستن شتر ماده تا یکاشانه او مرا برساند که در حق او این دعا کرده شده
که گاهی آبستن نگردد چنانچه گاهی آبستن نشد و پستانش پیوسته از دولت
شیر محروم ماند غرضکه تنومند و قوی باشد یعنے میرا بڑا ارمان یہہ ہے کہ
مین کہین عبلہ تک پہونچون بہر موضع شدن کے ساتھ اونٹنیون مین سے کوئی ایسی
سانڈہنی اوہان تک پہونچاوے جسکی حق مین یہہ دعا مانگی گئی کہ وہ کبہی گابہن
ہنووے سو وہ کبہی گابہن نہین ہوئے اور تہن اوسکے دودہ سے ہمیشہ محروم
اور منقطع رہے غرضکہ قوی و توانا ہووے قال خطارة زيافة غب السرى
نقص الاكام بوخذ خف ميثم وفي ديوانه تقص الاكام
بكل خف ميثم و روى بذات خف ميثم الخطر ان يضرب البعير ذنبه يمينا وشمالا
ومنه ناقة خطارة ويكنى به عن نشاط وغب الشيء بعده منصوب على الظرفية
والسرى السير في الليل وخصه بالذكر لانه يعرض الكسل والفتور بعده قال علقمة
يصف ناقة بلبيت وتصبح عن غب السرى وكانها مولعة تخشى القنيص شبوب
والزيافة مبالغة من زاف بالمعجمة فالفاء اذا تبختر في المشي والوخد بالواو
فالمهملتين الضرب الشديد بالخف والاكام الرمال والموخد بالواو فالمعجمة فالمهملة
سنة الخطوات والخف معروف يقال لرجل الابل والنعام وفارسيه
سپل والوقص مصدر وقص الفرس الاكام اذا دقها وكسرها فهو ههنا استعارة
للوطي للناقة اياها وعنى بذا ستوخف نفسها على التجربة والخف المثيم شديد الوطي

موضع الحزام من الفرس یقول و فراشے اللبن مرج یکون علی فرس سخم الاثار
مرتفع المراکل علیها الحزم سخے گوید که بستر زم من بہنج است که بر پشت آن
باشد که اطراف ش استوار و مرد و پہلوشش بلند و موضع تنگش نازد و فربه واقع
شده یعنے میرا گدا گدا ایک ایسے گھوڑے کے ہی ہے جو انہوں کا نہ
پورا اور پچھلون کا اوبھرا ہوا اور موضع تنگ کا پھیلا ہے قال ہل تبلغنی
دارہا شدنیۃ لعنت بمحروم الشراب مصرم کلمہ ہل للتمنے
والابلاغ الایصال یتعدے الی مفعولین قال تعالی ثم ابلغہ مامنہ والفعل للواحد
المونث وادغمت النون الخفیفۃ فے نون الوقایۃ ومثلہ قول زہیر ع ہل تبلغنی اذ
دارہم قیس والضمیر المجرور یعنی والشدنیۃ نسبۃ الی شدان بالمعجمۃ فالمہملۃ محرکۃ
موضع بالیمن وقیل کان فحلا من فحولہم ولعن مجہولا اذا دعے علیہ بالشرد
عنے بالشراب اللبن فانہ یشرب ومحروم الشراب عن الضرع الذے حرم اللبن
والمصرم کمعظم المقطوع المراد بہ المقطوع عن اللبن وکنے بقطعہ عن اللبن عن عقمہا
وعن قوتہا وجلادتہا فان کلا من الحمل والوضع والارضاع یورث الضعف
وہذہ الکنایۃ معروفۃ عندہم قال زہیر ع علے فرج محروم الشراب مجدد وتمنے
وصولہ الی عبلۃ ویقول ہل توصلنے الی دارہا ناقۃ شدنیۃ دعی علیہا بان لاتحمل
ابدا فاستجیب حتی کان ضرعہا محروم اللبن مقطوعا عنہ ای لم تحمل قط حتے
تضع وترضع فتصیر ضعیفۃ مے گوید که آرزو دارم که منجملہ شترمادگان

نام والضمير فيهما للبيات وفي نسخة على والظهر الظاهر والوجه والحشية التي تكون
المحشوة بالقطن ونحوها والسراة الظهر والادهم الاسود من الخيل وهو علم فرسه نص عليه
في القاموس والملجم اسم مفعول من الجم الفرس اذا البسه اللجام قال تدخل عليه
في المساء والصباح على ظاهر فراش لين تام محشو بالصوف او القطن وانا
ابيت لسيلى على ظهر فرس ادهم ملجم لا يوضع عنه اللجام ــــ گويد بر او عليه
صبح وشام بر بستر نرم راحت وآرام مى كنيد ومن بر پشت ستور سياه كه لگام بر او
مى باشد همه شب مى گزارم يعنى عبيله گدگدى گدى پر رات دن بيٹهى رہتى
ہے اور ميں سارے رات ايك كالى گهوڑى كے بيٹهہ پر كاٹتا ہوں جسكے موںهہ
ميں لگام ہوتا ہے قال وحشيتي سرج على عبل الشوى نهد مراكله

نبيل المحزم العبل الضخم الغليظ من كل شئ والشوى الاطراف
ونحف الراس والنهد بتقديم النون على الهاء المرتفع والمراكل جمع مركل من الركل
وهو ان تضرب الفرس برجلك ليسرع في السير وقد استعمل الجمع فيها فوق
الواحد قال في الصراح مراكل الدابة دو پہلوى ستور كه پا بروى كنند وارتفاع
ارتفاع المراكل واصعودها صفة في الفرس قال زهير وصحابتي وردة
نهد مراكلها وقال البشاع الى صونة سعد المراكل ضمر وبالجملة هو كناية عن كثرة
الركض المستلزمة لكثرة الركوب والنبيل بتقديم النون على الموحدة الضخم السمين
والمحزم بتقديم المهملة على المعجمة ظرف من حزم الفرس اذا شد عليه الحزام فهو

گاہی پیدا شتگر دد و حال این است که بان ہیجوارہ نغمہ سرا لطبیب خاطر
می سراید یعنے شہد کی مکھی جو اچھی بو پر مرتی ہے وہان متصرف ہی کسیکو آنی
نہین دیتے اور خود کسی دم نہین ٹلتے اور حال اوسکا یہہ ہے کہ متوالی گویّہ کی طرح
اپنے موجون مین گاتی رہتے ہے قال ہزجا یحکّ ذراعہ بذراعہ قدح
المکب علی الزناد الاجذم وسف دیوانہ عزدا این ذراعہ بذراعہ فعل المکب
علی الزناد الاجذم الہزج بالمعجمہ فالجیم کلنف المطرب المغنے تاکید لغزوا و یحک معروف
وبین من سن السکین اذا حددہ و بدنہ یحک والذراع الید وکنے بہ عن التصفیق
الذی یکون عند الغناء والاطراب والقدح اخراج النار من الزناد منصوب
علی المصدریہ من غیر لفظہ و یویّدہ مافے دیوانہ کامر والزناد جمع زند فارسیہ آتش زنہ
والمستعمل فے الہند یہ چقماق و ہو مترک فی الاصل والاجذم بالجیم فالمعجمہ من ذہب
انا ملہ لغت المکب و ہو من الکب علی الشئے اذا الح علیہ یقول لایزال یغنی
ویصفق اے یضرب بیدہ علی یدہ کما یفعل القادح المکب علی الزند الذاہب
الانامل لیخرج منہ النار ولا ینفعہ ذلک سے گوید کہ پیوستہ میسراید و دست
بر دست میزند چنانکہ مرد بریدہ انگشت محنت چقماق می کشد و روے گرداند
یعنے وہ کبھی گاتی ہے اور تالیان بجاتی ہے اور برابر بجا ی جاتی ہے جیسے
کٹڑا والنگلیون والا چقماق پر برابر مارتا ہے اور تار اُسکا نہین ٹوٹتا قال مثنی و تصبح
فوق ظہر حشیہ وابیت فوق سراۃ ھم ملجم کلاالفعلین

دسکوبها فیجری الماء فیها کل عشیة غیر منقطع ہے گوید کہ ہر ابر بسیار بار
اندک وبسیار بران چراگاہ ببارید چنانچہ ہر شام آب اندروجاری میماند و منقطع
نے گردد یعنے بہری بہری بادل تہورے بہت ہمیشہ اوسپر برستے
رہے یہانتک کہ ہر شام اوسمین پانی چلتا رہا اور کبہی نہ توٹا قال و خلا
الذباب بها فلیس ببارح غرد کفعل الشارب المترنم و فی دیوانہ
بیت فترے الذباب بها یغنی وحده ہزجا کفعل الشارب المترنم یقال خلا بہ
اذا تفرد بہ وعنے بالذباب الزنبور وهو ذباب العسل فانه یحب الورد والریحان
ویتلذذ بروائحها وقت رعیه ومنه المتلمس به فی قوله یصف وادی العرض حیث
قال فذاک اوان العرض حی ذبابه زنابیره والازرق المتلمس والضمیر المجرور
للروضة والبارح الزائل المنفک والغرد بالمعجمة فالمهملتین بالکسر وکجخجل
المطرب رافع للصوت من غرد کفرح ویقال واستغرد الروض للذباب
اذا دعاه الی ان یغرد عنے تفعل الشارب المترنم بتغریده وترنمه وکنے
بتفرد الذباب عن خلوها عن غیره وبتغریده عن نشاطه وبنشاطه عن کثرة
یاحین الروضة وحسنها وطراوتها کما کنے المتلمس بحیوة الذباب عن
خصب وادی العرض یقول وتفرد بها زنبور العسل فلا ینفک عنها وهو یترنم
من النشاط کما یترنم الشارب الخمر المترنم ہے گوید کہ مگس شہد بدان
چراگاہ تازہ خلوت گزیده و دیگرے را دران نگذاشتہ چنانچہ اندوے

بیل بوٹیون کا ضامن ہوا اور گوبر کا نشان اوسمین نہین پایا گیا اور رذالت
سے محفوظ رہے ایک حسین عورت کی پاس ہی جسکے پانو اوسکے مونہہ سے

نہار نہار آتی ہے قال جادت علیها کل بکر حرة فترکن کل قرارة
کالدرهم یقال جاد له وجاد علیه وجاده اذا من علیه وانعم والضمیر المجرور
للروضة والبکر بالکسر کل سحابة کثیرة الماء والحرة مثلها وفی دیوانه کل عین
ثرة والعین السحاب الذی یاتی من جانب القبلة والثرة بالمثلثة فالمهملة المشددة
الغزیرة الکثیرة الماء والضمیر فی ترکن لکل بکر من حیث المعنی دون اللفظ والقرارة
الارض المطمئنة المستویة والتشبیه بالدرهم فی اللمعان یقول جادت علی هذه الروضة
کل سحابة کثیرة الماء فترکت کل ارض منخفضة مستویة تلمع کالدرهم
لما کان فیها من الماء المجتمع مے گوید که هر ابر بسیار بار باران چراگاه
چندان بارید که هر جوهر زمین را چون درم صافی تابان و درخشان گردانید یعنی
جو بادل پانی سے بھرے ہوئے تھے اوسپر اتنے برسے کہ ہر چھوٹی گڑھے
کو روپیے کے مانند چمکیلا کیا قال سحا وتسکابا فکل عشیة یجری

علیها الماء لم یتصرم السح الصب والسیلان من فوق والتسکاب مصدر
سکب الماء اذا صبه فانصب وکلاهما منصوب علی التمییز تقول اسلے القار
وکل عشیة منصوب علی الظرفیة والعشیة آخر النهار کالعشی وعلی المعنی فی
والتصرم الانقطاع والجملة حال من الماء یقول جاد علیها سح کل سحابة کثیرة الماء

المرعیٰ الطیب عطف علی فارۃ والالف للضمیتین ما لم ترع من الریاض کانها انفت من ان ترعیٰ فان طرفه هو فالکسب معشب انف ونتمنه کفله والغیث المطر الکثیر د فیه ایذان بکثرة الکلاء والریاحین والتقلیل بمعنے المعدوم کما فی قول تأبط شرا قلیل التشکی للمهم یصیبه وکان الاصل قلیله زائدہ من فحذف الت اقیام المضاف الیه مقام المحذوف کما قالوا فی اقام الصلوة اجمل التفعیل بمعنی الفاعل علی التفعیل بمعنی المفعول فعومل به معاملته واول الروضة بالمربعے کما اول الارض بالمکان فی قول ابی النجم والارض لقبل ابی لها فان الظاهر التقلب علی ان تانیث الروضة لفظی والدمن السرقین وشبه اشعار مجوضة الرائحه وخلوصها عن لبید ها نتن السرقین والمعلم موضع العلامة مظنة الوطی وفیه ایماز الی سلامة مافیه من الغبات وکل ما بعده من الابیات نعت للروضة لیکون امر المشبه اتم اکمل فان تمثیل المشبه به للمشبه بقولک کا مرے لیتها انف ان یرعاه الدواب لم یرعه دابه طری النبات حیث تکفل نبته غیث کثیر لیس فیه شی من السرقین المفسد لطیب الروائح ولا هو مظنة الوطے بجمیلة منها تاتی ریحة الطیبة من فمها مثل گویند که یا گویا چراگاه تازه و پاکیزه که باران بسیار متکفل گل و ریحان او گشته وکسی او را نچریده و سرگین چارپایان نیالوده و پایمال کسے نگردیده بخوبیه بوئی است که بوی معطرش از دهان او مے آید لعینی یا گویا ایسے ہرے ہرے چراگاہ جسکو کسی چیز نے نہیں چرا اور ایک بڑا بھاری مینہ اوسکے

انها بلغتک من فیها قبل ان تکلمت او تبسمت سے گوید کہ بوی دہانش پیراماشتا
چنان خوش است کہ گویا نافہ مشک عطاری بجز برو زنی است کہ پیش از ظہور سلک
دندانش بوی مشکین از دہانش تو رسیدہ غرضکہ بوسے دہانش بوی مشک از فر
مے ماند یعنے اوسکے موہنہ کے جوش بہاری نہار ایسے بجا آکہ گویا مشک نافہ کسی عطر
ایک حسین عورت کی پاس سے جسکی خوشبو اگلی دانتونکی دکہلائی دینے یعنے ہنسنی لینے
سنی پہلی اوسکے موہنہ سے تجکو پہونچتی ہے قال او عاتقا من اذرعات معتقا
مما تعتقہ ملوک الاعجم یقال عتقت الخمر اذا قدمت وحسنت فہی عاتق وہو منصوب
عطفا علی عارۃ فہو اسم کان والخبر ہو الظرف السابق اعنے بجیلۃ وکذا فی البیت
الآتی والاذرعات بکسرۃ الہمزۃ وفتحہا بلد بالشام معروف تونی منہ الخمر والمعتق اسم
مفعول من اعتق الخمر اذا ترکہا مدۃ سے ظرف کعتقہا مشددا والاعجم صفۃ لمحذوف
فانہ یقال رجل اعجم وقوم اعجم والبیت انما یوجد سے دیوانہ ولم ارہ فی شرح یقول
اوکان خمرا عتیقۃ من خمور اذرعات معتقۃ من خمور عتقہا ملوک الاعجم بجیلۃ منہا
تاتی ریحہا من فیہا سے گوید کہ یا گویا شراب کہنہ از شرابہای اذرعات از
شرابہای دیرینہ شاہان عجم بجز بر دزنی است کہ بوی او از دہانش بتو رسیدہ
یعنے کوئی پرانے شراب اذرعات شہر کی شرابون مین سے جسکو شاہان عجم نے
پرانا کیا تہا ایک حسین عورت کی پاس سے جسکی بو اوسکے موہنہ سے برابر آتی ہے
قال او روضۃ انفا تضمن نبتہا غیث قلیل الدمن لیس بمعلم الروضۃ

میٹھی اور بہت مزہ کی ہے یعنے جب وہ تیری طرف دیکھہ کر مسکراتی ہے قال

وکانما نظرت بعینی شادن رشا من الغزلان لیس بتوام

الشادن الظبی القوی والرشا مہموز اللام محرکہ معناہ الشادن والغزلان جمع غزال وہو والد الظبیہ اذا مشی ودب والتوام کل مولود مع غیرہ ویکون ضعیفاً وکنے بنفی کونہ توامًا عن قوتہ یقول وکانما نظرت حین نظرت الیک بعینی ولد ظبی فتی قوی من اولاد الظبیہ ای نظرت الیک کما ینظر ہو یے مینگوید کہ عبیلہ در توجہان مے نگریست کہ گویا بچشمان آہو بچہ جوان مے نگرد غرض کہ چشمانش بچشمانش مے ماند یعنی اوسنی تجکو ایسے انکہوں سے دیکہا جو ہرنوٹہ جوان کی انکہوں سے بہت مشابہ تہین قال

وکان فارۃ تاجر بقسیمۃ سبقت عوارضہا الیک

من الفم الفارۃ نافجۃ المسک وعنے بالتاجر العطار وبایع المسک والقسیمۃ الجمیلۃ من القسامۃ وہی الحسن کالنسمۃ وعنے بہا عبیلۃ علی التجرید والجار والمجرور فے محل الرفع علی انہ خبر کان والمسکن فے سبقت للفارۃ باعتبار الریح اولریحہا علی الاستخدام والعوارض جمع عارضۃ وہی السن التی یکون فے عرض الفم مفعول سبقت مطلقا مے الفم بدل من المضاف الیہ وہو الضمیر بصیغ مکنۃ فمہا والعرب تجعل اذا کانت طیبۃ علی الریق وتشبہا بریح الخمر والمسک والعود والخزامے وتحوا یقول ان ریح فمہا طیبۃ علی الریق حتی کانہا نافجۃ مسک من نوافج عطار جمیلۃ منہا سبقت رائحۃ تلک النافجۃ عوارضہا الیک من فمہا علے معنے

چه خوراک ایشان همراه ایشانست وشتران سیاه صبر بر تشنگی می کنند یعنی

اون لوٹھنیون مین بیالیس اونٹھیان دوده دینے والے اور کالی کوتے کے

درد فی پرون کی سے کالی هین اور اس سے کهانا اونکا اونکے ساتهه هی اور وه

اونٹهنیان پیاس کو بہت نهین مانتے تو دو منزلی کر جاوینگی قال اونٹنیاں

بذی غروب واضح عذب مقبّله لذیذ المطعم منصوب

بفعل محذوف ومثله کثیر فی القران والاستثناء الاسیر کالسبی والغروب جمع غرب وهو حدة

الاسنان ولمعانها والواضح الابیض الصافی وفی دیوانه باصلتی ناعم والاصلتی

الاصل فی الرجل الماضی فی الامور واستعیر للضلم الحدید النابت فهذا المبا غم

المجید الحسن والاول اعرف قال الحماسی قتلت تقاحم وبذی غروب اخاقوم ما قتلوا اخاک

وکل من ذی غروب وواضح نعت للثغر فانه یوصف بالحدة والبیاض والمقبل

ظرف او مصدر مرفوع علی انه فاعل عذب والمطعم الطعم ویعنی به طعم ریقه

وفی البیت التفات من المتکلم الی الخطاب فانه یخاطب نفسه ویقول اذکر اذ کانت

تاسرک عبلة بثغر حدید ابیض صاف جید حسن عذب المقبل ای حین تتبسّم الیک

می گوید که وقتی را یاد کن که عبله ترا سلک دندانی اسیر خود میکرد

که تیز و باریک وسفید و تابان وشیرین بوسه گاه و خوش مزه بودند یعنی

در رو بتو تبسم میکرد یعنی حب کی بات یاد کر که وه تجکو ایسے دانتون کی

لری دکهاکر پهانستی تهی جو تیز و باریک اور بہت اوجلی چمکنے اور چومنے مین

واقارنش که خاکستے میخورند از قرب ارتحالش مرا آگاهی دادند و نیز رسانیدند چه
خاکستر وقتی میخورند که گیاه باقی نمے ماند و چون گیاه باقی نمے ماند کوس رحلت مینوازند
یعنی جب مین نے یہہ دیکہا کہ لادو اونٹ اوسکی بہائی سندون کی خوب کلان
کہاتی ہین تو مجھکو اوسکے کوچ کرنیکا کہٹکا پیدا ہوا اسلیئے کہ گہاس نہونے پر خوب
کلان دیا کرتے ہین قال فیہا اثنتان واربعون حلوبۃ سوداً کخافیۃ
الغراب الاسحم الضمیر المجرور للحمولۃ والحلوبۃ الناقۃ ذات اللبن وسودا جمع سوداء
والظاہر ان یاتی بہ مفرداً لوقوعہ نعتاً بمفرد ہو تمیز ما فوق العشرۃ من العقود و
لکنہ نظر الی جمعیتہ معنی من حیث وقوعہ تمیز العدد الکثیر کما قیل الدرہم البیض و
الدینار الصفر علی ان یکون اللام فیہما للاستغراق علی ان حلوبۃ الابل والغنم الواحدۃ
منہ نصا عدا النص علیہ فی القاموس والخافیۃ واحد الخوافی وہی الریشات التی
تخفی عند ما یضم الطائر جناحیہ واختلف فی عددہا فقیل سبع وقیل عشر وقیل
ہی الاربع اللواتی فی نعت المناکب والاسحم الشدید السواد وفی ذکر الحلوبۃ اشعار
بان طعامہم معہم وفی تشبیہہا بالسواد ایذان بانہم یسرعون فی السیر فان سود الابل
تصبر علی العطش اکثر من غیرہا یقول فی تلک الحمولات اثنتان واربعون ناقۃ
حلوبۃ یشبہ سوادہا سواد خوافی الغراب الشدید السواد فیرتحلون ولا یمکثون میگوید که
دران شتران بارکش چہل و دو شترہا دہ شیردار است سیاہ رنگ کہ بہ پرہائے
دردنی کلاغ سیاہ مے ماند پس ضرور است کہ ذو منزل را یک منزل خواہند کرد

محمودة وبالجملة جواب الشرط محذوف والمذكورة علة لذلك المحذوف كما في قوله
تعالى ومن يتبع خطوات الشيطان فانه يامر بالفحشاء والمنكر اي يضل فانه يامر
بكذا يقول ان كنت يا عبيلة قد عزمت على الفراق فاني لا اشك فيه فان ركابكم قد زمت
في ليل مظلم او فلا يكون له عاقبة محمودة مے گويد كه اے عبله اگر بر فراق كمر بستي
پس درين شك نمي كنم چه شتران سواري شما در شب تيره مهار ها بسته شده ويا خوب
نكردي چه انجامش بهتر نخواهد شد يعني اے عبله اگر تو نے جدائي پر كمر باندهي تو اس مين
شك وشبهه نهين اسليے كه تمهارے سواريان مهارون سے باندهي گئين يا يه اچها
نكيا اسليے كه انجام اسكا بهتر نهين هے قال ما راعني الا حمولة اهلها وسط الديار
تسف حب الخمخم فقال راعه افزعه والحمولة الابل التي تحمل عليها والوسط بسكون
الاوسط ظرف ينتصب على الظرفية والديار جمع الدار وسف البعير اكل النبات
من العلف واسفه اياه والفعل يحتمل ان يكون من المجرد او المزيد فيه والفرق انه
على الثاني مجهول وحب الخمخم مفعوله الثاني وعلى الاول معروف وحب الخمخم
مفعوله والجملة حال من الحمولة وحب الخمخم بالمعجمتين المكسورتين حب معروف يقال
الحبة وخاكشي وخوب كلان واما وجه الروع فهو انهم كانوا اذا فقدوا الكلاء
كانوا يسفون ابلهم اياه ويرسلون رائدهم ليتجسس الماء والكلاء ثم يرتحلون على حكمه
يقول وما افزعني شيء من قرب ارتحالها الا حمولات اهلها حين كن يسفين او يسففن
حب الخمخم في الديار التي كانت فيها مے گويد كه شتران بار بردار خويشان

بعنیزتین واهلنا بالغیلم الزار الزیارة ونزیل الرجل اذا اقام فی الربیع
وعنیزتان بالمهملة فالنون فالمعجمة فالفوقانیة مصغرا موضع وضع علی صیغة
التثنیة کالبحرین والاحنادین والغیلم بالمعجمة کصیقل موضع آخر فیهما یقول العبید
یقول کیف تتصور زیارتها وقد اقام اهلها فی الربیع بعنیزتین واقام اهلنا فیه
بالغیلم وبینهما بون بعید مے گوید که زیارت او چگونه متصور گردد وحال
این است که اهل او در موسم ربیع بموضع عنیزتین رخت اقامت افگنده
واهل ما در همین موسم بموضع غیلم فرود آمده یعنے اب ملاقات اوسکی ایسے حال میں
کیسے ہوسکتی ہین کہ یہاں ہی اوسکے بہار کی دنون مین موضع عنیزتین مین پڑے
ہین اور ہمارے لوگ انہین دنون مین موضع غیلم مین پڑے ہوئے ہین قال

ان کنت ازمعت الفراق فانما زمت رکابکم بلیل مظلم

الازماع بالمعجمة فالمهملة القصد والاقدام علی امر یقال ازمعه وتلبیه دائما کانه
حصر تثبت ما یذکر بعدها وتنفی ما سواه وزم البعیر شده بالزمام والفعل مجهول
والرکاب الابل التی یرکب علیها اسم جمع وضمیر جمع المذکر المخاطب للمخاطبة
وهو شایع عندهم قال ع ولا تحسبی انی تخشعت بعدکم وقال ع فان شئت حرمت
النساء سواکم قال تعالی سلام علیکم اهل البیت خطابا لسارة رض والليل المظلم
بیان للواقع ویجوز ان یکون زم الرکاب فی اللیل المظلم کنایة عن کونه
مذموم العاقبة فانهم کانوا یزعمون ان کل امر یکون فی اللیل لا یکون له عاقبة

حال والواو للقسم والبيت الكعبة عرف به في عرفهم و روے لعمر ابيك. و هو
بالفتح في القسم وكانت الجاهلية تقسم باقسام شتى والمزعم المطمع والمستقر
سے ليس بالمقدر وجملة ليس في جواب القسم يقول تعلقت بها على غير تقصد منی
واقتل قومها طمعا فيها وطامعا فيها واقسم برب الكعبة ولعمر ابيك ان ما
قدرته ليس بمطمع سے گوید که ناگاه وار او دیدم و فریفته او گردیدم و میدیدم زخم
که از دست من آید قوم او را میکشتم وقسم برب الکعبه یا بجان پدر تو که این موضع
نیست یعنے اچانک گرفتہ اوسکا ہو گیا اور اس امید پر کہ وہ میرے ہاتھ آجاوے
اوسکی قوم کو مارتا ہوں اور خدای کعبہ کی قسم یا تیری باپ کی جان کی سوگند کہ وہ
امید کی جگہ نہیں غرضکہ اس طریقہ سے ہاتھ آنا اوسکا ممکن نہیں قال و لقد نزلت
فلا تظني غيره مني بمنزلة المحب المكرم اللام موطئة للقسم والضمير المجرور
بالغير للنزول المستفاد من الفعل المتكيف بكيفية المذكورة وهو مفعول الظن الاول محذوف
قال الرضي ولا تظني شيئا غير نزولك كذا والمحب المكرم كلاهما اسم مفعول
عطفه على الالتفات ويقول والله لقد نزلت قريبه سے منی بمنزلة
المحبوب المكرم فلا تظني شيئا غير نزولك كذلك ہے گوید که قسم بخدا اے عبله
بمن چنان فرود آمدے که محبوب و مکرم فرود آید پس مپندار این فرود آمدن
سے گمان نہ کر یعنے تو میرے جی میں ایسے بیٹھ گئی جیسے کوئے محبوب مکرم
ہوتا ہے سوا اسکے سوا کچھ اور گمان نہ کرنا قال كيف المزار وقد تربع اهلها

مقابلة والشطط البعد قال علقمة تكلفني ليلى وقد شط وليها والمزار مصدر

بمعنى الزيارة منصوب بنزع الخافض المضاف الى الفاعل او المفعول وفي بعض

كلكنف العبير حسنه اصح والطلاب المطالبة فاعله وكاف الخطاب كما هو

ان يؤتى بضمير الغائب اي طلابها لكنه ذهب مذهب الالتفات من الغيبة الى

على تصور حضورها عنده ومخرم بالمهملة والمعجمة كمنبر علم لخرام يقول حلت عشيقتي بارض

من بني ذبيان وبعدت عن زيارة المشتاق فصارت عسيرا علي ان اطالبك يا

مخرم مے گوید که عبله در زمین اعدا که ذبیان اند رخت اقامت انداخت و

از من دور افتاده که او عاشقان خود را نبیند و با عاشقان از راه نسبت

طلب وطال تو اے دختر مخرم بر من سخت دشوار گردید یعنی عبله دشمنوں کی

زمین میں جا بسی اور عاشقوں کی دیکھنے دکہانے سے دور ہو گئی

کی تیرے طلب مجھ پہ بہت بہاری ہو گئی قال علقتها عرضا واقتل قومها

زعما ورب البيت ليس بمزعم يقال علق فلان فلانة جهولا اذا تعلقها و

عشقها والعرض محركة ان يصيب شيئا من غير قصد قال الاعشى علقتها عرضا

وعلقت رجلا غيري وعلق اخرى غيرها الرجل وعنى بقومها بني مرة بن عوف

بن سعد بن ذبيان وانما قال اقتل مهملة لانه كان من فرسان عبس في حرب عبس

وذبيان فالتفت الخطاب من المتكلم كيف تنشد في حرمكم قال كنا الف فارس وكم

فارسنا عنترة [illegible] اذا حمل [illegible] المطبع [illegible]

ویحیل الیہا بالحزن والضمان فالمتثلم ـــ میگوید کہ عبلہ در موضع جواء فرو کش
میشد و خویش و اقارب ما در موضع حزن منزل بر لبع و بعد ازان در موضع ضمان
و بعد در موضع متثلم فرود می آمدند یعنی وہ کیا دن تہے کہ عبلہ موضع جواء مین
اُترتی تہی اور ہمارے لوگ موضع حزن مین پہر موضع ضمان مین پہر موضع متثلم
مین جو قریب قریب واقع ہین پڑاؤ ڈالتے تہے قال حییت من طلل تقادم عہده
اقوی واقفر بعد ام الہیثم الفعل مجہول من حییا بالعداوۃ البقاء والتحیۃ دعاء
ومن تمیزیۃ تبین جنس المخاطب و برفع ابہام الضمیر کما فی قولہ ع فدیناک
من ربع و قولہ ع فیالک من لیل الخ و تقادم الشی اذا اقدم واقوی المکان اذا
خلا من اہلہ کاقفر قال الاسدی ع اقفر من اہلہ ملحوب وام الہیثم کنیۃ عبلہ
یقول احیاک اللہ من طلل قدم عہده و خلا عن اہلہ بعد ما رحلت عنہ ام الہیثم
ـــ میگوید کہ خدا ترا قایم و دایم داراد کہ تو نشان خانہ ہستی کہ کہنہ و دیرینہ و
بعد از رفتن ام ہیثم خراب و ویران گشتہ یعنی خدا تجہکو دیر تک قایم رکہے
کہ تو وہ پرانا کہنڈہر ہی جسپر ایک زمانہ گذر گیا اور ام ہیثم کی جانے کے پیچہے ویرانا
پڑا ہے قال حلت بارض الزائرین فاصبحت عسرا علی طلابک ابنۃ
ابنۃ مخرم ـــ وصفی دیوانہ شطت مزار العاشقین فاصبحت ـ الزائر من زئر
الاسد مہموز العین بزئر زئرا اذا صاح من صدره یقال لہ فی الفارسیہ غریدن ۰
فی الہندیہ دہر کنا والاسم ڈہروک دیکہئے عن العدد فانہ یزئر کا اسد علی

فے الطول والارتفاع وجملة التشبيه حال او معترضة واللام لام كي والمتلوم اسم فاعل
من تلوم اذا انكث وانتظر وعني به نفسه على التجريد او شبه حاجته بحاجة الماكث
المنتظر يقول عرفت فيها حق المعرفة فوقفت فيها ناقتي وكانت عظيمة كالقصر المشيد
لاقضي فيها حاجة من مكث وتنظر في امر منها او من غيرها ہے گوید کہ ایستانیدم
کہ آن خانہ را بخوبی شناختم شتر بادہ خود را کہ چون قصر محکم بلند است و ایستادم بابن نظر دران
ایستادہ داشتم کہ حاجت مرتبہ وقف منتظر برآرم ترجمہ ایسا کہ میں نے اوس گہر کو بخوبی
پہچانا اپنے اونٹ کو جو ایک بڑے محل کے برابر ہے اسمیں وہاں کہڑا کیا کہ متوقف
منتظر کی حاجت کو پورا کروں اور دل کی ارمان نکالوں قال وتحل عبلة بالجواء واهلنا
بالحزن فالصمان فالمتثلم الحلول تعدے بنفسه وبالباء والاهل الرجل عشيرته واقاربه
معطوف على عبلة والجواء قدمر والحزن موضع لبني يربوع غليظ [illegible] وانهار و
الصمان موضع بعالج فيه حرارة وسنه قولهم من تربع الحزن وتشتي الصمان و
تقيظ الشرف فقد اخصب والشرف جبل والمتثلم بالفوقانية فالمثلثة بفتح اللام
ارض والفاء للترتيب ولعله يذكر العهد السابق فان خطابه دار عبلة الواقعة بالجواء
ووقفه الناقة فيها ثم خطابه الطلل بقوله ع حييت من طلل يدل على ان عبلة لم تكن
بها وقت الخطاب وقوله ع حلت بارض الزائرين الخ وقوله ع كيف المزار وقد تربع اهلها
يدل على انها لم تكن في الجواء بعد الخطاب اللهم الا ان يراد بالجواء
غير الجواء المذكور فانه اسم لكثير من [illegible] دواو في ديار عبس ايضا فقول عبلة بالجواء

وآفت است خوش وخرم وصحیح وسالم مے باش یعنی اوعبلہ کی منزل جو
موضع جوا ءمین واقع ہے کچہہ پہ منہہ سے بول اور مارد ہاڑکی وقتون مین خوش باخوش

اورآفتون سے محفوظ رہ قال ؏ دار لآنسۃ غضیض طرفہا طوع العناق
لذیذۃ المتبسم رفع دار علی الخبریۃ من محذوف والانسۃ الجاریۃ طیبۃ النفس
وغض الطرف خفضہ والطرف العین والغضیض فعیل فی معنے المفعول وہو
مدح قال ؏ غضیض الطرف مکحول وقد یقال لہذا الطرف الفاتر فارسیہ چشم نیم خواب
کما یستفاد من الصراح حیث قال الغض چشم فرو خوابانیدن والطوع المطیع المنقاد
یستوی فیہ المذکر والمونث یقال ہو طوع العنان سہل القیاد وفی حدیث ام زرع طوع ابیہا و
طوع امہا والعناق المعانقۃ فمعناہ سہلۃ المعانقۃ بلا تکلف ولا منع والمتبسم موضع
التبسم وہو الثغر کالمبسم یقول ہذہ دار الجاریۃ طیبۃ النفس لطیفۃ الطبع فاترۃ الطرف
سہلۃ العناق لذیذۃ المقبل من الثغر مے گوید کہ این خانہ نوخیزہ زنی است
کہ مزاجش پاکیزہ وطبعش لطیف وچشمش نیمخواب ودر چسپانیدن معذرت نمے نگاہ
سلک دندانش لذیذ وشیرین است یعنی یہہ گہر ایک ایسے نوجوان کا ہے جو
ہنستی ہو نیے انکہیون کی نشیلی گلی لگاسعنے پر لگی ہوی ہے اور اگلی دانت اوسکی

جو مسکرانی کی جگہہ ہے جو منے چاہئے ہین بڑنے مزے کی ہین قال ؏ فوقفت فیہا

ناقتی وکانہا فدن لاقضی حاجۃ المتلوم الفاء للعطف والمجرور للدار
والمنصوب للناقۃ والفدن محرکۃ القصر المشید والعرب تشبہ الناقۃ بالقصر

سوالسفع الاثافی السود والرواکد الثوابت من کدا اذا ثبت والجثم جمع جاثم من جثم
اذا لزم مکانہ یقول ان اللہ لقد بعثت فیہا ناقتی حبسا طویلا وزمانا طویلا وانا اشکو
بثی وحزنی او وہی تصوت صوتہا ای الاثافی السود ثابتۃ فی مواضعہا لازمۃ اماکنہا
مے گوید کہ قسم بخدا کہ من شتر ماده خود را ناید برانجا ایستاده داشتم وحال این بود
کہ دیگپایہ ہای سیاه و پایہ برجای است شکایت حال خود مے کردم و پا آن شتر ماده
در آنجا دیده مے نالید یعنے قسم کہا کر کہتا ہون کہ مین نے اپنے اونٹنیے کو بہت عرصہ تک
وہان روکی رکہا اور حال یہ تہا کہ دیگپایون کو دیکہہ دیکہہ کر زار زار روتا تہا اور شکایت

کرتا تہا قال یا دار عبلۃ بالجواء تکلمی وعمی صباحا دار عبلۃ واسلمی عبلۃ
علم امراۃ من بنی عمرو بن عوف بن سعد بن ذبیان وکان یہواہا ویشبب بہا وصغرہا
موضع آخر بعینہ قال ع عجبت عبیلۃ من فتی متبذل ولم تکن بنت عمہا کما توہمہ بعضہم
فانہ یقول ع علقتہا عرضا واقتل قومہا وعلی ہذا التفسیر قومہا ہم قومہ ولم تکن زوجہا فانہ
یقال مخاطبا لہا فی لامیتہ بیت ولرب املح مثل بعلک بادن ضخم علی ظہر الجواد
مہبل غادرتہ منعفرا وصالہ والقوم بین مجرح ومجدل والجواء بالجیم فالواو ککتاب
موضع بالصمان والظرف حال من الدار وعم معناه انعم وقد مر تحقیقہ فی شرح قول زہیر
ع الا انعم صباحا ایہا الربع واسلم ۔ دار عبلۃ منصوب علی النداء یقول
یا دار عبلۃ کائنۃ بالجواء تکلمی بشی او انعمی صباحا یا دار عبلۃ واسلمی من الآفات میگوید کہ
اے خانہ عبلۃ در موضع جواء واقع است چیزی بگو وہنگام صباح کہ وقت غارت

بڑے سوچ کے بعد سمجھا او قال اعیاک رسم الدار لم یتکلم حتی تکلم کالاصم
الاعجم یقال اعیاه عنه اذا عجزه قال عیا اذا اجانب اعیاک واعمد لجواب وجملة لم
حال من الرسم وحتی غایة الاعیاء وجعل التکلم علی قسمین متعارف ونفاه
وغیر متعارف واثبت وعنی به السکوت فانه تکلم الاصم الاعجم ومعناه حتی اجاب بالسکوت
کما قال الحماسی بیت فاسمعنا بالصمت رجع جوابنا فابلغ به من ناطق لم یجاور د
الاعجم الاخرس وهذا البیت مما یوجب رقة فی دیوانه یخاطب نفسه ویقول اعجزک رسم
الدار حین عن سمعنا حین لم یتکلم کلام متعارف عند السوال عن اهلها الی ان تکلم
بکلام غیر متعارف کما یتکلم الاصم الاخرس ای الی ان اجابک بالسکوت فحاصل معنیها
ہے گوید که رسم کهنه آن خانه حرفی نزاند و جواب وسوال ندا و ترا از شناختن او
تنگ و ناچار کرد تا آنکه بحرف کسی گویا شد که گنگ و کر باشد یعنی بسکوت او شناختی
که خانه خانه یار ست یعنے اوس گهر کے پرانے نشانون نے جب بات چیت نکی اور
سوال کا جواب نه دیا تو اوسکے سمجھانے مین تو پیچ پیچ ہوا یہان تک که وه جب ہوگئے
بہرون کے طرح بولا تو پهر تونے سمجها که یه وہے گهر ہے قال ولقد حبست
بها طویلا ناقتی اشکو الی سفع رواکد حبشم اللام ظرفیة للقسم والباء
للظرفیة والمجرور للدار وطویلا نعت مصدر او ظرف وجملة اشکو حال من ضمیر المتکلم وروی
ترغو من رغا البعیر اذا صات بصوته والجملة حال من الناقة وانا ذبه عویله ذنیم تقول ان
حنت ناقتی وبکیت ما قتی ویریدون حنینهم وبکاءهم قال نحن الی اجبالکم ناقتی

دالانکار وغادر بمعناه ترک دمن الاستغراق النفی المستفاد کما فی قوله تعالی
ہل تری من فطور اے لاتری شیئا من الفطور والمتردم بالدال المہملة طرف
من تردم الثوب اذا اصلح ورقعه وروی من مترنم ام بمعنے بل وحدہا توجد
حرف الاستفہام بعدہا قال الرضی وقد یجی بمعنے بل وحدہ وکذا اذا جاءت
بعدہا اداة الاستفہام ثم ان کلمة ہل ان کانت للاستفہام الانکاری فالاقرب ان
نفی الی نفی والبیت مثل قوله تعالی ہل یستوی الاعمی والبصیر ام ہل تستوی الظلمات
والنوران کانت بمعنی قد فہو اضراب عن النفی اے الاثبات وہذا اقرب
فی الجملة ثم انه ذہب فیه بذہب الاقتصاب وہو الانتقال الی مالایلایم وکانت الجاہلیة
ومن بیہم یعقلون ذلک ولا یبعد ان یکون قوله تعالی افلا ینظرون الی الابل کیف
خلقت خارجا مخرج الاقتصاب فانه التزم فی القران ما کان جاریا بینہم
ویظہر ذلک عند التوغل فی القران واشعار الجاہلیة یقول ماترک الشعراء التابعون
من موضع اصلاح و ترمیم ام موضع ترنم بل ما عرفت دار المحبوبة او قد عرفتہا
بعد توہم سے گویند کہ شاعران ہیچ موضع ترمیم واصلاح ویا موقع ترنم
باقی نگذاشته اند کہ کسی بدرستی پردازد ویا باقی تعبیر آید بلکہ خانہ دوست را
بعد از توہم شناختی یا شناختے یعنے پہلی شاعرون نے کوے جگہ ایسے
نہین چھوڑے جسمین پیوند لگانے کی حاجت پڑے مادہ بچہ گانے مین کمی کر گئے
ہون کہ پیچھے اسکو پورا کرین بلکہ تونے سوچنے کے بعد یار کی گھر کو نہ پہچانا

بن عمرو بن معاويه بن قراد بالقاف فالمهملتين كغراب بن مخزوم بالمعجمتين بن ربيعة او بن عوف بن مالك بن قطيعه بالقاف فالمهملتين مصغرا ابن عبس بن بغيض كشريف بن ريث بن غطفان بالمعجمة فالمهملة فالفاء محركة بن سعد بن قيس بن عيلان بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان الى آخر النسب المذكور في ترجمة طرفة وكانت امه امة حبشية تسمى زبيبة وكان ابوه نفاه اولا ثم اعترف به لما راى فيه من الحذق والشجاعة وكانوا يفعلون كذلك ويقال له عنترة الفلحاء لتشقق شفتيه وهو من اشهر فرسان العرب في الجاهلية وكفى له فخرا انه قال فيه رسول الله صلعم ما وصف لي اعرابي قط فاحببت ان اراه الا عنترة نقله في الاغاني وقتله وزر بن جابر النبهاني وقيل نبهان بالنون فالموحدة كشداد بن عمرو الطائي ويلقب بالاسد الرهيص والرهص الاخذ الشديد ومن حديث هذه القصيدة انه كان في مجلس بعد ما اعترف به ابوه فسبه رجل من عبس وذكر سواده وامه فسبه عنترة وفخر عليه فقال الرجل انا اشعر منك فقال ستعلم ذلك فانشد هذه القصيدة يذكر فيها ما يذكره شعراء الجاهلية وتفتخر بقتل معاويه بن نزال السعدي من سعد تميم يوم الفروقين وهو يوم معروف

قال هل غادر الشعراء من متردم ام هل عرفت الدار بعد توهم

من اول الكامل والقافية متدارك اصل هل اهل على ان الهمزة للاستفهام وهل بمعنى قد وقد اتى بها زيد الخيل الطائي قال ع اهل رأونا بسفح القاع ذي الاكم ثم حذفت الهمزة واثبتت هل مقامها ومعنى الاستفهام ههنا النفي

فادرین حین بطیش سے گوید کہ دنیا وہمہ اہل دنیا برای ماست وقتی کہ کسی را
می گیریم بقوت می گیریم و باز نمیگذاریم یعنے تہارے دنیا اور سارے دنیا کے
لوگ ہمارے ہین اور جسکو ہم پکڑتے ہین پہر نہین چہوڑتے قال نسمّی الظالمین
و ما ظلمنا و لاکنا نبید الظالمین نا نسمی فعل مجہول و الابادۃ الہلاک من
باد بید اذا ہلک وانقطع یقول یسمینا الناس ظالمین و ما ظلمنا احدًا و لاکنا
نہلک الظالمین سے گوید کہ مردمان ما را ستمگر مینامند و ما بر کسی ستم
نکردہ ایم مگر ستمگران را می کشیم یعنے لوگ ہمکو ظالم کہتے ہین اور ہمنے کسی کو
نہین ستایا ہان ستانے والون کو ہم مارتے ہین۔ و اعلم ان ہذا البیتین لا
یوجدان فی بعض الشروح ولا فی دیوانہ ولاکن وجد فی الشرح الفارسی
ولا الیق بذلک علی ان التولید فیہما ظاہر وعسی ان یکونا من الحاقات بعضہم ہنا
وحقیقۃ العلم عند اللہ وہو اعلم بحقیقۃ کل شئے –

القصیدۃ السادسۃ

ہذہ لعنترہ بن شداد وقیل بن عمرو بن شداد وقیل عنترہ بن شداد

همه روی زمین از سواران و پیادگان پر کردیم تا اینکه با وصف فراخی و کشادگی
گنجایش ما نداشت و در آب دریا از کشتی های بسیار چندان پر کنیم که پوشیده بگردد
یعنے ہم نے سارے زمین کو سواروں پیادوں سے یہانتک بہر دیا کہ وہ ہمکو
سما نہ سکے اور روی دریا کو کشتیوں سے ہم پاٹ دیتے ہین قال اذا بلغ الفطام
لنا صبی تخر له الجبابر ساجدینا الفطام ککتاب اسم من فطم الصبی
اذا قطعه عن الرضاع و لنا حال من صبی و الصبی لم الغب للم بعد و الخر و السقوط
من علو الی سفل و الظرف اعنی له متعلق بساجدین فان السجود یعدی باللام
قال ع وقلنا له اسجد الاسبیل فاسجدها و قال تعالی یسجدون للشمس و الجبابر جمع
جبار کسکیت و هو الملک المتکبر و ساجدین حال منه یقول اذا بلغ صبی لنا الفطام
و حان له ان یفطم تخر الملوک الجبابر ساجدین له فما ظنک بشباننا و کهولنا
می گوید که چون کودک شیرخوار ما قریب این میرسد که شیر از وی بریده
شود سلاطین جبار وی را سجده می کنند و شان و شوکت پیران و جوانان ما
بر این قیاس باید کرد یعنے جب دودہ پیتا بچہ ہمارا دودہ چھوڑنیکی لگ بگ
پہونچتا ہے تو بڑے بڑے جابر بادشاہ اوسکی آگے گر پڑتے ہین قال
لنا الدنیا و من اضحی علیها و نبطش حین نبطش قادرینا اللام
للاختصاص و اضحی تامة او ناقصة و علی بمعنی فی و البطش الاخذ الشدید
و قادرین حال و الالف للاشباع یقول لنا الدنیا و من هو فیها و نبطش

ربیعه والفاء للعطف والمعطوف علیه محذوف یقول الا یا مخاطب ابلغ عنا بنی الطماح
وبنی دعمی انکم تقیتمونا فکیف وجدتمونا ہے گوید که آگاه باش ای مخاطب و
از جانب ما بنی طماح وبنی دعمی را بگو که شما با ما جنگ گردید پس ما را چگونه یافتید
معشد ای مخاطب بنی طماح اور بنی دعمی کو ہمارے جانب سے یہہ کہنا کہ تمنے
ہمکو خوب برتا پھر کیسا پایا قال اذا ما الملک سام الناس خسفا ابینا ان
نقر الذل فینا یقال سامه کذا اذا کلفه ایاه واذاقه ایاه یتعدی الی مفعولین و
منه قوله تعالی یسومونکم سوء العذاب والخسف الذلة واقر الشی ثبت وسکن وروی
ان یغر من عز نقیض ذل والذل بالضم الذلة یقول اذا کلف الملک الجبار الناس
ذلة وهوانا واذاقهم ایاها ابینا ان نستقر الذل فینا او یعز ہے گوید که چون پادشاه جبار
این وآن را تکلیف ذلت وخواری بدهد ما ازین ابا میکنیم که خواری در ما قرار
بگیرد و یا عزیز گردد یعنی جب بادشاہ ظالم لوگون کو ستاوے اور اوسکی
ذلت چاہی تو ہم یہہ نہین مانتے کہ خواری کو ہمارے ہان ہمکا نا ملے یا وہ عزت
پاوے قال ملانا البر حتی ضاق عنا وماء البحر نملاه سفینا البر
نقیض البحر سواء کان معمورا او غیر معمور وماء البحر منصوب علی شریطة التفسیر وروی
ونحن البحر نملاه ایضا کذلک والسفین جمع سفینة منصوب علی انه تمیز یقول ملانا
البر خیلا ورجالا حتی ضاق عنا علی سعته ونملاء ماء البحر او نحن نملاء البحر سفینا
حتی لا یبقی فیه موضع خال والی صل ما کثیر کثرة لا تحصی ہے گوید که

انا نحفظ من يطيعنا وان عصى الناس كلهم ونخبس فى الهلاك من يعصينا وان اطاع جميعهم سے گوید کہ کسیکہ مطیع ومنقاد ما می باشد بحفظ وحمایت او میکوشیم اگرچہ مخالف ہمہ مردمان باشد وکسیکہ سر از خط فرمان ما نیدارد و بالاک او سعی بلیغ بکار مے بریم اگرچہ موافق ومطیع تمام دنیا بود یعنے سب جانتے ہین کہ جو کوئے ہمارے بات کو مانتی ہم اوسکو طرح طرح سے بچاتی ہین اگرچہ وہ سارے جہان کے نمالی اور سب سے لگاڑی اور جو ہم سے بگار رکھے ہم اوسکے کہوج مٹاتی ہین کمی نہین کرنے بلکہ مٹا چھوڑتے ہین اگرچہ سارے دنیا اوسکے پیٹھ پر ہووے قال

ونشرب ان وردنا الماء صفوا ويشرب غيرنا كدرا وطينا

نقيض الصدور يتعدى بنفسه قال تعالى لما ورد ماء مدين والصفو كصعب نقيض الكدر كقفل والطين التراب المختلط بالماء يقول انا اذا وردنا ماء وكان منا غيرنا نشرب منه ما كان صافيا حيث يرده معنا غيرنا ويشرب غيرنا بعدنا ما يبقى منه مكدرا وطينا سے گوید کہ چون ما وغیر ما بر آبی برسند ما صاف او میدوشیم چه ما سبقت می کنیم وغیر ما مکدر وگل مے نوشد چه بدنبال ما در ومے آیند یعنے جب ہم لوگ کسی پانی پر پہونچتے ہین تو پہلے ہم پیتے ہین اور بہت صاف پیتی ہین اور وہ گدلا اور مٹے سٹرکتے ہین قال

الا ابلغ بني الطماح عنا ودعميا فكيف وجدتمونا الاعرف

تنبيه بنو الطماح بالمهملتين بن بمارة بضم النون بن ایاد بن نزار بطن من اياد ودعمى بن جديلة بن اسد بن ربيعة بن نزار بطن من

ذو قوۃ بحبستہ تمنع ما اردنا منعہ وتنزل حیث شئنا ان ننزلہ وانما افتخر
بذلک لان العرب کانوا یمنعون النازل عن النزول فلا ینزل الا بالاذن ولذلک
وقعت الحرب بین اہل الیمن وجسہم حین منعہم بحربہم عن النزول فی بلادہم فظفروا
بجرہم واخرجوہم من مکہ ــ گوید کہ ایشمہ میدانید کہ ہر چہ بخواہیم او را باز میداریم
وبہر جائی کہ بخواہیم فرود مے آئیم وہیچ کس مانع ومزاحم ما نمے گردد یعنے جس چیز
کو ہم روکنا چاہتی ہین اوسکو روکتے ہین اور جہان اوترنا چاہتی ہین وہان اوترتے
ہین اور کسیکا یہہ مقدور نہین کہ وہ ہمکو روکی ٹوکی قال وانا التارکون اذا
سخطنا وانا الآخذون اذا رضینا یقال سخط علیہ کفرح اذا غضب علیہ
ومنہ قولہ تعالی ان سخط اللہ علیہم ویقابلہ رضی اللہ عنہم یقول وقد علموا انا نترک ما نغضب
علیہ ونکرہہ ونأخذ ما نرضاہ ونحبہ وکل ذلک باختیارنا فلا احد یکرہنا علی اخذ ما
نکرہہ او علی ترک ما نرضاہ ــ مے گوید کہ ہمہ بخوبی میدانید کہ ما مکروہ خود را ے
گذاریم ومرضی خود را میگیریم وہمہ باختیار ورضای خود می کنیم وہیچکس زہرہ
این ندارد کہ بر اخذ مکروہ وترک مرضی ما را مضطر گرداند یعنے سب جانتے
ہین کہ جو ہمکو برے لگتی ہی ہم اوسکو چھوڑتے ہین اور جو ہمارے من کو بہاتی
ہین وہ ہم لیتے ہین اور ہم اپنے مرضے کے بادشاہ ہین قال وانا العاصمون
اذا اطعنا وانا العازمون اذا عصینا العصمۃ الحفظ قال تعالی واللہ
یعصمک من الناس وکلا الفعلین مجہول والعزم الجد فی الامر یقول وقد علموا

برزمین آباد شده اند بخوبی مے دانند یعنے جب سے معد بن عدنان کی اولاد زمین
پر آباد ہوئی تب سے بخوبی جانتی ہین قال بانا المطعمون اذا قدرنا وانا المهلکون
اذا ابتلینا البار صلة للعلم القبال عسلمه وعلم به وست علیم بذات الصدور والله اعلم بما
وصفت وتعریف الخبر للحصر وحذف المفعول للعموم وقدرنا من قدر الرزق اذا
قسموا ومن قدر علیه اذ الاستطاعة ولا یبعد ان یکون مجهولا من قدر علیه رزقه
اذا ضیق علیه وابتلینا مجهول من ابتلاه اذا اختبره یقول وقد علموا بانا نطعم الاضیاف
والمساکین اذا قدرنا علی ذلک ولا نبخل بالفضل او ضیق علینا رزقنا فنؤثر غیرنا
علی انفسنا مع حاجتنا وانا نهلک الاعداء اذ ابتلونا فی الحروب ونحوها میگوید که
همه قبائل معد بن عدنان میدانند که ما چون صاحب وسعت باشیم مهمانان
ومسکینان را نان دهیم ومال زاید را نمے اندوزیم ویا چون بفقر وفاقه مبتلا میگردیم
باوصف حاجت شدید مهمانان را مستحق دانیم وخود را نمے دهیم وچون در موقع امتحان
آزموده شویم دشمنان را می کشتیم یعنے وہ سب جانتے ہین کہ ہم مہمانون کو کھانا کھلاتے
ہین جب فراغت ہوتی ہے اور جو کچھ نہین رکھتے یا جب تنگی ہوتی ہی تو خود بھوکے
رہتے ہین اور مسکینون مہمانون کو مقدم رکھتے ہین اور جب کوئی لڑائی لڑائی ہین
ہمکو جا پہنچتا ہے تو ہم دشمنون کو مارتی ہین اور جانچ مین پورے اوترتی ہین غرضکہ
ہم سخی دانا بھی ہین اور سورما سپاہی بھی ہین قال وانا المانعون لما اردنا
انا النازلون بحیث شئنا انا بالفتح عطفا علی السابق یقول وعلموا بانا

جب تلوارین کھنچی ہین تو ہمارے سوا کوئی نظر نہین پڑتا ہے یا ثابت کہ گویا سارے لوگون

کو ہم ہی نے جیتا ہے اور وہ ساری قوم تغلب ہین قال یدہدون الرووس کما تدہدہ

حسن بحزاورۃ بالطبینا الکرینا یقال دہدہی الحجر اذا دحرجہ و کان اصلہ دہ

دہ فابدلت الہاء الثانیۃ یاء والضمیر فی الفعل المبنی تغلب علی الالتفات من التکلم

الی الغیبۃ والحزاورۃ جمع حزور بالمہملۃ فالمعجمۃ فالواو فالراء المہملۃ الغلام الشدید

القوی والابطح المکان الواسع المطمئن والضمیر المجرور للحزاورۃ او للکرین وان لم یکن

یخلو امن الضعف والکرون جمع کرۃ فارسیہ گوی و منبریہ گیند یقول یدحرجون روس

الاعداء بالضربات السیوف کما یدحرج الغلمان الشداد الکرین فی ارضہم الواسعۃ

او ارض الکذالک ہے گوید کہ سرہای دشمنان را بضربات شمشیر این چنین بر

زمین می غلطانند کہ گوی کان پر زور گو بہار ابر زمین فراخ می غلطانند یعنی

بنی تغلب وہ لوگ ہین جو دشمنون کی سرون کو تلوارون کے وارون سے ایسے زرگاتے

ہین جیسے قوی لڑکے گیندون کو چوری میدان مین رور کاتے ہین قال وقد

علم القبائل من معد اذا قبب بالطحا بینا القبب جمع قبۃ وہی کل بناء

مدور والابطح المکان الواسع المطمئن والضمیر المجرور للقبب او القبائل ومبنیت جمع

مونث غایب مجہول والالف للاشباع و کنی ببناء قبابہم عن علوہم الارض

یقول وقد علم القبائل من معد بن عدنان یعنی عمرو الارض ومبنیت لہم قباب

بیابانست گوید کہ ہمہ بطون مضر و ربیعہ از آل معد بن عدنان از ان روزے کہ

القاف ومنہا جمع شقذ بہو ثو ویستعیر وقتی آلمین بضرب بہ کبیرہ فیطیر الی فوق

ویقال للاول فی الفارسیہ غوک چوب و دستہ چالگک وفی الہندیہ گلی وللثانی

فی العربیہ المقلا بالکسر وفی الفارسیہ جفتہ وفی الہندیہ ڈنڈا ویقال للمجموع گلی ڈنڈا

والتشبیہ فی الطیران والہیئۃ الفعلیہ یعنی ضرب یقول و امسع القلابین عن الاعدا

شتی بمثل ضرب تام تری بہت السواعد یطیر الی فوق کما یطیر القلون من ضرب المقالی مرگیتہ

کہ زمان ہودہ تسنہن ہایچ چیزہا از تاراج غارت گران بمثل آن ضرب تیغ محفوظ ونگاہ

نمیدارد کہ از دستہا را چون غوک چوب پران بہ بینی یعنی ہو دشمن عورتون

کو لٹیرون کی مار دہاڑ سے کوئی چیز ایسے نہین بچائی جیسی تلوارون کے دہ دار بچاتی

ہین جیسے بیہڈ گلی کے مانند اوپر کو اوڑتے ہین قال کانا والسیوف مسللات

ولدنا الناس طرا اجمعینا سل السیف اذا نزعہ عن غمدہ کسلہ والحمایۃ حال

وکنی بولادتہم الناس عن الکثرۃ والعرب تفتخر بالکثرۃ قال الطائی ہمیت تفری

بیضہا عنا فکنا بنی الاجلاد منہا والرجال وقال آخر بیت جمعنا لکم من حی عوف و

مالک کتائب یردی المقرفین نکالہا۔ ویقال جا ؤہ طرا ای اجمعین ماخوذ من الطر

وہو ضم الابل من النواحی بحیث لایبقی واحد مضوب علی الحالیۃ من الناس یقول

اذا سلت السیوف عن الاغماد ویکون الاشخان فلا یکون الاخن حتی کانا ولدنا الناس

کلہم فکلہم بنو تغلب ہے گوید کہ چون تیغہا از نیامہا برکشیدہ شود بجز ما دیگرے

منظر نمی آید گویا کہ ما ہمہ مردمان دنیا زائیدہ ایم وہمہ بنو تغلب ہستند یعنی

فنحته وما تستوي الورد وما غة تفرغ والورد علم فرسه بقول لطمعن اقراستنا الجياد على خلاف ما عليه النساء من اللوم ويقلين لنا الستم بازواجنا ان لم تمنعونا من الاعداء اے ان لم تقاتلوا عنا — مے گوید کہ برخلاف طبایع زنان اسپان کریم مارا کاہ ودانہ وشیر تازہ میخورانند وظاہر وباہر میگویند کہ اگر شما حفظ وحمایت ما نکنید شوہران ما نیستید یعنے تمام عورتین گہوڑون کے کہلانے پلانے سے تنگ ہین مگر وہ ہمارے گہوڑون کو آپ اپنے ہاتہون سے کہلاتے پلاتے ہین اور کہلم کہلا کہتے ہین کہ اگر تم ہمکو نبچاؤ تم ہمارے خاوند نہین ہو یعنے ہمکو وہ مرنے مارنے پر آمادہ کرتی ہین

ظعاین من بنی جشم بن بکر خلطن بمیسم حسبا ودینا الظعاین جمع ظعینة وہے المرءة ما دامت في الهودج وکتے به عن الحراير مرفوع على الخبرية من محذوف و لميسم بالكسر الجمال والحسب ما يعد من مفاخر الاباء والمال والدين القهر والملة وهي ههنا النصرانية فان بني تغلب كانوا نصارے وتنكير الثلاثة للتعظيم يقول هن حراير من آل جشم بن بكر خلطن حسنا فايقا حسبا باهرا وقهرا ظاهرا ودينا غالبا — مے گوید کہ آنان زنان شریف آل جشم بن بکر ہستند کہ دین وحسب را بحسن و جمال آمیختہ اند غرضکہ این ہمہ امور یعنے وہ بیبیان جشم بن بکر کی آل اور اولاد سے ہین جنہون نے دین وحسب کو حسن خوبی کے ساتہہ اکہٹا کیا ہے قال

وما فيها الظعاين مثل ضرب ترى منه السواعد كالقليا مثل ضرب نعت محذوف وترے خطاب لغير معين ومن سببية والقلون بكسر

ترانا یا مخاطب خارجین من بلاد الی بلاد من غیر مبالاة وقد اتخذ کل قوم خوفنا
قرینا الیهم فهم یجاوزنا حتی لا یخرجون من بیوتهم سے گوید که اے مخاطب تو ما را
می بینی که ما از جائی بجائی میرویم و از کسی نمی ترسیم و هر قوم از ما بترسد چنانچه
خوف ما رفیق ایشانست و بحکم خوف از درون خانه بیرون نمی آیند یعنے تو ہمکو دیکھتا ہے
کہ ہم باہر نکلتے ہیں جہاں چاہتے ہیں وہاں جاتے ہیں اور تمام لوگ ایسے ہم سے ڈرتے
ہیں کہ ہمارا ڈر ان کا ساتھی اور قرین ہو رہا ہے اور ہمارے ڈر کے مارے گھر سے باہر نہیں

نکلتے قال اذا ما رحن یمشین الهوینا کما اضطربت متون الشاربینا
یعنی اذا اسارت النساء المذکورة والهوینا تصغیر الهونی وهی تانیث الاهون یعنی
یمشون علی الارض هونا والمتون الظهور والخنصر یعنی من السمن ودقة الخصر فیقول
اذا مشین علی الارض یمشین مشیة لینة هینة فتضطرب متونهن کما تضطرب متون
الشاربین السکاری سے گوید که چون بر زمین میروند آهسته آهسته میروند
و میانهای باریک ایشان چون کمرهای میخواران مست میلرزد یعنے جب وہ
زمین پر چلتی ہیں تو ہولے ہولے چلتی ہیں اور متوالوں کی طرح جھومتے جاتے ہیں قال

یعنین جیادنا و یقلن لستم بعولتنا اذا لم تمنعونا قال انه اذا اطعمه والجیاد
جمع جواد وهو الفرس الجید السیر وقال جاد فی عدوه اذا احسن والمراد یعنین
بعنایة الافراس لان نساء العرب کن یخدمن علی الخیل ویعلفنها لما ان رجالهم
یسقونها الالبان ویجوعون لها ناقة غزیرة اللبن قال بیت نحن علی ان الخ

مجیب القسم صرح به البیضاوی والاستلاب السلب والفعل جمع مذکر معروف مع اشتقاق
والضمیر نسبته للمعوذة والبیض بالکسر السیوف المصقولات وبالفتح البیضات در دسے
ابدانا وبیضا والابدان الدروع الصغار والبیض بالفتح ثیا سبه ذکر المسلوب منه فان
کلا من السلب والاستلاب یتعدی الیهما یقال سلبته ثوبه قال تعالی وان یسلبهم الذباب
شیئا وقال الشاعر ع یارب لا تسلبنی حبها ابدا والامر یسے جمع اسیر منصوب
بالفعل المذکور ان عدد امن المسلوب کالاشیاء المذکورة واو علی التجوز والا فهو منصوب
بفعل مقدر معطوف علی الفعل المذکور والمقصود کمعطم من قرنه اذا شده مع غیره فی
حبل واحد والظرف متعلق به قال تعالی مقرنین فی الاصفاد ویقول اقسمن علیهم لیسلبن
المقتولین من الاعداء دروعهم وبیضانهم وافراسهم وسیوفهم واسراهم المشدودین فی
الکبال من الحدید والسیوف اسراهم المقرنین فی الاصفاد دسے گوید که سوگند
داده اند وعهد گرفته اند که اسپان وزره ها وخودها وتیغهای کشتگان ونیز اسیران
زنجیر بسته آنها را بیارند یعنی سخت قسمین دین که مقتولون کے گھوڑے اور خودین اور
تلوارین اور زرہین اور پکڑے جکڑے قیدسے ضرور لاوین قال تراثا بارزین
وکل سے قد اتخذوا منی فتیا قربیا الخطاب لکل من یتانی منه الرویة وبرز
الرجل اذا خرج الی القتال ومنه قوله تعالی ولما برزوا لجالوت وجنوده یکون
من برز الرجل اذا خرج الی الارض الفضاء وضمیر الجمع فی اتخذ والکل حی
فانیسیا ومنه معنی الجمعیة واضافة المخافة الی المفعول والقرین الجلیس الانیس یقول

ببيض حسان من نساء نانخاف عليهنّ ان يقتسمن بين الاعداء ويذللن في البلاد
بالسبي او الهرب فنقاتل عنهن سے في جد وجهد سے گويد كه در پس ما زنان جميل و
شريف ميباشند وازين مي ترسيم كه اگر خدا نخواسته در پنجه دشمنان خواهند
افتاد منقسم خواهند شد ويا خراب وخسته خواهند گرديد چنانچه جانبازي ميكنيم
در حفظ وحمايت آنان دقيقه فرو نميگذاريم يعني ہمارے پچھاڑی گورے گورے
بھلی بيبياں ہوتی ہيں جنکی بٹنی يا خراب وخستہ ہونيگا انديشہ ہوتا ہے چنانچہ
ہم اونکو بچاتی ہيں اور مرنے مارنے ميں کمی نہيں کرتے قال اخذن على بعولتهن عهدا
اذا لاقوا الكتائب معلمينا يقال اخذ عليه عهدا وميثاقا اذا اقسم عليه ومنه قوله تعالی
وقد اخذ عليكم موثقا والم يوخذ عليهم ميثاق الكتاب والبعولة الازواج جمع بعل و
الكتائب الجنود والمعلم اسم مفعول من اعلمه بعلامة يعرف بها وكانت العرب تفعل ذلك
قال مبيت الفوارس المعلمين تحت العجاجة فدي خالي وعم يقول اخذن عهدا على الازواج
وعزمن عليهم حين لقاءهم الجنود المعلمين بعلامات يعرفون بها سے گويد كه شوهران
خود را وقتی سوگند ميدهند وسخت عهد ميگيرند كه شوهران ايشان بقتال لشکرهای
علامات ونشان برخيزند يعني جب خاوند اونکی علامتوں والی لشکروں کی
مقابلہ پر کمر باندھتی ہيں تو وہ انہوں سے عہد ليتی ہيں اور قسميں ديتی ہيں قال ليستلبن افراسا
وبيضا واسرى سے في الحديد مقرنينا اللام داخلة على جواب القسم المستفاد
من اخذ العهد كما في قوله تعالى واذ تاذن ربك ليبعثن عليهم فان تاذن ربك جری

الروس مثل الرصایع اذا ابلین و خلقن سے گوید کہ بر گستوان پوشیدہ در معرکہ جنگ در
مے آیند و بسان گوے لگام کہنہ و پراکندہ مو بر سرے آیند یعنے لڑائی کی کہیت مین پاکہر
پہنی ہوتی ہین اور لگام کے کہنڈے کی طرح بکہرے بالون نکلتی ہین قال ورثنا ہن عن
ابا صدق و نورثہا اذا متنا بینہا کلمہ عن بمعنے بعد کما فی قولہم کابرا عن کابر
واضافہ الاباء الی الصدق من اضافۃ الموصوف المعنوی الی الصفۃ المعنویۃ کما فی قولہ
تعالی مقعد صدق و مبور صدق و ہو بمعنے الاحکام فی الافعال و فیہ اشعار بان آباء و
کانوا فرسانا ایضا والایراث متعدی الی مفعولین کالتوریث یقول ملکناہن بالوراثۃ بعد
آبائنا الصادقین فی الافعال و نورثہا ابناءنا بعد موتنا عنہم کما ملکہا آباءنا عنا و فیہ اشعار
بانہ لا یقدر احد من الناس ان ینزعہا منا ہے گوید کہ چون بزرگان ما مردند ما وارث آنہا
گشتیم و روزیکہ ما خواہیم مرد اولاد خود را وارث آنہا خواہیم گذاشت یعنے جب ہماری بڑے
مرگئے تو ہم اون گہوڑون کی وارث ہوئے اور جب ہم مرینگے تو ہمارے چہوٹی اونکی وارث
ہونگی قال علی آثارنا بیض حسان نحاذران تقسم او تہونا الآثار جمع الاثر یقال جاء
علی اثرہ ای بعدہ علی رسم قدمہ و فی وصف النساء بالحسن والبیاض اشعار بوجہ
القتال عنہن وکانت العرب اذا ارادوا القتال یقیمون نساءہم خلفہم لیقاتلوا عنہن مخافۃ
علیہن و خشیۃ عار و خزی منہن قال عمرو بن معدیکرب ابیات لما رایت نساءنا
یفحصن بالمعزاء شدا و بدت لمیس کانہا بدر السماء اذا تبدت نازلت کبشہم و لم ار من نزال الکبش بدا
و نحاذر معروف و تقسم مجہول من قسمہ و بان فعل و الالف للاشباع یقول و یکون حلفنا

حیاض نحر کما الریاح اذا جرین علیہا سے گوید کہ شکنہای آن زرہ ہا فراخ بہ جوہای
آبگیر ہا می ماند کہ بجنبانیدن بادہا مے جنبند یعنے اون زرہون کی سلوٹین گویا تالابون
کے لہری ہین جو ہواؤن کے چلنے سے نمایان ہوتے ہین قال وخیلنا غداۃ الروع
جرد عرض لها نقایذ واقبلینا الروع الفزع ویراد بہ الحرب لانہا موضع الفزع
والخوف والجرد جمع اجرد وہو الفرس القصیر الشعر وعرض مجہول والنقایذ جمع نقیذہ
وہو الفرس الذی انقذ من ایدی العدو والتاء للاسمیۃ کما فی الذبیحۃ والافتلاء فطام
الفلو وہو قطع الارضاع عن ولد الفرس والمہر افتلین جمع مونث مجہول والالف للاشباع فیہ
یقول وخیلنا یوم الحرب خیل جرد عرض بانہن نقایذ وقد ولدن فی بیوتنا ثم فطمن میگوید کہ
بروز جنگ اینچنین اسپان مارا حے بردارند کہ موے اندام شان بسیار کم و خوزد و واقع شدہ
و باین شہرت یافتہ کہ رہانیدہ ما و خانہ زاد و نعمت پرورد ہا ست یعنے لڑائی کے دن ایسے
گہوڑے ہمکو اوٹہاتی ہین جنکی بال بہت کم اور جگہ جگہ مشہور ہین اونکو ہمنی چہوڑا یا اور وہ
ہمارے گہرون مین پیدا ہوے اور وہ وہین پلتی رہے قال ورودن دوائر عاد عنہ
ثم اشتال الرصایع قد بلینا الدارع اللابس الدرع ودرع الفرس
یسمی تجفافا فی العربیۃ وبرگستوان فی الفارسیۃ و پاکہر فی الہندیۃ والشعث جمع
اشعث وہو منتشر الراس والرصایع جمع رصیعۃ بالمہملات الثلث وہی عقدۃ
اللجام عند العذار وفارسیہ گوے لگام وبلین جمع مونث غایب من بلی کرضی
والالف للاشباع یقول یردن موارد الحرب لابسات للتجافیف ویخرجن منہا منتشرات

دماء الاقران وعنی بالقوم ہم الابطال والجوان بالضم جمع الجوان بالفتح یقال للابیض والاسود والمراد ہو الثانی بقول اذا صفت تلک الدروع عن ابطالنا یوماً من الایام رایت جلودہم لکثرة لبسہا سودا ےگوید که چنین زرہا که اگر روزی از بہادران ما برکشیده شود پوستهای آنانرا بباعث کثرت پوشیدن آنہا سیاه ونیلگون به بینے یعنی ایسے زرہین اگر کسی دن ہمارے بہادرون کے بدنون سے اوتارے جاوین تو جلد اونکے اونکی بدات دن کے پہننے سے کالے دیکہے تو قال کان غضونہن متون غدر نصففہا الریاح اذ احسبنہا ضمیر جمع المونث الدروع المستفادة من کل سابقة کما فی قول عنترة شبیت جادت علیہ کل بکر حرة فترکن کل قرارة کالدرہم فان الضمیر فی ترکن لکل بکر حرة والمتون جمع متن وہو الظہر والظاہر والغدر بالضم جمع غدیر وہو الحوض فارسیه آبگیر والتصفیق التحریک بالید والالف فی نصففہا للاشباع وایضاً فیه عیب القافیة کما سبق بقول کان غضون تلک الدروع وامواج وجوه حیاض

بن سالم الخزرجي بقيت وعمتي شتماوا سيافا قين وتجيبا وسال ابو دجانة رض

رسول الله صلى الله عليه وآله يوم احد وقال اعطني السيف يا رسول الله فقال ان تضرب

به حتى ينحني ذكره في الاغاني يقول وكان على رؤسنا بيضات وعلى ابداننا دروع

جلود يمانية وبايدينا سيوف تستقيم تارة وتنحنين سے گوید کہ بر سرہاے ما خودہا

تابان و بر تنہای ما زرہ ہاے چرمی یمانی و در دستہای ما تیغہاے بود کہ گاہی راست

میشد و گاہی کج میگشت یعنی حال یہہ تہا کہ ہمارے سروں پر خود اور ہمارے

بدنوں پر یمن کے چرمی زرہیں اور ہمارے ہاتہوں میں وہ تلواریں تہیں جو سیدہی بہی

ٹیڑہی ہوتی تہیں قال علینا کل سابغة ودلاص ترى فوق النطاق لها غضونا

السابغة الدرع الكاملة الواسعة قال تعالى ان اعمل سابغات والدلاص الملين

ككتاب الدرع اللينة اللامعة والنطاق ككتاب المنطقة ولها حال من غضونا قدمت

عليه لكونه نكرة مخففة والغضون بالمعجمتين جمع غضن وهو كل تثن في ثوب او جلد

فارسیہ شکنج و شکن و منہ یہ سلوٹ یقول وکانت علینا کل درع واسعة كاملة

لينة لامعة ترى لها غضونا اى شكنها فوق النطاق يعنى بر ما ہر زرہ

بود کہ فراخ و تمام و تابان و شکنہایش بالای میان بند آویزان بود یعنی ہم ہر ایک

زرہ پہنے تہے جو چوڑی چکلی اور چکنی دمکتی تہے اور جسکی سلوٹیں پٹکی کے اوپر پڑے تہیں

قال اذا وضعت عن الابطال يوما رايت لها جلود القوم جونا يقال

وضع عنه اذا طرح عنه والمستكن فيه لكل سابغة والبطل الشجاع الذي يبطل عنده

ذلک علی ان بنی بکر لم یکونوا مع المنذر یوم سند ولم یقبل احد علی احد قال ابو بکر بنی
بکر الیکم الما تعرفوا منا الیقینا الیک اسم فعل معنا تنحیو والثانی تاکید
الاول ولما المعنی لم والاستفهام للتقریر ولعل فیہ اشعارا بالحرب یوم ما وقت
فانہ کانت للمغلب علی بکر یقول تنحوا عنا یا بنی بکر ثم تنحوا عنا الم تعرفوا الخبر الیقین منا
اے عرفتم ذلک میگوید کہ اے بنی بکر از ما کنارہ کنید و بکنید شود مرجدا از ما بطو
آمدہ شما بدانستہ اید یعنی او بکر تو الگ ہو تم ہمارے سے الگ ہوجاؤ کیا نے
ابتک نہیں جانا کہ ہم کیسے ہین قال الما لم تعرفوا منا ومنکم کتائب طالعین
دیر یقینا کلا الظرفین حال من کتائب مع کونہ نکرۃ موصوفۃ کما فی قولہ لمیۃ موحشا
طلل قدیم والکتائب جمع کتیبۃ وہو الجند وجماعۃ الخیل من المائۃ الی الالف والالمان
اقتال من الطعن والارتماء المراماۃ وکلا الفعلین جمع مونث غایب یقول الم تعلموا
جنودا یطاعنون ویرامون بینہم وقد کانوا منا ومنکم میگوید کہ آیا شما آن لشکرہا
ندانستہ اید کہ از ما و شما بودند و تیر و نیزہ جنگ میکردند یعنی کیا تمنے ون لشکرونکو
نہین جانا جو ہم تم مین سے تہے اون نیزونکی بوچہار اور تیرونکی مار مارتے برابر ہر سلسلہ
مارتے تہے قال علینا البیض والیلب الیمانی واسیاف یقمن وینحینا
البیض جمع بیضۃ وہو المغفر فارسیہ خود والیلب بالتحتانیۃ فاللام فالموحدۃ جمع کہ درع
الجیاد واجودہا ما یکون یمانیا لان الجیاد فی الیمن تزیع جیدا والانحناء الانحناء
ضد الانحناء یوصف بہما السیوف کنایۃ عن جودۃ الحدیدۃ وشدۃ القتال قال عبید

الشمال سے گوید کہ چون نوبت مقابلہ رسید ما جانب یمین بودیم و برادران عمزاد ما
در جانب یسار بودند یعنے جب دشمن کا سامنا ہوا اور مرنے مارنیکا وقت
آیا تو ہم داہنی طرف تھے اور ہمارے چچیرے بھائی بائین جانب تھے قال فصالوا
صولة فيمن يليهم وصلنا صولة فيمن يلينا الصولة الحملة والتاء فيه
للوحدة وفي بمعنى على والولي القرب يقول فحملوا حملة على من كان يقربهم من الاعداء وحملنا
مرة على من كان يقربنا سے گوید کہ برادران ما بر آنہا حملہ آوردند کہ بقرب ایشان
بودند و ما بر ایشان حملہ آوردیم کہ بقرب ما بودند یعنی وہ اونپر پل پڑے جو اونکی مار پر تھے
اور ہم اونپر پل جو ہمارے داؤ پر تھے قال فابوا بالنهاب وبالسبايا وابنا بالملوك
مصفدينا الاوب الرجوع والنهاب جمع نهب وهو الغنيمة من المال والسبايا جمع سبية و
هي المرأة الماسورة والمصفد كمعظم المشدود بالصفاد وهو ما يوثق به الاسير يقول فرجعوا بالاموال
والنساء الماسورات ورجعنا بالملوك وهم مشدودون في الاصفاد سے گوید کہ
برادران ما مال و زنان آوردند و ما شہزادگان را مقید آوردیم یعنے ہمارے بھائی
مال اور عورتین لوٹ کر لائے اور ہم شہزادون کو پکڑ کر لائے قال في الاغاني ان
نوشروان لما قتل المرار وقد طلب الحارث بن عمرو الكندي فخرج الحارث هاربا فتبعه
المنذر بن ماء السماء في خيل من تغلب وبهراء واياد فلحق الحارث بارض كلب وافاتوا
على ماله واخذ بنو تغلب خاصة ثمانين واربعين من بني آكل المرار فذلك قول عمرو
بن كلثوم ع وآبنا بالملوك مصفدينا ولاكن سياق الكلام في هذه القصيدة لا يقتضي

الحفاظ يوم تبارى تقع الجمايل في الدرين الاسود اى ترتع وجمالهم في
الدرين الاسود ويقول ونحن حبسنا الابل لاغنيه ما في موضع ذى اراط
وقد كانت نوقنا الكبار الغزار الالبان تاكل العشب اليابس او وقد كنا نعلفها
ذلك مى گويد كه ما بوديم كه شتران خودرا در موضع ذى اراط از
چريدن باز داشتيم ونگذاشتيم وحال اين بود كه شتر مادگان كلان وشير دار با
گياه خشك مى خوردند يا آنهارا همين مى خورانيديم غرض كه ما از جاى خود
نجنبيديم يعنى وه هم هى تهى كه موضع ذى اراط مين همنى اونٹنيان كو
روک رکها اور حال يه تها كه همارى بڑى دودهيل اونٹنيان وهان سوكهى
گهاس كهاتى تهين يا هم اونكو وهى كهلاتى تهى قال وكنا الايمنين اذا التقى
وكان الايسرين بنو ابينا الايمنون والايسرون كلاهما مخفف والاصل
اشتمالهما على ياء النسبة والالتقاء كناية عن القتال وعنى بنى ابيه بنى
بكر بن وائل فانهم اخوانهم كما عناهم مهلهل بقوله ع كانا غدوة وبنى ابينا
ثم قوله بنو ابينا يحتمل ان يكون مفردا وان يكون جمع اب فيجمع على ابين قال ع
بكين وفديننا بالابينا فان كان مفردا فالمراد بالاب وائل بن قاسط وان
كان جمعا فالمراد بهم وائل بن قاسط ومن فوقه من الاباء ولا يخفى ما فيه
من الايذان بتفضيلهم على اخوانهم حيث جعلهم في جانب اليسار بقوله
ولما قاتلنا العدو وكنا في جانب اليمين وكان اخواننا هو بكر في جانب

عمل کلیب لبید اعصارا عز سبتة من ذلک الیوم والرفد بالفتح
الاعطاء والاعانة وبالکسر العون والعطاء یقول ونحن رفدنا فوق اعانة المستنفر
یوم اوقدت النار فی راس جبل خزازی وجمعت قبائل معد لها
ـے گوید که روزے که بر سر کوه خزازے آتش افروختند و گروه‌ها پایان
کمر بستند با در اعطا و اعانت کارے کردیم که هیچکس نکرد یعنی جس دن
خزازے پہاڑ پر آگ جلائے گئے اور لوگ جمع ہوئے اکٹھے ہوئے اور
یمن والوں نے لڑائی ٹھہرائی تو امداد و اعانت میں ہم سے وہ بات بن پڑی
جو کسی سے نہ بن آئی قال ونحن الحابسون بذی اراط تسف الجلة
الخور الدرینا حذف مفعول الحابسین لدلالة ما فی المصراع الثانی وتعریف
الخبر باللام للحصر وذو اراط بالضم بین کغراب موضع کانت قد نزلت تغلب
وغیرهم القبائل العدو وسف البعیر اذا اکل بالطرف فمه الیابس سفا او
باب فالفعل ان کان من المجرد فهو للمونث الغائبة وان کان من المزید
فیه فهو للمتکلم مع الغیر والجلة بکسر الجیم وتشدید اللام الابل الکبار یستعمل
فی الواحد والجمع والذکر والانثی فاعل علی الاول ومفعول علی الثانی
والخور جمع الخوارة فهی کالخوار ذی الکثیرة اللبن والدرین الیابس من الحشیش
والدلات لاشباع والحاجة متاع حال وانما تستنزر ذلک لانهم کانوا
لغیر دون به اشعارا بسکونهم وصبرهم قال الحماسی بیت دخل فی دار

اي علی انه یکون الغنم ... ٢٦

المجرور للناس والذمار بكسر المعجمة ما يجب عليك حفظه وحمايته منصوب على المفعول له
باسم التفضيل او بفعل مقدر على اختلاف القولين في عمل اسم التفضيل النصب
في الظاهر يقول وهكذا نحن امنع الناس كل ما يجب علينا حفظه عن المعقر
والمخفل واوفاهم عهدا او يمينا اذا عقدوا عقد الموالاة وما لغوا والاصل انه لا يمنع
احد ذماره مثل المنيع ذمارنا ولا يوف في احد عهده مثل ما نوفي عهودنا
می گوید که بعد از امتحان معلوم و منکشف میگردد که در حفظ آبروے
و ناموس بزرگان و ایفاے عهد و پیمان ها از جمیع مردمان غالب و افزون هستیم
یعنی یہ شعر کے جانچ تول کے بعد یہ بات کھل جاتی ہے کہ نام و ننگ کی
بچانے اور قول قسم کے پورے کرنے مین تمام دنیا کی لوگون سے ہم بہت بڑھکر
ہین قال ونحن غداة اوقد في خزازى رفدنا فوق رفد الرافدينا الغداة
البكرة ويكنى به عن اليوم منصوب على الظرفية واوقد ماض مجهول من الوقد
النار اسند الى الظرف وخزازى بالمعجمات الثلث جبل كانوا يوقدون
عليه النار لدفع عدو او على عزم غارة وفيه اشارة الى حرب كانت بين
معد واهل اليمن وقيل كان من حديثهما ان اخت كليب بن ربيعة كانت
تحت لبيد بن عنق الغساني ملك غسان فلطمها لبيد يوما على امر فكتبت الى
كليب فاجتمعت ربيعة ومن كان معهم واوقدوا النار على خزازى
وكان سيدهم يومئذ كليبا وكان لواء ربيعة في يده ثم التقوا

کو رسی ٹوٹا ہی نہیں جیسے ہم والی وارث نہیں ہین قال متی نعقد قرینا بحبل

تجذ الحبل او نقص القرینا العقد الشد کالعقل والقرن ان یجمع بین البعیرین

فی حبل واحد فاعرینته الناقة المقرونة دالتعقب بین الحمل المقرون والجذ القطع

والوقص کسر العنق بعیف قوته وعزته سیقول سے تقرن ما تستنف بجمل سے حبل

واحد لاتجمع معه بل لایخلوا عن امرین اما ان تقطع الحبل او تکسر عنق قرینها

سے گوید کہ چون شتر مادہ خود را با شترے در رسنی بہ بندیم با او ہر گز

نخواہد ماند بلکہ یا رسن خواہد گسیخت و یا گردن قرین خود خواہد شکست یعنی

جب کبھی ہم اپنے اونٹنی کو کسی اونٹ کی ساتھہ ایک رسی مین باندہین تو وہ

ہرگز ساتہہ اوسکی نہ رہیگی بلکہ یا توڑ سے توڑے یا اپنے ساتھی کی گردن مروڑے

ہذا وقد ذکر فی الاغانی ان عمرو بن کلثوم هذا اغار علی بنی تمیم ثم علی بنی قیس بن ثعلبة

بن بکر ثم مر علی بنی حنیفة بالیمامة وکان ول من آتاه منهم بنو سحیم وعلیهم یزید بن عمرو

بن شمر الحنفی فطعن یزید عمرو بن کلثوم وصرعه عن فرسه واسره وشده فی قدد

قال انت الذی تقول هذا وانشد متی نعقد قرینتنا بحبل البیت اما الی ساقة نک الی ناقتی هذه فاطردکما معاً

فنادی عمرو بن کلثوم یا ربیعة فاجتمعت بنو لجیم بن صعب فنهاه عن ذلک مع

انه لم یکن ذلک وقد وثم حلّه من القد واکرمه وطعمه قال و نوجد تحن امنعهم و

واوفاهم اذا عقدوا المیسینا مضارع مجهول من وجد و نحن تاکید ذالاثر

تفضیل المانع یحال الاوسی فی تفضیل الوافی من وفاه اذا وفاه و الضمیر

دشمنون سے باشیم ستمگر ابنا از خود ستم وستم کشنده اوز درد والم بانه
سے دایم لطیفہ اوس ذو البرہ کے داشت مجھکو پہونچی جیسکے باتین تیر سے کانوں میں
پڑی ہیں اور اوسکے وہ دکہ ہی کہ اج تک ہم لوگ تنون اور ہانہ تون سے
بچی ہے اور والہ کو دیتے اور مقتولون کو برابر جنتا سے ہین قال وهب

قتلنا الساعي كليبا فاي الجبال الثقلة وليتا ارادتقتيل المحسن من الغير
بني تغلب اوسه فاقة والنعم الحر والفرس البيرة والساعي هو ربيعة الافقر
عصيتهم وكليب عطف بيان وهو كليب بن ربيعة ولقب كليب لانه كان قد جرو
كليب كان اذا نزل منزلا اوكاله رسة ذلك الحجر وقيل سمى فلا يرد الضب
الا باذنه ولكنه لعلته في الحية حتى ضرب المثل الا باذنه عسى ابو النسر
انتم الاحجون الا بامره ولاتجزون الا باذنه والامرين يد عبد الله والتجني احدهما
بجليته والصيد احسب ما كان من شاء حس من مرة واسمه من ذي الحسن
الشيبة المنتهي بالسيل الاستقاة يحانه في قوله تعالى ومن يرغب عن ملة ابراهيم الا من
سفه نفسه ولبيد وعليب اذا ما كان وحيا خسر ثقول وما الشمائل في المرة
المذكور المتصل بالمد العزيز كليب بن ربيعة ثم من تغلب الا الشعر وعصيتها
سے گو میرکہ شیر انہیں ذو البرہ اذ کیہ با نسب ان کتب الیہ حیہ
بوده که اصطلاح وحمایت شده جیسکو دے کیا اور شرافت اگر ہا ہے جیبا
تیغیم سینے ہم تین سے لیے پیدا ہو احمد سلیم کلیب جو بجے کہا پہ

موروثی داستان گویون کے لیے عمدہ ذخیرہ ہے قال عتابا و کلثوما جمیعا

بہم نلنا تراث الاکرمینا یقول ورثتہا و بعدے عتابا و نعمے کلثوما جمیعا

بہم لا بغیرہم اصبنا ترکۃ الاکرمین الذین کانوا قبلہم مے گوید کہ مہلہل وزہیر

وعتاب و کلثوم ہمہ را وارث صحیح ہستیم و بدولت این بزرگان میراث از

بزرگان پیشین یافتہ ایم یعنی ہم مہلہل اور زہیر اور کلثوم اپنے باپ اور

عتاب اپنے دادے کا والی وارث ہون اور خاص انہین بزرگون کے ذریعہ سے

پہلی بزرگون کے ترکہ کو ہمنے پایا قال وذا البرة الذی حدثت عنہ

بہ نحمی و نحمی المحجرینا عطف علی ما قبلہ والبرة فی الاصل حلقۃ انف

البعیر وذو البرة لقب کعب بن زہیر بن تیم بن اسامہ بن مالک بن بکر من تغلب

لعدة شعیرات کانت علی انفہ وحدثت مجہول والخطاب لعمرو بن ہند وحماہ حمایۃ

منعہ وکفہ والفعل الاول مجہول والثانی معروف ویجوز ان یکون کلاہما

معروفا والغرض من التکرار ہو الدوام کما فی قول الحماسی ع یا دہے ویا دے

الیہ الکلب والربع والمحجرین بتقدیم الجیم علی المہملتین قد مر بیانہ فی ہذہ

القصیدة یقول ورثت ذا البرة الذی حدثت یا عمرو عن قوتہ وجلادتہ

بہ کنا نمنع عن الضیم والذل ونمتنع ونمنع الظالمین عن الظلم والمظلومین

عن الظلامۃ مے گوید کہ من میراث ذوالبرة کہ حدیث شان وشوکت

وزور وقوت او شنیدہ رسیدہ ام وبدولت او خود محفوظ و

اقسم بالکریم اباح لنا حصون الشرف قہرا و غلبة ـــ هے گوید کہ ما محمد ال کلثوم
بن مالک بزرگی علقمہ بن سیف را بوراثت یافتہ ایم وا او بزور و زبردستی حصون
شرف بر ماے مباح وسکن ساختہ یعنی علقمہ بن سیف کی بزرگی سے
ورثت مین اوسکی بڑائی ہمکو پہونچی اوسنے زور و زبردستی سے بڑائی کے گوشے
ہمارے قبضہ و تصرف مین دیے قال ورثت مہلہلا والخیر منہ زہیرا نعم
ذخر الذاخرینا اراد بہ مہلہل بن ربیعة جدہ الفاسد وان سمیت لیلی کا نانا اسم
والخیر عطف علیہ واللام فیہ زائدة وانہ لا یجوز الجمع بین اللام ومن افعل التفضیل علی الخیر
قلت یجوز ان یکون افعل التفضیل مجردا عن معنی الاسم متعلق بکلمة من اسمی والخیر خبرا
منہ وزہیرا عطف بیان للخیر وزہیر بن جشم بن بکر وانما قال الخیر منہ لانہ
کان سیدا مہلہلا وسید بنی تغلب فی وقتہ والذخر بالضم الذخیرة وسعی
الذاخرین الذین یذخرون احادیث السابقین عندہم فیذکرون ما یشاؤون منہا
والمخصوص بالمدح محذوف والجملة فی محل النعت او استیناف یقول ورثت مجد
مہلہل بن ربیعة والخیر منہ زہیر بن جشم نعم ذخر الذاخرین حدیثہ او
ماورثتہ نعم ذخر الذاخرین ـــ هے گوید کہ شرف مہلہل کہ جد فاسد من است و
بزرگی زہیر کہ از مہلہل بہتر بود بوراثت یافتیم ذکر خیر ایشان ذخیرہ یا آنچہ
از آنچہ یافتہ ایم بہترین ذخائر داستان گویان است یعنی مین اپنے نانا
مہلہل اور اوس سے بہتر زہیر کا والی وارث ہون ذکر خیر اوسکا یا میرا شرف

انگشتش بر خود پیچیده بر گردد و آواز شکستن برنیاید گردن و جانب پیشانی سے راست کننده
مشابہ یعنی الٹی گرہی چوب اوسکی ہے کہ جب سیدھی کرنے پر آتی ہے
اور ٹوٹی ہو جاوے تو بہت بولے چنانچہ سیدھی کرنے والے کی گردن کا
پیچھا اور اوسکی ماتھے کی جانب کو زخمی کرے قال المفضل حدثت سے

جشم بن بکر ینقص فی خطوب الاولینا الاستفهام للانکار
والظرف الاول متعلق بنقص والثانی والثالث بحدثت وهو ماض مجهول و
النقص الخسران فی العقل والدین وعنی بالخطوب الحکایات یقول لقد غلبت شیا
مما کان لنا من العز والشرف نحن حدثت یا عمرو بن هند فی حکایات السابقین
بنقص واقع فی رجال بنی جشم بن بکر میگوید که آنچه حقیقت بود من بیان کردم
پیشتر چه ای در حکایات پیشینیان شنیده که نقصانی در عقل و دین بنی جشم
بن بکر رسیده باشد یعنی جو حقیقت تھی وہ ہم نے بیان کی گئے پھر کیا
تونے اگلی لوگوں کی کہانیوں میں کبھی سنا ہے جشم بن بکر کے دین و حرم اور
اوسکی سمجھ بوجھ میں کوئی کمی آیا ہو قال ورثنا مجد علقمة بن سیف

ابا ح لنا حصون المجد دینا المجد والشرف علقمة بن سیف التغلبی احد
بنی عتاب بن سعد بن زہیر بن جشم بن بکر و کان سیدا کریما جوادا سخیا و
المباءة ضد الخطر والمعنی المتهیز لقصبة منصوب علی انه تمیز والجملة استئناف و
یحتمل ان یکون حالا بتقدیر قد یقول ورثنا ال کلثوم شرف علقمة بن سیف

الانقباض ومنه قوله تعالى اشمأزت قلوب الذين لا يؤمنون ودواه وعنه اذا عرض وناسى والعشوزنة تانيث العشوزن بالمهملة فالمعجمة فالواو فالزاء المعجمة فالنون كسفرجل الصلب الشديد حال من المستكن في ولته والزبون بالمعجمة فالموحدة فعول من الزبن وهو الدفع يستوي فيه المونث والمذكر كما تقول في صبور يقول اذا اخذ الثقاف نقيا تقا ليخرج ما فيها من الميل والاعوجاج ابت وانقبضت عنه واعرضت وابت منه وهي صلبة شديدة ودفعته ما نعة مے گوید که في نيزه ما چنان سخت و درشت افتاده که چون اشکنجه آله راست کردن نیها و بر او گیرد تا که کجی او برآید و بدو راست بیاید مر او خود منقبض گردد و روگردانی نماید و بر کجی خود بماند و حال این باشد که بسیار سخت و دور افکن باشد یعنی ہمارے بھالی کی چوب ایسی گڑھی ہی کہ جب باندہ اوسکو پکڑے اور سیدھا کرنا چاہیں تو منہ پھیر بیٹھی ایسے حال میں کہ بہت سخت اور ہٹانی والے ہو وے قال

عشوزنة اذا انعلمت رنت لشج و مما المثقف والجبين الانقلاب التحول عن الوجه والارنان التصويت والجملة جواب اذا والشج بالكسر الجرح والجملة حال والقفا والعنق والمثقف اسم فاعل من تقويم الرماح بالثقاف والجبين كلا من الجبهة او شمالها والالف واللام عوض المضاف اليه وهو ضمير المثقف وتمام الجملة نعت عشوزنة يقول صلبة شديدة اذا تحولت عن جانب الوجه عند عض الثقاف بها صوتت لصلابتها وابارها وهي كسرت قفا المقوم وجبينه مے گوید که چنان درشت که چون ہنگام گرفت

لامک حتی تہددنا وتوعدنا مے گوید کہ اے عمرو بن ہند از بکیہ حرف
غمازان مے نیوشی تو مارا مے ترسانی و چشم خشم مینمائی بس کن و قدرے
مہلت دہ چہ کدام روز است کہ ما خادمان و حلقہ بگوشان مادر تو بودہ ایم کہ تو مارا
بدان دعوے میترسانی یعنے تو لوگون کے سکہانے بہکانے سے ہمکو
ڈراتا و ہمکاتا ہی بس جانے دے بہت ہوئے ہم کس دن تیرے مان کی خادم
علام تہے جو تو ہمکو آنکہین دکہاتا ہے قال فان قناتنا یا عمرو اعیت علی
الاعداء قبلک ان تلینا الفاء للتعلیل والقناۃ الرمح و استعیر للعز والعرض
واعیی علیہ الامر صعب و شق وان تلین بدل اشتمال من المستکن فی اعیت
یقول رویدا یا عمرو فان قناتنا صعب علی الاعداء قبلک ان تلین لہم اے لم تذل
لعدو قبلک مے گوید کہ قدرے درنگ کن و تہدد درا گذار چہ نیزہ ما پیش از
عہد تو ہم پیش دشمنان نرم نگردیدہ غرض کہ ما گاہے خوار و ذلیل نشدہ ایم
یعنی اے عمرو بن ہند اس بات کو چہوڑ اسلئے کہ تیرے عہد دولت سے پہلے
ہمارا بہالا دشمنون کی لچکانے سے لچا نہین غرض کہ ہم کسی سے دبے نہین
قال اذا عض الثقاف بہا اشمأزت وولتہ عشوزنۃ زبونا العض
معروف یعدے بالباء و بعلے و بنفسہ والثقاف بالمثلثہ فالقاف فالفاء
لکتاب حدیدۃ یسوی بہا قصبات الرماح معونۃ النار فارسیۃ اشکنجہ ہندیۃ
بانکہ ومنہ التثقیف وہو تقویم الرماح بہ وعضہ بالرماح کنایۃ عن تقویمہ والاشمئزاز

خطة مراده لک یا عمرو بن هند نکون خدامًا و اتباعًا لمن هو دونکم و نایبکم فی ملک
الحادثة او فی نسبل مے گوید که اے عمرو بن هند بکدام وجه ارادت شما فرمانبردار پیشکار
شما در آن واقعه یا در میان خود گردیم یعنی کس اراده یا کس بات پر اے عمرو بن
هند اوس قصه مین یا اپنے بهائیون مین تمهاری پیشکار کی هم فرمان بردار هو جاوین

قال بای مشیة عمرو بن هند تطیع بنا الوشاة و تزدرینا الباء فی بنا
صلة للوشاة فان الوشی یتعدی بها قال ع وشی بک عندے کل واش
تزدرینا والازدراء الاحتقار قال تعالی تزدری اعینکم یقول بای مشیة یا عمرو
بن هند تطیع الذین یشون بنا الیک و تحتقرنا مے گوید که بکدام اراده و
بکدام باعث قول غمازان می شنوی و بچشم حقارت در ما مے نگری
یعنی کس بات پر تو لگانی بجهانے والو کی بات مانتا هے اور هم کو حقارت
کی نظرون سے دیکهتا هے قال تهددنا و توعدنا رویدًا متی کنا لامک
مقتوینا رویدًا معناه مهلا و یحتمل صفة مصدر محذوف اے امهلنا امهالًا
رویدًا و متی للاستفهام و معناه الانکار و المقتوی نسبة الی المقتی بالقاف
فالفوقانیة و هو حسن خدمة الملوک و کان الاصل مقتویین بتشدید التحتانیة
ولاکن خفف کما قیل فی الاشعرین و الاعجمین وخص امه بالذکر لما انه کان
معروفا بها علی ان فیه نوع تحقیر یقول تهددنا یا عمرو علی قول الوشاة
و توعدنا بما لا یلیق بنا مهلا عن ذلک فانا متی کنا اے لم نکن قط خدامًا

ان تخشعنا لاحد وانا قد کسلنا فی امرنا ما تخشعنا وما کسلنا سے گوید کہ باید کہ ہیچ
قوم این نفہمد کہ با پیش کسی سر فرود آوردیم و در کارے کاہلی بکار بردیم چہ ما گاہے
چنین نکردیم یعنی کوئی قوم اپنے جی مین یہہ نہ سمجھے کہ ہم کسیکے ذلیل ہو گئے
یا کسی بات مین ڈھیلے پڑ گئے ہم کسی سے نہین دبے اور کبھی ڈھیلے نہین پڑے

قال الا لا یجہلن احد علینا فنجہل فوق جہل الجاہلینا یقال جہل علیہ اذا اظہر
علیہ جہلہ ونجہل منصوب علی انہ جواب النفی او مرفوع علی الاستیناف والاول
اولی وعنی بالجہل المجازات علیہ قال تعالی جزاء سیئۃ سیئۃ وفوق نعت مصدر
محذوف یقول الا لا یجہلن علینا احد من الناس فنجہل او فنحن نجہل علیہ جہلا
یکون فوق جہل الجہال ای نجازیہ بجہل اشد من جہلہ سے گوید کہ باید کہ
ہیچ کس بر ما جہل خود ظاہر نکند تا کہ ما جہل کنیم کہ بیش از جہل جاہلان باشد
یعنی کوئی ہم پر جہل اپنا نچلاوے کہ ہم بڑھ کر اوس سے جتاوین قال

بای مشیۃ عمرو بن ہند نکون لقیلکم فیہا قطینا المشیۃ الارادۃ ولا بعد
ان یکون مونث مشی معناہ شاء ویکون نعت محذوف کخطۃ وخصلۃ والقیل بفتح القاف
من یکون دون الملک الاعظم وضمیر الجمع للواحد المخاطب علی جہۃ التعظیم وجوزوا
ذلک فی الخطاب والتکلم و روسنابدل فیہا فینا والقطین الخدم والممالیک والاتباع للواحد
والجمع والبیت یدل علی ان ہذہ القصیدۃ انشدت بین یدی عمرو بن ہند کما
یشہد بہ الخطاب اللہم الا ان یکون ذلک فی التصور یقول بای مشیۃ او !

فمنعن فی الغارات علی عنبر ما منتشرین ہست گوید که روزی که بر ایشان بنی
اندیشیم همه تن مصروف غارات میشویم یعنی جس دن ہمکو اپنے بال بچون کی فکر
نہین ہوتی تو ہم گاتیان باندہکر ادہر اودہر دہاڑتی مارتی ہین قال براس من بنی
جشم بن بکر ندق به السهولة والحزونا البار متعلق بمنعن والراس السید و
جشم کصرد بن بکر بن حبیب احد اجداده کما مر ودق الارض وطارها والبار للمصاحبة
کما فی قول المتنبی ع تدوس بنا الجماجم والتریبا والسهل الارض اللینة کالسهلة
یجمع علی السهولة والسهول والحزن نقیضه یجمع علی حزون والحجة تجاههما لغت رئیس
ثان والظاهر انه اراد بهما معناهما الحقیقیان وقیل اراد بهما الضعاف والاقویاء لقوله
فمنعن فی الغارات بسید عظیم من بنی جشم بن بکر نطأ به الارض اللینة والصلبة او
الضعاف والاقویاء می گوید که همراه سالاری که از آل جشم بن بکر باشد و بمهتی
زمین نرم و سخت و یا ضعیف و قوی را پامال می کنیم یعنی اکیلا اپنے
سردار کی ہمراہی ہین جو جشم بن بکر بن حبیب کے آل داولاد مین سے ہوتا ہے اور
ہم لوک اوسکی معیت مین نرم سخت زمینون یا ضعیف قوی لوگون کو روندتی
ہین قال الا لا یعلم الاقوام انا تضعضعنا و انا قد ونینا الا حرف تنبیه ولا لام
نہی غایب مذکر بدلیل الاکتفاء علی ما یاتی واللام فی الاقوام للجنس فنظر
معنی الجمعیة والتضعضع التخشع والونی الکسل والفترة وهو من حد رمی یرمی
فیلزم اختلاف الفتحة والکسرة وهو عیب یقول الا لا ینبغی للقوم ان یعلموا

میرانیم ویا با پسران ایشان از جانب پسران خود می ستیزیم یعنی ہم سارے
لوگون سے مقابلہ کرتے ہین اور حال یہہ ہے کہ اُنکی بیٹہون کو اپنے بیٹون سے
ماریں اُٹہاتی ہین یا اُنکی بیٹیون سے اپنے بڑون کی جانب سے لوٹتی ہین

قال فاما یوم خشینا علیہم فتصبح خیلنا عصبا ثبینا الفا للتفضیل ومفعول
الخشیۃ محذوف فانہ یقال اخشی علیک ذلک وعلی الخیل الفوارس والعصب جمع
عصبۃ وہی من الخیل والطیر والفرسان مابین العشرۃ الی اربعین والثبون جمع ثبۃ
وہی الجماعۃ المتفرقۃ واکثر مایستعملان معا قال عدی ع خیدبۃ ینتحی عصبا ثبینا
یقول فاما یوم خشینا علیہم شیئا من آفات الغارات فنصیر فرساننا جماعات متفرقۃ
فی مکامن متعددۃ لئلا یصیبہم ضرر سے گوید کہ لیکن روزی کہ بر پسران
خویشتن اندیشہ غارت وآفت می کنیم سواران ما جابجا متفرق میگردند ودر
کمین اعدا مہیا شوند یعنی جب دن ہمکو یہہ کہٹکا ہوتا ہے کہ ہمارے بچون پر
کسی کا ہاتہہ پڑے تو ہمارے سوار ادہر اودہر پہیل جاتی ہین اور دشمن کی گہات
مین رہتی ہین قال واما یوم لانخشی علیہم فمعن غارۃ متلببینا یقال امعن
فی الامر اذا دخل فیہ غایرا وخاض فغارۃ منصوب بنزع الخافض والتلبب التہیۃ
والاصل فیہ شد اللبۃ ای الصدر بالثوب ویقال لذلک الثوب او لتمکہ اللبیبۃ
فی الہندی کاچھی وکانٹرا وکانوا یفعلون ذلک عند عزم الاغارۃ قال المتنخل
ہیت وہ سلاموا دتلببوا ان التلبب للمغیر یقول واما یوم لانخاف علیہم شیئا

مجربيها الشبان جمع شاب والظرف متعلق بنفيها والردينية ردية الثعلب والقتل
معروف واراد به العيم المجهول والمعلوم فان كليهما ممدوح قال تعالى يقاتلون في سبيل الله
فيقتلون ويقتلون والمجد الشرف والشيب جمع اشيب والاشيب بياض الشعر واراد بهم
الكهول والمجربين اسم مفعول والالف للاشباع يقول نفينا الكتيبة مشايخ وشبانا
يرون ان يقتلوا او يقتلوا في المعارك عزا وشرفا لهم وكهول جربوا في المواطن
يعني بجوانانيكه كشتن وكشته شدن را فخر خود ميدانند وپيرانيكه كارزار كرده و دو
جنگ ازموده اند يعني ابھی كبھرو جوانوں کے ساتھ جو مارنے مرنے کو فخر اپنا سمجھتے ہیں
ایسی بڈھوں کی ساتھ جو لڑائیوں میں ہمیشہ کبھی رہ چکے ہیں قال حديا الناس
كلهم جميعا مقارعة بنيهم عن بنينا الحديا بالمهملتين فالتحتانية المشددة
كالثريا مصدر بمعنى المنازعة والمعارضة اضيف الى المفعول وحذف فعله
كما في ساير المصادر المضافة كمعاذ الله وضرب الرقاب فهو منصوب ويجوز ان يكون
مرفوعا على الخبرية كما في قولهم انا حديا اي معارضك وجميعا منصوب على الحال
والمقارعة المقاتلة حال بتاويل الصفة كما في قوله تعالى اسرافا وبدارا اي مسرفين
مبادرين وعدي يعني لتضمنه معنى المدافعة ويجوز ان يكون عن تعليلية يقول
نعارض الناس كلهم اجمعين او نحن معارضوهم جميعا مقاتلين ابناءهم عن ابنائنا بالقتال
او مقاتلين ابناءهم عن جانب ابنائنا ميگويد كه ما معارض ومقابل جميع
مردمان هستيم وحاليكه پسران ايشان را بقتال از پسران خود دو

والاستناف بالمهملة فالنون احكام الامر ونيقال غي بالاستناف اذا تحير في امره
صرح به في الصراح ومن سببيه واراد بالهول الامر الهائل والمشبه اسم مفعول
من شبه له اذا مثل له وفاعله ايكون وكان تامة والالف للاشباع والنصب
الشي وضعه ورفعه والجملة جواب اذا ومثل رهوة نعت محذوف ورهوة بالراء
المهملة جبل ممنع من الصرف للعلمية والتانيث والعدد العدة والشوكة
بالمحافظة المحافظة على الاحساب ونفتخر به فوالي بليته النيس اكرم خلق الله قد
علموا عند الحفاظ هو عمرو بن جنجود منصوب على انه مفعول له وكث عطف على بنصبا
ان كانت كان عفيفة والا فهذه الجملة بيان للواقع وتقريب الخبر للصدر
يقول اذا التبس امر على قوم وتحيروا فيه من خوف امر هائل مثل لهم
مثل جبل رهوة ذات عدد وشوكة محافظة على احسابنا ولم نزل كذلك
چون قومے بباعث امری سهمگین که قریب الوقوع باشد حیران و سرگردان باشند
محافظت احساب قدیمه لشکری قایم سے کنیم که بسان کوه رهوه ثابت شده و عدد و
داشته باشد وازهمه سبقت می بریم وما پیوسته سابق وغالب می باشیم چنانچه گفته
دتم ایسی مصیبت کی بادے جو ایسی آئی ولسے ہے کہ گویا انکھوں کی سامنی کھڑی ہے
گھبراتی پھرتی ہو تو ہم اپنی پرانی ناموری بچانے کی سے لئے ایک ایسا لشکر کھڑا کرتی
ہین جو رہوہ پہاڑ کے مانند مضبوط ومستحکم اور عدت وشوکت کا پورا ہوا اور ہم
سب سی اگی رہتی ہین قال شبان یبودن اقتسل عمدا وشیبا في الحرب

اجابہم یوم الحدیقہ ... کان ... [illegible] ... اسے کان
سے ... [illegible] ... کان ... [illegible]
دنیا الخوارق ... [illegible] ... کہ ... ان کے چہرے
... [illegible] ... ان ... [illegible]
... [illegible] ... ا ... [illegible]
کہ ... [illegible] ... جو ... ہوتے ہیں اور
... [illegible] ... کان ... [illegible]
اور ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible] ... کان ... [illegible]
... [illegible] ... گر ... [illegible]
... [illegible] ... گر ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

والظاهر ان الجملة بيان لما سبق من المتبع اي شئ حال من ضمير المتكلم في تبع
او كلام مستانف والبر الكبير ضد العقوق والظرف متعلق بالفعل اي نقتلهم
في عقوق فان قتل الاخوان عقوق الوالدين وما ذا معناه اي شئ وتبتغوا يحتمل
ان يكون اصله تبتغونها فحذفت نون الاعراب وحذفها شايع قال ع دائم كيدهم
في صدورهم وقال ع ابيت اسري وتبيتي تدلكي اي تبيتين تدلكين ويكون
هو على الاصل والالف للاشباع ومتعلقه محذوف يقول نقطع رءوسهم في امر العقيد
عنهم من بر بالوالدين حيث قتلوا كليبا فعقوا اباه جدهم الاعلى بقتله ونحن في عقوق
حيث نقتلهم وهم اخواننا وما ابيتنا فلا يدرون اي شئ تبتغونه یعنی گوید که سرهای
ایشان بدین جرم عقوق که کلیب را کشتند و اهل جد بزرگوار خود را رنجانیدند میبریم
و ما در حالی که عاق جد بزرگوار خود هستیم چه قتل برادران عقوق جد و پدر میباشد پس
ایشان نمیدانند که بکدام چیز از ما پناه بگیرند یعنی ہم انکی سروں کو اهل جد بزرگوار
کی ستانی کی سزا کے لئے جو کلیب کی قتل سے ناشی ہوا کاٹتے ہیں باہم عقوق کی حالت
میں یہہ کام کرتی ہیں اسلئی کہ بہائیوں کا قتل کرنا باپ دادوں کا ستانا ہے پهر وه
گبرانے کی باعث پناہ کی جگہہ نہیں پاتی ہیں اور سخت حیران ہیں قال کان سیوفنا
منا ومنهم مخاريق بايدي لاعبينا الظرفان اعني منا ومنهم كلاهما تفسير لضمير
المتكلم المجرور بالاضافة والمخراق ثوب يلف فيضرب به ويلعب به الصبيان يشبه
به السيف في الخفة والضرب به باللعب بالمخراق قال قيس بن الخطيم الاوسي بيت

آتی ہے اور ہم لوگ اوسکی لئی لڑتے مرتی ہین تاکہ وہ پورے پورے کہل جاوے

قال ونحن اذا عماد الحی ضربت علی الاحفاض تمنع من یلیہا العماد جمع عمادة وہی
الابنیة الرفیعة ومنہ قولہم طویل العماد واراد بہ خیام الحی القوم والحزد لیسقوط والاحفاض
جمع حفض بالمہملة فالفاء فالمعجمة متاع البیت واثاثہ ویقال للبعیر الذی یحمل علیہ المتاع
البیت واثاثہ وروی عن الاحفاض ای یعنی الاول یلائم الاولی ویکنی بسقوط الخیام
علی امتعة البیت عن تقویضہا علی عزم الارتحال والمعنی الثانی یناسب الثانیة
ویکنی بسقوط الخیام عن الحمولات عن الخوف والاسراع فی الہرب او عن النزول
فی منزل ومعنی یلیہا یقربہا والقرب یعم الجوار والنسب وکبعہا بنو بکر بن وائل فانہم کانوا
جیران تغلب واخوتہم لان ابا ہما بنو شیبان منہم یقول اذا سقطت الخیام من القوم
علی اثاث البیت بان تقوض علی عزم الارتحال او سقطت عن حمولات الابل عند
الفزع او حین النزول تمنع من یقربہا من الاعداء سے گویدکہ چون خیمہای
قوم از جای خود برکندہ بر اسباب خانہ بیفتد ورحلت کردہ شود یا بحکم اضطراب
خوف عدو یا برآہنگ قیام ونزول از شتران بارکش بیفتد بوقت تطاول دشمنان
قرب وجوار را کوتاہ سے سنیم یعنے جب قوم کی ڈیرے ادہر سے ادہر گرے سامانون پر
گر لگین اور کوچ کی ٹہہرجاوے یا گبراہٹ کی مارے یا اوترنے ٹہہرنے کی ارادہ
پر اسباب اونٹون سے گرے تو پاس پڑوس کی دشمنون کو روکتی ہین قال ابخید
روسہم فی غیرہ فما یدرون ماذا اتقوا الحجة بالجیم فالدال المہملة القطع

ہم دشمنوں کی سروں کو تلواروں سے چیرتے ہیں اور گردنوں کو ناڑی کی طرح
کی طرح کاٹتے ہیں چنانچہ وہ باریک ستی جاتی ہیں قال فالان لیعض [illegible]

[illegible] علیاء [illegible] الماء [illegible] بالکبر [illegible] و
[illegible] علی [illegible] یقال [illegible] والماء [illegible]
والرمح [illegible] یقال [illegible] ان [illegible]
[illegible] الی الخارج سے گویا کہ گاہی کسید [illegible]
کہی آید وچون [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] کہ جب کوئی [illegible]
[illegible] اوسکی [illegible] ہے اور انجام اوسکا [illegible]

قال [illegible] المجد قد علمت [illegible]
[illegible] من الآباء والاجداد [illegible]
ویقال [illegible] الاعداء بالطعان [illegible] الفعل [illegible]
[illegible] الاشیاء [illegible] علمت [illegible] الشرف من آبائنا
الکرام [illegible] بالطعان [illegible] علی [illegible] سے گویا کہ [illegible]
[illegible] طعان [illegible]
سے [illegible] اور [illegible] سے [illegible]
[illegible] کہ [illegible] سے [illegible]

کاٹتی ہین جو صیقل کے خوبی سے چمکتی دیکھتے ہین اور سرون کو گھاس کی طرح

کاٹتی ہین قال کان جماجم الابطال فیہا وسوق بالاماعز

یرتھینا الجمجمۃ القحف فارسیۃ کلہ وہندیہ کھوپری یجمع علی الجماجم وجمجم والبطل الشجاع الذی یبطل جراحتہ وبہدر او یبطل عندہ دماء الاقران والمجرور للحرب والاوق

ثقل البعیر یجمع علی وسوق والامعز بالمیم فالمہملۃ فالمعجمۃ المکان الصلب والاماعز جمعہ والارتمار مطاوع الرسم یقول کان تخوف الابطال الذین قتلوا فی

تلک المعرکۃ کانت احمال ابل یرتمین بالامکنۃ الصلبۃ من موضع الی موضع

سے گوید کہ کلہ ہای بہادرانیکہ دران معرکہ کشتہ شدہ بودند بیار ہای شتران

می ماند کہ بر زمینہای اینجا دہشت انجا افتادہ باشد یعنی کھوپریان اون دلاورونکی

جو وہان مار گئی تہی اونٹون کے بوجہ معلوم ہوتی تہی جو کرڑی زمینون پر ادہر

اودہر پڑی ہون قال تشق بہا روس القوم شقا وتختلب الرقاب تحلیا

الضمیر المجرور للسیوف وعنی بالقوم الاعداء کما فی قولہ تعالی ولا تہنوا فی ابتغاء القوم وشقا مصدر موکد والاختلاب بالخاء المعجمۃ قطع الکلاء ومنہ المخلب للمنجل الذی

یقطع بہ الکلاء کالاختلاء ومنہا لازم کما فی قول عنترۃ ع وسیوفنا تختلی الرقاب

فتختلی ای تنقطع لقول تشق بالسیوف روس الاعداء شقا فاحشا وتقطع بہا

الرقاب قطع المخلب الحشیش فتنقطع سے گوید کہ سرہای اعداء را بدان تیغہا

سے شکافیم وگردنہا را چون گیاہ تازہ می بریم چنانچہ بریدہ میشود یعنی

هجوم سے آرند بضرب شمشیر اشیا نرا مے زنیم یعنے جب تک دشمن ہم سے نیزہ
کی مار پر رہتے ہین تو ہم نیزہ لگاتے ہین اور جب وہ ٹوٹ کر ہم پر گرتے ہین تو پھر تلوارون

سے مارتے ہین قال نسمر من قنا الخطی لدن ذوابل او بیض تحتلینا السمر جمع
اسمر افعل صفة من السمرة وہی احد الوان الرمح والظرف متعلق بنطاعن و
القنا جمع قناة وہو قصب الرمح ویراد بہ الرمح والخطی نسبة الی الخط وہو مقام السفن
فی البحرین تنتسب الیہ الرماح لانہا تباع فیہ لا انہ منبتہا وعنی بہ التاجر الخطی ولا یبعد
ان تکون اضافة الموصوف الی الصفة علی قول من یجوزہ واللدن بالضم جمع
لدن بالفتح وہو اللین المضطرب والذابل الدقیق الیابس یجمع علی ذوابل وکلمة
او بمعنی الواو کما فی قول الشاعر بیت سیان کسر رغیفہ او کسر عظم من عظامہ و
البیض بالکسر السیوف المصقولة والجار والمجرور متعلق بنضرب او البیض بدل من
السیوف باعادة الجار والاختلاء بالمعجمة قطع الخلاء وہو الکلاء فارسیتہ گیاہ و
استعیر لقطع الرؤس والاعناق یقول نطاعن برماح سمر من رماح التاجر الخطی
لینة مضطربة دقیقة یابسة ونضرب بسیوف مصقولات نقطعن الرؤس قطع الکلاء الرطب
مے گوید کہ ما دشمنان را بدان نیزہا میزنیم کہ پختہ رنگ و باریک و لرزان واز
نیزہای نی فروش خطی میباشد و بہ تیغہا مے کشیم کہ بجلا صیقل میباید وسرہا
چون گیاہ تازہ می برد یعنی ہم دشمنون کو ایسے بھالون سے مارتے ہین جو
چھریری لچکیلی اور خطی سوداگر کے نیزون مین سے ہوتی ہین اور ایسے تلوارون

ویقال للصخرة التی تکبیر عسلیها النبی ردة و استفعیه للحرب والطحون فعول بمعنی الفاعل من الطحن یستوی فیه المذکر والمونث وسمی به الحرب ایضاً یقول عجلنا ما کان ینبغی لکم من القری فاطعمناکم قبیل الصبح حرباً تهلک و تطحن ہمہ میگوید کہ در مہمانی شما حیتی و چالکی بکار بردیم چنانچہ بکمال شتابی پیش از پگاہ جنگی کہ سے شکست و می سائید بطریق ماحضر پیش شما آوردیم یعنی ہمنے بہت جھٹ پٹ تمہارے لئے مہمانی تیار کی چنانچہ بڑے فجر سے پہلے وہ لڑائی بطور مہمانی کے پیش کی جو پیس پیس کر نیست و نابود کرتی ہے

قال نعم اناس بسنا ونعف عنہم ونحمل عنہم ما حملونا اراد بالاناس الاخوان یقول ہم اخواننا جود او عطار ونعف عنہم عند حاجاتنا فلا نسئلہم فی شئے ونحمل عنہم ما یحملوننا من الغرامات والدیات وسایر الحقوق سے گوید کہ ہمہ برادران خود را سید ہیم وحاجت خویش را پیش کسے از ایشان نمی بریم و آنچہ کہ از تاوان وخونبہا وغیرہ بر ما سے انداز ند ما از جانب ایشان سے برداریم یعنی ہم سب بھائی بندون کی کام آتی ہین اور کسی بھائی کو ہم نہین ستاتی اور جو وہ ہم پر ڈالتی ہین انکو ہم بی تکلف اوٹھاتی ہین قال نطاعن ما تراخے الناس عنا ونضرب

بالسیوف اذا غشینا ما مصدریۃ ظرفیۃ و تراخی عنہ بعد عنہ وغشینا مجہول من غشیہ اذا ہجم علیہ قال الحماسے عم غشی ونغشی ثم تر سے و تر سے یقول نطاعن الناس ما بعد وا عنا ونضربہم بالسیوف اذا ہجموا علینا سے گوید کہ تا وقتی کہ اعدای ما بقدر مسافت نیزہ از ما دور می باشند نیزہ بازی سے می کنیم و چون بر ما

موقتي هين قال نزلتم منزل الاضياف منا فعجلنا القرى ان تشتمونا

قد ذكرت عن الاصمعي ان الحارث بن حلزه لما ارتجل قصيدته عند عمرو بن هند وكان بعض بني بكر حاضرا فام عمرو بن كلثوم هذه القصيدة وعلى هذا يكون خطابا لبني بكر الخ لكنه ينافي ما سبق منا انه قال هذه القصيدة بعد قتل عمرو بن هند وقد انكر ما قال الاصمعي غيره وعلى هذا لا يبعد ان يكون خطابا لقضاعة على الالتفات والحيلة كالمنحول او القرى ما يعد للضيف وان تشتمونا علة للاعجال والشتم السب والكلام على سبيل التهكم والاستهزاء وجعل القرى على قسمين متعارف وغير متعارف وبذلك تاولوا قول عمرو بن معديكرب تحية بينهم ضرب وجيع يقول نزلتم منا منزل الاضياف فاستعجلنا قراكم مخافة ان تشتمونا على فقدان القرى كما يشتم الضيف النازل عليه مے گوید که شما مثل مهمانان بر ما فرود آمدید چنانچه در مهمانی شما زودی بکار بردیم و کمی کوتاهی نکردیم چه ازین می ترسیدیم که شما دشنامها بدهید یعنی تم ہمارے یہاں ایسی آئے جیسی مہمان آتی ہیں چنانچہ ہمنی جلد جلد

تمہاری ایسی کہانا تیار کیا تا کہ تم اولٹی سیدھی سناؤ وقال قريناكم فعجلنا قراكم قبيل

الصبح مرداة طحونا يقال قرى الضيف يقريه قرى بالكسر والقصر او قراء بالفتح والمد اضافه واطعمه ويعدى الى مفعولين قال ع قريهم لهذميات وللعم فمفعوله الاول هم الضمير المنصوب ومفعوله الثاني مرداة والقرى ما يعد للاضياف اسم وقبيل تصغير قبل ظرف للتعجيل او القرى المصدر والمرداة بكسر الميم آلة الردى اي الهلاك

یکون ثقالها شرقی نجد و لهو تہاما قضاعۃ اجمعینا
الثقال بالمثلثہ فالفاء کتاب جلدۃ تنبسط تحت الرحے لیقع
الدقیق علیها و قد مر بیانہ سے فی قصیدۃ زہیر والشرقی الجانب الشرقی و
النجد خلاف تہامۃ اعلاہ الیمن و اسفلہ الشام و العراق
و ہو بلاد اہل نجد من آل قیس بن عیلان بن مضر من بنے عامر
وعبس وتیم و ذبیان وغیرہم و اللہوۃ مایلقی فی فم الرحا
من الحبوب یقال لہ سے فی الفارسیۃ خورش آسیا وفی الہندیۃ
گلا عطف علی ثقالها و قضاعۃ بن مالک بن عمرو من آل حمیر بن
سبا تشتمل علے بطون کثیرۃ من کلب و اسلم و بلی وحیدان و
جیادۃ وغیرہم وکلہم یعدون من احیاء الیمن یقول یکون ثقال
رحانا الجانب الشرقی من نجد من بعض بلاد آل مضر بن نزار و
یکون لہوتها سایر بطون قضاعۃ من بطون الیمن سے گویدکہ
سفرہ آرد اسپیاسے ما جانب شرقی نجد است کہ
آل مضر بن نزار درانجاسے باشند و خورش آسیاسے ما
ہمہ بطون قضاعہ اند — یعنے گرنڈا اوس چکے
کا نجد کے جانب شرقی ہے جہان
آل مضر کی رہتی ہے اور گلا اوسکا سارے بنے قضاعہ

عن کسر شوکتهم و ولے بیلے قرب بقرب یقول وقد دخلنا علے الحی الذین
لا نعرفهم ولا یعرفونها حتے هرت علینا کلابهم وقطعنا شوکتنا ومن کان
منا قریبا اے کسرنا شوکتهم والی صل انا لا نخاف شوکة بعید ولا قریب
سے گوید که توسیکه از ما فرسنگها بودند و هیچ آشنائی درمیان ما وایشان
نبود بر آنان داخل شدیم وسگان آنان بر ما عزیدند وکسے که
از ما قریب بود شوکت او هم شکستیم غرضکه از دست تطاول
ما هیچ کس از قریب وبعید رهائی نیافت یعنے همنے اون
لوگون پر دهاڑا مارا جو هم سے بهت دور تهے اور اوسکے کتے همسے
نا آشنا تهی اور جو لوگ همارے پاس پڑوس مین هین اوسکے
شوکت همنے توڑے اور خوب اونکو دبایا قال منی تنقل الے
قوم رحانا یکونوا فی اللقاء لها طحینا الرحی استعارة للحرب
وقد تضاف الیها قال اذا دارت رحی الحرب الزبون والطحین بالدقیق
یستعیر للمقتولین یقول متے تنقل رحانا الے قوم یکونوا وقیتها اے
اذا نقاتل قوما نقتلهم سے گوید که چون آسیاے خود را بقومے می بریم ایشان
آرد او سے گردند غرضکه با هرکه جنگ سے کنیم غالب سے آئیم
یعنے جب هم اپنے چلے کو کسی قوم کے جانب لیجاتے هین تو وه
قوم اوسکا آٹا هو جاتے هے یعنے وه پس جاتے هین قال

اسپان خود را بران قایم و دایم کردیم و حال این بود که عنانهای آنها در گردنهای آنها قلاده بطوق و

خود آنها بر سه پا ایستاده بودند یعنے بہت ایسے سردار جنکو اونکی گروہ نے تاج شاہی

پہنایا تہا اور وہ خود ظالمون کی روک تہام اور مظلومون کی بوجہہ کچہہ کرتے ہی اپنے گہوڑون کو

اونکی سر پر بہت عرصہ تک ایسے حالمین کیا کہ انکے اونچا بگین انکے گلون کے ہار تہین اور وہ تین پانو پر کہڑے تہی قال

و انزلنا البیوت بذے طلوح الی الشامات ننفی الموعدینا یعنے بالبیوت

الخیام والباء بمعنے من و ذو طلوح بضم المہملة فالمہملة موضع والشامات بلاد الشام و النفی

الاخراج من بلد لے بلد والحبس به فسر قوله تعالی او ینفوا من الارض والموعد من اوعده

اذا اہدده و یکنی به عن العدو یقول و انزلنا خیامنا من ذے طلوح الی بلاد الشام

نخرج اعدائنا من بلادہم او نحبسہم سے گوید که از موضع ذی طلوح تا دیار شام خیمہا

زدیم و حال ما این بود که دشمنان را از بلاد ایشان برمے کشیدیم و یا بقید خود می آوردیم

یعنے ہمنے موضع ذے طلوح سے بلاد شام تک ڈیرے لگائی ایسے حال مین

کہ دشمنون کو اونکے بستیون سے ہم نکالتے تہے یا قید کرتے تہے قال و قد ہرت

کلاب الحی منا وشذبنا قتاده من یلینا الہریر صوت الکلب دون النباح

و یعنے بالحی قوما الذین لم یکن لہم معرفة بہم ولا عہد فان الکلب انما یہر اذا راے من لا

یعرفه و یکنی به عن دخولہم اراضے الاغیار و التشذیب بالمعجمتین قطع الشوک و

الاغصان و القتاد نوع من الشجر ذو شوک و القتادة واحده و منه

المثل و دونه خرط القتاد اے ہو اصعب من خرط القتاد و یکنی به

کہ از ہمہ روزہاے زمانہ معزز و ممتاز و بسیار سخت و دراز واقع شدہ سر
بفرمان پادشاہ درانہا نہادیم چہ اطاعت او را کروہ می دانستیم یعنی بہت
سے دن ہمارے ایسے جو زمانہ کی سارے دنون سے انوکھے اور بہت کڑے واقع ہوئے
ہمنے اون دنون مین پادشاہ کے نمانی اسلیے اوسکے خدمت گوارا نہی قال و سید معشر قد
توجوہ بتاج الملک تحمی المجحرینا ترکنا الخیل عاکفۃ علیہ مقلدۃ اعنتہا صفونا
الواو بمعنی رب و توجہ البسہ التاج والجملۃ نعت سید و یحمی من الحمایۃ ای یکف و یمنع و
المجحر بتقدیم الجیم علی المہملتین الجاء لیدخل فی الحجر و الصفۃ تحتمل ان یکون اسم
فاعل او اسم مفعول فعلی الاول معناہ یمنع الملجئین عن الالجاء و علی الثانی یمنع
الملتجئین عن الالتجاء و عکف علیہ اقبل علیہ علی المواظبۃ والدوام ولذا اکثر استعمل فی
عبادۃ المعبود الباطل قال تعالی یعکفون علی اصنام لہم وقال ترانہم حوالیہم عکوفا
کما عکفت ہذیل علی سواع والمقلدۃ اسم مفعول اسند الی الضمیر المستکن و ہو مفعولہ
الاول والاعنۃ منصوب علی انہ المفعول الثانی فان التقلید یعدی الی مفعولین و
الصفون جمع صافن و ہو ما یقوم من الخیل علی ثلث قوایم والجملۃ جواب رب یقول و رب سید
معشر قد البسوہ تاج الملک فصار ملکا یمنع الکبار الذین یلجئون الضعاف عن
الالجاء او یمنع الضعاف الذین یلجئون الی البیوت عن الالتجاء ترکنا الخیل ثابتۃ
علیہ وقد قلدت اعنتہا قایمۃ علی ثلث قوایم سے گوید کہ بسی از سالاران گروہ کہ تاج شاہی
بر سرش نہادند خود او ستمگران را باز می داشت و ستمکشان را یاری میداد

المفعولين فقال بها وبه هم الشارة ان المفعولين محذوف لانها يعني بالرايات الرماح
وكنى بالبيض عن المصقولة او عن المجردة عن اللون والاصدار بعد الايراد ويكون بعد
شرب الابل وريها وكلاهما استعارة وردي رماحنا يعني اوا اشربها آنا و الفعل جمع مونث
يقول نخبرك بانا نورد اي ندخل صدور الاعداء رماحنا وهي بيض عطاش ونعيد
من اي نخرج منها حمرا ضعين بالدماء وقد رويت منها ميگويد كه ترا اين
خبر خواهيم داد كه با مردمان نيزه هاى خود را در سينه اعداء كه خالى فرو ميكنيم كه سفيد وتابان
وتشنه جگر ميباشند وچون بيرون مى آريم همچون آغشته وسيراب وتازه بر مى آيد
يعني هم تجكو يه خبر كهى سناوينگى كه هم لوگ اپنى بهاليون كو دشمنون كى سينون
مين جب اوتارتى هين كه وه چمكتى ونگى اور پياسى رهتى هين اور جب اونكو نكالتى
هين تو وه لهو مين ڈوبى اور پيٹ بهرى نكلتى هين قال وايام لنا غر طوال عصينا
الملك فيها ان ندينا الواو واو رب والغر جمع اغر وعنى به الممتازة
من بين الايام كالفرس الاغر من بين الخيل وكنى بطولها عن شدتها و
منه قوله تعالى كان مقداره خمسين الف سنة والملك بسكون اللام في الملك
بكسرها لغة بني ربيعة وجايز عندهم واثبات غير ... من ربيعة والعصيان نقيض
الاطاعة والجملة جواب رب والدين الذل والطاعة يقال دان له اذا اطاعه
وذل له يقول ورب ايام لنا ممتازة من سائر الايام عصينا فيها الملك فلم نطع
مرة كراهة ان نذل له او لئلا نذل له ميگويد كه بسى روزهاست براى ما كه

کہ بدست کشتگان آنہا باشد بلند و نمایان گردیدہ یعنی پہر دہ اونٹ چل پڑے ہیں
چنانچہ پانسہ کی بستیان سامنے سے ایسی او پہری نظر آئین جیسی تلوار کہ سونتنی والون کی
ہاتہون مین ہوتی ہین قال ابا ہند فلا تعجل علینا و انظرنا نخبرک الیقینا
الطایر انہ کنیۃ عمرو بن ہند الملک علی انہ یکون ہند بنتہ قال من ذا انہم انہم کانوا
یسمون الحفید باسم جدہ والکنیۃ باسم جدہا کما سمی علی ابن حسین رضی
اللہ عنہ باسم جدہ علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ و فاطمۃ بنت حسین رض
باسم جدتہا فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویحتمل ان یکون علی سبیل
الاشتہار والاصل ابن ہند فانہا امہ کما قیل فی قول مجمع بن ہلال فقلت
لہا یا عبس ام مجاشع والاصل فیہ بنت لحی مشع او اخت لمجاشع ولیا
عجل علیہ اذا اراد ان یقع علیہ عاجلا قال تعالی فلا تعجل علیہم والفا رزائدۃ
کما فی قولہ ع واذا ہلکت فعند ذلک فاجزعی والاصل اجزعی ونخبر مجزوما
جواب الامر ای انظرنا نقول یا عمرو بن ہند لا تعجل علینا و امہلنا شیئا
نخبرک الخبر الیقین میگوید کہ ای عمرو بن ہند ما را زود مگیر و
قدرے مہلت بدہ کہ خبر واقعی ترا بگوئیم یعنے او عمرو بن ہند
ابہی جلدی نکر اور تہوڑے سے ہمکو ڈہیل دے کہ ہم تجہکو پکی خبر سنا دین

قال بانا نورد الرایات بیضا و نصدرہن حمرا قد رَوِینا
والایراد فی الاصل الاتیان بالابل العطاش علی الماء لیشرب

نہین گنا جاتا قال تذكرت الصبا اذ تشعبت لما رايت حمولها
اصلا خذ نيا الصبى جهالة الشباب والحمول بالضم الابل التى يكون على
الهوادج كانت النساء فيها او لم يكن والاصل بضمتين جمع اصيل وهو آخر
النهار وخصه بالذكر لانه وقت الرحيل غالبا والجمعية باعتبار الاجزاء فانه كان
اصيل يوم واحد ونصبه على الظرفية وحدين جمع مونث مجهول من حدا اذا
ساقه والالف للاشباع نقول تذكرت ايام الصبى وصرت مشتاقا اليها
حين رايت حمولها حدين فى الاصيل ــــ گويد كه چون شتران هودج
اوبا ديدم كه در آخر روز رانده ميگردد جوش جوانى ولهو ولعب شباب را
يادكردم ومشتاق لقاى او گرديدم يعنى جب مين نے يه ديكها كه هودج كش
اونٹ اوسكى دن ڈهلتے ہانكى جاتے ہين تو جوانى كى مزے ياد آئى اور اوسكى
اشتياق سے اوہال ہیا قال اعرضت اليمامة واشمخرت كاسياف
بايدى مصلتيها يقال اعرض اذا عرض والظهر واليمامة عدة قرى سميت باسم
جارية زرقاء تبصر الراكب من مسيرة ثلثة ايام واشمخر ارتفع من بعيد واصليت
السيف اذا سله من الغمد ورفعه للضرب ومصلت اسم فاعل منه والالف للاشباع
نقول فبانت تلك الحمول وعرضت اليمامة لها وارتفعت من بعيد مثل اسياف
تكون فى ايدى الذين سلوها من الاغماد ورفعوا للضرب ــــ گويد كه
پس آن شتران هودج كش روان شدند باينكه ذهاب يمامه بسان تيغهاى

فی الخنجرة والجبین صوت البکاء یقول فی اخرنت ناقة ذات ولد فصدة قمرد وت
صوت البکاء فی حلقوما شل تشری علی ما فاتنی من ایام الوصال مکوبدلیہ
اندوہ آن شتر یا دو بچہ دار کہ بچہ خود را ضایع کردہ نیستند اوش ناله اندوہ
من غمگین تمبر سد یعنی وہ اونٹنی بچہ والی جو اپنی بچہ کو کہو بیٹھی ہو اوسکے
غم والم میں روتی ہے میری برابر غمگین و محسون نہیں ہے قال وا لما
لم یترک سقاطها من نتعہ الاجنینا عطف علی النفی السابق والسقاط
نقاد من الشمط وہو بیاض الشعر المخلوط بالسواد والسقاط الشامة ونتعہ صفقة محذوف
والجنین الولد فی البطن والمیت فی القبر مض علیہ فی الصراح وان ارید
المعنی الاول یبقی واحد من النتعہ والطلاق الولد علیہ تجوز وان ارید الثانی
لا یبقی شیء من النتعہ فان المدفون فی القبر لا یعد باقیا وہذا انسب بالمقام
فان المقام مقام الحزن یقول ولم یحزن مثل حزنی امرأۃ غلب السواد من
شعرہا ولم یترک شا منہا من اولادہا النتعہ الا مدفونا فی القبر ولا یکون لا یعد
باقیا فلم یترک منہ شیئا ــــ گویند کہ نباشد وہ من اندوہ زنی میرسد کہ
موش اکثر سفید شدہ و ہیچ یکی از جملہ نہ اولادش بجز ان باقی نگذاشتہ کہ
در گور مدفون افتادہ کہ آن باقی نمیباشد یعنی میرے برابر وہ عورت
دکھیا بھی نہیں ہے جسکی بہت بال پکے ہوگئے اور اوسکی بچیوں نے اوسکو
نو بچوں میں سے ایک مدفون بچہ کے سوا کوئی باقی نہو ا اور مدفون با

المعنى بابت او الحجارة ويعنى به الخلاخل و
سكنى بزينة عن غلظ الساقين وضخامتهما يقول و
تركيب ساقين ضخمتين ممتلئتين كالسطوانتين ماخوذتين
من بلنط او رخام يصوت خلخالاهما اذا حركتهما لعسر
صوتهما وضيقهما انهما لا يخرجان لان فيهما سمنها سعى گويد كه ترا
دو ساق خواهد بود كه در رنگ وضخامت بدو ستون عاج و يا سنگ
مرمر ماند و پابرنجن آنها كه بدشوارى در آنها مى آيد آواز
باريك سبب دهند چه باعث فشردگى آنها از جاى
بجاى نميد و بعضى تجهكو دو موٹے ساقين دكهاوے
جو سنگ مرمر يا سنگ كے دو ستون كے مانند
هين اور اون كے پايين جو اٹهينگے اون مين جا سكے
نهين كچهه تو مرے سے بولتے هين قال فما وجدت
كوجدى بها ام سقب اضلته فرجعت الحنينا
او بعد الحزن والهدى بالسبار و سعلى و
السقب ولد الناقة و اضلته فقدته واضاعته
الضمير المنصوب فى الفعل المذكور للسقب
و الحنانة لغة ام سقب و ترديد الصوت

ما انفصلن به من الاعضاء التي هي فوقها كالخصر مثلا على جهد ومشقة لثقلها وضخامتها
مے گوید که نازمیلان فامتی بنماید که نرم و نازک و چنیلے دراز واقع شده و سرینهایش
چندان گرانست که اعضاء متصلش آنهارا بدشواری مے بردارد یعنے تمکو ایسے قدکی
لچک دکہادے جو لانبا لچکیلا ہے اور سرین اوسکے اتنے بھاری ہین که وه جن عضوون سے
متصل ہین وه انکو بڑے دشوارے اوٹھاتی ہین قال و مالکة نضیق الباب عنها وکشحا

قد جنت به جنونا المآکمة لحمة علی راس الورک وقد یقال له راس الکفل وعنبت مجهول
والکشح الخصر یقول و نزاکت راس کفل یضیق عنه الباب الذی تدخل فیه او تخرج عنه
وخصرا دقیقا قد جننت به جنونا حیث تعلقت بها من اجله سے گوید که نازامر سرینی
بنماید که دروازه آمد و رفت از وے تنگ میگردد و باریک میانیکه من بباعث او
بران دیوانه شدم یعنی تمکو سرینونکے سرد کہاوے جنسے دروازه تنگ ہوتا ہے

اور وه پتلی کمر جسکے بدولت مین بادلا ہو گیا ہوں قال و ساریتی بلنط او رخام
یرن خشاش حلیهما رنینا الساریة الاسطوانة و استعیر للساق السمینة والبلنط
بالموحدة فاللام فالنون فالمهملة شے کالرخام الا انه دونه فی اللین والهشاشة و
قیل هو العاج والرخام نوع من الحجر ابیض اللون یقال له مرد الرنین الصوت الخفی
والخشاش بالمعجمات الثلث قیل فیه انه صوت السلاح ولیس بذاک فانه الخشخشة
لا الخشاش وظنی انه فعال من خشش فیه خشا او دخل و منه خشخشته قید او خذت
واضیف الی الحلی اضافة الصفة الی الموصوف والحلی ما یزین به من مشوغ

ذراعين والحق بالضم وعاء معروف كالحقة والتشبيه فى اللون والصلابة ولما كانت

الصلابة فى العاج زايدة دفعة بقوله رخصا ويقال ان التشبيه فى الشكل والبياض

وهذا التشبيه معروف عندهم قال بيت ونحر مشرق اللون كان ثدياه حقان وقال آخر ولم يعد

حقا ثديها ان تحلما والرخص الناعم اللين والحصان كسحاب العفيفة واراد به المعون

يقول وترايب ثديا ابيض اللون مستدير الشكل صلب الملمس مثل حق العاج ناعما فى نفسه

محفوظا من اكف اللامسين مے گويد كه تمايد ترا پستانيكه سفيد وگرد ومدور باشد

وگونه خليبده ونه سخت مثل حقه عاج وبجاى خود نرم ونازك واقع شده ودست لامسان

باو نرسيده يعنى تجكو وه پستانين دكهلاوے جو گول گورے اونچى اوبہرے كرارے

ہاتى دانت كى ڈبے كيسے دكهائى ديتے ہين اور چہوتى والونكى ہاتہون سے بچى ہوئے

ہين قال ومتنى لدنة سمقت وطالت روادفها تنوء بما وليها المتنه

بالمشقة فالنون الانعطاف واللدنة تانيث اللدن وهو اللين الناعم استعير للقد والسموق

الطول والارتفاع والروادف جمع رادفة وهو اسفل الالية وناء به حمله على جهد ومشقة

قال ع وناء بسلمى نوءة ثم صمما ولبه كرتغيه الثقل به والفعل جمع مونث غايب و

المرفوع البارز فيه للروادف كالمستكن فى تنوء والالف للاشباع ولالتخفيفى ما فيه

من القلب فان الاصل ان تنوء بها ما اتصلن بها من الاعضاء العليا فان الروادف

اثقل ومثله فى قوله تعالى لتنوء بالعصبة اولى القوة اے المفاتيح يقول وتركيب انعطاف

قامة لدنة اے ناعمة لينة طالت بطول معتدل وارتفعت بارتفاع مناسب يحمل اكفالها

الطویلۃ العنق فی الجسم الحسن والادماء من النوق ما یکون لونہا مشربا بالبیاض
والبکر بالفتح الفتیاۃ الشابۃ من الابل والہجان البنتقی وقرءت الناقۃ اذا حملت
والجنین معروف منصوب علی المفعولیۃ وروی تربعت الاجارع والمتونا یقال
تربعت الناقۃ اذا رعت فی الربیع والاجارع جمع اجرع بالجیم فالمہلمتین
وہو المکان الصلب والرمل الطیب المنبت والمتون جمع متن وہو ما صلب من
الارض وارتفع یقول تریک یا مخاطب اذا دخلت علیہا خالیا بہا او فی مکان
خال من الاغیار وقد امنت عیون الاعداء انفسہم او جواسیہم ذراعی عیطل ضخمین کذراعی
ناقۃ طویلۃ العنق بیضاء اللون نقیۃ اللون لم تحمل جنینا قط او رعت الرمال الطیبۃ
النبات والامکنۃ الصلاب فی ایام الربیع — میگوید کہ چون براو داخل شوی
وخلوت خالی از غیر باشد وارچشمہاے خود دشمنان واز جاسوسان ایشان
ایمن نشستہ بنماید ساعد فربہ بماند کہ بدو دست آن شتر مادہ جوان بماند کہ دراز
گردن وسفید رنگ وصاف وپاکیزہ ونوجوان باشد وگاہی باور نشدہ
یعنی جب تو اوسکے پاس ایسے وقت مین جاوے کہ مکان خالی ہو اور دیکہنے والو نکی
انکہون اور جاسوسونکی ڈہونڈہال کا کہٹکا نہ ہے تو تجکو دو ہونچے ایسے دکہائی جیسی
اوس جوان اونٹنی کے دو ہاتہ ہون جو گردن کی لانبی رنگون کے گورے عمر کی نئی
رنگت کی پاکیزہ ہووے اور کبہی گابہن نہوے ہو قال وثدیا مثل حق العاج
رخصا حصانا من اکف اللامسینا الثدی معروف عطف علی

کل نفس بما کسبت رہینۃ یقول وانما تخبرک عما مضی بالامس فان الیوم و غدا
لبعد غد کلہا مرہون بما لا نعلمہ ولا نعلمہ سے گوید کہ ترا از ماجرای روز گذشتہ
خبر خواہم داد چہ امروز و فردا و پس فردا ملازم خبری است کہ نہ او را تو می دانی
و نہ ما میدانیم یعنے ہم تجہہ سے گذری ہوئی کہنی کی اسلئی کہ آج اور کل اور
پرسون کے خبر نہ تجکو ہی اور نہ ہمکو قال ترکیب اذا دخلت علی خلار وقد
امنت عیون الکاشحین بنا ترے مضارع معروف من الارادۃ و
المستکن فیہ للطغینۃ علی الالتفات والخطاب لغیر معین والخلار مصدر خلا بہ
والیہ اذا سالہ ان یجتمع معہ فی خلوۃ ففعل والظرف حال و متعلق الدخول
محذوف والعیون جمع عین یجوز ان یراد بہ العضو المعروف وان یراد بہ الجاسوس
والکاشحون الاعدار الذین یضمرون عداوتہم یقول ترکیب ملک الطغینۃ یا مخاطب
اذا دخلت علیہا خالیۃ او فی خلوۃ وقد امنت عیون الاعدار وجواسیسہم میگوید کہ
چون در حالت خلو و کنج خلوت بران طغینہ داخل شوے و حال این باشد کہ
از چشمان اعدا جاسوسان آنان امین نشبند ترا بنماید یعنے جب تو ایسے
وقت مین پاس اوسکی جاوے کہ مکان خالی ہووے اور بدخواہوں کی نظرون
اور اونکو جاسوسوں کی گہات سے نہی تو وہ تجکو دکہلاوے قال ذراعی عیطل ادما
بکر ہجان اللون لم تقرء جنینا الذراع الساعد و من طرف المرفق
الی طرف الاصبع الوسطی والعیطل بالمہملتین بینہما تحتانیۃ کصیقل الطویلۃ

منه او شک من ادخال المقاتبة والبين الفراق وخانه عذر به ونقض عهده
الامين المحب الخالص وعنى به نفسه بقول قفی يا ظعينة نسألك فنقل لك هل حدثت
قطعا بانيا لقرب عهد الفراق الفقدان الكلام والمارام غدرت بالامين سے گويدکہ
قدری توقف کن که ترا ازین می پرسم که آیا باعث قرب عهد فراق از ما گسیختی و یا
پیش از عهد فراق بدوست امین خود به باختنی و پیمان باهمی شکستی یعنے کچھ ٹھہر
کہ ہم تجھ سے یہہ پوچھیں کہ کیا فراق کا زمانہ قریب آگیا کہ تو نے ابتداءً ہم سے
توڑے یا ایک مخلص امین کو وقت پر دغا دے اور عہد اوس سے توڑا قال یوم
كريهة ضربا وطعنا اقربه موالیک العیونا الظرف متعلق بمحذوف والکریهة
من اسماء الحرب ونصب ضربا وطعنا علی انهما مصدران لفعلین محذوفین والجملة
نعت الیوم کریهة والضمیر فی به للیوم او لکل واحد من الضرب والطعن والموالی
ابناء العم وکاف الخطاب مکسورة واللام فی عیونا بدل المضاف والالف للاشباع
یقول الخبر کہ یوم حرب نضربها فیه ضربا ونطعنا فیه طعنا اقر به موالیک عیونهم میگوید که
نہانیدان روز جنگ آگاہی نیم که دران تیغ و نیزه را بکار بردیم و برادران عم زاد
تو بدان راحت یافتند یعنے ہم تجکو لڑائی کی ایسے دن کے خبر دینگے جسمین ہمنے
تلوارین مارین اور بهلی بهالی لگائی اور تیر سے چھری بهائیون نے اوسکی بدولت

آنکھیں ٹھنڈے کین قال ان غدا ان الیوم رهن وبعد غد لما لا تعلمینا
الرهن بمعنى المرهون وانما متعلقه هو وتقال هو مرهون به لا ینفک عنه قال لعا

دمشق اور قاصرین بت ہم ہم سو یہان بہی ہین حقدار ہنا قال و انا سوف

تدرکنا المنایا مقدرۃ لنا ومقدرینا المنایا جمع منیۃ وہی الموت قضیۃ

ونصب مقدرۃ ومقدرین علی الحالیۃ الاان الاول حال من المنایا والثانی

من الضمیر المنصوب یقول وانا سوف تدرکنا منایانا وہی مقدرۃ لنا ونحن مقدرون لہا

سے گوید کہ از مرگ نتوان رہید ضرور است کہ مرگہای ما بما برسد چہ آنہا برما

ثابت وما برای آنہا یعنی مرنے سے چھوٹنا ممکن نہین ہے ہمارے موتین

ایکدن ہمکو آدبا وینگی وہ ہمارے لئی ہین اور ہم اونکی لئی ہین تو رسے زندگی ہے کیونکہ

برآئی لیبتی قال قفی قبل التفرق یا ظعینا نخبرک الیقین وتخبرینا

ظعینۃ ترخیم ظعینۃ والالف للاشباع ونخبر من خبرہ وتخبرین من اخبرہ وکلاہما

مجزوم علی انہ جواب الامر والفعل الثانی متصل بضمیر المتکلم مع الغیر والمفعول الخبر

الیقین قال عمرو عند جہینۃ الخبر الیقین ویستفاد من بعض المراجع من الائمۃ

ان ہذا البیت مطلع ہذہ القصیدۃ یقول قفی یا ظعینۃ قبل التفرق نخبرک

الخبر الیقین وتخبرینا کذلک سے گوید کہ ای زن ہودہ نشین پیش از وقوع

مفارقت قدرے توقف کن کہ ما خبر یقینی تو گوئیم و تو خبر یقینی با گوئے یعنی

او ہودہ نشین بی بی جدائی سے پہلے کچہ تو ٹہر کہ ہم کو ئی پکی بات تجہ سے کہین

تو ہم سے کہو قال قفی نسألک ہل احدثت صرما لوشک البین ام خنت

الامینا احدثت علی خطاب المونث والصرم القطع والوشک بالفتح القرب و

نہیں پیتی قال وما شر الثلاثة ام عمرو بصاحبک الذی لا تصبحینا

المراد بالثلاثة علی روایة للاغانی عقیل و مالک وعمرو بن عدی وعلی روایة

الکتاب ام عمرو وصاحبها الذی کانت تصبحه والذی لا تصبحه والالف فی

لا تصبحینا للاشباع وضمیر المفعول محذوف والمعنی وما شر الثلاثة یا ام عمرو

بصاحبک الذی لا تصبحینه یعنی لو کان کذلک لکان بعینہ گوید کہ آن

صاحب خود را کہ تو جام او را نمی دہی بدترین شما سہ نیست بلکہ یا بہتر است

و یا برابر پس چرا محروم ساختی یعنی جس شخص کو تو شراب نہیں دیتی ہے

وہ تینوں میں گھٹیا نہیں بلکہ یا برابر یا بڑھیا پھر تو نے شراب اوسکو کیون

نہیں دی قال وکاس قد شربت ببعلبک واخری فی دمشق و

قاصرینا الواو واو رب وضمیر المفعول محذوف والجملة جواب رب وبعلبک بلد

معروف رکب من بعل وهو اسم صنم وبک هو اسم بانی البلد والصرف والمعرفة و

والعجمة لعلت کاس ودمشق بلدة معروفة سمیت باسم بانیه ودمشاق بن

کنعان منعت للعجمة والعلمیة وقاصرون موضع وضع علی صیغة الجمع کماردین و

الالف للاشباع یقول ورب کاس قد شربتها ببعلبک ورب کاس اخری

شربتها فی دمشق وقاصرین فانا معتاد بذلک ومستحق لذالک گوید کہ

بسی بار جامہا در بعلبک نوشیدم و بسی دیگر در دمشق وقاصرین هم نوشیدم پس

در ینجا هم مستحق بودم یعنی بہت سی پیالی بعلبک ہین مین نے پی اور بہت

کہ مال خود را در وصرف مے کند یعنے وہ شراب کہ جب نوبت اوسکی
کسی بخیل بدخلق پر پہونچے اور وہ ایک دو گہونٹ اوسکا پیوے
تو پہر وہ دیکہا جاوے یا تو اوسکو دیکہی کہ وہ مال اپنا اوسمیں اوراتا
لٹاتا ہے قال صددت الکاس عنا ام عمرو و کان
الکاس مجراہا الیمینا الصبن بالمہملة فالموحدة فالنون الکف والمنع و
روے صددت من الصد وام عمرو منصوب علی النداء والواو حالیة
وقبراہا بدل من الکاس والیمینا خبر کان واعلم ان ہذا البیت والثانی
کلاہما نسب فی الاغانی علی روایة الی عمرو بن عدی وعلی روایة
اخرے الی عمرو بن معدیکرب والعلم عند اللہ یقول کففت الکاس عنا
یا ام عمرو وقد کان مجرے الکاس جانب الیمین الذی کنا
فیہ مے گوید کہ اے ام عمرو از ما جام مے
باز داشتے و حال این است کہ مجرای جام
جانب راست بود کہ ما دران جانب بودیم
یعنے اے ام عمرو تو نے کیا سمجہا کہ شراب کا
پیالا ہمکو نہ دیا اور حال یہہ ہے کہ شراب کے
جیسے سبکے داہنی جانب سے تہے جہاں ہم بیٹہے تہے
سو یہہ مناسب تہا کہ سب پہلے ہمکو دیتی پہلے پہل

ما هواه النفس و يلين من لان اذا انقاد والالف للاشباع والبيت
بتمامه نعت مشعشعة كالبيت الآتى يقول اذا ما ذاقها ذو حاجة مشيا
من دون ان يشير بها تميل به عما هواه نفسه حتى يلين لما فيه من حاجته
ميگويد كه چنين شرابى بنوشان كه اگر صاحب حاجتى او را
بچشد دور از دين او را انگشت او را از حاجتش باز دارد تا اينكه مطيع و
منقادش گردد و حاجت خود را فراموش كند يعنى ايسى دارو
پلاو كه اگر حاجت والا اوسكو چكهى نه كهاوے نه پيوے وه اوسكو
اوسكے حاجت سے باز ركهے يهانتك كه وه اوسيكا هو رهے
اور اپنے حاجت كو يك لخت بهول جاوے قال ترى اللحز
الشحيح اذا امرت عليه لماله فيها مهينا يرى مجهول و ترى مخاطب
و كلاهما محتمل واللحز باللام فالمهملة فالمعجمة ككتف البخيل الضيق الخلق
والشحيح بالمعجمة فالمهملتين البخيل وامرت مجهول ومعناه ادبرت
والاهانة المال صرفه وقد يراد بها نحر الابل وذبحها و
الاول اقرب يقول اذا ادبرت الكاس اللحز على البخيل سيئ
الخلق ويشرب منها شيا يرى هو او تراه باذلا لماله فيها
مے گويد كه چون دورش به بخيل بد خو رسد جام بگذرد و
و قدرے از و نوشد چنان ديده شود يا خيالش بيند كه

والمهلتين اذا امزجها بالماء وكانوا يمزجون الخمر بالماء البارد والحار قال كعب ع

شجت بذي شبم من ماء محنية اي مزجت بماء بارد من ماء ارض منخفضة وقال

عدي بيت وسقيت الشمول في دار بشر قهوة مرة بماء سخين والكلهم كانوا

يمزجون في الصيف بالبارد وفي الشتاء بالحار ونصبه على المفعولية وانحص

بالمهملتين مضموم الاولى نبت يكون له نور احمر مائل الى نوع من الصفرة يشبه الزعفران

فارسيه اسپرک ويطلق على الزعفران ايضا وهذا اقرب فان الزعفران يزيد

الخمر السكر والالوان وكلمة ما زائدة والسخين الحار منصوب على انه حال من الماء

وذهب بعضهم الى انه متكلم مع الغير من السخاء على ان ماضيه قد جاء

كرضي ايضا وفيه ان سخاء الشارب لا يتوقف على مخالطة الماء الخمر بل يتوقف على سكره

بانهم سخيون في الصحو كما انهم سخيون في السكر وروي شحنا بالمعجمة

فالمهملة من شحي فاه كرضي اذا فتحه والاولى اجود يقول فاسقينا خمرا ممزوجة

اذا خالطها الماء الحار ترى كان فيها حصا ـــ مي گويد كه شرابي بنوشان

كه چون آب گرم با او آميخته شود چنان نمايد كه درآن اسپرک يا زعفران انداخته

يعني ايسے شراب پلاؤ كه جب گرم پاني اوس مين ملايا جاوے تو يه رنگت پيدا

كرے كه گويا زعفران اوس مين ملائي هے قال تجور بذي اللبانة عن هواه

اذا ما ذاقها حتى يلينا الجور الميل عن الصراط السوي

والمتكلم في الفعل للشقة والبار للتعدية واللبانة الحاجة والهوى

في سوق عكاظ فاتيا وحفظها بنو تغلب حتى يرويها صغارهم وكبارهم ولذا
قال شاعر من بني بكر الهى بني تغلب عن كل مكرمة قصيدة قالها عمرو بن كلثوم

الا هبي بصحنك فاصبحينا ولا تبقي خمور الاندرينا من الوافر والقافية
متواتر والا حرف تنبيه وحسن وقوعه قبل الامر بالهبوب فان الهبوب
هو الانتباه من النوم والباء للملابسة والصحن القدح العظيم وصبحه سقاه الصبوح
وهي الخمر التي تشرب في الصبح والاندر بالنون فالمهملتين قرية على مسيرة
يوم وليلة من الحلب تنسب اليها الخمر لكونها جيدة فيها والاندرون اصله
الاندريون ثم خفف بحذف ياء النسبة وقيل جمع اندري بدون التخفيف كما
قالوا ان الاشعرين جمع اشعري والاعجمين جمع اعجمي والالف للاشباع
يقول الا استيقظي وانتبهي يا ام عمرو بقدحك الكبير فاسقينا ولا تبقي شيئا من
خمور اهل الاندر لغيرنا فانا احق بها لا غيرنا مي گويد كه اے ام عمرو آگاه
باش واز خواب گران خود بيدار شو وبجام كلان بيار ومارا صبوحي بنوشان
وشرابهاے اهل اندر به ديگران مگذار چه از ما ديگرے اولے واحق باو
نيست يعني اے ام عمرو اپنے ہوش میں آ اور ایک بڑا پیالہ لا اور صبح
کی شراب اوسمیں سے سبکو پلادے اور اندر گانون والونکے شرابونمیں سے
ایک بوند بھی اوروں کے لئے نہ چھوڑ مشعشعة كأن الحص فيها اذا
ما الماء خالطها سخينا وهو اسم مفعول من شعشع الخمر بالمعجمتين

هذه لعمرو بن كلثوم بن مالك بن عتاب بالقافية المشددة بني سعد بن زهير
بن جشم بن بكر بن حبيب بن عمرو بن غنم بن تغلب بن وائل
الى آخر النسب المذكور في ترجمة طرفة وامه ليلى بنت مهلهل بن ربيعة التغلبي اخي
كليب بن ربيعة ويكنى ابا الاسود وكان من سادات قومه ساد قومه وهو ابن خمس عشرة
مات وهو ابن مائة وخمسين ومن حديث هذه القصيدة على ما هو في الاغاني
ان عمرو بن هند هو عمرو بن المنذر بن امرئ القيس اللخمي وامه هند عمة عمرو بن حجر
آكل المرار وقيل هي بنت الحارث بن عمرو بن حجر ويقال لعمرو هذا مضرط الحجارة
قال يوما لجلسائه هل تعلمون احدا من العرب تأنف امه من خدمة
امي قالوا نعم ام عمرو بن كلثوم فان اباها مهلهل وعمها كليب اعز العرب و
زوجها كلثوم بن مالك افرس العرب وابنها عمرو سيد تغلب فارسل عمرو بن
هند الى عمرو بن كلثوم يطلب اليه فاتاه في جماعة من تغلب واتت امه ليلى
في نساء منهم فدخل عمرو بن كلثوم على عمرو بن هند ودخلت امه في قبة قريبة فقالت
هند لليلى ناوليني هذا الطبق فقالت ليلى لتقم صاحبة الحاجة الى حاجتها فاعادت
عليها ثانيا وثالثا فصاحت ليلى واذلاه يا لتغلب فسمعها عمرو بن كلثوم فثار الدم
في وجهه ثم وثب الى سيف عمرو بن هند وكان معلقا فضرب به راسه ونادى
في قومه فانتهبوا ما كان عند عمرو بن هند وساقوا نجائبه وساروا الى الجزيرة
فقال عمرو بن كلثوم هذه القصيدة وانشدها في موسم مكة لتعلق بالكعبة في

آنان در حق ہمسایگان و محتاج زنان کہ سال قحط ایشان بطول کشیدہ باشد حکم
بہار و ابر بہار دارند چنانکہ ابر بہار بدرختان سر بار زدہ می کند آنہا با نان میکنند
یعنی وہ پڑوسیوں اور کال کے مارے عورتوں کی لئے ایسے ہیں جیسے بہار کا
موسم یا بہار کا باران درختوں کے لیے ہوتا ہے قلہ وہم العشیرۃ الی یعطی حا
وان یمیل مع العدو لیاجمہا العشیرۃ بتقدیر المضاف و یعطی الرجل مشددا
تاخر قال تعالی وان منکم لیبطئن ومعنی ان یبطی مخافۃ ان یبطی او لئلا یبطی علی
اختلاف القولین فی مثل ہذا الترکیب والحسد ان یتمنی الرجل ان یتحول الیہ نعمۃ
وفضیلۃ او یسلبہما واللیام جمع لئیم یقول ذہم ارکان العشیرۃ واعیانہا یفعلون
امورا مخافۃ ان یتاخر او لئلا یتاخر حاسد عن السعی فی الاصلاح او مخافۃ ان
یمیل لیام العشیرۃ مع العدو و لئلا یمیل لیامہا معہ — می گوید کہ آنان ارکان
و عمائد قبیلہ ہستند چنانچہ در اصلاح امور شان سعی بلیغ از ہمین اندیشہ بکار میبرند
کہ حاسدی کوتاہی کنند و یا بدکرداران قبیلہ بجانب عدو گرایند یعنی وہ سردار
قبیلہ کے خیرخواہ اور مخلص خالص اور مدارکار ہیں چنانچہ وہ کام اوسکے بہت جلد
اس خوف سے ہو لیتے ہیں کہ خدانخواستہ کوئی حاسد کوتاہی کرے و یا برے
لوگ اوسکے دشمنوں سے ملجاویں ہذا والعلم عند اللہ وہو العلیم الخبیر

القصیدۃ الخامسۃ

لبید وکانوا الف بنی عامر بن صعصعة او لبنی ابیه خاصة فو العشیرة ح هو
جعفر بن کلاب والسعاة جمع ساع وهو المتولی فی الامور قال فی الفائق السعاة
هم الولاة علی القوم وتقریب الخبر للحصر فقطع الرحیل مجهولا اذا نزل به امر عظیم
تشنیع وسکنی بالفوارس عن ابطال الحروب وبالحکام عن سادات مجالس الخصومات
یقول هم الولاة علی القوم اذا نزل بهم امر فظیع وهم ابطال حرب وهم وارکان مجالسهم
ہے کہ وہ یعنی قوم شیعہ یا آفتی نازل گردد برادران نا گفتنیل و متولی امور
میگردند و بمیدان رزم سواران جنگ آزمای و در مجالس خصومات حکام با تدبیر و
داہیے ہیں یعنی جب قوم پر کوئی بلا نازل ہووے تو وے ہی مدبر و ساعی ہونے
میں اور لڑائی میں وہ بہادر ہیں اور جھگڑے بھی وہی چکاتی ہیں قال وہم
ربیع للمجاور فیہم والمرملات اذا تطاول عامها یعنی بالربیع ربیع
الازمنة ای الوقت الذی یظہر فیہ النور ویقال لہ فی الفارسیة بہار ای یستبشر بہ
المطر الذی یکون فی الربیع وبالجملة استعیر للجواد وهو معروف عندهم قال النابغة
بیت فان یہلک ابو قابوس یہلک ربیع الناس والشهر الحرام والمجاور والمرملات
المحتاجات من النساء من ارملت المرأة اذا صارت محتاجة معطوف علی المجاور
وتطاول طال کثیر والعام السنة والمجرور للمرملات یقول وهم یفضلون الی من یجاورهم
من الغرباء والمساکین والی النساء المرملات اذا طال علیهن عامهن الشدید کثیر الافعال
البیئة بالاشجار المطروحة فی هشتاد رفتهم و نزبو کما نراها فهم ربیع لهم میگوید کہ

الاکثر والبار زایدة تقول واذا قسمت الامانة فی قوم اعطانا قسما منها حظ وافرا
منها فلذا تفضل منها علی الناس سے گویا کہ روزی کہ وصف امانت
تقسیم کردہ شد قسمت خود افزودی باعنایت فرمودہ تعظیم حسبدان
امانت لوگوں پر بانٹی گئی ہے تو اوسکے بانٹنے والے نے تمکو بہت دیا و قال
فسمی لبنا ابیار فیما سمک فینا البیت کھلها و علاعھا المسکن سے
یعنی المطلب ابر الامانة السمک نقیض العمق فانک اذا نظرت الی العمیق من فوقها
من شفیر البیر الی الماء فما بینک وبین الماء یسمی عمقا و اذا دخلت البیر
و نظرت الشفیر من الماء فما بینک و بین الشفیر یسمی سمکا و لذا قال تعالے
رفع سمکها فان ما بین السماء و بین الارض من جانب الارض هو السمک و سماها
قصیدہ صعد و الکھل من جاوز الثلاثین الی اربعین و خمسین والسلام بها الیه و التشبیه
للتشبیر تو دامت بلیه تقول فیسمی ذلک العماد لبنا بیتا عالیا یشبه المسکن
الیه کھل الغبیله و علامھا فکلنا فی مقام عال من المجد و الشرف
یعنی بنا نمود عمادہ باالنصاف از برای ما بیت الشرف بنا کرد... بیاد
بلند است چنانچه پیر و جوان قبیله بدان بیت عالی التجا آرد و پناه گیرد
پورے بانٹنے والے نے ایک ایسا بڑا گھر ہمارے لئی بنایا جو بہت بلند ہے
کی چھوٹی بڑے اوس گھر کے پناہ میں آتے قال ... السعاة ...
انقطعت و ہم فوارسہا و ہم حکامھا المرفوع المستفسر ... یعنی ...

من جانب الاعداء تلق المخافة محاطب عندهم والسلاح المسنون والمحال
ان دروعها او دروعهم تلمع كالكواكب يعني گويد كه اگر ترسانيده شوند تو خودها
وسانها و پیکانهاے تیز کرده نزدیک ایشان خواهے یافت وحال این که
زرههای آنها ویا آنان چون ستارگان تابان ودرخشان باشند یعنی وه اگر ڈرائے
جاوینگے تو تو پاس اونکی خودین اور بہالین دہار پر چڑہے ہوے
دیکھیگا اور حال یہہ ہو کہ اونکی زرہین ستارون کے مانند چمکتی دمکتی ہو وین قال
فاقنع بما قسم المليك فانما قسم الخلائق بيننا علامها القنوع الرضي
بالقسمة بعدے با بدارا المصدرية والمليك من اسمائه تعالى قال عند مليك مقتدر
والخلائق والشمائل والعلام مبالغة العالم والمخبر در للخلائق او للقسمة يقول
فارض يا عدو بقسمة الملك العزيز فانه قد قسم الشمائل بيننا وبينكم من هو اعلم بالشمائل او
بالقسمة يعني گويد كه اے حاسد بر قسمت خداى تعالى راضے شو وصابر نشين
چه درميان ما وشما تقسيم عادات وشمائل كسے كرده است كه قسمت وشمائل
واستعداد قوابل بخوبے ميداند یعنی او حاسد مالک کی بانٹ پر راضی
ہوکر بیٹھہ اسلئے کہ جسنے یہہ بانٹ کی ہے وه عادتون کے براے
بهلاے اور استعداد ونکی کمے زیادتے کو خوب جانتا ہے
قال واذا الامانة قسمت في معشر اوفى باوفر حظها قسامها
الامانة وصف جامع لصفات الخير والانفار الاتمام في الاعطا روالاوفر

طبع بالصدد وبار الشیٔ ہلک وضاع قال تعالی یرجون تجارة لن تبور والفعال
بالکسر ما صدر من الفاعلین قال فی القاموس ہو کسحاب اسم للفعل الحسن
والکرم او یکون فی الخیر والشر وہو مختص لفاعل فاذا صدر من الفاعلین فہو بالکسر
وہو ایضاً جمع فعل انتہی والاحلام جمع حلم بالکسر وہو العقل والضمیر المجرور
لہم بتاویل الجماعۃ یقول لا یطیعون کما یطیع السیف بالصدد راے لا یتبلدون
فینقدون فی الامور ولا یضیع افعالہم فی الشر والخیر اذ لا یمیل عقولہم
مع ہوی الانفس **مے گوید** کہ در کسب مکارم کاہل نیستند و از بین کہ
عقول ایشان مطیع و منقاد نفوس ایشان نیست کار ہاے ایشان لغو و ضائع
نمیرود **یعنی** وہ اچھی اچھی کاموں میں کمی کوتاہی نہیں کرتے اور تمام کام
اونکی اسلیئے بیکار نہیں جاتے کہ اونکی عقلیں نفسانی خواہشون کے تابع
نہیں ہیں قال **ان تفزعوا تلق المغافر عندہم والسن تلمع**
کالکواکب لامہا یقال افزعہ اذا اراعہ والفعل مجہول والخطاب فی
تلق لغیر معین والمغافر جمع مغفر وہو البیضۃ فارسیہ خود والسن المسنون
من سنّہ اذا حدّدہ حال وسنونہ رزق کانیاب اغوال ارادہا النصال
ویجوز ان یراد بہ الرماح من سن الرمح اذا رکب فیہ السنان واللام جمع
لامۃ وہی الدرع والضمیر المجرور للمغافر او السن علی ارادۃ الرماح والاضافۃ
لادنی ملابسۃ او لہم بتاویل الجماعۃ والجملۃ الفعلیۃ حال یقول ان یراعوا

از ما کریمی باشد که کریمان را بر کرم اعانت سازد و خود هم بسیار بخشد و غنیمت ها

بدست آرد و بدیگران بدهد یعنی وہ سب سے بڑہ گیا ہے وہ جو چاہی کرنا لے

سوا اوسکا باعث بڑہنا ہی اور ہمیشہ ہم مین سے ایک ایسا کریم ہوتا ہے جو دینے

والون کے مدد کرے اور بڑا سخی دانا کماتا ہے اور لٹاتا ہے قال من معشر

سنت لہم آباءہم ولکل قوم سنۃ و امامہا المعشر الجماعۃ والجار والمجرور فی

محل الرفع علی الخبریۃ من محذوف وسن الشی وضعہ واجراہ ومفعول سنت

محذوف والسنۃ السیرۃ الحسنۃ والسیئۃ فعلۃ بالضم من سنہا وامام السنۃ من سنہا

یقول ہم او نحن من جماعۃ سنت لہم آباءہم الکرام کسب الغنایم و اتلافہا حتی سنۃ

لہم و آباءہم امیۃ تلک السنۃ ولکل قوم سنۃ و امام سنۃ سے گوید که ایشان

و یا ما از جماعتی هستیم که بزرگان آنان از یکی گرفتن و بدیگری دادن و جابل

کردن و باز بخشیدن برای ایشان سیرتی نهاده اند چنانچه همین سیرت نسبت ایشان

و بزرگان ایشان امام این سیرت اند و برای هر قومی امامی و سنتی میباشد یعنی

وہ یا ہم لوگ ایسی لوگون مین سے ہین جنکی باپ دادے نے کہانا کمانے اور

لینے دینے کو اونکی لئے ایک طریقہ ٹہرایا ہی چنانچہ یہی طریقہ ہی اور بزرگ اونکی

اس طریقہ کے امام ہین اور ہر قوم کے لئے ایک طریقہ اور ایک امام اوس طریقہ کا

ہوتا ہے قال لا یطبعون ولا یبور فعالہم او لا یمیل مع الہوی

احلامہا نقال طبع الرجل اذا لم ینفذ فی المکارم فہو کالسیف الذی

الامور فیاخذ من ہذا ویعطی ذلک ومن یہب الحقوق لاہلہا ومن یحکم علی
قومہ بما یشاء فلا یرد حکمہ والہضم الاتلاف والضمیر المحب ور للحقوق یقول ولم یزل
منا مقسم للحقوق یعطی العشیرۃ ما کان حقالہا ومن یہب الحقوق لاہلہا تارۃ
ویہضمہا اخرے فلا یرد ما یفعل ــ میگوید کہ پیوستہ از ماکسی باشد کہ تقسیم
حقوق کند وتمام قبیلہ را حقوق ایشان بدہد وگاہی از یکی بستاند وبدیگری بخشد
وہرچہ کند مسلم باشد یعنے ہمیشہ ہم میں سے ایسا ہوتا رہتا ہے جو اپنے بھائی
بندون کے حق رسائی کرے اور سب کو حصہ رسد پہونچاوے اور کبھی ایک سے
لیکر دوسری کو دے یا آپ ہی ہضم کرے اور کوئی دم نمارے قال فضلا
وذو کرم یعین علی الندی سمح کسوب رغایب غنامہا الفضل
ضد النقص منصوب علی المصدریۃ او التعلیل وذو کرم عطف علی اللزاز وعلی
ما بعدہ من مقسم ومغذمر والندی الجود والسمح السخی الجواد والکسوب مبالغۃ
الکاسب کالصبور فی الصابر والرغایب الغنایم لکونہا یرغب فیہا والغنام
مبالغۃ الغانم من غنم الشیٔ اذا فاز بہ واخذہ ووصفہ بالکسب والجود فانہا
صفۃ مدح یقال فلان متلف مخلف ومتلاف ومخلاف ای یکسب فیکون المکسوب
خلیفۃ لما اتلف یقول فضل ذالک فضلا او یفعل ذلک فضلا ولم یزل منا ذو
کرم یعین الکریم علی الجود بالمال والممدوح جواد یکسب الغنایم کثیرا ویفوز بہا میگوید کہ
برہمہ فایق شدہ ویا آنچہ میکند بباعث فضل وفوقیت وجود میکند وپیوستہ

یادیون کوگوشت کی ٹکڑون سے بہر پور کرسے ہین خوشوروون کی مار مار سے اتنی

بڈہاہی جاتے ہین کہ ہستیم اوکی اونہین پہیرتی پہرتے ہین قال **انا اذا التقت**

المجامع لم یزل منا لزاز عظیمۃ جشنا مہا الالتقاء الاجتماع والمجمع المجلس و

اسناد الالتقاء مجازے فانہ من عوارض الناس واللزاز بالالام والمعجمتین ککتاب الغرال

وفارسیہ سرپش وہندیہ لاسا دیقال فلان لزار خصومۃ اسے لا تیز کہا فہو غزار ہا قال

فی الصراح یقال فلان لزار خصم یعنے سرپش خصم است ولا یبعد ان یکون من لزاز

الباب وہو ما یقال لہ فی الفارسیہ پشتیوان فانہ یکون لازماً للباب والعرب

تفتخر بالللدو شدۃ الاختصام ویعدون ترک الخصومۃ من الضعف وعنی بالعظیمۃ

الخطۃ العظیمۃ وجشم الامر تکلفہ وحمل ثقلہ یقول انا القوم اذا اجتمع الناس فی

المجالس لم یزل منا رجل یکون ملازم خطۃ عظیمۃ ومتکلفہا وحامل ثقلہا حے گوید

ماکسانیم کہ چون مردمان در مجلسہاے باہمی فراہم آیند پیوستہ باشد کہ از ما مردے

برآید کہ امرے عظیم راگذارد وبارش برخویش بردارد **یعنے** ہم وہ لوگ ہین کہ جب

لوگونکی جگہ ٹہی ہووین تو ایک نہ ایک آدمی ہمیشہ ہم مین سے اب نکلتا ہے جو بڑے

بات کو پہچہوڑ سے اور بوجہ اوسکا اوٹہا وسے قال **ومقسم یعطی العشیرۃ**

حقہا ومغذ مر لحقوقہا ہضا مہا المقسم اسم فاعل من قسمہ مرفوع عطفا

علی اللزاز وعنے بالعشیرۃ قومہ یعنے بنی عامر بن صعصعہ ویجوز ان یراد بہا

بنے کلاب بن ربیعہ والاول اقرب والمغذمر بالمعجمتین اسم فاعل من رکب

تکمیل المدح بالعموم ١٢

ہے اور باوصف اوسکی بیر لسنے پٹھی کپڑے اوسکی بہت چھوٹی اور سمٹی ہوئی ہون
اوکی نیا مین آتی ہے اور اونکو اپنا ٹھکانا سمجھتے ہین قال ویکیلون اذا الریاح
تناوحت خلجا تمد شوارعا ایتامہا عطف علی محذوف وکلمۃ اذا
علیہا بحیث یکون علیہا قطعات کبار من اللحم والثرید کانہا اکالیلہا قال الجمالی
ثم مکللۃ لجماد فعۃ ترآیا نہ نصیف الجفنۃ وتناوحت الریاح اذا تقابلت فی الہبوب
ویکنی بہ عن القحط والخلج جمع خلیج بالمعجمۃ فاللام فالجیم وہو الجفنۃ الکبیرۃ فارسیہ
پیالہ کلان ومندیہ بادیہ منصوب علی انہ مفعول یکللون ویجوز مجہولا من مد الخشبۃ اذا زاد فیہا
من المرق والشوارع جمع شارع من شرع فی الماء اذا دخلہ وسیح وسمیت بہ لکثرۃ
المرق ونصبہ علی الحالیۃ والایتام جمع یتیم وعنی بہم من یاکل منہا من الفقراء والمساکین
مرفوع علی انہ فاعل شوارعا یقول نطعمون الاضیاف والمساکین ویکللون جفانہ
تناوح الریاح الشدیدۃ ای فی زمان القحط جفانا عظیمۃ ترادسا تحتہ فیا فی بالایتام
والحال ان ایتامہا الآکلین منہا یشرعون فیہا من کثرۃ المرق مے گوید کہ ہیر
آنان این مصیبت زدگان زبان مے خوراند وہرگاہ کہ بادتند از چار سو میوزد یعنی
زمان قحط باشد پیالہای بزرگ وکلان راکہ بامداد شوربا زیادہ کردہ شود ویتیمان از
کثرت شوربا درآنہا شناورے مے کنند بپارہای گوشت مے آرایند وآنہارا
بانہا تاج عزت بخشید یعنی پیروہ اونکو روٹی دیتے ہین اور اوسی وقت
ہین جب کہ جو بادیان برابر چلتے ہون یعنی بڑا بہارے کال ہو ویسے ایسے بڑے

قال تأوي الى الاطناب كل رذية ¤ مثل البلية قالص اهدامها

يقال اوى اليه اذا التجأ اليه ولاذ به والاطناب جمع طنب بضمتين وهو حبل
طويل يشد به سرادق البيت واراد به اطناب خيمته واللام فيه عوض عن المضاف
اليه والرذية بالمهملة فالذال المعجمة الناقة العجز الضعيفة او الشاة المريضة المشبهة بالحجر
على انه نعت له فانه لتوغله في الابهام لا يصير معرفة بالاضافة الى المعرفة والبلية
الناقة التي كانوا يشدونها على قبر صاحبها منكوسة الرأس الى جانب البطن
وقيل مرفوعة الرأس على سبيل اجابة النظر الا المار الا الكلاء حتى تموت على جوع وعطش
وقيل كانوا يحفرون لها حفرة عميقة فيتركونها فيها حية وكان زعمهم ان صاحبها يحشر
عليها ان حشر والقالص بالقاف واللام فالمهملة القصير المنكمش والاهدام بالمهملة جمع هدم
وهو الثوب البالي المخرق والظاهر انه يصف رهطه بسبيل البيت الآتي فيقول
تأوي الى اطنابه بيوت رهطي كل نفس مرذية ضعيفة او كل عجوز عجزت عن الكسب
تشبه البلية قصيرة الثياب البالية ◦ میگوید که هر کسی که ضعیفه و ناتوان
باشد یا پیرزنی که پیر و عاجز بود آن شتر ماده را ماند که بر گور صاحب خود بسته می
گردد با وصف گرسنگی و تشنگی جامه کهنه او کم و کوتاه باشد بمنازل رهط من پناه می گیرد
یعنی میری ہماسی سند ایسے غریب نواز اور مسافر پرور ہیں کہ ہر غریب آدمی
شامت کا مارا یا ہر مرتل ہو رہا جو اوس بلی نصیب اونٹنی کی طرح سخت
لاچار ہو جسکو اوسکی مالک کی گور پر باندھتے ہیں اور وہ بھوکی پیاسی مر جاتے

سله قال فيه عرجا النوهة حيث قال الكوفيون الى آخره

کی گوشت اونکی تمام قوم کے سارے پروسیون پر بلا تکلیف خرچ کی گئی قال
فالضيف والجار الجنيب كانما هبطا تبالة مخصبا اهضاما همها الجنيب
البعيد كالجنب قال تعالى والجار الجنب قال في البيضاوي البعيد او الذي
لاقرابة منه وفيه دلالة على انه اذا كان الضيف الطارق والجار البعيد كذلك فالقريب
اولى وهبط نزل وتبالة بالفوقانية فالموحدة فاللام واد او بلد من بلد اليمن ذو خصب
ومدغار كان به صنم يقال له ذو الخلصة وهو المراد في المثل المعروف اهون
من تبالة على الحجاج فانه اتاه فاستحقره فلم يدخله غير منصرف للتانيث والعلمية
والمخصب اسم فاعل من اخصب الوادي اذا صار ذا خصب منصوب على الحالية
والاهضام جمع هضم بالمعجمة مفتوحا ومكسورا بطن الوادي واهضام تبالة قراها وهو
فاعل مخصبا والمعنى لنسبا انقول نسخرنها وقسمت لحمها على الضيف النازل
والجار الاجنبي فصارا من كثرة اللحم كانهما نزلا واديا تبالة ذي مخصبة
القرى سے گویدکہ پس او را کشتم وگوشت او بر مہمان نازل و ہمسایہ
بعید تقسیم کردم چنانچہ ہر دو نوع از بسیاری گوشت و فراخی خورد و نوش
چنان گشتند کہ گویا در وادی تبالہ بحالی نازل شدند کہ ہمہ دیہات او تازہ
وشاداب بود یعنے پہر مین نے اونکو ذبح کیا اور گوشت اوسکا پاونون اور پرو سیونپر
خوب دل کہولکر بانٹا چنانچہ وہ ایسے پہاڑون مین آگئی کہ گویا وادی تبالہ مین ایسے
بہلی وقتون مین جا اوترے کہ اوسکے زمینین ہرے بہرے ہو رہی تہین

الیها النحر ہا او وقت نحر ہا بسہام متشابہۃ الاجسام ذوات الفوز مے گوید کہ بسے
از شتران گشتنے قمار بازان ومتولیان قمار و تقسیم حصص کہ ہنگام گشتن آنہا و با
برای کشتن آنہا مردان زا بسہام قمار راست اندام طلب داشتم کہ بیایند و بخورند و بخورانند
یعنے بہت سے ایسے اونٹ قربانی کی جو جواریوں اور جوے کے سنّدین متولیوں اور
حصوں کے بانٹنے والوں سے طرح طرح کا علاقہ رکہتی ہتی اونکی قربانی کرنے کے لیے یا اونکے قربانیکی
وقت پر اچہے اچہے داتا لوگون کو جو ہی کی سیدہی سادے تیروں کے ذریعہ سے ہین بلائے

بلایا فال ادعوہن لعاقر او مطفل بذلت لجیران الجمیع لحامہا
المضارع بمعنے الماضی بقرینۃ بذلت ومہبطا علی ما یاتی وضمیر الجمع للمغالق والعاقر ما لا تلد
ولم تلد من النوق والانسان والمطفل ما لہا طفل صغیر وخصہما بالذکر لما ان العاقر
یکون اسمن والمطفل احب عندہم لدرہا ونسلہا والتردید لمنع الخلو فلا ینافی
الاجتماع وبذلت مجہول والجمیع القوم واللحام جمع لحم کاللحوم والضمیر المجرور للکل
من العاقر والمطفل او المطفل خاصۃ بقرینۃ بقول دعوت الکرام بلک السہام لذبح
عاقر او مطفل او عند ذبح احدیہما بذلت لحومہا علی جمیع جیران القوم او المطفل خاصۃ میگوید کہ
کرام قوم را بدان تیرہاے قمار براے کشتن شتر مادہ نازائیدہ و یا شتر مادہ
بچہ دار طلب داشتم چون بچہ گوشتہای او بر جمیع ہمسایگان قوم تقسیم کردہ شد
یعنے مین نے ساتہہ اون سیدہی سادہی تیروں کی بانجہ یا بچہ والے اونٹ
ذبح کرنیکے لئے یا اونکی ذبح کے وقت اچہی لوگون بلایا چنانچہ طرح طرح

معلوم ہوئی ہین سنے انکار اوسکا کیا اور اوسکو برا جانا اور جو اوسمین میرے نزدیک کہرے تہے اوسکو تسلیم کیا اور اوس گہر کی اشراف اون مین سے کوئی مجہہ پر غالب

نہ آیا قال وجزور ایسار دعوت لحتفہا بمغالق متشابہ اجسامہا الواو واو رب والجزور یا لذبیح من البعیر وقیل یختص بالناقۃ والایسار جمع یسر محرکۃ وہم القوم المجتمعون علی القمار والموکل بقداح القمار ومن یضرب بہا او جمع یاسر وہو الجازر ومن یلی قسمۃ الجزور والکل محتمل صحیح ونحو الاضافۃ مختلف ودعوت جواب رب ومفعولہ محذوف واللام للوقت کما فی قولہ تعالی لدلوک الشمس او للتعلیل والغایۃ و الحتف الموت ویعنی بہ نحرہا وذبحہا والمغالق جمع مغلق بالغین المعجمۃ کمنبر سہم المیسر ویقال للقداح التی یکون بہا الفوز والظرف متعلق بدعوت وتشابہ الاجسام کنایۃ عن الاستواء واعلم انہم کانوا یتقامرون علی الجزور فاذا ارادوا القمار اشتروا الجزور النسیئۃ ونحروہا قبل القمار وقسموہا ثمانیۃ وعشرین قسما وقیل ثمانیۃ اقسام ثم یجعلون القداح فی کنینۃ ویفوضون امرہا الی امین منہم فیخرج واحدا بعد واحد من ملک الکنینۃ وکانت القداح عشرۃ سبعۃ منہا ذوات الانصباء وثلاثۃ لم یکن لہا نصیب ویقال لہا الغفل فیفوز من یخرج باسمہ من ذوات الانصباء ویغرم من یخرج باسمہ من الغفل وحینئذ الفائزین من یخرج باسمہ المعلی فانہ کان لہ سبعۃ انصباء وہو سابعہا واکثرہا یفعلون ذلک فی ایام القحط ویذمون من لم یدخل فیہم ویقال لہ البرم ویعد بخیلا ولذلک یکنی بالمقامرۃ عن بذل المال ویفتخر بہا فیقول ورب جزور ایسار دعوت الکرام

بکثرۃ الجن والروا سے الثوابت من رسا اذا ثبت ورسخ واقدامها فاعلہ الظاہر

ویجوز اسناد الجمع الی الفاعل الظاہر اذا خرج عن موازنۃ الفعل وہذا الجمع کذلک

والضمیر المجرور للغلب او للجن والاول اغلب بقول ہم اسود وبعضہم لبعض السبب

الاحقاد المرتکزۃ فی قلوبہم او بطلب الانتقام علی الجنایات کانہم جن موضع البدی

وقد ثبت اقدامہم لا یبرح احد ہم مکانہ ــــ گوید کہ آنان چون شیران بیشہ تنو مندو

زور آورند وبحکم کینہ ہای کہنہ ویا بطلب مکافات وانتقام یکدیگر را مے ترسانید

وبدیوان موضع بدیے می مانند وحال این کہ ہمہ راسخ القدم ہستند یعنے وہ بڑے

گہرے شیر ہین جو پرانے عداوتون کے سبب سے یا بدلا لینے کے ساتھہ آپس مین

ایک دوسرے کو دہمکاتے ہین گویا وہ موضع بدے کے دیو ہین ایسے حال

مین کہ پانو ان کی جمی ہوئے ہین قال انکرت باطلہا وبؤت بحقہا عندے

ولم افخر علے کرامہا یقال انکرہ اذا کرہہ ولم یعرفہ والجملۃ جواب رب وباء بہ رجع

بہ قال تعالی فباء و بالغضب وباء بذنبہ اقر بہ وکلاہما محتمل والضمایر الثلث المجرورۃ

للدار وفخر علیہ وغلب علیہ والتعظیم ویقول کرہت ماکان فیہا باطلا عندے

ورجعت عنہا بما کان حقا عندے او اعترفت ولم نتعظم علی اشرافہا مے گوید کہ

ہرچہ دران خانہ نزدم لغو و باطل بود انکار رش کردم وبکرو ہش پیش داشتم و

انچہ کہ در د باعتقادم حق وراست بود اقرارش کردم وباخود آوردم وہیچکس از

از اشراف وکرام او بر من غالب نیامد یعنے جو بات اوسمین مجکو کہوئی

ذوابيه والسبوة حلة احمرة ودخلوا به على النعمان فوجدوه يتغدى مع الربيع
وكان المجالس ملوا فذكروا حاجتهم واعترض الربيع فقال لبيد ابياتا منها بيت
مهلا ابيت اللعن لا تاكل معه ان استه من برص ملمعه وانه يدخل فيها اصبعه
فرفع النعمان يده من الطعام وقال خبثت علي الطعام يا غلام فقال ربيع كذب و
قد فعلت بامه كذا وكذا فاجابه لبيد بمثله وقال مثلك فعل بربيته اهله ثم نفى الربيع
ولم يدخل بعده على النعمان هذا التخيص ما ذكره في الاغانی يقول ورب دار كثيرة
الغربا مجهولة الاضياف ترجى عطيات ربها ويخشى ذمه وطرده ومشهدها
النعمان مے گوید كه بسے خانه كه غريبان او بسيار وميهمان او نا آشنا بسيار
وعطايای كدخدای او مے خواهند وازراندن وبد گفتن او مے ترسند بعض
بهت ایسے گهر هین جنکی مسافر بهت اور مهمان اونکے اوپرے لوگ هین اور اوسکے
بخششون کے خواهان اور اونکی دوت دہپ سے ترسان هین فانا غلب تشذر

بالذحول كانها جن البدی رواسيا اقدامها الغلب جمع اغلب

وهو غليظ العنق يوصف به الاسد مرفوع على الخبرية من محذوف والتشذر
بالمعجمتين فالمهملة التهدد والاستعداد للقتال والفعل مضارع والدخول بالدال
المعجمة فالمهملة الاحقاد جمع ذحل والبا ء فيه سببية نص عليه الرضي ويجوز ان يكون
بمعنى طلب الانتقام على خيانة والبار ح للاستعانة كما يقال تهدد بالعنز
والامر والضمير المنصوب للغلب بتاويل الجماعة والبدی موضع يعرف

و احتد جاري في السير و منه اكب مجد بقول ترتقي في السير و تسرع عند جذب
العنان و تقصد سرعة اشراف الحمامة على المارحين جذبه لجامها مي گويد كه
دم بدم در رفتن در دويدن ترقي ميكند و هنگام عنان كشيدن زياده ميگردد
و بسيار خوب ميرود و ميخواهد كه پرواز كبوتر بپرد كه او و نر او هر دو تشنه باشند
و هر دو بجانب آبي ميروند يعني چلتي هين دم بدم بڑهتي هے اور باگ كي كهينچنے پر دوڑتی
چلتی ہے اور چاہتی ہے کہ اوس پیاسے کبوتر کی مانند اوڑے جو پانی کے
جانب جاتی ہے اور اوسکا کبوتر پیاسا بہت سعی کرتا ہے قال وكثيرة غرباؤها
مجهولة ترجى نوافلها ويخشى ذامها الواو واو رب وكثيرة نعت محذوف و
الغرباء جمع غريب وهو من غرب عن وطنه اي غاب فاعل كثيرة ومجهولة
بالجر نعت ثان للمحذوف وترجى مجهول والنوافل العطايا ويخشى مجهول والذام الذم
والطرد وهو في الاصل مهموز العين الا انها ابدلت الهمزة بالالف كما يقال في
راس وفيه اشارة الى ما جرى بينه وبين الربيع بن زياد العبسي وكان من اخوال
لبيد لما ان امه تامرة بنت زنباع العبسي كانت من عبس وكان الربيع نديما للنعمان
بن المنذر الملك ووفد بنو جعفر بن كلاب رهط لبيد على النعمان ثم لما خرجوا
من عنده طعن فيهم الربيع ثم لما دخلوا على النعمان وجبههم فخرجوا
وعلموا ما فعل بهم الربيع وكان لبيد في رحالهم واصغرهم سنا اتاهم فقالوا
غلبنا خالك فقال ان تجمعوا بيني وبينه ازجره عنكم قالوا نعم ثم حلقوا راسه وتركوا

یعنی مین نے اوسکو اسلیے گرمایا کہ شتر مرغ کو ادہر اودہر سے گہیر کر لاؤن اور شکار کرون
یہانتک کہ جب وہ گرما گئے اور ہڈیان اوسکے ہلنے لگی پسینہ ہوئی قال فلعبت رحالہا
واسبل نحرہا واستبل من زبد الحمیم حزامہا التلعب الاضطراب والرحالۃ
بالکسر شبہ سرج یتخذ من الجلد المحض للرکض لا یکون فیہ خشب یجمع علی رحائل فارسیہ
زین چرمین والجملۃ جواب اذا واسبل امطر والنحر الصدر والزبد معروف فارسیہ کف
وہندیہ جہاگ دہگ والحمیم العرق الکثیر والحزام بالمہملۃ فالمعجمۃ ککتاب ما یشد بہ
صدر الفرس عند الرکوب فارسیہ تنگ وانما وصفہا بہ لان سیلان العرق عند
الرکض وصف مدح فی الخیل قال عنترہ یبیت یخرجن منہا وقد بلت رحائلہا
بالماء یقدمہا الشم الغطاریف یقول اضطربت رحائلہا عن ظہورہا حلدہا بالعرق
وخفۃ اللحم وسال نحرہا عرقا وابتل بہ حزامہا من زبد العرق میگوید کہ زین چرب منقش
بباعث نرمی جلد از جای خود بجنبید و تنگش از کف عرق سائل و تر گردید یعنی
چرمی زین اوسکا جلد کے نرم ہونے سے ڈہیلا اور تنگ اوسکا بہی
جہاگون سے گیلا ہو گیا قال ترقی وتطعن فی العنان وتنتحی ورد
الحمامۃ اذ اجد حمامہا رقی کرضی اذا صعد وعلا وطعن الفرس فی العنان
اذا انبسط فی السیر عند جذب العنان وہو وصف مدح فی الخیل وانتحی
الشیٔ قصدہ والورد بالکسر الاشراف علی الماء مفعول الفعل والحمامۃ اذا مسہا العطش
واشرفت علی الماء اسرعت فی الطیران ولا سیما اذا کان معہا حمامہا وہو ایضا کان عطشان

النخل اذا قطع اشارة يقول انبت السهل من الارض نازلا من ذلك المكان
المرتفع وقد كانت الفرس قائمة رافعة العنق كساق نخلة عالية عارية عن الاوراق
يقصر عنها جارمها الكمال ارتفاعها — گويد كه بر زمين نرم فرود آمدم و
حال اين بود كه اسپم چنان سربلند ايستاده كه گويا او تنه نخلى است كه برگ و شاخش
بريده اند و خرما چينان او بباعث بلندى در خود تنگ گرديد از خوشه بريدن يعنے مين نيچے
اوترا اور حال يہہ تہا كہ وہ گہوڑے سر اوبہارے ہوئے ايسى كہڑے تہى
جيسا كہجور كا درخت جسكى ڈالے پتى سب جہاڑى گئے ہون اور پہل توڑنے
والا اوسكا اوسكى بلندى كو ديكہہ كر بہت نچ پيچ ہووے قال رفعتها طرد

النعام وشله حتى اذا سخنت وخف عظامها يقال رفع البعير
مخففا ومشددا اذا حمله على السير السريع واستعير للفرس والطرد الدفع من الاطراف
كالشل ومنه طرد الابل وكانوا يفعلون ذلك ليجتمع الصيد في مكان واحد
منصوب على التعليل مع كونه معرفة بالاضافة كما في قوله تعالى حذر الموت وسخن
مثلثة وكنى ماسخونه عن السرعة وعنى بخفة العظام زوال ثقل اللحم في الحملة
يقول حملتها على السير لطرد النعام وجمعه الى موضع واحد ليصطاد الصيد بسهولة
حتى اذا اسرعت في السير وزال الثقل المانع عن عظامه — گويد كه
باين غرض او را برانگيختم كه شترمرغان از جوانب متفرقه بجاے گرد آرم و
با آسانى تمام آنها را شكار كنم تا آنكه چون گرم شد و استخوانهايش سبك گرديد

ولا تلقوا بايديكم اى انفسكم والكافر الليل المظلم واجنه ستره قال امرؤ القيس

ع فلما اجن الشمس عنى غؤورها والعورة الخلل فى الثغر وغيره من كل مكمن والثغور

جمع ثغر وهو الحد المشترك بين العدوين ومدخل البلد فارسيه دربند و هنديه

ناكا والظلام الظلمة والمجرور للثغور لا دنى ملابسته يقول فظلت فيه الى آخر النهار

حتى اذا القت الشمس يمينها فى ليل مظلم وغربت وستر ظلام الثغور موضع الخلل

منها والمكامن وانما افتخر بهذا لانهم كانوا يفتخرون بذلك قال امرؤ القيس بيت

ومرقبة كالزج اشرفت راسها اقلب طرفى فى فضاء عريض فلما اجن الشمس عنى

غؤورها نزلت اليه قائما بالحضيض اى الى الغرض سے گويد كه همه روز در

انجا گذرانيدم تا آنكه چون مهر تابان خود را در شب تاريك افكند و غايب گرديد

تاريكى حدود و مواضع خلل آنجا پوشانيد يعنى سارا دن ہم نے وہين گذارا

يہانتک كه جب سورج چهپ گيا اور حدود كى اندهيرون نے كمينگہى كے جگون

كو ڈهانپ ليا قال اسهلت وانتصبت كجذع منيفة جرداء يحصر دونها

جرامها السهل الارض اللينة واسهل الرجل اذا اتاها والحملة اذا انتصب

قام والمستكن فى الفعل للفرس وهو بتقدير قد حال كما فى قول امرؤ القيس

ع نزلت اليه قائما بالحضيض والجذع ساق النخلة وما بقى من الشجر بعد قطع

الاغصان والمنيفة العالية الشامخة نعت محذوف والجرداء العارية عن الاوراق

وحصر الرجل اذا ضاق صدره وكره والجرام بالجيم فالراء المهملة مبالغة من جرم

والمرتقب اسم ظرف وهو المكان العالي الذي يرتقب فيه العدو وينظر اليه من بعيد ويقال گه دیدبان گاه هو والهبوة الغبار
والغبرة او الجبار والجبر ورببعثت مرتقبا وبجرح الحسن وكثيف المكان الضيق الكثير
الاشجار والاعلام جمع علم وهو الراية وضمير المونث لفرق الاعداء بدلالة حميت فانه
يدل عليه سياق الكلام قال الرضي وكسياق الكلام المستلزم للمفسر استلزاما بعيدا
او قريبا والجار والمجرور خبر مقدم والقتام الغبار والمجرور الذي هبوة تبادل
النقعة او الهبوة على التجريد كانها بحيث تنتزع عنها غبار آخر كما في قول الهمام
ببيت الاليت شعري هل ارى الخيل شربا تثير عجاجا ستطير غبارها الضمير
المجرور للعجاج جمع عجاجة وهو الغبار بقول فعلوت لهم مكانا مرتفعا ينظر فيه
الى العدو وكان على تل ذي غبار وغبرة ضيق كثير الاشجار يبلغ غباره او غباره
الى رايات جماعات الاعداء وفيه اشعار بقرب الاعداء رسے گوید كه
پس بر وبیہ بالنكاسے برآمدم كه بر تلی واقع بود كه سراسر غبار انگیز وتنگ و تاریك
از بسیاری درختان بود وگرد پراكنده اش تا رایات مخالفان میرسید یعنی
پہر مین ایك اونچی مكان پر دشمنون كے تاكنے كے لیے چرہا جو ایك دہولیا
تہل پر اور بہت بہڑا گنجان تہا اور دہول اوسكے دشمنون كے جہنڈون
تك جاتی تہی قال **حتى اذا القت يدا في كافر واجن عورات**
الثغور ظلامها حتى غاية لمحذوف والمستكن في القت للشمس كما في
قوله تعالى حتى توارت بالحجاب وهو كناية بالبعيد عن النفس كما في قوله تعالى

شكتي فرط وشاحي اذ غدوت لجامها اللام موطئة للقسم يقال

حماه حماية اذا منعه وكفسه وعسني باسم ربيطه بني جعفر بن كلاب والشكة

بكسر المعجمة السلاح والفرط بضمتين الفرس السريع السير فاعل تحمل والجملة

حال من ضمير المتكلم المرفوع والوشاح معروف مرفوع على الابتدا والخبرية

وغدا الرجل اذا خرج غدوة والجملة نعت فرط وانما قال ذلك لان العرب

كانوا يتوشحون بلجام الفرس اشعارا بالفروسية الكاملة وانقياد الفرس قال

الحماسي يبيت لبيت عليهم اذا يغدون اردية الاجياد قبتي البنع واللجم الردار

الوشاح ومنه تردت الجارية اذا توشحت يقول والله لقد منعت ربيطي عن القتل

والغارة وحفظتهم منها وقد كانت تحمل سلاحي فرس سريعة السير ولجامها وشاحي اذ وشحتها

لجامها اذ خرجت غدوة مے گويد كه قسم بخدا كه من خويشان وبرادران

خودرا نگہداشتم وحال اين بود كه سامان وسلاحم را اسپى برداشته بود كه چون

پگاه از خانه مے برايم لگام او حمايل من ميباشد يعنى مين قسم سے كہتا ہون كه

اپنے بہائے بندون كو ميں نے مار دہاڑ سے بچايا اور حال يہه تہا كه ميرے

ہتيارون كو ايسے گہوڑى سنے اوٹہايا تہا كه جب مين تڑكى كو گہر سے نكلتا ہون

تو لگام اوسكا ميرے گلے مين پڑا ہوتا ہے قال فعلوت مرتقبا على

ذي هبوة حرج الى اعلامهن قتامها الفاء للتفصيل وقد يقال

انه عطف المفصل على المجمل قال تعالى ونادى نوح ربه فقال رب ان ابني من اهلي

چون خفتگان سحر برخیزند و بہی خوردن نشنیدند ہمراہی ایشان دوبارہ بنوشتم
یعنی مرغون کے بولنے سے پہلے اندہیرے اندہیرے اپنی حاجت کو اوس سے
پورا کرتا ہون تاکہ جب سونے والے جاگین اور پینی کو بیٹہین تو ساتہہ اونکے
اور دو چار جام اڑا جاؤن قال وغداۃ ریح قد وزعت وقرۃ قد صبحت
بید الشمال زمامہا الواو واو رب وعنی بالغداۃ الیوم والریح تستعمل فی الشدۃ
والنقمۃ والریاح فی الرحمۃ والنعمۃ ووزعۃ بالواو فالمعجمۃ فالمہملۃ کففہ ومنعہ والجملۃ
جواب رب والقرۃ بالکسر البرد الشدید عطف علی ریح والشمال نقیض الجنوب و
ہی ابرد الریاح وکنی بیوم الریح والبرد الشدید وعن زمان القحط وہذہ کنایۃ
مشہورۃ عندہم لصیف نفسہ باکرام الضیوف وقراہم وکان کما ذکرہ
فی الاغانی ویقول ورب یوم ریح عاصفۃ وبرد شدید کان زمامہ بید
الشمال فیذہب معہا حیث تذہب قد کففت شدتہ عن الناس الجیران والاصناف
بنحر الجزور ونصب القدور ـــ گوید کہ بسی روزہای باد تند و برد شدید
کہ عنانش بدست باد شمال بود و سختی او را بدین طور باز گردانیدم کہ شتران
کشتنی را کشتم و دیگہا بر دیگدانہا نہادم یعنی بہت سے ایسے دن جنمین
ٹہنڈی ہوائین چلتی تہین اور ایسے سردی کا زور تہا جسکی باگ شمالی ہوا کے
ہاتہہ مین تہی اونکی سختیون کو یون روکا تہا اور ہٹایا تہا کہ بہت سے
دیگین چڑہائین اور کسی کے روک ٹوک نکی قال ولقد حمیت الحی تحمل

ویذکر والضمیر المنصوب للموتر والمجرور للکرینۃ یقول ورب صبوح من خمور
صافیۃ اور ب صبوح صافیۃ ورب جذب قینتہ عوادۃ عود استعملہ وتزاولہ
ابہامہا للسمعنا ونظر بنا سے گوید کہ بسی از شراب بامدادے کہ منجملہ شرابہا
صاف وپاکیزہ بود ویا خود او صاف ولطیف بود وبسی از کشیدن وبرداشتن زن
خنیاگر رباب نواز آن رباب را کہ بزم انگشتش اور اسے نواخت یعنی بہت
سے صبح کی شرابین جو چھنی چھنائے شراون مین سے نہین یا وہ آپ ایسے
ہین اور بہت سے شدّومد ایسی رباب بجانے والے کے جو رباب کو سنوار سے
اور انگھوٹی سے بجاتے تہے قال **بادرت حاجتہا الدجاج بسحرۃ لاعل**
منہا حین ہبّ نیامہا المبادرۃ السبق والحاجۃ منصوب بنزع الخافض
واضافۃ الحاجۃ الی ضمیر الصبوح للملابسۃ والدجاج اسم جنس یعم الذکر والانثی
وعنی بہا الدیوک فانہا تصوت قبیل الصبح والسحرۃ بالضم السحر ویکون قبل الفجر
واللام لام کی والعل الشرب مرۃ بعد اخرے والفعل منصوب والہبوب الاستیقاظ
والماضی بمعنے المضارع والنیام جمع نائم والضمیر المجرور للسحرۃ والبیت جواب
رُبّ وذکر فیہ التمتع بالصبوح ولم یذکر التمتع بسماع الرباب اکتفاء بالمقالیۃ علیہ
یقول بادرت الدیوک الی حاجتی الی تلک الصبوح فی السحر لاشرب منہا مرۃ
اخرے حین یستیقظ الذین ہم نائمون فیہا سے گوید کہ از پیش از خروسان
سحر خیز در ظلمت تقیہ شب کام خویش از ان صبوح صافے برآوردم تاکہ

ان یکون بمعنی الواو والجونہ تانیث الجون واراد بہا الاسود نعت جرة والقدح اخراج الماء
ونحوہ من المایعات بالقدح ومنہ القدیح للمرق وانفعل مجہول والفض بالفاء فالمعجمة
الکسر والنقض والختام بالمعجمة ککتاب الطین الذی یختم بہ ومنہ قولہ تعالی ختامہ مسک
وفی البیت دلیل لمن یقول ان الواو للترتیب فان القدح انما یکون بعد فض الختام
یقول اغلی شراء الخمر بشراء کل زق قلیل السواد واسع عظیم وکل جرة مستعملة ذات
سواد فض ختامہا وقدح ما فیہا من الخمر ے گوید کہ نرخ بادہ باین طور گران
ے کنم کہ ہر مشک نیلگون وفراخ وہر سبوی سیاہ را کہ مہر او شکستہ وے صاف
از وے بجامہاے خود بر آوردہ باشند بہر بہائی کہ باشد مے خرم یعنے مین شراب کا
ایسا بڑا گاہک ہون کہ اوسکی بہا کو یون بہارے کرتا ہون کہ شراب کی ہر پرانے
میلی بڑے مشک اور ہر کالی گہڑیا کو جسکی مہر توڑے اور شراب اوسکی پیالیون سے
نکالی جاوے اونی پونے کر کے خرید لیتا ہون قال وصبوح صافیة و
جذب کرینة بموتر تاءتالہ ابہامہا الواو رب والصبوح ما شرب من الخمر علی الصباح
والصافیة نعت محذوف ولا یبعد ان یکون نعتا للصبوح علی قول من یجوز اضافة الموصوف
الی الصفة النحویة والجذب تحویل شئ من موضع الی موضع ومنہ مجرور عطفا علی صبوح
والکرینة الامة العوادة من الکران وہو العود وہو آلة لہو یقال لہ الرباب والموتر
کمعظم من وترہ اذا شد علیہ الاوتار والباء وخشنہ علیہ دخول الباء الزائدة علی
المفعول والابتذال الاستعمال والمزادة والابہام اکبر اصابع الید والرجل ویؤنث

ذلک وبیت متکلم من بات یفعل کذا والسامر من تحدث بالاسمار والحکایات فی اللیل
وکان ذلک من عادات العرب وہی باقیۃ بعد والغانیۃ الزانیۃ مجرور عطفا علی لیلۃ و
التاجر الخمار ویجمع علی تجار بکسر التاء فی الاغلب وکان من عاداتہم ان خمارا اذا قام
وکان جدیدا رفع رایۃ علیہ لیعلم الناس ووافاہ اتاہ وضمیر المفعول محذوف وغلا
اذا قل وغلا والمدام الخمر العتیقۃ والضمیر المجرور للغانیۃ والاضافۃ لادنی ملابسۃ
یقول کم من لیلۃ کذا قد بت سامر فیہا حیث کنت لذیذ الکلام حلو الشمایل وکم من ایتہ
خمار اتیتہا حین رفعت علی الحانوت وقلت وغلت خمرہا فشربت ما بقی منہا حیث
کنت باذلا للمال من غیر مبالاۃ بطریقۃ التمیمۃ میگوید کہ بسی شبہا چنین است کہ داستان
گوی او بودہ ام چہ شیرین گفتگو وسایۂ خوب بودہ ام وبسی رایت میفروش است کہ دکان
جدید افراشتہ شدہ بکمال چالکی باو وقتی رسیدہ ام کہ او بلند کردہ شد وبادۂ او
گران بہا گردیدہ پس ہر چہ باقی ماندہ بود ہمہ خریدہ ام چہ در بند مال نبودہ ام یعنے بہت سے
راتین ہین جنہین طرح طرح کی کہانیان مین نے کہین اور اول او دہر ادہر
سے آی اور بہت سے جہنڈی کی دکانوں کی جب کہ ہری کی گئی اور شراب اوسکی بکنی ہو گئی
اور بہاو اوسکا بڑہ گیا تو مین پہنچا اور بہاو تاؤ کی پروا نکرکے سارے خرید لے قال اعلی السبا
بکل اوکن عاتق او جونہ قدحت وفض ختامہا الاغلا بالمعجمۃ شراء الشی بثمن
غال واجعل شعرہ غالیا والسباء شراء الخمر للشرب وقیل مطلقا والسباء متعلقہ باغلی
ومجرور ہا مقدر والاوکن بالیہ الصلۃ بامیل لونہ الی السواد وفتہ والعاتق الزق العظیم کلمۃ او للتنبیع الخلی وللاینیا الاتا

والضمیر المجرور لبعض النفوس نظراً الی المعنے فان بعض النفوس ایضا نفس فیونث

یقول اولم تعلم اسنے تراک امکنة اذا لم ارضها واهلها وان کانت طیبةً فی نفسها الا

ان یعتلق بنفسی موتها فحینئذ لااقدر سبباً علی ترکها ـ گوید که چه نوار این ندانست که

من بلادی را ترک فاحش میگذارم که آنرا پسند نمیکنم ـ اگرچه بجایی خود خوب خوش شده باشد

مگر وقتی لاچارم که مرگم برسد و میمیرم ـ یعنے کیا نوار نے یہہ سنجھا که جو بستیان مجھکو

بھلی نہین لگتین اگرچہ وہ واقع مین اچھی ہے ہوان مین انکو چھوڑتا ہون مگر یہہ کہ میرے

موت آجاوے تو اب مین لاچار ہون قال بل انت لا تدرین کم من لیلة

طلق لذیذ لهوها وندامها ـ بل للاضراب وانت خطاب لنوار علی الالتفات و

کم خبریة ویقال لیلة طلق وطلقة اذا کانت بحیث لایکون فیها حر ولا قر واللهو اللعب

فاعل لذیذ والندام مصدر نادم ینادم اذا جالس علی الخمر والضمیر المجرور للیلة والاضافة

الی الظرف کما فی قوله تعالی بل مکر اللیل والنهار یقول بل انت لا تدرین خاصة یا نوار

انه کم من لیلة طیبة معتدلة لذیذة اللهو والندام ـ گوید که بلکه اے نوار تو

خود این نمیدانے که بسی شب است که در گرمے و سردے معتدل بوده با

دمیخواری او لذت وافر داشت ـ یعنے بلکہ تو ہی نہین جانتی کہ بہت سے راتین

ایسی جو گرمے سردی مین معتدل اور کہانے پینے اور کہیلنے کودنے اور ہنسی بولنے

مین بڑے مزہ کی ہوتین قال قد بت سامرها وغایة تاجر وافیت اذ

رفعت وعز مدامها ـ قد هنا للتحقیق مع التقریب کان نوار لا تثق

ہونے مین کوئے شک تردد واقع ہو سے یا ملامت سے کرنی والے

کچہہ کہین سنہین. قال او لم تکن تدرے نوار بانّی وصّال عقد حبالہا

جذّامہا الاستفہام للتوبیخ وراہ تدرے بعلمہ والوصال مبالغۃ من وصلہ

وصلا ومنہ قولہ تعالی یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل والعقد مصدر اضیف

الی الموصوف المعنوی والحبائل جمع حبالۃ وہو الحبل استعیر للعہود والجذم

فالجیم فالذال المعجمۃ القطع یقول انقطعت نوار ولم تکن تدرے انی کثیر الوصل

للعہود المعقودۃ ای کثیر الایفاء بہا وکثیر القطع اے کثیر النقض لہا فلا ابالی

بالوصال ولا بالفراق سے گوید کہ ایا نوار از ما بریدہ راہ خود پیش گرفت واین

نمے دانست کہ من در پیوستن و گسیختن کمالی دارم چنانچہ سے پیوندم و سے

گسلم یعنے کیا نوار چلی گئی اور اوسنی یہہ نجانا کہ مین جوڑ توڑ کا پوڑا ہون

چنانچہ ہمیشہ جوڑتا توڑتا رہتا ہون قال تراک امکنۃ اذا لم ارضہا او یعتلق

بعض النفوس حمامہا التراک مبالغۃ التارک مرفوع ارضیۃ خلاف کرہیۃ

وسخط علیہ والاعتلاق التعلق والفعل منصوب فی الاصل فان کلمۃ او ہذہ

بمعنے الی ان والا کن اسکن آخرہ ضرورۃ کما فی قول امرء القیس ع الیوم

اشرب غیر مستحقب بسکون باء اشرب وکان موضع الرفع وعنے ببعض

النفوس نفسہ وابہامہ للتفخیم کما فی قولہ تعالی ورفع بعضہم درجات والمراد بہ رسول اللہ

صلعم قال البیضاوی والابہام لتفخیم شانہ کانہ العلم المتعین والحمام الموت المقدر

بابین شتر مادہ کہ او را مثل ابر سرخ بے باران و یا چون حمر مادہ وحشی مذکورہ
و یا بسان مادہ گاو وحشی مزبورہ میگویم ابو فسنی کار خود طمع برارم کہ خود کو را بہا در
چاشت گاہ جنبان دنابان و تودہ ہای ریگ چادر ہای کورا بہا پوشیدہ باشد
یعنی پہر مین ایسے سانڈنی کی ذریعہ سے جسکو مین خالی لال بادل یا ویسی جنگلی
گدہی یا ویسی جنگلی گائے کہا ہے اپنی حاجت کو ایسے وقت کرم یعنی ٹہیک
دوپہری مین جب ریتا چمکتا ہوا اور ریتی کے ٹھل دہو کہی کے چادر ہن اوڑہی ہون پورا

کرتا ہون قال اقضی اللبانۃ لا افرط ریبۃ او ان یلوم بحاجۃ لوامہا
یقال قضی وطرہ اذا اتمہ و الفعل متعلق بالبار المذکورۃ ہو عامل الظرف المذکور
کما سبق و اللبانۃ الحاجۃ و التفریط التقصیر و الریبۃ الریب منصوب علی التعلیل
و جملۃ النفی حال من ضمیر المتکلم فی اقضی و ان یلوم بتقدیر اللام عطف علی ریبۃ و
لما کانت الریبۃ فعلا لفاعل الفعل المعلل بہ نصبہ و کان اللوم فعلا للوام دونہ
قدر فیہ اللام و البار فی بحاجۃ للظرف و اللوام بالفتح مبالغۃ و بالضم جمع و کلاہما
محتمل و الضمیر المجرور للحاجۃ نقول اقضی بہا الحاجۃ غیر مقصر فیہا لشک فی حصولہا
او لان یلومنی فی حاجۃ من یلومنی فیہا مے گوید کہ کار خود بابین شتر
مادہ مے برارم در حالیکہ تقصیرے باین جہت نمی کنم کہ در حصولش شکی عارض
گردد و یا ملامت گران بملامت گرے برخیزند یعنی مین کام اپنا نکالتا ہون
اور اس جہت سے کمی کوتاہی نہین کرتا کہ کام کے نکلنے اور مطلب کی پورے

که باوصف اسکی که وه اپنے پیارون سے دور پڑے اور بچہ کے غم مین سرگردان
رہی اور جاڑی مینہہ کی تکلیف اوٹہاہی اور پیٹہہ پر مینہہ برسنے سے اوسکے پیٹہہ پا دبلے
ہوگئی اور پہر گہیلی پہیلے زمین پر چلتی اور سات رات دن موضع صعایدہ کے
نالاوان مین پہرنی سے ہار گئی نہی که شکارے کی ہنہناک سنے تو چلتی ہوئی
اور ایسی بہاگی که تیرون کی مار سے باہر نکل گئے اور جب تیراندازون نے مایوس
ہوکر کتنے چہوڑے تو ایک کتنی اور ایک کتا کو اوسنی جان سے مارا اور
اوسمین شبہ نہین که جو سانڈنی ایسی گائی کے مانند ہوگی وه بہت قوی اور
دلاور ہوگی قال فبتلک اذ رقص اللوامع بالضحی واجتاب اردیة السراب
اکاحہا الفاء للتعقیب والباء متعلقة بالفعل المضارع الآتی وتلک اشارة
الی الناقة ورقص السراب اذا تحرک واضطرب واللوامع جمع لامع صفة للسراب
غلبت علیه وکنی برقص اللوامع عن شدة الهاجرة والباء للظرفیة والضحی
فوق الضحوة فارسیه چاشت گاه واجتاب العمتیص لبسه والاردیة جمع الرداء
واردیة السراب من قبیل اضافة المشبه به الی المشبه منصوب علی المفعولیة و
الاکام الرمال والضمیر المجرور للاردیة والاضافة لادنی ملابسة یقول فتلک الناقة
التی اشبهها بجانبه حمر الخفیفة الجهام او باتان وحشیة موصوفة او ببقرة وحشیة
مسبوعة اقضی حاجتی حین تضطرب الاسرابة فی الضحی وتلبس الاکام
اردیة السراب ای حین یشتد الحر فی الهاجرة میگوید که پس

کشتہ گذاشتہ شد یعنے کساب کتیا اوسکی سینگون سے بہند گئے اور پہر
سارے لہولہان ہوگئی اور سخام اوسکا کتا مارا گیا اور میدان مین چہوڑ اگیا واعلم
ان الشاعر وصف الوحشیۃ بکمال القوۃ والجلادۃ وسرعۃ السیر مع وجود الموانع من
الحزن علی فراق الاحبۃ والاقارب وفقدان الولد ومقاساۃ شدۃ المطر فی اللیلۃ
المظلمۃ ومعاناۃ البرد ووقوع المطر علی الصلب الذی ہو منبت الاعصاب
التی بہا الحرکۃ ونیل الفتور والکلال فی السیر فی الارض الندیۃ المزلقۃ والحیاض پیاہ سبعۃ
ایام وسبع لیال وعروض الفزع من صوت الصیاد ومع ذلک صارت بحیث
فاتت السہام حتی یئس الرماۃ منہا وقتلت کلباً وکلبۃ ثم اخذت فی طریقہا ولا شک
ان تکمیل المشبہ بہ فی الصفات تکمیل للمشبہ فی المعنی مخفی نماند کہ آن مادہ گاو
وحشی چہ قدر قوی ودلاور بود کہ باوصف این کہ برنج فراق دوستان وبغم فقدان
بچہ خود مبتلا شدہ وتکلیف بردو باران درشب تیرہ برداشتہ وبرد وباراستی
کہ ہمہ شب بر پشتش ریختہ ضرر باعصاب حرکت او رسانیدہ واز رفتن در زمین نمناک
وپا لغزان وہفت شبانروز گرد دیدن در آبگیرہای موضع صعابد واز بر آمدن آن
ہمہ ریگ روان وخستہ بدن در بیخ درخت خشک آسودن وکلالی بدو رسیدہ
بود وبجز توہم بانگ صیاد چنان بدوید کہ تیراندازان مایوس شدند وسگانی
کہ بران تگ بداشتند بنوک شاخ او کشتہ شد ودرین شک نیست کہ تکمیل مشبہ
بہ مستلزم تکمیل مشبہ میباشد یعنے وہ جنگلی گای ایسی ...ور ودلاور تہی

بوجہ کاہل سے ماند یعنے وہ گستی لستے چہٹی کہ اوسکو جا دبایا اور رو ہ اونپر
ایسی سبگون سے پہیلی جو اپنے تیزی اور نگال مین مہرلوہار کے تیزی تہی قال

لتذودہن وایقنت ان لم تذد ان قد احم من الحتوف حمامہا

اللام کی والفعل منصوب بہا وہو من الذود وہو الکف والدفع وان شرطیہ و
ان مخففہ واحم الشئ اذا قرب وحضر والحتف الموت والحمام کالکتاب الموت المقضی
یقول انصرفت علیہن لتذودہا لتدفعہن عنہا وتیقنت انہ قد حضر حتفہا من جملة
ان لم تدفعہن عن نفسہا سے گوید کہ باین نظر برانہا متوجہ شد کہ از خود آنہارا
براند وبیقین دانست کہ اگر نخواہد راند مرگ اونازل خواہد شد یعنی وہ گاسے
اسلئے اونپر پہیلی کہ اون بلاؤن کو دفع کرے اور یہہ سمجہ گئی کہ اگر نہ دفع
کریگی تو پہر اپنے خیر نہین قال فتقصدت منہا کساب فضرجت بدم
وغودر فی المکر سخامہا بقال تقصد الصید اذا اصیب بسہم ومات علی مکانہ
والضمیر فی منہا للبقرة وکساب مبنیا علی الکسر علم کلبة وضرجہ لطخہ والفعل مجہول
والضمیر لکساب وغودر ترک من غادرہ اذا ترکہ والمکر موضع الکر ای العطف
والحمل وسخام بالمہملة فالمعجمة کغراب علم کلب واضافتہ الی کساب لاتصال
الزواج بینہما یقول فاصیب کساب من قرنہا فلطخت بدمہا السایل وترک
سخام مقتولا فی موضع کسرہا علیہن میگوید کہ چنانچہ سگ مادہ کساب
نامے بشاخ تیز ... آغشتہ گردیدہ سخام کہ نراو بود دران معرکہ

من وصول السهام اليها ارسلوا عليها كلابا مستر خية الاذان وقيقة الاعناق
مالوفة البيت بكرمة عليهم — مے گوید که ورشتافتن چندان سعی بلیغ بکار برد
که چون تیراندازان از وصول تیرها مایوس شدند سگان شکاری را که آویخته گوش و
خانه زاد و تعلیم یافته و باریک گردن بود بران بگذاشتند یعنی وہ ایسے بھاگے
کہ جب تیراندازون نے یہہ دیکھا کہ تیرون کے مار سے دور نکل گئی اور مایوس ہو گئے
تو اونہون نے ایسے شکاری کتون کو اوس پر چھوڑا جنکی کان لٹکتی ہوئے اور گردنین پتلی
ہنین اور گھر کے کھائی کھلائے اور سکھائی ہوئے تھی قال فلحقن واعتكرت

لها مدرية كالسمهرية حدها وتمامها يقال لحقه وبه اذا ادركه والضمير فيه لغضفا
والاعتكار الانعطاف والانصراف والمدرية بالتخفيف القرن وشدد للسلاسة مع
جواز التخفيف فان متفاعلن ومستفعلن كلاهما بصير مفتعلن مرفوع على انه فاعل لها
او على انها مبتدا خبره الظرف المتقدم والجملة حال من المسكن من اعتكرت
والسمهرية نسبة الى سمهر زوج ردينة وكانا يصنعان الرماح وهو بتقدير المضاف
والحد الحدة وتمام الشي كماله وما يتم به الشي مرفوعان على الابتداء والظرف خبر مقدم
والضميران المجروران للمدرية والجملة نعت مدرية يقول فلحقن بها والتفتت هي عليهن وقد
كان لها قرن حديد تام حده وتمامه كحد الرماح السمهرية وتمامها — مے گوید که
پس آن شکاری سگان بدان ماده گاو رسیده پنجه و دهان بکشادند و او برآنها
شاخی متوجه شده که حدت و کمالش بحدت و کمال رماح سمهریه استاد کامل بود

لان من عادة الكلاب وسائر السباع ان تصيب الصيد من خلفه او امامه تقول تمنارت
عند بتة وهي تغيب في نفسها ان كلا الفرجين مخافا اسے خلفها و امامها اولى بان
يخاف عليها فانه يعيا باحدهما اسے گويد كه بامدادان روانه گرديد وحال اين وحشي
كه در دل خويشتن مي گفت كه خطرات پيش و پس اولی واسب است چه آفت بیکی
از آنها مير سد لعنے وحشي شيبه خلد هي اور یهه سمجهتي تهے که آگی پیچهي كو بچانا چاہیے
اسلئے که يهي دونو مارکی جگهه هين قال حتى اذا يئس الرماة وارسلوا غضفا
دواجن قافلا اعصامها حتى غاية لمحذوف والارسال ههنا متعد بعلي فانه
يقال ارسله عليه اذا سلطه عليه ومنه قوله تعالى وارسل عليهم طيرا ابابيل والجملة جواب
اذا والواو زائدة كما في قول شعر امرء القيس فلما اجزنا ساحة الحي وانتحى او
الجواب محذوف اومذكور في البيت الاولى ولاكن لم يرد قول الفار على جواب اذا
اذا كان باقيا من دون قيد والاغضف بالمعجمتين فالفار مسترخي الاذن
من الكلاب جمع غضف وهو مدح في الكلاب الصيد والداجن المالوف
بالمكان وسكنه بمعنى تعلمها في البيت وكرمها وعزها والقافل بالقاف
فالفار اليابس المتشنج والاعصام جمع عصام وعصم بالضم وهي قلادة
الكلب واكثر يكون من الجلد يعنے گردن بند جنديه پٹا وکلمني هي بيس
القلائد تشبيها عن قصرها بعض ... الاعناق وهو وصف ممدوح في كلاب الصيد
كانه خاء الادن بقول ... في السير حتى اذا يئس الرماة من الصيد

نے اونکو سنو کہا یا تہا بلکہ جب بینی دالا نزنا تو وہ سو کہہ سا کہہ گئے قال و توجست

رز الانیس فراعہا عن ظہر غیب والانیس سقامہا التوجس

التسمع واصغاء الاذن والرز بتقدیم المہملۃ المکسورۃ علی المعجمۃ الصوت الذی

یسمع من بعید والانیس الانسان ومنہ قول الشاعر ع وبلدۃ لیس بہا انیس ای انسان

ورائحۃ افزعہ والمستکن فی الفعل للرز والظہر استعارۃ حسنۃ للغیب فان الظہر یکون

غائبا والسقام کسحاب المرض وعنی بہ مایؤدی الی الموت یقول وتسمعت صوت الانسان

من مکان بعید فافزعہا ذلک الصوت عن ظہر غیب حیث لم تکن ثم انسان والانسان

مرضہا المہلک سے گویدکہ خوب گوش نہادہ بانگ انسانی از دور شنید خیانچہ

او غایبانہ او را ترسانید چہ در انجا کسی نبود و آدمی مرض مہلک اوست یعنے

اوسنی کان دہر کی آدمی سے کے بہنک دور سے سنی چنانچہ اوس بہنک نے غایبانہ

اوسکو چونکایا اسلئے کہ وہان کوئی نہ تہا اور آدمی بڑا روگ اوسکا ہے قال فغدت

کلا الفرجین تحسب انہ مولی المخافۃ خلفہا وامامہا عذا سار فی الغدۃ

وکلا الفرجین مبتدء وتحسب مع معمولہ خبرہ والضمیر المنصوب لکلا فانہ مفرد

لفظا و مثنی معنی وخلفہا وامامہا کلاہما بدل من کلا الفرجین او خبر محذوف

والجملۃ الاسمیۃ بتمامہا حال من المستکن فی غدت والفرج موضع الخوف و

مابین قوایم الدابۃ والمولی بمعنی الاولی وقد استشہد بہ علی قولہ تعالی وماواکم النار

ہی مولاکم ای اولی بکم والمخافۃ مصدر مجہول وحض الخلف والامام بالذکر

والنهاء جمع نهي وهو الغدير فارسيه آبگير و تالاب و بهندي پوکهر و جوهڑ و سر دمنه
امرت سر علم البلدة المعروفة وصعايد كعلابط موضع وسبعا منصوب على الظرفية
نعت لمحذوف والتوام بالفوقانية كغراب جمع توام واستعير للمتوالي يقول جابت
و ذهبت فزوحة مترددة في غدران صعايد سبته الحال ليالي سبعا متوالية كاملة
الايام اے سبع ليال وسبعة ايام سے گويد كه در آبگيرهاے موضع صعايد
هفت شبانه روز حيران و سرگردان مے گشت يعنے موضع صعايد کی تالابوں
مین سات رات دن برابر یا دلی جهلی سے پهرتی رہی قال حتى اذا يئست و
اسحق حالق لم يبله ارضاعها وفطامها يقال اسحق الثوب اذا بلى و
استعير لليبس الضرع والحالق بالمهملة فاللام بالقاف الضرع الممتلي من اللبن ولم يبله
مضارع من الابلاء وهو افعال من البلي والضمير المنصوب للحالق والارضاع معروف
الفطام قطع الارضاع يقول ترددت في طلب الولد ما ترددت حتى اذا
يئست منه وجف ضرعها الممتلي من اللبن ولم يجففه ارضاعها الولد ثم قطعها الارضاع
بل جففه فقدان المرتضع سے گويد كه در تلاش بچه خود حيران و پريشان
مے گشت تا اينكه چون مايوس شد و پستان شيرآمودش خشك گرديد مگر شير
دادن و شير بريدن او را خشك نكرده بود بلكه نبودن بچه شيرنوش او را خشك و كهنه
كرده بود يعنے وه ويسهى ہے پهرتے رہی یہان تک که جب اوسکو اس سے
اور ہرے بهرے تهن اوسکے سوکهه گئی دوده کی پلانے اور دوده کی چهڑانے

روشنی خود چنان سے تافت کہ گویا مروارید دریاے است کہ رشتہ نظمش را
برکشیدہ اند یا دوذرافتادگی خود بنالم گردید یعنے وہ اندہیری مین ایسے جمکتی تہی جیسے دریاے
موتی جسکی لڑے کو اوس سے دہر کہیچا اور وہ گرتی موتی چمکا قال حتی اذا

الحسر الظلام و اسفرت بکرت تزل عن الثرے ازلامہا حتی
غایۃ لماسبق والحسر الظلام اذا انکشف و اسفر دخل سے سفر الصبح اے بیاضہ
وبکرت سارت فی البکرۃ ای الغدوۃ وزل معروف بعدی بعن قال تعالی فازلہما
الشیطان عنہا والثرے الارض الندیۃ والازلام جمع زلم ای ظلف فارسیہ سم وغیہ کہر
والجملہ حال من المستکن فی بکرت یقول باتت فی تلک الحالۃ حتی اذا انکشفت الظلمۃ
عنہا ودخلت فی بیاض الصبح سارت غدوۃ وطلا فہا تزل عن الارض الندیۃ
لما کان علیہا من الثرے المطرے گوید کہ ہمہ شب دران محنت بسر برد تا انکہ چون
تاریکی زایل واد در سفیدی پگاہ داخل گردید ہمان وقت روانہ شد وحال این بود
کہ بر زمین نمناک پایہاش میلغزید یعنے رات اوسنی جون تون گذارے چنانچہ
جب چاند نا ہوگیا اور وہ صبح مین داخل ہوگئی تو ٹہنڈے ٹہنڈے چلدے
مگر گیلی زمین پر سم اوسکی جمتی نتہی قال علہت تردد سے فی نہار صعاید
سبعا تواما کاملا ایامہا ویقال علہیہ کفرح اذا جاد ذہب خوفا وفرغا
وتردد واصلہ تتردد وحذفت احدی التائین کما سے فی تنزل الملائکۃ والجملہ حال
دروی تبلد من تبلد ولیس بجید فان الشاعر لصید وبیان قو تہلسے السیرو

اذا كان كذلك لا يثبت فيه القدم فيتجر الماشي فيه والصاعد اليه تقول كانت تدخل من البرد والمطر في جوف اصل شجر او تلتبس اصل شجر يابس منفرد كاين باد ا رمال المميل الى السفل بالاستمساك منها فتنزل عنها ہے گویدکہ بباعث شدت برد و ابتداے بارش متواتر در جوف بیخ درختی ہمے خزید کہ خشک و سالخوردہ و در آواخر تودہ ہای ریگ واقع بود کہ ریگ روانش بجانب پستی ہمے گرائید و پا بپای قایم نشد یعنے جاڑے اور مینہہ کی مارے ایک درخت کی کہوکہلی سوکہی جڑ مین گہستی تہی جو سب سے الگ تہلک ایسے ٹیلون کی جڑون مین واقع تہی جنکا ریتا نیچی کو ڈہلکا جاتا تہا اور وہ گاے ساتہہ اوسکی آتی تہی قال وتضیئ

وجه الظلام منيرة كجمانة البحرى سل نظامها الاضاءة ههنا لازم ووجه الظلام اوله كوجه النهار والظلام الظلمة ونصب منيرة على الحالية والجمان بضم الجيم جوهر بحرى معنى فارسيه مرواريد رغيف الجوهرة والتالي بالبحر ويحتمل ان تتعلق بمنيرة وان تتعلق بالفعل المضارع والبحرى نعت لمحذوف اى الرجل البحرى معناه الذى يجيبه من البحر او الصدف البحرى واحترز به عن الصدف النهرى وسل نزعه برفق والفعل مجهول ومتعلقه محذوف والنظام بالكسر ما ينظم فيه الدرر ونحوه من الخيط والجملة بتقدير قد نقول وتضيئ في اول الظلمة وهي منيرة مثل جمانة الرجل البحرى او الصدف البحرى وقد نزع منها الخيط الذى ينظم به فمادت في سقوطها ہے گویدکہ در روے تاریکی بحال

يقال اعلاه اذا ركبه والطريقة الخط المستقيم والمتن الظهر وطريقة خطه المستقيم
الاسود وعنى بالمتواتر المطر المتوالي وخص المتن بالذكر لانه منبت اعصاب الحركة فاذا
ابتلت الاعصاب واصولها يكون متضرر خفيه فلا يقدر صاحبها على السير فضلا عن السريع
وكفره اخفاه ومنه الكافر فانه يخفي الشكر على نعمة الله ويكفرها والمزارع فانه يخفي البذر في
الارض والغمام السحاب الغليظ وفيه اشعار ببرد الليل فان الظلمة تؤيده والبرد
يضر بالاعصاب يقول باتت بحيث يعلو خط ظهرها مطر متواتر في ليلة مظلمة ذات غمام اخفى
نجومها ميگويد که شب با مطر بسر برد که بارش باران متواتر بر خط مستقيم
پشت او در چنين شب تيره ميريخت که ابر سياهش همه ستارگان را پوشيده بود يعني
سارے رات اوسنے يون كاٹے كه رات بهر اوسكی پيٹهه پر ايسی اندهيرے رات
مين برابر مينهه پڑتا رها جسكی گهرے چهٹنے تارونكو چهپا ليا تها قال تجتاف اصلا
قالصا متنبذا بعجوب انقا يميل هيامها الاجتياف الدخول في
جوف شي اور ويسے يجتاب من اجتياب القميص اذا لبسه وبقيه جاء في
الحديث مجتابي النمار اي لابسي النمار والجملة حال بعد حال او خبر بعد خبر و
القالص بالقاف واللام والمهملة اليابس لانه يتقلص وتنبذ الشي اذا انتحى كانه طرح
في جانب والبار للظرفية والعجوب جمع عجب وهو عظم الذنب واستعير لمؤخرات
الرمال والانقاء جمع نقى مقصورا وهي الرملة والهيام بالهاء والتحتانية كسحاب مالا
يتماسك من الرمل فارسيه ريگ روان كما في الصراح وخصه بالذكر لان الرمل

المنایا سے گوید کہ چون گرگان آن مادہ گاو را از بچہ خود غافل یافتند بلا تامل
او کردند و بدریدند و تیر اجل خطائی کند یعنی جب بھیڑیون نے اوس گائی کو بچہ سے
غافل پایا تو اوسکی بچہ کو پھاڑ چیرا اور قضا کا تیر اپنے نشانہ سے نہین چوکتا غرض کہ
آئی ہنین ٹلتی **قال باتت واسبل واکف من دیمة تروی الخمائل واسماتسجاما**
یقال بات اذا ادرکہ اللیل وبات یفعل کذا اذا کان یفعله لیلاً واسبل السحاب اذا امطر و
الجملة حال بتقدیر قد اقیمت مقام الخبر ان کان بات ناقصا والا فهی عطف علی باتت و
الواکف السحاب الماطر والمطر من بابه والدیمة بالکسر المطر الذی یدوم فی
سکون بلا برق و رعد فارسیہ باران پیوستہ و ہندیہ جھڑی والری فارسیہ سیرابی
والارواء افعال منه وتروی مضارع معروف منه والخمائل جمع خمیلة بمعنی الاشجار
والرملة ذات النبات ونصب دایما علی الحال والتسجام الانصباب الوافر مرفوع
علی الفاعلیة فیقول ادرکها اللیل فباتت بحیث یکان یمطر ماطر من مطر دایم ساکن بلا برق و
رعد یسقی الارض ذوات الاشجار والرمال ذوات النبات دایم الانصباب لکثیر مینھ یعنی
در ہمان حیرانی و پریشانی شب بر سرش رسید و شب باین کیفیت بسر برد کہ باران پیوستہ
کہ درختان انبوہ و تودہ ہای ریگ سبزہ خیز را سیرابی می بخشید و فیض او منقطع نمیشد برابر
می بارید یعنی اوسی حیرانی سرگردانی مین رات آگئی اور رات ایسی بسر کی کہ وہ جھڑی سے
جو درختون کی زمینون اور گھاس والے ٹیلون کو تر و تازہ کرے برابر لگی رہے
اور گو مینھ کم ہوے **قال یعلو طریقة متنها متواتر فی لیلة کفر النجوم غمامها**

على العفراء اى الارض والقهد بالقاف فالهاء كمصعب الابيض الاكدر كالقهب
والتنازع التناول كالتناوش بكسر المعجمة العضو من اللحم يجمع على اشلاء والغبس
بضم المعجمة جمع اغبس افعل صفة من الغبس وهو بياض فيه كدرة رماد ومنه
ذئب اغبس فالمراد به الذئاب والكسب طلب الرزق والكواسب الجوارح والمن
القطع والفعل مجهول ومنه قوله تعالى اجر غير ممنون والطعام يا لوكل يقول ذلك
المذكور اوطوفها وصوتها كان لولد ابيض كمد مصرع على الارض تناول اعضاءه ذئاب
جوارح كواسب الصيد لا ينقطع عنها رزقها مے گوید که گردیدن و بانگ بلند
کردن او برای بچه بوده که بر روی زمین افتاده و گونه سفید رنگ و طعمه گرگهای
شده بود که پیوسته شکار می کنند و رزق آنها منقطع نمیگردد یعنے پہرنا اور
بولنا اوسکا ایک ایسے بچہ کے لئی تہا جو زمین پر پچہاڑا ہوا اور کچہ اجلے رنگت کا
تہا اور ایسے بہیڑیوں نی پہاڑ چیرا اوسکو برابر کیا تہا جو شکار کرتی رہتی
ہین اور کبہی بہوکی نہین رہتی قال صادفن منها غرة فاصبنها ان المنايا
لا تطيش سهامها يقال صادفه ادركه ووجده والضمير في الفعل للغبس و
الجملة بيان لما سبق والغرة بالكسر الغفلة والضمير المنصوب في اصبنها بتقدير
المضاف والاصابة القصد والنيل والوجدان والمنايا جمع المنية وهي
الموت المقدر والجملة لعدد الاموات وطاش السهم اخطأ وما اصاب يقول
وجدت تلك الذئاب غفلة من تلك البقرة فقصدن ولدها فوجدنه ولا تخطى سهام

افعل صفة من الخنس وهو تأخر الانف عن الوجه مع ارتفاع قليل فى الارنبة
وصار من الصفات الغالبة قال فى القاموس المختار البقرة الوحشية وعلى
هذا النعت او عطف بيان واعرابه الرفع وضيع الشئ تركه واهمله واتلفه والفرير بالفاء
فالمهملتين كأمير ولد البقرة الوحشية والنعجة والريم البراح الزوال ومنه لهم ما رامت افعل اسے
ما زلت بمعنى لم يرم لم يزل والعرض بالضم الجانب والناحية منصوب على الظرفية
والشقائق جمع شقيقة وهي ما يكون من الارض بين الجبلين تنبت الكلاء والعلف
قال لقيط بن زرارة ع عرض الشقائق طل ابيت اظعانًا والطوف التردد والبغام بالموحدة
فالمعجمة كغراب صوت الظبية بارحم ما يكون من صوتها على ولدها واستعير لصوت
البقرة الوحشية يقول بقرة وحشية التفت ولدها بتركها اياه فلم يزل ترددها وصوتها
عليه فى نواحى الارض الواقعة بين الجبال المنبتة للكلاء ـ مے گوید که ماده گاو دشتی
که بچه خود را باهمال و نادانستن بباد داده و پس از ان در جوانب اراضی گیاه خیز
کوهساران نالان و پریشان گردیده یعنے جنگلی گائی جسنے اپنی بچه کو اپنے کم
کوتاہی سے ضایع کیا اور پھر وہ پہاڑوں کی ہرے بھرے زمینوں مین روتی
پکارتی پھرے قال لمعفر قهد تنازع شلوه غبس كواسب لا يمن طعامها
اللام متعلقة بمحذوف كما فى قوله تعالى لمن الفتى اے ذلك المذكور من الاحكام لمن
الفتى فعلى هذا يكون فى محل الرفع على الخبرية فهو ظرف مستقر ويجوز ان يكون متعلقة
بطوفها وبغامها فهو ظرف لغو والمعفر كمعظم اسم مفعول من عفره اذا صرعه

ثم نزلت من الجبل وسارت في طلب الماء ودخلت في نهر وفرقت عنها حمولة من
الماء متجاورة القلات او الاكام محفوفة بين السباع ام هي مثل بقرة وحشية
اصاب ولدها سبع من السباع تخلفت عن صواحبها ولاسيما عن بقرة كانت
هادية القطيع وقد كانت هي بالقوم بامر ملك البقرة وبصيرتها فتحيرت في امرها — یہ گویند کہ
یا آن شتر مادہ بدان خر مادہ وحشی میماند با وصف بار ورسنه برشتہ ها بر آمد
و دم آبی تک شید و برگیاہ اکتفا نمود بعد از مدتے فرود آمد و بکام تشنگی بتلاش آبی
سرگرم شد و در جوی بحر زد و چشمہ را شکافت کہ پر آب و در میان نیستان واسع بود
و یا مثل آن مادہ گاو وحشی است کہ بچہ او طعمہ درندگان گردید و خود او از صحبت یاران
وخصوص از پیشوا گلہ دور افتادہ و حال آنکہ آن مادہ گاو پیشین کہ رہنماست تمام گلہ را
مدار درستی کار او بود چون از و دور افتاد کار او خراب گردید یعنی وہ سانڈنی
ایسی گورخر سنی کے برابر ہے جو گابھن ہونے پر ٹیلون پر چڑھے اور ایک مدت تک
وہان رہی اور پیاس کی تکلیف اوٹھائی یہان تک کہ جب گرمیان آئین تو نیچی
اوترے اور آب گدہی ہمیت ایک ندی مین گہسی اور ایک ایسی چشمہ کو چیرا
جو پانی سی لبالب اور نرسلون کی بیچ مین واقع تہا یا وہ ایسی جنگلی گائی ہے
جسکی بچہ کو درندون نے پہاڑ ہا اور اپنی ریور سے الگ پڑے اور وہ گائی جو ریور کی
اگی اگی جاتی تہی اور وہ اوسکی رفیق غمخوار تہی اوس سے الگ ہوی قال حلبا ر
فنبعت القرير فلم يدم عرض الشقايق طوفها وبغامها الخنا ر ...

مین گہس گئی اور ایک ایسے چشمہ کو چیرا جو پانی سے بہرا ہوا اور رنگلین وغیرہ اوسکی
بہت گنجان ہین قال محفوفۃ وسط الیراع یظلہا منہ مصرع غابۃ وقیامہا
نصب محفوفۃ علی انہ نعت ثان لعین محذوفۃ والوسط بسکون الوسط ظرف مثل بین
والیراع بالتحتانیۃ فالمہملتین القصب فارسیتہ نی وہندیہ بانسی ویظلہا غشیۃ والقی علیہ ظلہ المجرد
فی منہ للیراع حال من مصرع غابۃ والمصرع کمعظم اسم مفعول من صرعہ والغابۃ الاجمۃ فارسیہ
نیستان وہندیہ جہابا وبیلا والقیام جمع قایم والمجرور للغابۃ یقول فغرقا عینا مملوۃ
محفوفۃ فی القصب یغشاہا ویلقی الظل علیہا مصرع غابۃ من الیراع وقیامہا منہ
مے گوید کہ چشمہ را بشگافتند کہ درمیان نیستان واقع بود افتادہ وایستادہ نیستان
بران سایہ افگندہ بود یعنی ایسے چشمہ کو چیرا جو بانسیوں کی بیچا بیچ تہا اور
گری پڑے اور سیدہی کہڑی بانسیان اوسپر سایہ ڈالی ہوئی ہین قال افتلک ام
وحشیۃ مسبوعۃ خذلت وہادیۃ الصوار قوامہا الہمزۃ للاستفہام وتلک
اشارۃ الی المسلع المذکورۃ خبر مبتدء محذوف وام متصلۃ لکونہا احدہما لا علی التعیین وشبہ
بالوحشیۃ البقرۃ الوحشیۃ والمسبوعۃ البقرۃ التی اصاب السبع ولدہا والخذلان ترک
النصرۃ وخذلت الظبیۃ وغیرہا معرفۃ اذا تخلفت عن صواحبہا او تخلفت فلم تلحق وہادیۃ
البقرۃ التی تسوق القطیع کانہا تہدیہ والصوار بالمہملتین ککتاب وغراب القطیع من
بقرات الوحش وقوام الشئ ما یقوم بہ ویصلح یقول افتلک الناقۃ مثل تلک الاتان ام
صعدت الرمال مع کونہا حاملۃ واکتفت بالرطب عن الماء وصبرت علی العطش مدۃ

وكانت عادة منه اذا هي عرّدت اقدامها المسكن في مضي وقدم و
المجرور في منه للحمار الوحشي والمنصوب والمرفوع المنفصل والمجرور للاتان ونصب
عادة على انه خبر كان وتانيث الفعل اعني كانت لتانيث الخبر عرّد مشددا اذا تاخر
وانحرف عن الطريق والاقدام التقديم يقول فمضى ذلك الحمار الوحشي وقدم تلك الاتان
وكان تقديمه اياها عادة منه مستمرة اذا تاخرت عنه وانحرفت عن الطريق ميگويد كه
آن خر وحشي روان گرديد وآن ماده را پيش خود گرفت واين خوي او بود كه چون آن ماده
پس ميماند ويا از راه منحرف ميشد او را پيش خود مي نهاد يعني پهر وه گدها وهان سے
چلا اور گدهي كو آگے ليا اور يهه مقرر هوئي بات اوسكي تهي كه جب وه راه سے
ادهر اودهر هو جاتي يا كچهه پيچهے ره جاتي تو اوسكو آگے دهر ليتا قال فتوسطا عرض
السري وصدعا مسجورة متجاورا قلامها يقال توسطه دخل وسطه
والعرض بالضم الجانب وبالفتح ضد الطول وهذا اقرب وانسب للتوسط والسري
النهر الصغير وبه فسر قوله تعالى قد جعل ربك تحتك سريا وصدعه فرقه والمسجور المملو من
الماء والقلام بالقاف كرمان ضرب من النبت يقال له القاقلي ينبت في الماء وشبه الاشنان
وفي طعمه نوع من الملوحة وروي اقلامها والقلم معروف فارسيه كلك يقول فدخلا
كلاهما وسط عرض نهر وفرقا بانفسهما عينا مملوة من الماء متلاصقة القلام ميگويد كه
پس آن هر دو درميان جانب ويا عرض جوئي در آمدند وچشمه را شگافتند كه خود او پر
آب وقلامش ويا اقلامش باهم پيوسته بود يعني پهر وه دونو ايك ندي

غرقد اسم شجر وشبه تعبیر النقد واراد بالدواخن جمع دخان على خلاف القیاس

فی الفارسیه هیزم ریزه وتشبیه الغبار بالدخان وبالنار معروف عندهم قال زهیر بیت
عشیت فالقت بینهن وبینها غبارا کما فارت دواخن غرقد یقول تنزلامها وسارا
معا فی مطلب الماء متنافر ولا تغیر امتدا طویلا یذهب جنبه لاله مرتفعة کدخان نار مشتعلة بوقود ضرامها
على اکمل وجه — مے گوید که پس ازان تنها فرود آمدند وتبلاش آبی روان شدند وغباری
بر انگیختند که سایه او پرپدید ومثل دود آتشی بود که هیزم ریزه هالش برافروخته میشود یعنی
پهر وه دونو اوپر سے نیچے اوترے اور پانی کی تلاش مین چلی اور اونہونی ایسے دہول
اوڑائی جسکا سایه دور دور ڈرتا تہا اور ایسی بہڑکنے والی آگ کی دہوین کی مانند تہی جسکی
چہپیان بہڑکاتی جاوین قال مشمولة غلثت بنابت عرفج کدخان نار ساطع اسنامها
المشمولة النار التی تهب علیها ریح الشمال محسور على انها نعت مشعلة وخصها بالذکر لما
زعموا انها تکون شدة الوقود وغلثه بالمعجمة فاللام فالمثلثة خلطه والفعل مجهول والنابت
الغصن الطری والعرفج نوع من الشجر سهلی شدید الاشتعال والسطوع الارتفاع و
الاسنام جمع سنام وسنام النار اعلاها وتکرار التشبیه للاهتمام بشان الغبار کوضع
الظاهر موضع المضمر یقول کدخان نار هبت علیها الشمال مخلوط بغصن طری من عرفج
کدخان نار مرتفع اعالی لهبها — مے گوید که چون دود آتشی که هوای شمالی
بران وزیده وشاخ تازه درخت عرفج انباشته گردیده چون دود آتشی که پرکاله
او بلندی گرفته یعنی ایسی آگ کا دہوان جسپر شمالی ہوا چلی اور درخت عرفج کی ہری شاخین
اوسپر ڈالی گئین ایسے آگ کا دہوان جسکی ڈگین بہت ہی اوبہری ہوین قال المضی وقدجها

ان الذين يكنزون الذهب والفضة ولا ينفقونها في سبيل الله. وقوله تعالى واستعينوا بالصبر

والصلوة وانها لكبيرة. وقول الحماسي سمعت بكاء باكية وباكٍ ابان الدهر واحدة الفقيدا

والسفى بالمهملة فالفاء مقصورا نبت له شوك ينبت في الربيع يقال له في الفارسية

خارگیاه ولعلها فارسیه خارخشک و هندیه گوکهرو وبکسرها قسیل هو شوک البهمی وهو نبت

له شوک حدید والتهییج الثوران المصائف جمع مصیف وهو موضع الصیف والصیف بعد الربیع

والسموم مرور الریح ومنه سامت الریح والسهام کسحاب حر السموم ... ای ان

منها الریح بقبول واصحاب شوک السفی مواخر جوافرها تاثیر هیج از مان الصیف ومرورها

وسمومها علی معنی انه اتی الربیع وشرع فی الصیف فهاجت ریحه الحارة وهبت فی

الاطراف میگوید که خار خارگیاه در پاشنه سمهای آن نا خلیدن و هواهای

گرم تابستان بهم وزیدن گرفت غرض که تابستان بهم رسید یعنی گرمیان

آگئین چنانچه خارگیاه کی کانٹے گهوڑوں کی ایڑیوں میں چبهنے لگی اور گرم گرم هوائین چلنے

لگین، قال فثارت بها اسباط النبطی کانه دخان مشعلة یشب ضرامها النار

فيه تنبيه يدل على محذوف وهو تنازع التناول بينها بينهم ... قوله اي تيا بحوزن فيها كلا

اي تيا دلوان والسبط كالكتف الطويل الممتد نعت للغبار وعني تطيران ظله عن الانتشار

والذهاب البعيد والظلال جمع الظل والجمعية باعتبار الاجزاء والمشعلة اسم مفعول من اشعل

النار اذا اوقدها بتشديد العين للانار وتشب مضارع مجهول من شب النار اوقدها و

الضرام بالضاد المعجمة فالمهملة جمع ضرمة وهي الدقاق من الحطب يوقد بها النار فقال لها

گذاری کہ گھاس پر اکتفا کی اور چانی پھرنے سے ایک عرصہ تک رکی رہے ہے قال

رجعا بامرہما الی ذی مرۃ حصد ونجح صریمۃ ابرامہا الظاہر ان الفعل المذکور
من الرجوع اللازم والباء للتعدیہ او الملابسۃ والمرۃ بالکسر القوۃ ومنہ قولہ تعالی
شدید القوی ذو مرۃ والحصد بالمہملات الثلث ککتف المحکم یعنی بہ الرای
القوی المتین والجملۃ جواب الشرط المذکور والنجح بالضم الفوز بالمراد وحصول المطلب یقال
نجحت الحاجۃ اذا حصلت والصریمۃ العزیمۃ ای الامر الذی قطع والنار فیہ للاسمیۃ
والابرام الاحکام یقال ابرم الامر اذا احکمہ والجملۃ خرجت مخرج المثل یقول حتی اذا کان
ذلک رجعا بامرہما الی رای قوی متین علی عزم مصمم وانما الفوز بالمطلوب احکامہ
وتصمیمہ فانہ لا یتخلف عنہ سے گوید کہ چون امر مذکور واقع شد امر خود را بجانب رای
متین آوردند و در امر خود غور بلیغ بکار بردند وحقیقت این است کہ حصول مطلوب بسبب
تصمیم واحکام اوست یعنی وہ دونو سوچے اور رای محکم کے سامنے اپنا قصہ لائے
اور بات یہہ ہے کہ مطلب کا پورا ہونا اوسکا خوب ٹھاننا اور پکا کرنا ہے قال و

رمی دوابرہا السفی وتہیجت ریح المصایف سومہا وسہامہا الرمی
ہہنا استعارۃ لاصابۃ الشوک وفیہ اشعار بان الشوک کان کالسہم الحدید والجملۃ
عطف علی جواب الشرط فیکون مجموعہما سببا للامر الآتی والدوابر جمع دابرۃ و
ہی موخر الحافر والضمیر المجرور للملمع مع اشتراک الحمار فیہ لما انہم اذا جمعوا بین المذکر
والمونث ثم اضمروا الیہا اضمر والمونث لا غیر وان کان کلاہما مقصودا ومنہ قولہ تعالی

وحال این بود که خود بالاے آنہا سے آمد وچون دیدبان چپ وراست میدید و دیدبان
گاہش نشان آب وگیاہ نداشت وآنچہ کہ از و نرسیدہ شود صرف سنگہای نشان بود
چہ بوی صیاد انجا نمی رسید یعنے وادی ثبوت کی تہلون پر لیجہ ہا اور حال یہ تہا
کہ آپ اوپر چڑہتا تہا اور دیدبانون کے طرح ادہر ادہر دیکہتا تہا اور خود دیدبانون
کی ہٹکانی خالی پڑی تہی اور کہڑے پتہرون کی سوے کوے درٹے کے چیز وہان نتہی
یعنی شکاری کی بو بامین نہی وہان نتہی فال حتی اذا سلخا جمادی ستۃ جزا
فطال صیامہ وصیامہا کلمۃ حتی غایتہ لمحذوف وسلخ فلان شہرا امضاہ و
انسلخ اذا امضی وجمادی کہارے من اسماء الشہور معرفۃ مونثہ ویقال للاولی جمادی
خمسۃ وللاخرے جمادی ستۃ وکلتاہما بالاضافۃ والاولی خامسۃ الشہور من غرۃ
المحرم والاخری سادسہا منہا وجزء الوحشی مہموز اللام اذا اکتفی بالکلاء عن الماء ومنہ
الجوازئ للوحش والجملۃ حال بتقدیر قد کما فی قولہ تعالی اذ جاؤکم حصرت صدورہم
او عطف علی سلخا وحذف العاطف والصیام ہنا الامساک عن السیر والاء یقال صام صیاماً
اذا امسک عن الطعام والشراب والنکاح والسیر یقول مکثا فیہا مکثا طویلاً
حتی اذا امضیا جمادی الاخرے وکانا قد اکتفیا بالرطب عن الماء وطال
امساکہ وامساکہا سے گوید کہ مدتے دراںجا بسر بردند تا اینکہ چون ماہ
جمادی الثانی گذاردند وبرگیاہ اکتفا کردند نوبت امساک ہر دو بدرازے
کشید یعنے وہ بہت دنون وہان ٹہرے یہان تک کہ جب چہ مہینے یون

که از گزیدن گورخران خسته و خراشیده شده از بیکه آن خر ماده چون دیگر ماده گان
بار دار از جفت شدن نفرت و کراهیت و در اشیار دیه میل و رغبت داشت در
سک باروری او افتاده بود یعنے اوس گدہی کو ایک ایسا گدہا نہون کے چیڑہا ہی پر
لیچڑہا جو گدہون کی کاٹنے سے لہولوہان ہو رہا تہا اور اسلیے که وہ گدہی لگواتی تہی اور
بڑی بڑے چیزون کی کہانے کو دوڑتے تہی اوسکی گہابن ہونی کے شک مین پڑا تہا

قال باحزۃ الشلبوت یربا فوقہا قفر المراقب خوفہا آرامہا الاحزۃ جمع
حزیر بالمہملۃ فالمعجمتین ایتل من الرمل والباء زایدۃ توسلت لاقضاء معنی الفعل والمجرور
بہا ظرف وہو بدل من الحدب والشلبوت بالمثلثۃ فاللام فالموحدۃ کحلزون ارض بین
ذبیان وقتیل واد وربا الرجل فہو زالام علا مکانا مرتفعا ورقب العدو بحیث ینظر
یمینا وشمالا والمجرور فی فوقہا اللاحزۃ والجملۃ حال والقفر بتقدیم القاف علی الفاء المکان
الخالی عن الماء والکلاء منصوب علی انہ حال من الضمیر المجرور واضافتہ لفظیۃ والمراقب
جمع مرقبۃ وہو ما یرقب فیہ من مکان عال ویقال لہ فی الفارسیۃ دیدبان گاہ وبمعنے
بالخوف ما یخاف منہ مرفوع علی الابتداء والارام جمع ارم وہو ما ینصب علی الطریق من مثل
الحجارۃ وعنی بہا الاحجار المنصوبۃ والجملۃ حال والضمیران المجروران اللاحزۃ یقول یعلو بہا
رمال الشلبوت فقد کان یصعد فی اعلاہا وینظر یمینا وشمالا کالربیئۃ وکانت مراقبہا خالیۃ
عن الماء والکلاء وانما کان ما یخاف فیہا احجارہا المنصوبۃ حیث لم یکن فیہا عین ولا اثر
من کلب ولا صیاد ومے گوید که بالای ریگ پشتہای ثلبوت اورا مے برد

ویدلّ علیہ قولہ الآتی مسحج فانہ یقال لحمار معضض مکدح اسم مفعول ویکنے بہ عن قوتہ وشبابہ
قال امرؤ القیس یصف حمارا وحشیا **بیت** بجاجبتہ کدح من الضرب جالب ✦ وحارکہ من
الکدام حصیص ✦ یقول اوکاہنا اتان وحشیۃ حملت لحمار وحشی قوی شاب غیرہ طرد الفحول
ایاہ وحمرہا ایاہ وعضہا علیہ فضار مکدوحا مخدوشا **مے گوید کہ** یا اوآن گورمادہ است
کہ ازچنین گورخر نوجوان باور گردیدہ کہ از راندن وزدن وگزیدن دگر نرگوران ریش و بدحال
شدہ **یعنی** یا وہ جوان گورخر نے ہی جو ایسے جوان ہٹّے گورخر سے کھابن ہوئے جو اور
نرگورخروں کی رگیدنی اور مارنے اور کاٹنے سے حال سے بیحال ہوا قال لعلو **یہا حدب**
الاکام مسحج قد رابہ عصیانہا و وحامہا یقال علاہ اذا رکبہ والباء للتعدیۃ او
للملابسۃ وفیہا ضمیر للملمع والحدب محرکۃ المکان المرتفع من الارض ومنہ قولہ تعالے
وہم من کل حدب منصوب علی الظرفیۃ المحضۃ والاکام بالکسر جمع اکمۃ وہی التل
من الرمل وکل موضع مرتفع والمسحج بتقدیم المہملتین علی الجیم کمعظم الحمار المعضض
مرفوع علی انہ فاعل الفعل المذکور وعنی بہ الاجنب المذکور علی التجرید والجملۃ نعت
ملمع ورابہ اوقعہ فی الریب وعنی بعصیانہا عصیانہا علیہ فی التنزد فان الحبلی
تکرہ الجماع والوحام بالواو والمہملۃ کسحاب وکتاب الشہوۃ الفاسدۃ التی تعرض الحبالی
فتشتہی الاشیاء الردیۃ والحامضۃ یقول یعلو بتلک الملمع مکانا مرتفعا من الاکام
حمار معضض منہ قد اوقعہ عصیانہا علیہ فی التنزد ومیلہا فی الاشیاء الغیر المعتادۃ
فی ریب من حملہا **مے گوید کہ** آن خرمادہ را بالای پشتہای ریگ گورخرے می برد

والجنوب ضد الشمال ويكون شديدة الهبوب. والجهام بالجيم كسحاب الذي
لا ماء فيه او الضب ما كان قريب من الماء والضمير المجرور للصهباء على انه منها والعرب
تشبه سير الناقة بسير الجهام قال امرؤ القيس يصف الناقة بيت تروح اذا راحت رواح
جهامة * باثر جهام رائح متفرق * وفي الزمام حال من الضمير المجرور في لها والبيت جزاء
الشرط المذكور يقول واذا كان شأنها ذلك فيكون لها نشاط وسرعة وهي في الزمام كأنها
سحابة حمراء اسرع في السير حال مصاحبتها مع الجنوب وهو من ابعاضها مے گوید که در آن
حال مذکور او را نشاطی وسرعتی باوصف کشیدن زمامش مے باشد که چنان نظر مے آید
که گویا ابری است سرخ که پاره‌های آن بآتش باری باد جنوب می شتابد لغت حب حال
اوسکا وہ ہووے تو مہار کے کھینچنے پر ایسی ہلکی جاتی ہے جیسے لال بادل جسکی خالی
بکری جنوبی کے ہوا کے زور سے دوڑتی ہیں قال او ملمع وسقت لاحقب لاحه طرد
الفحول وضربها وكدامها كلمة او للابهام والتنويع والملمع من الاتان الوحشية
التي قربت ان تحمل وقد اسودت حلمتها مرفوع عطفا على صهباء و وسقت الاتان
اذا حملت والاحقب بالحاء المهملة فالقاف فالموحدة الحمار الوحشي الابيض البطن او
الخاصرتين وقيل مطلقا لاحه غيره والطرد الدفع الشديد والكدام بالدال المهملة
العض الاليم ويروى طرد الفحولة ضربها وعذامها الفحولة جمع فحل كالفحول والعذام بالمهملة
فالمعجمة عض الفرس او بعض الحمار وكلاهما بدل من الطرد ويحتمل حذف العاطف
والضمير المجرور للفحول واضافة المصادر من اضافة المصدر الى الفاعل وضمير المفعول محذوف

ایسیو سانڈنے کی ذریعہ سے حاصل ہے جسکو سفرون کی مار مارتی تہکا دیا
اور اوسمین سے کچھہ ہی باقی چہوڑا یہان تک کہ پیٹہہ اوسکی پیٹ سے لگ گئی
اور کوہان اوسکا بہت بیٹہہ گیا قال واو انتعالی لحمہا وتحسرت وتقطعت

بعد الکلال خدامہا یقال تعالی اللحم البعیر بالعین المعجمة اذا ارتفع لحمه علی روس
العظام وذہب وفنی ویمکن ان یکنی بہ عن الفسلة فان الشئ اذا قل علا ثمنه ولا یختص
ذلک بالابل بل یستعمل فی الخیل قال طرفة بیت ونفرتی اللحم من تعدایها وتعالی
نہی قب کالعجم وتحسر البعیر اذا کل وعیی والکلال الاعیار والخدام بالمعجمة فالمهملة
ککتاب جمع خدمة وهی السیر الغلیظ المحکم یکون کالحلقة یشد فی رسغ البعیر فیشد الیه
سیور نعله یقول اذا ذہب لحمها الخبیث برتقع ما نفی منه علی روس عظامها وتحسرت
عن البیر وتقطعت السیور التی تشد فی ارساغها شد النعال بعد کلالها [illegible] گوید
کہ چون گوشت اوبر استخوانہا ش بچسپید و بسیار وا ماند و دوالہائی کہ بدانہا نعل ہا ش
می بندند بعد از واماندگی پارہ پارہ گردد یعنی جب وہ ایسی دبلی ہوجاوے
کہ گوشت اوسکا ہڈیون پر جمتی اور صرف چمڑا اور ہڈیان باقی رہ جاوین اور بہت
ہی تہک جاوے اور وہ تسمی جنسے اوسکی نعل باندے جاتی ہین ٹہکنی پر ٹکڑے
ٹکڑے ہوجاوین قال فلہا ہباب فی الزمام کانہا صہباء خف مع الجنوب

جہامہا الفار جزائیة والہباب النشاط والسرعة والصہباء الحمراء الضبابیة الحمرة
نعت سحابة وخصہا بالذکر لانہا لا یکون فیہا ماء فتسیر خفیفا وخف اسرع فی السیر

فاللام فالمهملة اذا غمرت فی شیها اے ما استقامت فیه والتغیر للخروج عن
الاعتدال والضمیر فی الفعل للمجالة وزاغ الشئ اذا مال عن الطریق المستوی
وقوام الشی ما یقوم به یقول واعط من یجاملک عطاء جزیلا وافرا ومع ذلک لک
ان تقطعه اذا خرجت مجاملته عن الاعتدال ومال قوامها عن الاستقامة والصلاح
ـــــے گوید که هر که تو بیک معاملگی مکند او را عطار گران بده و باوجود این امر اگر
زیب معاملگی او از جادهٔ اعتدال انحراف ورزد و صلاحیت او باقی نماند اختیار بریدن
و سر خود گرفتن ترا باقی است یعنی جو تجهه سے اچها معامله برتے اوسکو بهت
دینا چاہیے اور جب چال اوسکے سیدهی نرهی اور بات مین فرق آجاوے تو اوس سے
توڑ دینیکا اختیار تجکو حاصل ہے قال لطلیح اسفار ترکن بقیة منها وحنق
صلبها وسنامها البار للاستعانة والظرف متعلق بباق والطلیح فعیل فی
معنی المفعول من طلح فلان بعیره اذا تعبه یستوی فیه المذکر والمونث
ولذلک وقع صفة للناقة والضمیر فی ترکن للاسفار وحنق بالمهملة فالنون اذا
التصق بالبطن من الهزال والسنام عظم الظهر یقول وصرت کانک باق یرکوب ناقة
مجرته بالاسفار کلیلة من اسفار ترکن منها شیئا قلیلا حیث لصق عظم ظهرها وسنامها
ببطنها من الهزال ـــــے گوید که از وے بریدن بذریعه چنین شتر ماده باقی است
که در سفرها مانده شده و کثرت اسفار از وے قدرے نگذاشته و استخوان پشت و
کوهانش بحکم لاغرے شکم او چسپیده یعنی تجهکو اوس سے توڑنیکا اختیار

وہ مین بین آسے اور پھر ظتنے اوسکی ٹھہرنے کا موضع وحاف القہرے یا طلحام

ہے جو اوس سے لگا ہوا ہے قال فاقطع لبانة من تعرض وصله ولشر واصل

خلة صرامها اللبانة الحاجة من غير فاقة وضرورة وتعرض تصدى وصار عرضة ومتعلقه

محذوف والخلة بضم الخليلة قال ع كرم بها خلة لو انها صدقت وبالكسر الصديق ذكرا كان

او انثى والصرام مبالغة الصارم من صرمه اذا قطعه والمبالغة فى الكيفية وروى

ولخير واصل خلة يقول واذا كان الامر كذلك فاقطع عنك حاجة من تصدى

او اقطع الحاجة عمن تصدى وصله للزوال والانقطاع ولا تبال به فانه صارم للخلة

على الكمل وجه وشر من يصل الخليل من يصرمه كذا او لا تبال به فان خير من يصل خلة من يصرمها

من غير مبالاة بها والاخرى وفرع ميگويد كه چون نوبت بدينجا رسيد پس حاجت خويش

از كسى منقطع بكن كه صلتش در معرض زوال باشد يا بجا بپرواى بكن كه از دوستان هر دو بدترين پيوند جويان و بتان

كسى ميباشد كه در بريدن مبالغه بكار برد و ياد فرافتش مثال كه بهتر بين آشنايان ايشان پيوند كسى باشد كه آمنيه دو بريدن بپرواى بريدن بكند

ومثل كتنا الدخبيث كه وه يون كہى گدنسے تو ايسے آدمے سے حاجت نركھہ يا ايسے آدمے

كے حاجت كى پروا نكر جو آج كل مين الگ ہونے والا ہے اور البتہ وه بڑا ملنے والا ہے

جو توڑ كر آشنا ہى نہ ہو يا اوسكى پروا نكر اسلئے كہ وه ملنے والا اچھا ہوتا ہے جو جوڑے

اور توڑے اور ٹوٹنى پر نہ گڑ گڑا دے قال واحب المجامل بالجزيل وصرمه باق اذا

ظلعت وزاغ قوامها يقال حباه اذا اعطاه اياه والمجاملة المعاملة الحسنة والمعاشرة

اللطيفة والجزيل العطاء الجزيل والوافر والصرم القطع ظلعت الدابة بالظاء المعجمة

ولاكن صرف للضرورة و رجام بالمهملة فالجيم ككتاب موضع آخر متصل بفردة،
ولذا اضيف اليها بقول خلت بالجوانب الشرقية من جبلى اجا وسلمى وحلت
بموضع محجر بتضمنها جبل فردة ثم تضمنا رجامها الذى متصل بوے گوید که
بجوانب شرقیه آجا و سلمی که در بلاد طی دو کوه معروف و مشهور اند و یا در موضع محجر که
درهمان بلاد واقع است فرود آمده و بعد ازان کوه فرده و بعد کوه موضع رجام
که آن هر دو هم در بلاد مذکوره واقع شده. در کنارش گرفته غرضکه دوری
در دوری درمیان آمده یعنی وه بنی سطے کی پہاڑون اجا اور سلمی کی شرقی
جانبون مین یا دیار کی موضع محجر مین جا اوترے پہر اوسکو فرده پہاڑ اور بعد اسکے موضع رجام نے اوسکو
گود مین لیا غرضکہ کوسون کا فاصلہ پڑ گیا قال فصوائق ان ایمنت فمظنة
منها وحاف القهر او طلخامها صوائق بضم الصاد المهملة مرفوع على الخبرية و
الميمن اذا اتى اليمين كاعرق و آشام ومظنة اسم لشئ بكسر المعجمة بالظن انه فيه، وحاف
القهر بالواو فالمهملة فالفاء ككتاب والقهر بالقاف فالمهملة موضع معروف والطلخام بالمهملة فالمعجمة
كسر بال آخر متصل به والضمير المجرور لوحاف القهر بتاويل البقعة والاضافة لملابسة
بينهما يقول المنزل لها صوائق ان دخلت اليمين بعدا بارزم مظنة منها وحاف القهر او
طلخام الذى هو متصل بوے می گوید که بعد ازان منزل او موضع صوائق است
اگر در بلاد یمن درآمده و بعد ازان مظنة قیاسش وحاف القهر یا طلخام او ست
که قریب او واقع شده یعنی پہر منزل اوسکی موضع صوائق ہے اگر

کالی کو سون جا پڑے اور ملنی چلنے کے وسیلے ٹوٹ گئے قال ھمز تحلّت

بعیبد و جاورت اہل الحجاز فاین منک مراجعا یقال حلّہ وحلّ بہ اذا

نزل فیہ و فید بالفاء والتحتانیۃ فالدال المہملۃ ماء بشرقی سلمی احد جبلی طی قال زہیر

ع مائہ بشرقی سلمی فید او رکک وتباعدہ قولہ الآتی مشارق الجبلین الخ

علی ما یاتی تفسیرہ وجاورہ صار جارہ والحجاز مکۃ والمدینۃ والطائف یقال این ہذا

منک ای بعُد عنک بعد اً بعیدا و المرام القصد والمقصد یقول ہی من بنی مرۃ بن

عوف نزلت بفید وصارت جارۃ اہل الحجاز فاین منک ان تقصدہا وانت من

اہل نجد فاصبر علی فراقہا مے گوید کہ نوار از بنی مرہ بن عوف است کہ بر آب

فید رخت اقامت افگندہ وبجوار اہل حجاز پیوستہ پس تو کجا و او کجا العینی وہ بنی

مرہ بن عوف بین کی ہے جو آب فید پہ ٹہر ہے ہے اور حجاز کے رہنے والوں کی پڑوسن

ہوگئی ہے پہر تو کہان اور وہ کہان اب قصد اوسکا بہت بعید ہے قال بمشارق

الجبلین او بمحجر فتضمنتہا فردۃ فرجامہا الظرف متعلق بمحذوف او بدل باعادۃ

الجار وعنی بالمشارق الجوانب الشرقیۃ وبالجبلین جبلی طی اجاء وسلمی وکلمہ

او للشک او الابہام وکذلک لا آتیۃ فی البیت الآتی والمحجر بتقدیم الحاء علی الجیم

المعظم موضع فی بلاد الطی وقیل ماء قال طفیل الغنوی فذاقوا کما ذقنا غداۃ المحجر

وقال امرء القیس ع للیل بذات الطلع عند محجر و فردۃ جبل فی بلاد طی

منفرد عن الجبلین المذکورین ولذلک سمے بہ غیر منصرف للعلمیۃ والتانیث

رضمة دست الحجر الکبیر وکلاهما بدل من الاجزاع وجملة التشبیه حال من الضمیر المنصوب
فی زایلها یقول رفعت کل الابل وفارقها السراب وهی کانها اثل اجزاع بیشة وادی
واحجارها الکبار اسے تلویح شتران مع اکثرة سے هے گوید که شتران عماری آنان برنه
رانده گردید که آب نهار انگذاشت وحال این بود که چون درختهای گز وسنگهای وادی گشته
وادی بیشه ظاهر بود یعنی وه ... بهیر بکریاں گئی اونچی ٹیلے سے اونکو
جمهور ظ یعنی وه اوس سی باهر نکل گئے اور حال یه تها که وه وادی بیشه کی جهاڑ اور
کی جهاڑ اور پتهر معلوم هوتے تهی قال بل ما تذکر من نوار وقد نأت وتقطعت
اسبابها ورمامها بل للانتقال من جملة الی جملة وما استفهامیة منصوبة علی المفعولیة
من فعل مذکور ویجوز ان یکون موصولة منصوبة بفعل محذوف وتذکر اصله تتذکر حذفت
احدی التائین ونوار علم امرأة من بنی مرة بن عوف بن سعد بن ذبیان ولذلک
قال مریة مبنی علی الکسر کقطام وحذام والواو حالیة ونأت بعدت وتقطع لازم و
الاسباب الحبال والرمام بالکسر جمع رمة وهو قطعة من الحبل وکلاهما استعارة للمودة
والوعد والوصلة ومنه قوله تعالی وتقطعت بهم الاسباب ای الوصل یقول بل ای
شیء تتذکر من نوار المریة ادع ما تتذکره منها وقد بعدت عنک من مدة وتقطعت
عهودها وتخلفت وعودها اسے گوید که چه یاد میکنی از نوار ویا بگذار آنچه یاد میکنی
ازان وحال اینست که او از تو بفرسنگها دور افتاده وعهد وپیمانش همه گسسته گردیده
یعنی اب تو کیا نوار کو یاد کرتا ہے یا چھوڑ اوسکی یاد کو اور حال یہ ہے کہ وہ تجھ سے

وہن بامات مختلفہ کان نعاج توضح تکنات فوق تلک الابل وظباء وجرۃ مستقبلات
علیہا والحال ان آرامہا عاطفۃ علی اولادہا ای ناظرات بالشفقۃ فما نظر ہذہ الظباء الی
اولادہا ~ گوید گویا گروہ گروہ در ہودجہا نشستہ‌اند وچنان می‌نمود کہ مادہ گاوان
دشتی توضح وآہو مادگان موضع وجرہ بر شتران نشستہ وحال اینکہ آہو مادگان سفید
بر بچگان خود از چشم محبت می‌نگرند غرضکہ آن زنان ہودہ نشین چشمان این آہو مادگان
می‌نگرستند ~ یعنے وہ ٹولی ٹولی ہوکر سواریون پر سوار ہوئین گویا وہ موضع توضح کی
نیل گائیان اور موضع وجرہ کی ہرنیان ہین جو اونٹون پر بیٹھی ہین اور حال یہہ ہے
کہ گورے ہرنیان وحشین کی اپنے بچون کو پیار کے میٹھی نظرون سے دیکھتی ہین یعنی وہ
ہودہ نشین پریان ان ہرنیون کی آنکھون سے دیکھتی ہین قال حفزت وزایلہا السراب

کانہا اجزاع بیشۃ اثلہا ورضامہا الحفز بالمہملۃ فالفاء فالمعجمۃ الدفع والسوق
والفعل مجہول والمستکن فیہ للابل والمزایلۃ المفارقۃ وہی من النسب المکررۃ فان من
فارقک فقد فارقتہ وبالعکس فمفارقۃ السراب ایاہا ہی مفارقتہا ایاہ والسراب
معروف یقال لہ فی الفارسیۃ کور وکراب وفی الہندیۃ دہوکا وتپار یتا و
فیہ اشعار بانہ کان ذلک وقت الہاجرۃ والاجزاع جمع جزع وہو منعطف
الوادی فارسیۃ خم رود ودرگشت وہندیہ موڑ والجمعیۃ باعتبار الاجزاء وبیشۃ
بالکسر واد فی طریق الیمامۃ وقد یہمز غیر منصرف للعلمیۃ والتانیث والاثل
بالمثلثۃ شجر معروف فارسیۃ گز وہندیہ جہاد وبلچہی والرضام بالمہملۃ فالمعجمۃ جمع

بیان للقطن بالمعنی المذکور وحفہ احاطہ بہ وطلّلہ القی علیہ الظّل وکنّے بہ عن وقوع
الزوج والکلۃ علیہا وعصی بالعصی وہو جمع عصا العیدان والزوج نوع من الثوب الثخین
المتخذ من الصوف وبزاج على الہودج والکلۃ بالکسر الستر الرقیق والصوفۃ الحمراء تلقی من
على راس الہودج مرفوع على انہ فاعل الظرف والقرام بالقاف فالمہملۃ ککتاب الستر
الاحمر وثوب بلون منقش والاضافۃ الى الکلۃ لادنی ملابسۃ والجملۃ الظرفیۃ تمامہا نعت
زوج یقول دخلن الہوادج من کل ہودج محفوف بالثیاب یطرح على عیدانہ ثوب
ثخین من الصوف صیانۃ عن الشمس علیہ ستر رقیق وستر آخر احمر او ملون منقش لازینۃ
مے گوید کہ ہر یکے از ان ہودہا بپارچہ ہاے مختلف پوشیدہ شدہ بود چنانچہ بر
ہر یکے آنہا پارچہ پشمین زفت بود کہ بران یک پردہ باریک و تنگ و دیگر رنگین و نگارین انداختہ
بودند یعنے اون ہودون پر طرح طرح کے کپڑے پڑے تھے چنانچہ ہر ایک پر ایک
کہاڑا اونی کپڑا تھا جسپر ایک پتلا ہلکا کپڑا اور دوسرا لال بوٹون کا پڑا تھا فال
زُجلا کانّ نعاج توضح فوقہا وظباء وجرة عطفا آرامہا الزجل بالمعجمۃ
فالجیم جمع زجلۃ بمعنے الجماعۃ مطلقا وقیل من الناس خاصۃ منصوب على الحالیۃ
من الضمیر فی تکنسوا ومن قطنا والنعجۃ بقرۃ الوحش والمجرور فی فوقہا للابل بدلالۃ
الہوادج وتوضح ووجرۃ موضعان والظباء عطف على النعاج والعطف جمع عاطف
من عطف علیہ اذا مال الیہ واشفق حال من الظباء والریم الظبی الابیض والضمیر
المجرور للظباء او لکلیہما فان الآرام بعض الظباء وکذا البعض الکل یقول فدخلن الہوادج

خیامها یقال شاقه فاشتاق اے جعله مشتاقا فصار مشتاقا والظعن جمع ظعینة
وهی امرأة تكون فی الهودج والحی القوم واللام فیه للعهد وتحمل اذا ارتحل وتکنست المرأة
اذا دخلت فی الهودج نص علیه فی القاموس والضمیر فی الفعلین للظعن دون الحی
وذلک جایز عندهم قال ببیت وصافیت نسوانا فلم ار فیهم هوای ولا الود الذی کنت اعلم
وفی الحدیث فاخذوا اقبضته یذرعونها والضمیر فی الفعلین لازواج النبی صلعم والقطن
کالکتب جمع قطان وهو شجار الهودج ویقال له فی الفارسیه شکنجه هوده ویؤیده قوله
الآتی من کل محفوف فانه بیان له وقد سبق انهم یبینون الجمع بان یاتوا بعده بمن الداخلة
علی کل افراده ولا یلایم ان یکون جمع قطین بمعنی الاماء والحشم والجماعة او یکون بمعنی
ثیاب القطن کما توهم فانه لا یناسبه قوله الآتی من کل محفوف یظل عصیه کما لا یخفی و
الصریر شدة الصوت وصر اذا صاح شدیدا والخیام جمع خیمة وهو ما یبنی من عیدان
الشجر ولعل المراد بها العیدان والضمیر المجرور للقطن یخاطب نفسه ویقول شاقتک ظعاین
هولاء القوم حین تحملن ودخلن شجارات الهوادج التی تصوت عیدانها من ثقلهن
صوتا شدیدا مے گوید که زنان هوده نشین آن قوم ترا وقتی در بلای شوق انداختند
که بارها بسته در شکنجه هوده ها فرو نشستند که چوبهاے آنها از گرانی ایشان آواز میداد
یعنے اون لوگون کی هوده والے عورتون نے ایسے وقت مین تجکو مشتاق کیا
که جب وه بوجه بهار باندهکر اون هودون مین گهس بیٹهین جنکی لکڑیان اوسکے بوجه سے
بولتی تهین قال من کل محفوف یظل عصیه زوج علیه کلة وقرامها

المقید دون المقید یقول فوقفت فی تلک الدمن اسألها عن اهلها وکیف سؤالی و
سؤال من معنی اطلالا قدیمة صما لا تجیب سائلا ولا یبین کلامها لاحد حیث لا یتکلم بشیئ
ـــے گوید که چندے در آنها توقف ورزیدم واز ساکنانش پرسیدم وچه پرسیم
ازان آثار کہن وکہنہ کہ جواب سایل نمیدہد وحرفے گویا نمیشود یعنے مین نے وہان
توقف کیا اور اونپرانے کھنڈروں سے اونکے مالکون کو پوچھا مگر کیا فایدہ پرانے بہرون سے
پوچھنے کا جو جواب ندین اور بات نکرین قال عریت وکان بها الجمیع فابکروا
منها وغودر نؤیها وثمامها عری کرضی عریا تجرد عن الثیاب واستعیر للتخلو والجمیع
القوم المجتمعون وابکر اذا ارتحل بکرة وغودر ماض مجهول من غادره اذا ترکه قال تعالی لا یغادر
صغیرة ولا کبیرة والنؤی بالضم الحفیر الذی یحفر حول الدار والخیمة صیانة عن الماء وقد
مر بها نفا والثمام بالمثلثة کغراب نبت ذو شوک یوضع حول الدار والخباء لئلا یدخلها
الذواب والانسان ویقال له فی الفارسیة بز بالتحتانیة فالمعجمة ومنه بیت مثموم اذا
کان محفوفا به وظنی انه ما یقال له فی الهندیة جواسا یقول خلت تلک الدیار وقد کان فیها
القوم المجتمعون فارتحلوا منها بکرة وترکوا ثمه حفیرها وثمامها ـــ می گوید که آن دیار امروز
از اهل خود خالی افتاده اند وروزے بود که قوم همه آنجا اقامت میداشتند وبعد ازان کوس
رحلت زدند وجوے خورد گرد خانه ودیوار نیز در آنجا بگذاشتند یعنے آج وہ گھر سونے
پڑے ہین اور کبھی ساری قوم وہان رہتی تھی پہر وہ کہین چلی گئی اور گہر کے گرد کی نالیان
اور جواسہ کی باڑین چھوڑ گئی قال شاقتک ظعن الحی حین تحملوا وتکنسوا قطنا تصر

کردہ باشد یعنے سیلابون کی بہنی سے اونپر اسنے کند ہرون کو جو گردون مین
دب دبا گئی تہے نمایان کیا سودہ گویا اب ایسے کتابین مین جنکی مٹی ہوئی نشانون
کو اونکی قلمون سے دوبارہ اوجالا آقال اور رجع واشمة اسف نوورہا کففا تعرض
فو قہن وشامہا الرجع بمعنے المرجوع وہو الذی یجدد الواشمة من آثار
الوشم مرة ثانیة مرفوع عطفا علی زبر وقد سبق تحقیق الوشم والاسفاف ذر الدواء
الیابس علی الجرح والاطعام یتعدی الی المفعولین فنوورہا مفعولہ الاول وقع موقع
الفاعل وکففا مفعولہ الثانی والاصل فیہ اسف کففا نوورہا کما یقال اطعم زید
خبزا واعطی زید درہما لکنہ قلب الامر لعدم الالتباس کما فی اعطی درہم زیدا
والنوور بالنون والہمزة کصبور النیلج ودخان الشحم ومنہ نور ذراعہا اذا غرزہا بالابرة
ثم ذر النیلج علیہا والکفف بکسر الکاف بقال للدارات التی تکون فی الوشم کالمحرکة وتعرض الرجل اذا تصدی لشی وضمیر تعرض للکفف
والوشام جمع الوشم والضمیر المجرور للواشمة وہذہ الجملة نعت وشمة یقول وہی مرتبا جمع واشمة اطعم نیلجہا وملدہا دارات من الوشم السابق
تصدی کو فوقہن وشامہا لکان الواشمة فلاحت وظاہر ہیگوید یا نقش ونگار دوبارہ آن زن ازنندہ کہ نیل بہا دودہ دیدوایر
ریختہ شد کہ از نش آن زن برانہا جلوہ کردہ یعنی یا دہ دوہرا سے ہوئی نقش ونگار اوس گودنے
والی کے ہین جسکا کاجل یا نیل اون پہلی حلقون کو دیا گیا جنکو اوسنے دوبارہ
اوجالا آقال فوقفت اسالہا وکیف سوالنا صما خوالد لا یبین کلامہا
الضمیر المنصوب للدمن والدیار والصم جمع الاصم من الصمم والخلود المکث الطویل
والابانة الاستشفاف اظہرہ وضح وعسی معدیہ ظہور الکلام عدہ ہ ا علی طریق سنقض

للظرفية والفضاء الارض الواسعة والبهام جمع بهمة وهي اولاد الغنم من الضان والمعز
والبقر والجملة نعت عوذا وهو حال من المستكن في ساكنة يقول والبقرات الوحشية
ساكنة في تلك الديار على اولادها وهي قد ثبات نتاج صارت اولادها الكبار
اجلا اجلا في الارض الواسعة مے گويد كه ماده گاوان وحشى دران منازل ويران
بر اولاد صغار خود نشسته اند وحال اين است كه همه چنان نوزائيده اند كه بچهای كلان
آنها در زمين فراخ گله گله مے گردد يعنے جنگلی گائين وہان اپنے بچون پر
جمی ہوئے بیٹھی ہين جنكے بڑے بڑے بچے كھلى ميدان مين ريوڑ كى ريوڑ پهرتی ہين قال وجلا

السيول عن الطلول كانها زبر تجد متونها اقلامها يقال جلاه اذا كشفه
ويعدى بعن لتضمنه معنى الكشف والطلول جمع طلل وهو ما بقي من الدار والضمير المنصوب
للطلول والزبر جمع زبور وهو الكتاب بمعنى المزبور فعول بمعنى المفعول واحدة
جعله جديدا والمتن ما كتب في الكتاب والضميران المجروران للزبر قال في الاغانی
سجد الفرزدق عند ما سمع هذا الشعر فقيل له لم سجدت قال انتم اعلم بسجدة القرآن
وانا اعلم بسجدة الشعر يقول وكشفت السيول المتواترة عن اطلال تلك الديار التى
كانت مخفية تحت الغبار بمرور الرياح العاصفة فكان تلك الطلول كتب احدث
ما كان فيها من المتون المنطمسة اقلامها التى تكتب امثالها مے گويد كه تواتر سيلابهای
روان بقيه آثارش را كه بوزيدن بادهای تند زير خاک شده بود ظاهر و واضح
گردانيد چنانچه آنها بدان كتابها مے ماند كه متون فرسوده او را قلمهايش دوباره روشن

اذا صارت ذات طفل والجلہۃ طرف الوادی ولایستعمل الا مثنی کالثقلین و
لذلک افرد ضمیر ہا فی ظبارہا ونعامہا کما فی قول ذی الرمۃ بیت ومیتہ احسن
الثقلین خداً وسالفۃ واحسنہ قذالا والنعام حسبش وفعلہ محذوف فانہ لایجوز اسناد
الاطفال الیہا فانہا تبیض ولا تلد او یراد بالاطفال ما ہو اعم منہ علی طریق عموم المجاز
وقد ذہبوا الی ہذین التوجیہین فی قول الشاعر ع علفتہا تبنا وماء باردا فانہم قالوا معناہ
علفتہا تبنا وسقیتہا ماء او معناہ اعطیتہا یقول فعلا فروع الجرجیر البری من کثرۃ
المطر وولدت بطرفی الوادی ظباءہما وباضت فیہما نعامہما لما کثر الماء والکلاء فیہما
می گوید کہ پس شاخہای تیزک صحرای بقوت بالیدگی وکمال شادابی سر بالا
کشید واہوان طرفین وادی وشتر مرغان انجا بچہ وبیضہ بر آوردند چہ آب وگیاہ
فراوان موجود ومردمان معدوم بودند یعنی پہر جنگلی ہالون کی شاخین بہت بلند
ہوین اور وادی کے داہین باہین ہرنیون اور شتر مرغیون نے انڈی بچی دیئے
غرض کہ گہاس پانی کے ہونے اور آدمیون کی نہونے سے یہہ باتین پیدا ہوئین

قال والعین ساکنۃ علی اطلائہا عوذا تأجل بالفضاء بہامہا
العین بالکسر البقرات الوحشیۃ والاطلاء جمع طلا بالفتح ولد البقرۃ والظبیۃ
والعوذ بالمہملۃ فالذال المعجمۃ جمع عاید کالحول جمع حایل وہی حدیثۃ النتاج من
الانسان والابل والبقر ونحوہا قال عنترۃ ع فحلا الیہا عوذ النار وجبنوا د
الاجل بالکسر قطیع الوحش فارسیہ گلہ ورمہ وتأجل صار اجلاً احبلا والبہام

عليه والجملة حال من المدافع والخلق محركة البلى مفعول له او حال والكاف للتشبيه والمشبه
به محذوف وضمن الشئ كفله وتضمنه والوحي بالضم جمع وحي بالفتح بمعنے المكتوب
منصوب على المفعولية والسلام بالكسر جمع سلمة وهو الحجر العريض الصلب والضمير المجرور
للوحي يقول فعفت او توحشت مدافع سيل الريان وقد اندرس رسمها من اجل البلى
او هو بال قديم فضمنه ما كان فيه كما ضمن الاحجار الصلاب مكتوباتها اے تشبه سلاسل
الحروف سے گويد كه پس مدافع سيل كوه ريان خراب كرديد وحال آنكه نشانش
بحكم كهنگی بخاك برابر گشت وچنان باقی بمانده كه نوشته هاي كنده سنگها بر آنها
باقی مے ماند يعنے پہر كوه ريان كی سيلابون كی مجری مٹ مٹا گئی اور حال يہه
ہے كہ نشان اونكے ايسے باقی رهگئی ہين جيسے پہترون كی كندی باقی ره جاتی ہين

قال ومن تجرم بعد عهد انيسها حجج خلون حلالها وحرامها الدمن جمع
دمنة وهي اثر الدار مرفوع على الخبرية وتجرم الزمان مضي كاملا والانيس الانسان
المؤانس يقال ما بالدار انيس وقال ع وبلدة ليس بها انيس والحجة بالكسر السنة و
الجمع على حجج قال تعالى ثماني حجج والجملة نعت ومن وخلا الزمان اذا مضي ومنه
القرون الخالية والجملة نعت حجج وحلال السنة ما عدا الاشهر الحرم وكلاهما بدلا من الضمير
في خلون يقول هي آثار ديار مضي عليها بعد عهد اهلها المؤانس اعوام كاملة مضي حلالها
وحرامها سے گويد كه اينها آثار ديارے است كه بعد انقضاے عهد سكانش چند
سال كامل حرام وحلال آنها بر آنها گذشته يعنے يہه گہرونكی وه نشانيان ہين

من شرب الخمور ونحر الجزور وبالفروسية ونحوها وعاش مائة وعشرين وقيل خمسا و
اربعين ومائة حتى قال بيت ولقد سئمت من الحيوة وطولها وسؤال هذى الناس كيف

لبيد قال عفت الديار محلها فمقامها بمنى تابد غولها فرجامها من
الكامل والقافية متدارک العفاء لازم ومتعد وهنا لازم والمحل ما يحل فيه لعدة ايام والمقام
ما يقام فيه لمدة مديدة وكلاهما بدل من الديار ومنى موضع بنجد فى بلاد بنى عامر وتابد المكان
توحش والغول بالفتح المعجمة موضع والرجام بالمهملة فالجيم ككتاب موضع آخر متصل به
ولذلك ابدال له غول الرجام والضميران المجروران لمنى بتاويل البقعة والاضافة لادنى
ملابسة والجملة الفعلية حال من منى يقول عفت الديار التى كانت بمنى موضع الحلول منها
وموضع الاقامة منها وقد توحش غول منى ورجامها حيث خلا كلاهما عن اهلهما مے گويد كه
منازلى كه در منى بود بخاک برابر گشت ومحل ومقام آنها باقى نماند وحال اينست كه غول و
رجام منى كه متصل او دو موضع بود خراب وويران گرديده يعنى وه منزلين جو منى
مين تهين مٹ گئين اور محل ومقام اونكے خاک مين ملگئی اور حال يه ہے كه غول اور
رجام منى كى جو دو موضع قريب اوسكى تهے سونى پڑی ہين قال فمدافع الريان عرى

رسمها خلقا كما ضمن الوحى سلامها الفاء للعطف والمدافع موضع دفع
الماء من الجبل ومجاريه مرفوع عطفا على الديار بدلا انه قوله عرى رسمها او على غولها
والريان بالمهملة فالتحتانية المشددة جبل معروف فى بلاد الطى لا يزال الماء يسيل منه
ثم دافعه مدافع سيله وعرى الشى مجهولا من النعرية اذا اندرس وذهب ما كان

وعدنا وعدتم ومن يكثر السّؤال يوماً سيحرم مجزوم مجهول ورفعه تابع للكسر للضرورة كما تقول سألناكم فاعطيتمونا وعدنا في السؤال وعدتم في الاعطاء ومن يكثر السؤال فيحرم يوماً ــــ مے گوید کہ ما از شما طلب کردیم پس شما بما دادید و باز طلب کردیم پس باز شما را بما دادید و ہر کہ بسیار سوال کند روزے باشد کہ محروم گردد یعنی ہمنے تمسے مانگا تمنے ہمکو دیا اور پہر مانگا پہر تمنے دیا اور جو بہت مانگیگا ایک دن محروم رہیگا واعلم ان ہذہ الابیات الاربعة لا توجد في ديوانه وانما توجد في الشرح وسكاها في العقد الثمين في المنحولات والعلم عند الله وهو العليم الخبير

القصيدة الرابعة

هذه للبيد بن ربيعة بن مالك بن جعفر بن كلاب بن ربيعة بن عامر بن صعصعة بن معاوية بن بكر بن هوازن بن منصور بن عكرمة بن خصفة بن قيس بن عيلان بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان الى آخر النسب المذكور في ترجمة طرفة وهو شاعر مخضرم يكنى ابا عقيل وكان فارساً شجاعاً سخياً جواداً وكانت امه تامرة بنت زنباع العبسي احد بني جذيمة بن رواحة وهذه القصيدة من اجود اشعاره وانشدها النابغة الذبياني فقال انت اشعر العرب يذكر فيها ما جرى بينه وبين ربيع بن زياد العبسي و ضمرة بن ضمرة النهشلي في مجلس النعمان بن منذر اللخمي وما يفتخر به العرب من

کاین لغة فی کاین تشدید الیاء ومن بیانیه والصامت الساکت والظرف اعنی لک
متعلق بمعجب وزیادته مرفوع علی انه فاعل معجب والنقص لازم ومتعد یقول وکم من ساکت
معجب لک ان یزید فی التکلم او ینقص فیه سے گوید که بسیار خاموشان که
کمی وافزونی انها در تکلم تراخوش می گرداند یعنی بہت ایسے چپکے ہین جنکی بات
جیت تجکو بہلی لگتی ہے تہوڑا بولین یا بہت بولین قال لسان الفتی نصف ونصف
فواده فلم یبق الا صورة اللحم والدم یقول ان الفتی عبارة عن القلب واللسان
فهذا النصف وذلک نصفه ثم بعد ذلک لم یبق فیه الا صورة اللحم والدم سے گوید که
آدمی دل و زبان است پس نیمه او این است و نیمه او آن است و بعد از ان
محض صورت گوشت است یعنی آدمی مین دو چیزین کام کی ہین ایک زبان
اور ایک دل اور جب یہہ دونو اوسمین نہین ہین تو پہر وہ لہو اور ماس کا پتلا ہے

قال وان سفاه الشیخ لا حلم بعده وان الفتی بعد السفاهة یحلم السفاه
کسحاب خفة العقل والحلم العقل ویحلم مرفوع فی الاصل اتبع رفعه الکسر ضرورة
یقول اذا کان الشیخ خفیف العقل فلا یکون عاقلا بعد ضعف عقله وخفته واما
الشاب فعسی ان یکون عاقلا بعد سفاهته سے گوید که خفت عقل از پیران نبرود
چه بعد از پیری کدام زمانه باقی سے ماند که خفت عقل از وے دران زایل گردد واگر
جوانی سفیه باشد در عهد پیرے عاقل میتواند شد یعنی جب بڑی میان ہو کر نسمجہے
تو پہر کب سمجہینگے ہان جوان آدمی جوانی کے بعد سمجہ سکتا ہے قال سالنا فاعطیتم

ذا الخصلة وبالجملة کل ما خلق علیه الانسان من حسن او قبیح وخالها حسبها و
جملة تخفی مفعوله الثانی وتعلم مجهول لم یسکن فیه للخلیقة یقول وماتکن فی رجل
من خصلة حسنة او قبیحة تعلم لامحالة وان حسبها مخفیة علی الناس — می گوید که
هر خصلتی که در کسی باشد نیک باشد یا بد مخفی نمیماند اگرچه او برعم خود چنین میداند که هیچکس
او را نمیداند یعنی جو بات آدمی مین ہوتی ہے بری ہو یا بھلی وہ ہرگز نہین چھپتی
گو وہ یہہ سمجھتا ہے کہ اوسکو کوئی نہین جانتا قال ومن لم یزل یستحمل الناس نفسه

ولا یغنها یوما من الدهر یسأم یقال استحمله نفسه حمله حوائجه واموره وجعلها حمولة له
وروی یسترحل الناس من استرحله اذا ساله ان یرحل له فالناس ح منصوب
بنزع الخافض ویحتمل ان یکون معناه ان یجعل نفسه راحلة لهم واغناه جعله غنیا وروی
لم یعفها من اعفاه عن الامر اذا انجاه منه وروی من الذل بدل من الدهر وهذا اجود
ویسأم یمل یقول ومن لم یزل یحمل نفسه حوائج الناس او یسئل نفسه ان یرحل
لهم او یجعل نفسه راحلة لهم ولم یجعلها غنیة عنهم او لم یخلصها منهم یوما من ایام الدهر او
یوما من الذل یمل لامحالة — می گوید که هر که پیوسته بار مردمان بردارد و بکار
ایشان مشغول بماند و روزی خود را غنی یا بی نگر داند ضرور است که به تنگ
آید و آزرده گردد یعنی جو کوئی ہمیشہ لوگون کا بوجہ بہار اوٹہاوی اور اونکا لادو بیل
بنا رہے اور کسی دن آپ کو فرصت نہ دے تو آخر کار کو اوکتہا جاویگا قال وکائن

تری من صامت لک معجب زیادته او نقصه فی التکلم

اذا وصل الی المکان المنخفض اطمئن وسکن وکذلک الاحسان اذا فعله الانسان اطمئن والبرّ الخیر والاتساع فی الاحسان وتجمجم الرجل بالجیم اذا اخفی شیئًا فی صدره اوتکلم بکلام لایفهم معناه وکنی به عن نوع من الانفعال والحیاء فی المجلس یقول و من یوف بعهده لایذمه احد ومن یبلغ نفسه الی مستراح من البر والاحسان لایتکلم بکلام لایفهم معناه بل یتکلم بکلام واضح وصوت عال حیث لایکون الخجل والانفعال ولایخفی فی صدره شیئًا — می گوید که هرکه ایفای عهد بکند کسی مذمتش نخواهد کرد و هرکه بمکان مطمئن نکوئی برسد بیباکانه گفتگو خواهد کرد و خجلانه نخواهد نشست یعنی جو عهد کا پورا هوگا اوسکو کوئی برا نکهیگا اور بهلائی کی اچهی ٹهکانی پر پهونچیگا وه کهلم کهلا بات چیت کریگا قال ومن یغترب یحسب عدوا صدیقه ومن لایکرم نفسه لایکرم الاغتراب البعد عن الوطن وعدوا مفعول ثان ولیکرم معروف والفعل الاول معروف والثانی مجهول یقول ومن یبعد عن وطنه وصار غریبًا یظن صدیقه عدوا فان الحزم سوء الظن ومن لایکرم نفسه بالاخلاق الکریمة لایکون مکرما عند الناس — می گوید که هرکه از یار و دیار خود دور افتد دوست خود را دشمن پندارد چه بدگمانی هم هوشیاری است و هرکه خود را معزز و مکرم نگرداند هیچ مردمان مکرم نگردد یعنی جو گهر سے باهر نکلی اور وطن سے دور پڑے وه اپنے دوست کو بهی دشمن سمجهیگا اور جو آپ کو مکرم نه بناوے وه کبهی مکرم نهو گا قال ومهما تکن عند امرء من خلیقة وان خالها تخفی علی الناس تعلم الخلیقة العادة

که هرکه بابدان نکوئی نکند بجای این که مردمانش بنبایید نکوهش او خواهند کرد چه نکوئی
بابدان کردن چنان است که بدکردن بجای نیکمردان یعنے جو برون سے بہلائی
کریگے تو لوگ اوسکو بہلا نکہینگے بلکہ برا کہینگے چنانچہ وہ بہلائی اوسکی حق مین برائی ہوجاویگی
اور وہ بہت پچہتاویگا قال **ومن يعص اطراف الزجاج فانه يطيع العوالي**
ركبت كل لهذم الزجاج جمع زج بالمعجمة فالجيم وهے الحديدة التي يكون في
اسفل الرمح ويقال في الفارسية آهن بن نيزه وفي الهندية ہورٹے واستعير لاسفل الامور
كالصلح مثلا والعوالي جمع عالية وهي من الرمح ما يدخل فيه السنان منصوب في الاصل على
المفعولية ولاكن سقط النصب للضرورة كما في قوله ع ارجو وآمل ان تدنو مودتها استعير
لاعالي الامور كالحرب مثلا وركبت مجهول وكلمة كل بنزع الخافض واللهذم باللام
فالهاء فالمعجمة السنان الطويل والجملة حال من العوالي يقول ومن يعص من الرجال اطراف
الزجاج اے اسافل الامور في الظاهر كالصلح مثلا فانه يطيع عوالي الرماح وقد ركبت
بكل سنان طويل اے يطيع اعالي الامور وشدايدها كالحرب مثلا ہے گوید که هرکه
اطاعت آهن بن نيزه نکند یعنی فروتنی نکند ونبید وراه آشتی نگیرد ضرور است که فرمان
سر نیزه بکشد وپامال جنگ گردد یعنے جو بہالونکی نوڑ ہیونکی نمانی یعنی چہوٹی باتون
کو تسلیم نکریگا تو وہ برچہونکی بہالونکی مانیگا یعنی اوسکو بڑے باتین اوٹہانی پڑینگی قال
ومن يوف لا يذمم ومن يفض قلبه الى مطمئن البر لا يتجمجم الايفاء معروف
ويذمم مجهول والافضاء بلغ ووصل والمطمئن المكان المنخفض واستعير للبر لان اسفے

ملکند ستم دیگران بکشد یعنی جو کوئے حوض اپنے ہتیارون کی زور سے نہ
بچاوے اور دشمنون کو نہ ہٹاوے تو وہ پہوٹ کر برابر ہوگے غرضکہ جو برائی نہ بچاوے
وہ سلامت نرہیگی اور جو خود لوگون کو نہ دباوے وہ آپ دبیل رہیگا قال ومن

هاب اسباب المنايا ينلنه وان يرق اسباب السماء بسلم هاب

خاف وینلن جمع مونث غایب والضمیر فیہ للمنایا والمنصوب للموصول وروی
اسباب المنیۃ یلقہا علی ان المستکن للموصول والمنصوب للمنیۃ ورقی کرضی صعد یعدی
بنفی والی فالاسباب منصوب بنزع الخافض وروی ولو رام الروم القصد وح ہو منصوب
علی المفعولیۃ واسباب السماء نواحیہا وابوابہا قال تعالی لعلی ابلغ الاسباب اسباب
السموت وقال الاعشی ع ورقیت اسباب السماء بسلم والسلم معروف والجملۃ متصلۃ
بقول ومن خاف ما یودی الانسان الی المنایا من اسبابہا یصیبنہ لامحالۃ وان
یصعد الی نواحی السماء بسلم او نقصدہا بہ ـــہ گوید کہ ہر کہ از اسباب مرگ می ترسد
مرگ اورا می گذارد اگرچہ بنردبانے بنواحی آسمان برآید یعنی جو کوئی موت کی سامانون
سے ڈری وہ مرنے سے نچھوٹیگا گو وہ سیڑہی لگا کر آسمان کے کنارون پر چڑہ جاوے

قال ومن یجعل المعروف فی غیر اہلہ یکن حمدہ ذما علیہ ویندم المعروف
الاحسان وجعل الشی فی الشی وضعہ فیہ والاہل المستحق والحمد بر دو معنی کون الحمد
ذما وقوع الذم موقع الحمد علی خلاف التوقع یقول ومن یضع الاحسان فی
من لیس باہل لہ یقع الذم علیہ موقع الحمد علی خلاف التوقع ویندم علی فعلہ ــــہ گوید کہ

بناوی وہ آبرو کو بدنام ہوویگا اور جو لوگونکی گالیون سے نہ بچے وہ ہزارون گالیان

کہاویگا قال ومن یک ذا فضل فیبخل بفضلہ علی قومہ یستغن عنہ

ویذمم الفضل الزاید عن الحاجۃ الاصلیۃ ویقال لہ العفو ویبخل بہ علیہ وعنہ اوا

لم یعطہ ایاہ ویستغن ویذمم کلاہما مجہول والاول مسند الی الظرف یقول ومن کان

لہ فضل عن الحاجۃ فلم یعطہ قومہ یستغنوا عنہ ویذموہ فی المجالس ـــــمی گوید کہ

ہرکہ زاید از حاجت داشتہ باشد و باز بقوم خود ندہد ہیچکس بدو مایل نخواہد شد و

مذمت او خواہند کرد یعنی جو شخص اپنے حاجت سے زیادہ رکھتا ہوا اور پہر وہ

اپنے قوم کو ندی تو وہ بات اوسکی نہ پوچھینگے اور بہت برا اوسکو کہینگی قال ومن لم یذد

عن حوضہ بسلاحہ یہدم ومن لا یظلم الناس یظلم الذود بالمعجمۃ

المنع والکف والحوض معروف ویکنی بالدفع عن الحوض عن حفظ العرض وذلک

لانہم کانوا یوردون ابلہم حوض غیرہم فان کان اہل الحوض اولی باس وقوۃ دفعوہم

وقاتلوہم علی حوضہم وان کانوا ضعافا سکتوا ونہبوا والسلاح بالکسر آلۃ الحرب

السیف ویہدم مجہول والمستکن فیہ للحوض ویظلم فی الشرط معروف وفی الجزاء مجہول

یقول ومن لا یدفع الاعداء عن حوضہ بسلاحہ یہدم لا محالۃ ای من لا یدفع الذم

عن عرضہ ینقص عرضہ ومن لا یظلم الناس ابتداء یظلموہ یوما ـــــمی گوید کہ

ہرکہ بزور تیغ خویش اعدا را از حوض خود نراند ضرور است کہ منہدم گردد یعنی

ہرکہ آبروی خود را نگاہ ندارد سلامت نماند و ہرکہ خود دست تطاول دراز

کی باتین جانتا ہون مگر اگلی دن کی بات سے محض ناواقف ہون قال ومن

لایصانع سے فی امور کثیرة یضرس بانیاب ویوطأ بمنسم

المصانعة المداراة والموافقة والفعل معروف وضرسه عضه بالانیاب وسے کنے

بعن الشتم والاغتیاب والوطی الدوس وکلا الفعلین مجہول والمنسم بالنون فاالمهملة

کمجلس خف البعیر وسے کنے بعن الاذلال یقول ومن لایدارے الناس ولا یداریهم فی

امور کثیرة شتموه سے فی المجالس و بذللوه سے فی المجامع سے گوید کہ ہرکہ در اکثر

معاملات نرمی و تواضع نکار برد مردمان او را بدندان خواہند گزید و پایمال

خواہند کرد یعنے دشناہہا خواہند داد و رسوا خواہند نمود یعنے جو کوئے

اکثر معاملون مین نرمی نبرتے لوگ اوسکو دانتون سے کاٹینگی اور پانو ن مین

روندینگی غرض کہ برا کہینگے اور ذلیل کرینگی قال ومن یجعل المعروف من

دون عرضه یفره ومن لایتق الشتم یشتم المعروف الاحسان وجعله

من دون عرضه کنایة عن جعله جنة له ووقایة والعرض بالکسر مایجب علیک حفظه

ووفر العرض زاده واتقی الشی اجتنبه ویشتم مجہول یقول ومن یجعل الاحسان الی

الناس وقایة لعرضه یزده ویوفره ومن لایجتنب الشتم ببذل المال تشتمه الناس

سے گوید کہ ہرکسی خیر و احسان را سپر آبروے خود سازد آبروی

خود را افزون خواہد کرد و ہرکہ از دشنام این و آن پرہیز دشناہہاے

مردمان خواہد خورد یعنے جو کوئے بھلائی کرنے کو ڈہال اپنے ابرو کی

حولا لا ابا لک یسئم من جیشیہ ہے گویدکہ از تکالیف زندگانی بجان آمدہ ام و
کسی کہ ہشتاد سال زندہ باند بجان خواہد آمد یعنے مین اوبتا جیتا ہون کہ جینے سے اوکتا گیا
جو اسی برس جیوےگا وہ ضرور رہے اوکتا جاویگا قال رایت المنایا خبط عشواء
من یصیب تمته ومن یخطی یعمر فیہرم المنیة الموت المقدر من مناد اذا قدر
والخبط المشی علی غیر استقامة منصوب علی المصدریة والعشواء الناقة التی
لا تبصر امامہا فہی تخبط بیدیہا ویعمر مجہول من عمره اذا اعطاه عمرا طویلا وہرم الرجل اذا
صار شیخا کبیرا یقول رایت المنایا تخبط خبط ناقة لا تبصر امامہا فمن یصیبه تمته ومن
تخطئه یعط عمرا طویلا فیصیر شیخا کبیرا ہے گوید کہ مرگ را می بینم کہ چون شتر ماده
نابینا میرود چنانچہ ہر کسے کہ میرسد او را مردہ می کند وہر کہ نمیرسد عمرش دراز میگردد
تا اینکہ شیخ فانی میشود یعنے مین موتونکو دیکھتا ہون کہ اندھی اونٹنی کے چال
چلنی مین جسپر ہاتھہ اونکا جا پڑتا ہے اوسکو مار ڈالتی ہین اور جسپر نہین وہ چوک جاتی ہین تو
عمر اوسکی بڑتی ہے چنانچہ وہ بڈہا پھوس ہو جاتا ہے قال واعلم علم الیوم
والامس قبله ولکننی عن علم ما فی غد عم ای اعلم الاول العلم
وبالثانی المصدر وکلمة قبله حشو زاید العمی بکسر المیم صفة مشبهة من عمی عنه اذا غاب
عنه وخفی قال عم اصم عن الفحشاء اعمی عن الخنا یقول واعلم معلوم الیوم والامس
ولاکنی غایب عن علم ما یکون فی غد ہے گوید کہ حال امروز ودوش
روز گذشتہ میدانم مگر از وقایع روز آیندہ آگاہ نیستم یعنے مین آج اور کل

وہمانی کی محتاج نہین اور لوگون کے آڑے وقت مین کام آتی ہین قال کراہد قالا

ذو الضغن یدرک تبتلہ لدیہم ولا الجانی علیہم بمسلم الکرم یستعمل عندہم

فی الحسن والجودۃ ومنہ مقام کریم مجرور علی انہ نعت حی ویحتمل الرفع علی الخبر یۃ والضغن

بالکسر الحقد والتبل بتقدیم الفوقانیۃ علی الموحدۃ الثار وروی وترہ والوتر

الثار وجنی علیہ اذا لزم عزم خبانہ علیہ او وقع آفتہ علیہ قال حباس بن مرۃ ع

وانی قد جنیت علیک حربا وروی ولا الجازم الجانی علیہم والجانی من جرم

اذا اذنب والمسلم اسم مفعول من اسلمہ اذا ترکہ وخذلہ یقول کرام او ہم کرام فلا یدرک

الواتر وترہ من جارہم لتکرمہ عندہم ولا یخذل من جنی علیہم لنصرہم ایاہ بالانفس

والاموال سے گوید کہ چنان کریمان کہ کینہ کش ہمسایہ ایشان کینہ خویش از و

نتواند کشید وہر کہ با عناد ایشان جرمی مکند و تاوانش بر ایشان فروافتد او را نمگذارند

یعنی ایسے لوگ ہین جنکی پروسے کا بیری جان کا ایا گواوس سے اپنا بدلا نہ لیکے

اور جو کوی اونکی بہروسے پر کچھ کر بیٹھی اور اوسکی بدلہ مین دینا آوے تو وہ اوسکی

دستگیری کرین قال سئمت تکالیف الحیوۃ ومن یعش ثمانین

حولا لا ابا لک یسأم یقال سأمہ وسأم منہ اذا مل منہ کملہ ومل منہ و

لا ابا لک ولا اخا لک کلمتان تستعملان فی المدح والذم ومعناہما فی المدح انک

مستقل بنفسک فی امرک لا تعتمد علی ابیک ولا علی اخیک وفی الذم انک ذلیل

ذل من لا اب لہ ولا اخ یقول مللت من تکالیف العیش ومن یعش مثلی ثمانین

بروی تاوان بسوی قومی فرستاده میشوند یعنے باوجود اسکی که وه کسی قسم کی مجرم نہین ہین مگر اونکو دیکھتا ہون که وه ان مقتولون کی خونبہا ہین ایسے کہری کرارے اونٹہون سے ادا کرتے ہین جو پہاڑون کی چوٹیون پر چرہنی والے اوپرسے ہزار کی بعد ایک ہزار سے بھیجتی ہین اور تاوان ہین بہیجی جاستے ہین قال الحی

حلال لعصیم الناس امرهم اذا طرقت احدی اللیالی

بمعظم الحی الربط والقوم وسعنے بہم الممدوحین وربطه علی التجرید والجار والمجرور فی محل الرفع علی الخبریة من محذوف والحلال بالکسر من حل بالمکان لقیام قوم حلة بالکسر وحی حلال اذا کانوا مقیمین وفیہم کثرة وکنی به عن الاغنیاء لاستغنائهم عن الکسب والانتجاع حیث لایخرجون من دورهم وبقابله سے خلوف ای غابوا وخلفوا والعصمة الحفظ والصیانة والامر الشان والحال مرفوع علی الفاعلیة وطرقه اتاه لیلا وروی اذا اطلعت من طلع علیه اذا اتاه وخص اللیالی بالذکر لما انهم کانوا یزعمون ان کل حادثة عظیمة تحدث فی اللیل فاللیالی اسباب الحوادث والباء للملابسة والمعظم الامر الشدید یقول ہی بقوم مقیمین فی منازلهم مع کثرتهم مستغنین عن الکسب یحفظ امرہم الناس من الهلاک اذا اتتہم احدے اللیالی بامر شدید

میگوید که آن شتران چیده مال قومے است که بحکم تونگرے ودولتمندے بجاهای خویش اقامت ورزیده اند وچون آفتی درشبی نازل گردد حافظ مردمان میباشند یعنے وه کہرا مال ایسے لوگون کا ہے جو گہرون مین بیٹھی رہتی ہین اور بہانی

یعنی نہ وہ توفل اور نہ وہب اور نہ ابن محرم کے قتل مین شریک ہین حاصل یہہ کہ نہ وہ
قاتل مستقل ہین اور نہ شریک ہین اور باوصف اسکی خونبہائین دیتی ہین قال وکلا

اراہم اصبحوا یعقلونہم صحیحات مال طالعات بمخرم وفی دیوانہ
ع علالة الف بعد الف مصتم وصدر المصراع المذکور فی الکتاب ع تساق الی قوم
لقوم غرامة وروي یعقلونہ علی ان الضمیر لکلا لفظا ونصب کلا علی شریطة التفسیر و
الضمیر المنصوب لاول للممدحین کالمرفوعین فی اصبحوا ویعقلون والمنصوب
الثانی للمقتولین ویقال عقلہ اذا ادی دیتہ وعقل عنہ اذا اداہا عن جانبہ وعقل
لہ اذا قبل دیتہ وعنی بالصحیحات الجیاد ونصبہ بنزع الخافض او علی الحالیة من المستکن
فی تساق علی روایة الدیوان والمال عندہم الابل عرفا غالبا وطلع الجبل اذا علاہ
ومنہ طلاع الثنایا یتعدی بنفسہ والباء زایدة ادخلت علی المفعول بہ کما فی قول
الشاعر ع نضرب بالسیف ونرجو بالفرج اسے نرجو الفرج والمخرم بالمعجمة فالمہملة کمجلس
انف الجبل وتنکیرہ وتنکیر المال للجنس والعلالة ما بقي بعد العلل فاستعمل فی البقیة
والمصتم بالمہملة فالفوقانیة کمعظم التام الکامل یقول فاراہم صاروا یودون دیة کل واحد
من المقتولین المذکورین بجیادمن الابل طالعات انف الجبل بقیة الف بعد الف تام
تساق الی قوم غرامة من قوم ہے گوید کہ باوصف اینکہ خونبہای کسی بر ذمہ
ایشان لازم نمی آید مگر من ایشان را مے بینم کہ خونبہای کشتگان مذکور ازان چیدہ
وبرگزیدہ شتران مید ہند کہ بربینی کوہ مے برایند وبعد ہزار بقیہ ہزار کامل اند

محذوف والكاف للمخاطب غير معين والجريرة الجناية يقال جر علیه وعلى نفسه جريرة اذا جنى عليه فلزمه غرمه والمجرور في عليهم راجع للممدوحين ومن معهما وقتيل مجرور عطفا على ابن نهيك والمشلم بالمثلثة كمعظم موضع يقول لعمرك قسمي يا مخاطب ماجرت على الممدوحين ومن معهما رماحهم قتل ابن نهيك من عبس او قتل من قتل منهم في المشلم بان قتلوهما على الاستقلال ــ مى گويد كه سوگند من بجان پای گرامی تو كه ممدوحان من و هر كه در سلك ايشانست ابن نهيك و قتيل موضع مشلم را نكشته اند تا كه خونبهاى ايشان بر ايشان عايد گردد يعنے تيرے جان كى قسم كه تيرے ممدوح اور انكے ساتھی ابن نهيك اور قتيل موضع مشلم كى قاتل نهين هين كه خونبهاى اونكى وه ضرور ادا كرين

قال ولا شاركت في القوم في دم نوفل ولا وهب منهم ولا ابن المحزم

عطف على النفي السابق ولم تكن في شاركت للرماح وعنى بالقوم بني عبس خاصة ومضافه مقدر وفي دم نوفل بدل منه باعادة الجار ووهب وابن المحزم كلاهما عطف على نوفل والمحزم بالمهملة فالمعجمة كمعظم علم يقول ولا شاركت رماحهم في دماء القوم في دم نوفل ولا في دم وهب ولا في دم ابن المحزم والحاصل انهم لم يقتلوا هولاء بانفسهم ولا شاركوا في قتل هولاء مع قيام الحرب بين الفريقين مدة مديدة ومع ذلك حملوا ديات هولاء المقتولين ــ مى گويد كه نه ممدوحان من در قتل نوفل و وهب و ابن محزم شريك شدند غرضكه ممدوحان نه قاتل اند و نه شريك قتل اند و با وصف اينهمه خونبهاى اين كشتگان ميدهند

چھوڑا جو پانی کے دو نوبتوں کی بیچ میں پڑتی ہے یہان تک کہ جب چرائی پوری ہوگئی
تو اونٹوں کو ایسے کھرے پانیوں پر لائی جو لہو اور ہتیاروں سے اٹھی ہوئے تھی غرض کہ
تھوڑے دنوں ٹھہرے اور پھر لڑنے مرنی پر تیار ہوئے قال فقضوا امنا یا بینہم ثم
اصدروا الی کلاء مستوبل متوخم الفاء للعطف وقضی حاجتہ مخففا ومشددا
اذا انتہا وفرغ منہا والمنایا جمع منیۃ بمعنی المقدرۃ والاضافۃ الی بینہم مجازیۃ کما فی
قولہ تعالی شقاق بینہما والعنی بہ شدۃ القتال والاصدار استعارۃ للعود عن الحرب والکلاء
محرکۃ یعم الرطب والیابس والمستوبل اسم مفعول من استوبل المرعی اذا وجدہ وخیما
غیر موافق والمتوخم اسم مفعول من توخمہ اذا وجدہ غیر موافق لاستمرۃ ومنہ طعام
وخیم وہو مستعیر للرای الفاسد یقول فقضوا حاجاتہم المقدرۃ فی انفسہم علی الحمل وجہ حتی
اذا اتم الرمی رجعوا واصدروا ابلہم من ملک المیاہ الی کلاء ای کان عاقبۃ حمیدۃ ای قاتلوا
قتالا شدیدا ثم عادوا الی رای فاسد یقضی بہم الی الشر والفساد دون الخیر والصلاح
ہے گوید کہ پس آن زدہا سے خود را بجسبے بر آوردند و بار آن ستران را آبہا ئی
عمیق نسبوسے گیاہی آوردند کہ زشت و زبون بود و قتیل دگران نو یعنی غرض کہ جنگ را
مہلت دادند باز دیگر جنگ افتادند یعنی پھر خوب ارمان اپنے نکالی اور پھر
ایسے بری گھاس پر اپنے اونٹوں کو لیگئے جو رچنی نہ کہنی والے یعنی جا ملیں پھر
کہ پھر فساد کے باتیں سوچنے لگی اور جھگڑون مین پڑے قال لعمرک ما جرت
علیہم رماحہم دم ابن نہیک او قتیل المثلم الا ام الام الاستبدار

اپنا بدلا لیوی اور بچپلانہ بیٹہی اور اگر کوے آپ اوسکو بچہوڑے تو آپ اوس سے

چہڑاو ہٹہاوی قال رعوا ظمائہم حتی اذا تم اوردوا غمارا تفری بالسلاح

و بالدم وہکذا فی الشرح و سفے دیوانہ بیت رعوا مارعوا من ظمائہم ثم اوردوا غمارا تسیل

بالرماح و بالدم یقال رعی الماشیۃ اذا امرہا سفے الرعي اے الکلاء و مفعول الفعل محذوف

و استعیر لعقودہم عن الحرب والظماء بالکسر ما بین الوردین من المدۃ والمراد قدر الظماء

و منہ قولہم ما بقی منہ الا قدر الظماء فہو منصوب علی الظرفیۃ و استعیر لزمان الاستراحۃ

والسکون سفے تم للرعی المستفاد من الفعل والایراد سفے الاصل ان یوتی بالابل الظماء

علی الماء و نقیضہ الاصدار و استعیر لادخالہم انفسہم سفے الحرب والغمار جمع غمرۃ وہو

الماء الکثیر المجتمع و استعیر للمعارک و ہتفری تتشقق یعنی تتشقق بالسلاح والدم

کثرتہما فان الماء لا تتشقق الا بما یکثر فیہ و یظہر و فی کلمۃ تسیل اشعار بحرکۃ الدم والسلاح

فیہا کما لا یخفی یقول رعی الفریقان مواشیہم قدر ما یکون بین النوبتین من الماء حتی اذا

تم رعیہم اوردوہا میاہا عمیقۃ تتشقق بالدم والسلاح لکثرتہما اے مرجوا عن الحرب

زمانا ثم دخلوا فیہا الی ان بلغت الحرب الی اربعین سنۃ سے گوید کہ ہر دو فریق

شتران خود را بقدر زمانے بچرا گذاشتند کہ در میان دو نوبت آب میباشد تا اینکہ

چون مدت چرا بختتام آمد ہمہ را بدان آبہاے عمیق آوردند کہ بسلاح و خون اشباشتہ

بود حاصل این کہ چندی آرمیدند و بار بجنگ افتادند و تا چہل سال ہمین طور بسر بردند

یعنے دونو فریقون سے اپنے اپنے اونٹون کو اتنی مدت تک چرائے

قال النابغة بیت و بنو قعین لا محالة انهم آتوک غیر مقلمی الاظفار یقول لدیے رجل
شجاع منه تام السلاح مرمی به فی الحروب کاسد قوی ذی لبدة غیر ضعیف
مے گوید کہ بنزد مردی کہ دلیر دلاور و کامل سلاح و جنگ ازموده و چون شیر جوان
قوی گردن و تنومند و زورآور بود یعنے ایسے جوان کی پاس جو بڑا سورما اور پوری
ہتیارون والا اور لڑائیونکا کہما ہوا اور کہری شیر کی مانند قوی اور تنومند تہا قال جریر

متی یظلم یعاقب بظلمه سریعاً و ان یبد بالظلم یظلم مجرور علی انه نعت
اسد و یظلم مجہول و یعاقب معروف والبا للمعاوضة ان کان الظلم مصدرا مضافا الی
المفعول والاستعانة ان کان مضافا الی الفاعل و اطلاق الظلم علیہ تجوز فان
ذلک مکافاة الظلم دونه الا اصلہ وان لا علی ان شرطیة و یبد مجہول و اصله یبدء
فهو ز اللام من بدره به اذا فعله به ابتدا حذفت الهمزة للضرورة او ابدلت الهمزة الفا
کما فی منها ک المرتع فحذفت الالف فی المضارع المجزوم و یظلم معروف ثم انما وصفه
لما انه کان من رہط الممدوحین و فیه مدح لها فی الجملة یقول جری علی الناس متی یظلم
احد منهم یعاقبه علی ظلمه ایاه او بالمکافاة علیه بلا مکث و مهلة لما ان المکث یوہم الضعف و
العجز وان لم یظلمه احد بالابتداء من الناس یظلم احدا منهم من قبل نفسه ای لا یزال فی قتل وقتال
فهو ابدا و اتر او موتور مے گوید چنان دلیری کہ پیوستہ در کارزار می باشد و می فارغ
نی نشیند چنانچہ اگر کسے بر وے ستم کند و آزارش رساند بزودی پاداش آزارش و اگر کسی بروی
ابتدا نکند خود ابتدا کند یعنے ایسا بڑا دلاور کہ جو کوئی اوسکو ستاوے تو بہت جلد

فان کان
بر الظالم
لا تلحق
بہ الضعف
...

وام قشعم كنية للموت فانه يطعم النسور لميتة وقال ابن الاثير هي الداهية والمنية
والحرب والضبع والذئب يقول فحمل حصين على الضيف العبسي لدى مكان نزلت
المنية او الداهية ولم يفزع من بيوت كثيرة من قوم المقتول او من قومه حيث كان
قد تقرر الصلح اولم يتبينها او لم تتبينه اولم تنصره مے گويد كه پس حصين بن
ضمضم بران مهمان عبسى بتقريب مكانے حمله آورد كه اجل مقدر و يا بلاى عظيم
انجا نازل شده بود از خانهاے قوم مقتول كه ديگران خواهند برخاست و يا از خانهاے
قوم خود كه آشتى تقرر يافته زينهار نترسيد و يا خانها هيچ گروه پيش خود را آگاه نكرد
يا خود از وے آگاه نشد يعنے پهر حصين بن ضمضم نے عبسى مهمان پر اسى
جگه حمله كيا جهان موت اوسكى آگئى تهے يا بڑے بلا نازل هوئى تهے اور مقتول
كى گهرون يا اپنے قوم كے گهرون سے نڈر ايا پاس پڑوس كى لوگون كو خبر نكى
ياوه خود خبر نهوئى لدى اسد شاكى السلاح مقذف له لبد
اظفاره لم تقلم بدل من الاولے وعنى بالاسد حصين بن ضمضم نفسه دون
الجيش كما توهمه بعضهم وشاكى السلاح معناه تام السلاح وحادّه والاصل شائك
السلاح ثم وقع القلب والمقذف ان اريد به المرمى بالحروب فهو تجريد فانه من لوازم
المشبه وان اريد به المرمى باللحم فهو ترشيح فانه من لوازم المشبه به اے الاسد
فان الاسد يوصف بكثرة اللحم ولذا يقال له الرئبال واللبد جمع لبدة وهو الشعر
المجتمع على كاهل الاسد والظفر يكنى به عن السلاح وتقليم الاظفار كناية عن الضعف

چھپائی رکھا نہ کھلم کھلا کہا نہ کچھ بڑبڑایا اور نہ کوئی پتا جتایا وقال ساقضی حاجتی ثم اتقی

عدوی بالف من ورائی ملجم یعنی بالقول القول فی نفسہ کما فی قولہ تعالی ویقال اثمہ

شہر مکانا بعد قولہ فاسرہا یوسف فی نفسہ ولم یبدہا لہم ویقال اتقاہ بہ اذا جعلہ بینہ و

بین عدوہ والوراء مشترک بین الخلف والقدام والملجم ان کان اسم فاعل من الجم الفرس اذا

وضع اللجام علیہ اوفی فمہ فالمراد بالالف الف فارس وان کان اسم مفعول منہ

فالمراد بہ الف فرس وکلاہما صحیح یقول وقال فی نفسہ انی ساقضی حاجتی من اخذ

الثار ثم اتقی عدوی من ان یکون بالف فارس ملجم او الف فرس ملجم من ورائی

بحیث یکون جنۃ بینی وبین عدوی می گوید کہ در دل خود چنان مقرر کرد کہ حاجت

خود خواہم برآورد یعنی انتقام برادر مقتول خود خواہم گرفت و باز بہزار سوار جرار و یا

ہزار اسپ تیار کہ سپر من باشد از دست دشمنان محفوظ خواہم ماند یعنی جی میں اپنے

یہہ ٹہہائی کہ وقت پر اپنی حاجت پوری کرونگا اور پھر ہزار سوار یا ہزار گھوڑے

اپنی دشمن کے سامنے لاونگا قال فشد ولم یفزع بیوتا کثیرۃ لدی

حیث القت رحلہا ام قشعم یقال شد علیہ اذا حمل وصال وفزع اذا خاف

ونصب بیوتا بنزع الخافض وروی لم یفزع من افزعہ اذا نبہہ من نومہ وفی دیوانہ

لم تفزع بیوت کثیرۃ من فزعہ اذا نصرہ وضمیر المفعول محذوف ولدی متعلق بشد

والرحل معروف والقاء الرحل کنایۃ عن النزول فان الراکب اذا طرح رحلہ اذا نقاہ

عن مرکوبہ نزل واقام والضمیر المجرور لام قشعم تتقدمہ رتبۃ والقشعم النسر المسن

او وجوب الدیانات علیهم سے گوید که بجان گرامی خود قسم میخورم که چه خوب وخجسته مردمان اند آن قوم کرام حصین بن ضمضم مرتکب کارے خلاف مرضی آنان کرد وتاوانش برآنان افکند چه بعد تقرر آشتی یک مرد عبسی راکه مهمانش بود بعوض هرم بن ضمضم برادر خود بکشت یعنے مین اپنے پیاری جان کی قسم کہاتا ہون که وہ کیا اچہی لوگ ہین جنکی خلاف مرضی حصین بن ضمضم نے برا کام کہا اور تاوان اوسکا اونپر ڈالا یعنی ملاپ ہونی کے بعد اپنے بہائی کی عوض مین ایک عبسی مہمان کو اوسنی جان سے مارا

قال وکان طوی کشحا علی مستکنة فلا هو ابداها ولم یتجمجم المستکن یعنی کان لحصین بن ضمضم والطی معروف والکشح مابین الخاصرة الی الضلع الخلف وطوی الکشح علیه اضمره وعنه اعرض عنه واستکن اختفی والمستکنة العداوة المختفیة وقال فی القاموس المستکنة الحقد والابداء نقیض الاخفاء ومعنی لا هو ابداها لم یظهرها ولذا عطف علیه لم یتجمجم وتجمجم الرجل بالجیمین اذا تکلم بکلام لا یفهم معناه ورویه ولم یتقدم ای بشیء من علامات تدل علی حقد کامن فی نفسه یقول وکان حصین بن ضمضم المذکور اضمر فی نفسه عداوة مستکنة فلم یبدها صراحة ولم یتکلم عنها بکلام لا یفهم معناه الصریح حتی یعلم کنایة او ولم یتقدم بشیء من العلامات سے گوید که حصین بن ضمضم عداوت پنهان داشت چنانچه نه برکسی صراحة ظاهر کرد ونه حرفی بر زبان راند که معنی صریح او مفهوم نمی شد وباشاره وکنایه بطلب وحیلی مستفاد می گردید ونه هیچ علامتی پیش کرد که از ان پی میبردند یعنے اوسنے عداوت کو

لکل مد رطل وثلث والاوقیه سبع مثاقیل وقیل هو نصف الوقیه والوقیه اثنان وعشرون وقیل اربعة وعشرون مدا بمد النبی صلعم وهو رطلان او رطل وثلث وقیل ثلث کیلجات والکیلجه منا وسبعة من اثمانه والمنا رطلان والرطل اثنا عشر اوقیة وهی استار وثلثا استار والاستار اربعة مثاقیل والمثقال معروف یقول فتخرج لکم من غلتها وما تخرج منها ما لا تخرجه قری کائنة فی عراق العرب علی جودة ریعها وقوة جودتها من قفیز ودرهم ای من جنس ونقد لاصحابها وذلک ظاهر لان غلة ارض الحرب تخالف غلة ارض العراق ذاتا ووصفا

مے گوید که باز از برای شما پیدا واری خواهد آورد که دیهات سواد عراق با وصف آن قوت وجودت که دارد بمالکان خویش از نقد و جنس نمید هند چه تفاوتی که میان هر دو پیداوار است بخوبی پیدا و آشکار است یعنے پیر تمہارے لیے لڑائی کا کھیت وہ نقد وغلہ اولیگا جو سواد عراق کی گانو گرانو اپنے مالکون کو نہین دیتی ہین باوجودیکہ وہ اپنے پیداواری مین معروف ومشہور ہین

قال العمری

لنعم الحی جر ت علیهم بما لا یواتیهم حصین بن ضمضم اللام للقسم والمخصوص بالمدح محذوف وهو موصوف بالجملة الآتیة ویقال جر علیه فلان اذا جنی علیه فلزمه غرمه والظرف الثانی من متعلقات الفعل فانه یقال جر علیه والمواتاة الموافقة کالمواطاة وقد مر حدیث حصین بن ضمضم فی الابتدا وهو مصغر حصن والضمضم بالمعجمتین کزمزم یقول العمری لنعم الحی حی جنی علیهم حصین بن ضمضم بما لم یکن موافقا لهم ومرضیا من قتله رجلا من عبس غریبا طارقا بجنبه هرم بن ضمضم بعد تقرر الصلح بین الفریقین اد

داد پس از چندے شیر ایشان خواہد برید غرض کہ چندے معرکۂ خونریزے
گرم خواہد ماند وبعد ازان سرد خواہد افتاد یعنے پہر تمہارے لئے ایسے بچے جینگی
کہ وہ سارے شامت کی مارے قدار بن سالف بدبخت کی سے ہونگی جسنے
صالح علیہ السلام کے اونٹھنی کے کوچین کاٹین اور اپنے قوم کی تباہے کا
باعث ہؤا پہر وہ تہورے دنون تک دودہ اونکو پلاویگی پہر دودہ اونکا چہوڑا دیگے
غرض کہ کوئے دن خوب لڑائی قایم رہیگی پہر ہم تہم جاویگے قال فتغلل لکم مالا تغل
لاہلہا قرے بالعراق من قفیز و درہم یقال اغلت الارض اذا اتت
بالغلۃ ای بما یخرج منہا من الحبوب ونحوہا وبالجملۃ ہو ما یقال لہ پیداوار وآمدنی
شبہ الحرب بالارض ثم اثبت لہا البعض لوازمہا ففیہ استعارۃ مکنیۃ والجر ورفی
لاہلہا للقرے لتقدمہ رتبۃ فانہ فاعل الفعل المنفی والقرے جمع قریۃ
والجار والمجرور یحتمل ان یکون صفۃ للقرے وان یتعلق بالفعل المنفی وعنے
انی بالعراق
بالعراق عراق العرب وہی بلاد معروفۃ توخذ من عبادان الی الموصل طولا
ومن القادسیۃ الی حلوان عرضا وسمیت بہ لکثرۃ عروق النخل والشجر فیہا
ولانہا علی عراق دجلۃ والفرات ای سواحلہما وہے معروفۃ فی کثرۃ
الزرع وجودۃ الریع وکلمۃ من بیانیۃ تبین الموصول والقفیز بالقاف فالفاء
فالمعجمۃ مکیال عظیم یسع ثمانیۃ مکاکیک والمکوک کتنور مکیال یسع صاعا ونصف
صاع او نصف رطل وثمان اواق والصاع اربعۃ امداد و

له الديلم جيل معروف من الترك ١٢

للغلمان ويحتمل ان يكون كلهم مرفوعاً على انه فاعل اشام كعينه في قوله عليه السلام اعور
عينه اليمنى والجار والمجرور متعلق به والاحمر عند العرب كناية عن الشقي المشوم لما
كان بينهم وبين الديلم له بغض وعداوة وهم حمر قال خداش بن زهير ع وتشقى الرماح
بالضياطرة الحمر اي باللئام المشائيم وعنى باحمر عاد قدار بن سالف الذي كان
قد عقر ناقة صالح عليه السلام ويقال له اشقى ثمود وكان في الاصل من ثمود ولما كان
ثمود بن جاثر وعاد بن عوص كلاهما آل آرم بن سام بن نوح عليه السلام قيل له احمر عاد
حتى اشتهر به في الشعراء قال بيت فمن كان يبغي الصلح فيه فانه كاحمر عاد او كليب بن
وائل وهذا كما اشتهر المنصور في شعراء الفرس مع ان المصلوب في الاصل هو
ابنه حسين بن منصور والشاعر لا يخالف ما اشتهر بين الشعراء وان كان خلاف الاصل
ولما لم يقف على هذا الامر بعض شراح المثنوي الشريف اعترض على مولانا رح في
قوله ع عاقبت منصور بردارے بود بان هذا بعيد عن تحقيقه والارضاع معروف و
قد استعير لاعداد الحرب هولاء الغلمان للقتال وبفطم قطع الارضاع وقد استعير لاقعادها
اياهم عن سفك الدماء يقول فتلد لكم اطفالا مشائيم كلهم كاشقى ثمود في الشامة و
النكبة ثم ترضعهم مدة ثم تقطع الارضاع عنهم اي تشتد الحرب ثم تفتر سے گويد كه باز
براے شما بچگانے خواهد زائيد كه همه چون قدار بن سالف كه اورا احمر عاد
واشقى ثمود ميگويند وپے ناقه صالح عليه السلام بريده باعث هلاك قوم خود
گرديده موجب خرابي وتباهي شما خواهند بود وبعد ازان چند سے شير خواهد

به استمرار القتال وهو منصوب على المصدرية وتنتج مجهول من نتجت الناقة
مجهولا اذا ولدت وتتئم معروف من أتأمت اذا ولدت توءمين فضاعدا وكنى
به عن كثرة الضرب والطعن يقول فتطحنكم مثل طحن الرحى حال كونها ملقحة
وتتئم على الاتصال فتلد توءمين توءمين اى تقتلكم بكثرة الضرب والطعن
والرمي سے گويد كه باز شمارا چون آسياى گردان آرد خواهد كرد ليكن
آن شتر ماده كه هر سال برابر بار ور ميگردد حامله خواهد گرديد دو دو گانه دوگانه
با بيش ازان خواهد زائيد سببش بار بار كشتن وكشته شدن برابر گرم خواهد ماند
يعنى پهر وه تمكو چلنى چكى كيطرح پيسيگى در برابر گابهن ہوتے رہينگى پهر دو دو اور
چار چار جنيگى غرض كه لڑائے كا تار نه ٹوٹيگا اور بہت سے مارے جائنگى فائده

فتنتج لكم غلمان اشأم كلهم كاحمر عاد ثم ترضع فتفطم النتاج هٰهنا استعارة
لولادة المرءة فان اولاد الناقة لا يقال لها غلمان شبه الحرب في السابق بالناقة
وهٰهنا بالمرءة والغلمان بالكسر جمع غلام ويطلق على المولود من حين ولادته الى
شبابه والاصل فيه غلمانا بالتنوين منصرفا ولكن منع عن الصرف للضرورة
كما في قوله عليه السلام فان مرداس في مجمع اى مرداسا والأشأم افعل صفة من
الشوم ضد اليمن نعت غلمان والجمع اذا كان على وزن المفرد يوصف بالمفرد
ولا يبعد ان يكون الغلمان مضافا الى الاشأم اضافة الموصوف الى الصفة على قول
الكوفيين وكلهم مرفوع على الابتداء والجار والمجرور خبره والجملة بتمامها نعت ثان

النحو وقال الهذلي بيت فابلوني بليتكم لعلي اصالحكم واستدرج نويا برفع اصالح
بدليل قوله تعالى لعلي ابلغ الاسباب وجزم استدرج ونويا اصله نوى ابدلت
الالف ياء كما هي لغة هذيل والالف فيه للاشباع على ان الرضي صرح في فصل
العطف بجواز الاختلاف في الاعراب بين المعطوف والمعطوف عليه يقول متى
تبعثوا الحرب بعد قعودها وسكونها تبعثوها مذمومة العواقب وتضرى اذا اغريتموها
كالكلب الضاري فتشتد اشتداد النار مي گويد كه هرگاهيكه جنگ آرميده را
از خود خواهيد جنبانيد آنچنان خواهيد جنبانيد كه انجامش به نخواهد بود و وقتي كه
او را برنگ سگ گرم جنبانيد خواهيد انگيخت بسان آتش تيز خواهد برخاست و بسيار
گرم خواهد شد يعني جب تم بيٹهی بهئی لڑائی كو هلا چلا كر جگه سے اوٹهاوگے تو بهت
برے طور سے اوٹهيگی اور جب اوسكو بهڑكاوگے تو بهت ہی ڈهٹ بهڑكيگی قال
فتعرككم عرك الرحى بثفالها وتلقح كشافا ثم تنتج فتتئم العرك الدلك
والطحن والباء بمعنى على او مع والجار والمجرور حال من الرحى والثفال بالمثلثة
فالفاء ما يحفظ به الدقيق والرحى من الارض ويوضع تحتها فارسيه سفره آرد
و هنديه گرنڈ قال في القاموس وقول زهير بثفالها اي على ثفالها او مع ثفالها
اي حال كونها طاحنة فانهم لا يثفلون الرحى الا اذا طحنت وفيه اشعار بان الضمير
المجرور فيه للرحى دون الحرب ولقحت الناقة اذا حملت واستعير للاستعداد الحرب
للقتال الكشاف بالكسر ان تلقح الناقة عامين متواليين وفي كل سنة وقيل

حقیقت جنگ میدانید چه شما علم استدلالی و علم ذوقی هر دو حاصل است و آنچه
که از آن گفته ام حدیثی نیست که بر حقیقت او آگاهی نباشد یعنی لڑائی کی حقیقت کو تم
خوب جانتی ہو کہ وہ بڑا سخت امر ہے اور یہہ بات میری اٹکل پچو نہیں ہے قال

متى تبعثوها تبعثوها ذميمة وتضرى اذا ضريتموها فتضرم يقال بعث
الناقة اذا حملها على السير وهى جالسة واستعير لاثارة الحرب الساكنة ونصب ذميمة
من الضمير المنصوب الثانى وجبار والجزار غير الشرط وضرى به بالمعجمة فالمهملة كرضى
اذا غرى الكلب على الصيد اى ثار وصال ومنه كلب ضار والتضرية تفعيل
منه وهو اغراء الكلب على الصيد وهو استعارة مصرحة ان استعير لهيجان الحرب
وتهييجها ومكنية ان شبه الحرب بالكلب واثبت لها لوازمه وكذا الامر فى البواقى
من تضرم وتلفح وتنسج وضرمت النار بالمعجمة فالمهملة كفرح اذا اشتد حرها والفعل معطوف
على تضرى محتمل للجزم والرفع اى كان مجزوما فحرك بالكسر او كان مرفوعا
فاتبع رفعه الكسر كما فى قوله الاتى ع وان الفتى بعد السفاهة يحلم بكسر الميم اتباعا للقوافى
الاخر فان قيل قد ثبت ان المعطوف يكون فى حكم المعطوف عليه فح يلزم عطف
المجزوم على المرفوع فانه ان كان مجزوما وهو معطوف على تضرى لزم عطف المجزوم على المرفوع او
مرفوعا وقد عطف عليه ما بعده من الافعال المجزومة لزم عطف المجزوم على المرفوع قلت لقد صح عطف المجزوم على المرفوع وقد قرر ما فيه قبيل

قوله تعالى ومن يتق ويصبر باثبات الياء وجزم يصبر فالاول مرفوع والثانى
مجزوم نص عليه فى المغنى والقراءة الشاذة مما يستشهد به مصرح به فى اصول

فی دیوانه معمیة باعراب المجهول فهی مجهولة والادخار الجمع واتخاذ الذخیرة و
النقمة الانتقام والتردید بین التاخیر والتعجیل علی سبیل منع الجمع لجواز الخلو بان یعفی
عنه والشعر یدل علی ان زهیرا کان یعتقد یوم الحساب وکتاب الاعمال والمجازات علیها
ویؤیده ما قیل انه کان نصرانیا یقول یقع التاخیر فی العذاب علیه فیوضع فی کتاب
الاعمال فیتخذ ذخیرة لیوم الحساب او یقع التعجیل فیه فینتقم علیه فی الدنیا می گوید
که یا در مکافاتش تاخیر کرده شود پس در نامه اعمال نهاده شود پس برای روز حساب
ذخیره کرده شود و یا در مجازاتش زودی بکار برده شود و انتقامش در اینجا گرفته شود
یعنی یا ڈھیل ڈالی جاوے پھر وہ پڑے بابت اعمال نامہ میں رکھی جاوے پھر روز
حساب کے لئے ذخیرہ بنائی جاوے یا بہت جلدی برتی جاوے پھر انتقام
اوس کا لیا جاوے قال وما الحرب الا ما علمتم وذقتم وما هو عنها بالحدیث
المرجم کلمة ما للتفخیم کما فی قوله تعالی فغشیهم من الیم ما غشیهم وضمیر الموصول محذوف
وفی الاحالة علی علمتم وذقتم والعدول عن الشرح والتبیان اشعار بان بیانه خارج
عن طوق الشارح والضمیر المنفصل المرفوع وضع موضع اسم الاشارة کالمنصوب
فی قول الشاعر کانه فی الجلد تولیع البهق والمشار الیه هو القول المذکور اعنی وما
الحرب الا ما علمتم وذقتم وعنها متعلق بمحذوف یفسره المذکور والحدیث
المرجم ما لا یوقف علی حقیقته یقول وما الحرب الا ما علمتم شانه وذقتم طعمه ای
امر شدید خارج عن البیان وما قولی هذا بحدیث مرجم عنها می گوید که شما

الاحلاف در بیان رسالہ ہی انکم قد اقسمتم کل مقسم علی انا نقضنا الحلف و تراضینا
ـــــــمی گوید کہ آگاہ باش لسے مخاطب و باسد و غطفان این پیغام از من برسان
کہ شما ہر نوع سوگند برین خوردہ اید کہ نا راضی شدیم و آشتی کردیم یعنی او مخاطب
یہہ پیغام میری جانب سے بنی اسد اور بنی غطفان کو پہونچا دسے کہ تمنی طرح طرحکی
قسمین اسپر کہائی ہین کہ ہم راضی رضا ہوگئی قال فلا تکتمن اللہ ما فی نفوسکم
لیخفی و مہما یکتم اللہ یعلم تقال کتمہ ایاہ اذا اخفاہ عنہ قال فلا تکتمون اللہ
جدیثا والفعل لنہی المخاطبین بالنون الثقیلۃ و عنی بہ الکتمان بحسب الزعم واللام
فی لیخفی للغایۃ و یکتم مضارع مجہول و فاعلہ المستکن فیہ واللہ منصوب علی المفعولیۃ
یقول واذا حلفتم جہد ایمانکم فلا یجوز لکم ان تخفوا علی زعمکم الفاسد ما فی انفسکم من الغدر
و نقض العہد علیہ تعالی لیخفی ہو علیہ و مہما یخف علیہ شی یعلمہ لامحالۃ فانہ یعلم السر
و ما یخفی ـــــــــــمی گوید کہ چون سوگندہا بخوردید پس ما فی الضمیر خود را بر خدای تعالی
باین گمان مخفی نکنید کہ بر وی مخفی بماند چہ ہر چہ بحسب زعم فاسد بر وی مخفی کردہ خواہد شد
او خواہد دانست یعنی جب تمنی طرح طرحکی قسمین کہائین تو ہر بات اپنی
دلکی باین خیال اللہ تعالی سے نچہپاو کہ وہ اوسپر چہپے رہی جو تم چہپاؤگی وہ جان
لیگا قال یؤخر فیوضع فی کتاب فیدخر لیوم الحساب او یعجل
فینقم الظاہر ان یکون یؤخر معلوما علی انہ یکون بدلا من یعلم و کذلک یعجل فینقم
و مناسبۃ الفعل الاتی اعنی یوضع یحکم بان یکون تلک الافعال مجہولۃ و قدر اتیہا

ودیلہ لان النہی عنہ بعینہ
لا منصوب فی الواقع الا انہ مو(؟)

المنسوب لعبد الله بن عمرو وعبد الله بن الزبير رض وقال قيس بن زهير العبسي
ع فلم انقطع بهم الاناي اے بحذيفة وحمل والمغانم جمع مغنم وهي الغنيمة ويطلق
على التحصيل بلا جهد ومشقة ومنه الصوم في الشتاء غنيمة باردة والشتى جمع شتيت
بمعنى المتفرق والافال بالفاء ككتاب جمع افيل وهو ولد الناقة اذا فصل عن الرضاع
والمزنم بالزاء المعجمة فالنون كمعظم ولد الناقة اذا قطع من اذنه شيء ثم ترك معلقا
ولا يفعل ذلك الا بالكريم ووصف الجمع بالمفرد على انه جمع على وزن مفرد وقيل
فصار مغانم متفرقة من فصال كريمة مزنمة عقيقة من مالكم القديم تساق اليهم ترجمه
مے گويد كه چنانچه مغانم متفرقه كه شتر بچگان نجيب واصيل است از مال قديم
شما بسوى ايشان فرستاده ميشود يعنے تمهارے موروثى مال مين سے متفرق
غنيمتين جو اچهى نسل كے بورے هوتى هين اون لوگونكى جانب روانه كيجاتے

هين فال الا ابلغ الاحلاف عني رسالة وذبيان هل اقسمتم كل مقسم
وروسے ثمن مبلغ الاحلاف على ان من استفهامية وعنى بالاحلاف بني
اسد بن خزيمة وبني غطفان بن سعد انهم كانوا قد تحالفوا على التناصر قال
في القاموس والاحلاف في قول زهير اسد وغطفان لانهم تحالفوا على التناصر
وانما ذكرهم لانهم كانوا معهم وشد تدارك الهم ايضا كما قال في قصيدة اخرى تبيت
تدارككما الاحلاف قد ثل عرشها وذبيان قد زلت باقدامها النعل وذبيان عطف
على الاحلاف وهل بمعنى قد والمقسم بالضم مصدر يقول الا يا مخاطب ابلغ عني

نسبت ونابود کردید چنانچه غیر مجربان بتفریق ادای آنها پرداختند سے یعنے

سیکڑون اونٹونکی خونبہا کی مقرر ہونے سے زخم اونکی مٹ گئی چنانچہ وہ لوگ

اونکو تہوڑے تہوڑے کرکے ادا کرنے لگے جو محض بیگناہ سے تہے قال ینجمها قوم لقوم

غرامة ولم یهریقوا بینهم ملأ محجم الغرامة ما یلزم اداره سوا وکان بالالزام

او بالالتزام حال او مفعول له واهرق الدم صبه والضمیر المرفوع لقوم المرفوع والمجرور

فی بینهم لقوم المجرور والملاء بالکسر ما یملأ به الشی والمحجم بالکسر ما یحجم به المحجام فیاتی به الدم

ویقال له فی الفارسیة شیشه حجامت وشاخ حجام وفی الهندیة سینگی وگلاس

یقول یودیها قوم لقوم نجما بعد نجم وهی غرامة علی المودین حیث التزموا بانفسهم فی الحال

انهم لم یریقوا فی الذین یعطونهم قدر ما یملأ المحجم من الدم سے گوید که آن شترها

قومے برای قومی بطور تاوان برخود لازم گرفته قدرے قدرے میدهند ولطف این ابیات

کدانیان در آنان اینقدر خون هم نریخته که شاخ حجام را پر کند یعنے اونٹ اونکو

ایک قوم ایک قوم کو تہوڑے تہوڑے کرکے دیتی ہین اور مزا یہ ہے کہ دینے والون

نے لینے والون مین اتنا لہو بہی نہین گرایا جو سینگی والے کے سینگی کو بہر دے قال

فاصبح یحدی فیهم من تلادکم مغانم شتی من افال مزنم یقال حداه

اذا ساقه والفعل مجهول وروی یجری والتلاد جمع تلید وهو القدیم الموروث من

المال وضمیر المخاطب للممدوحین المذکورین ویجوز ضمیر الجمع للمثنی عندهم علی ان یراد

به ما فوق الواحد ومنه ما جاء فی حدیث زهیرة بن معبد حیث قال فنشیر کهم ما

شد بید خدای تعالی رهنمای شما باد وهرکسیکه اندوخته بزرگان بصرف آزاد و
مباح مردمان گرداند معظم میگردد یعنی تم دونو سعد بن عدنان وغیره کے بڑے
بڑے لوگون مین نامے گرامی ہوے خدا انکو ایسی ایسی باتین بتاتا رہے
اور جو کوئی باپ دادی کا اندوخته لوگون کی لئے مباح کرے وه سب کی انکھون
مین معزز ہوگا قال تعفى الكلوم بالمئين فاصبحت ينجمها من ليس
فيها بمجرم تعفى الدروس والعفل باصن معروف والكلوم الجراحات والتنجيم
الاداء نجما نجما اى قسطا قسطا من النجم وهو الوقت المضروب والسكن سے
اصبحت المنضوب فى ينجمها للمئين والمجرور فى فيها للكلوم والمجرم من اسنے
بالجرم وعنى بالموصول كلا من الممدوحين وذلك لان المجرم فى تلك الكلوم كان
حذيفة بن بدر الفزارى احد بنى فزارة بن ذبيان حيث امر عمير بن نضلة الفزارى
بان يلطم وجه داحس فرس قيس بن زهير العبسى فلطم وجهه وكادوا ان يسبق فرس
حذيفة ثم جنيدب بن خلف العبسى قاتل عوف بن بدر الفزارى ثم حمل بن
بدر الفزارى قاتل مالك بن زهير العبسى ثم حارث بن زهير العبسى قاتل حمل بن بدر الفزارى ثم
ابن هاشم العبسى قاتل حذيفة بن بدر المذكور ولا علاقة للممدوحين المذكورين بهم
فانهما كانا من آل سعد بن ذبيان يقول تعفت جراحات الطريقين بالمئين من
الابل حيث تقررت للاداء فصارت بحيث يؤديها نجما بعد نجم من لم يجرم فى
تلك الجراحات سے گوید که زخمهای فریقین بدیات صدها شتر

المدح والثواب بذلک الصلح لعبید بن قیس بن ثم العقوق وعقوبتہ ہے گویہ کہ
پس شما بر مقام مدح وثواب از بین آشتی متمکن شدید و از عقوق آبا و اجداد و
عقوبت او کہ در صورت اغماض شما بر شما عاید مے گشت ترسگاری افتادید
یعنی پھر تم دونو صلح کے ہونے سے اچھی جگہہ ہاتھہ آئے اور اپنے بزرگوارو کی
ستائی اور اوسکی عذاب کی راہ دیکھانے سے بہت دور ہے غرضکہ اگر لڑائی
قائم رہتی اور تم صلح نکرتے تو زبان اور غضب اپنے بزرگوار و کی ستائی کی باعث

پڑنی وال عظیمین فی علیا معد ہدیتما ومن یستبح کنزا من المجد یعظم
وعلیا بالضم والقصر تانیث الاعلی صفۃ محذوف حذف لکثرۃ الاستعمال فصار
من الصفات الغالبۃ ویراد بہ اعلی ما یضاف الیہ ومنہ علیا مضر است اعلاہا و
عنی بمعد بنی معد بن عدنان من مضر وربیعۃ وہم نصیف العرب والقسم الثانی
منہم آل یعرب بن قحطان وکل حی من احیاء الیمن من آل یعرب وہدیتما علی لفظ
المجہول وعاتیہ ترقی ودیوانہ وغیرہا است فی علیا معد وغیرہا من آل یعرب بن
قحطان والاستباحۃ الاباحۃ والاستیصال نیال استباحہم اذا استاصلہم والکنز المال
المجتمع والمجد ما یکون من الآباء والاجداد ویعظم بضم المعجمۃ من حد کرم یقول فصرتما
عظیمین فی اعلی بنی معد بن عدنان وغیرہم ہدیکما اللہ لمثل ہذہ ابداً ولا عزو
فیہ فانہ من یستبح للناس ما ورثہ من الاباء الکرام ومن المال المجتمع یعظم فی الناس
لا محالۃ است گویدکہ شما ہر دو معد کرام بنی معد بن عدنان وغیرہم نامی اگرامی

انفسكما اوسيبكما على المشورة انه ان ندرك الصلح سهلا يسيرا بان نبذل المال
ونقول قولا معروفا نسلم من آفة التفانى فان كلا الفريقين اخواننا وفناؤهم فناؤنا
مے گوید که درین شک نیست که شما هردو در دلهاے خویش ویا باهم این سخن
بگفتید که اگر بصرف مال وحرف آشتی معقول طرفین را حاصل کنیم از آفت فنا سلامت
خواهیم ماند چه هردو برادران ما هستند ودر فنای آنان فناے ما مقصور است یعنے
اسمیں کچه شک شبهه نهیں که تم دونوں نے اپنے جیوں میں یا کهلا کهلم آپسمیں
یهه بات کهی هے که اگر همارے مال کے خرچنے اور بهلی بات کے کهنے سے آپسمیں
ملاپ هو جاوے تو هم تباه هونے سے بچے رهینگے اسلئے که دونو هیں لوگ اپنے
بهائی هیں اور انکی تباهی اپنی تباهی هے قال فاصبحتما منها على خير موطن
بعيدين فيها من عقوق ومأثم اصبح بمعنى صار ومن سببية والضمير
فيه وفى فيها للسلم والموطن المنزل والمعنى بخير موطن مقام المدح فى الدنيا والثواب فى الآخرة فان
كان اثباتها العقيقة من الثواب والعقل على ما قيل والجار والمجرور فى محل النصب على انه خبر اصبح
وبعيدين خبرها الثانى وعظمين الابات فى التناف ظلم الوالدين بقطيعة البر والمأثم الاثم والعقوق
وانما قال ذلك لان الممدوحين كانا من آل ذبيان بن بغيض فلو لم يصلحا بين عبس
وذبيان ابنى بغيض معترفين على الصلح لكانا عاقين لذبيان وبغيض لانهما
عقبه فى الجنة ومعاتبين بعقوبة العقوق ولاكن لما وقع الصلح بسعيهما بعدا
عن العقوق وعقوبته بل صارا بارين بهما بقول فصرتما على خير موضع من

ما فات وما مصدرية والتفانى ان يفنى بعضهم بعضا ودق الشئ اطحنه وخلطه وعطر منشم
كناية عن الحرب الشديدة واصله ان منشم ابنت الوجيه كمجلس ومقعد كانت
عطارة في مكة تبيع العطر فاذا ارادوا القتال يقوم تطيبوا بالعطر ها فيشتد القتال
ويكثر فقالوا اشأم من عطر منشم ثم استعملوا في الحرب الشديدة كناية ومنه قول عباس
بن مرداس رضه بيت ولم احبس سفيان حتى القيته على ما طراد بينا عطر منشم
اى حرب شديدة وقيل هو نوع من العطر يكون شاق الدق وعلى هذا يكون اضافة العطر
اليه من اضافة العام الى الخاص ويكون هو استعارة للشئ الشاق الدق كالقرانية والدق
الكسر يقول تلافيتما عبسا وذبيان وادركتما هما بعد ما كان افنى بعضهم بعضا ودقوا بينهم وكثيرا منهم
ما كان كسره شاقا على الفريقين مے گويد كه شما هردو عبس و ذبيان را بعد ازين دريافتند
و تلافى ما فات كرديد كه يك ديگر را فنا كردند و جنگ عظيم بر روے كار آوردند
و با امرى شكستند كه شكستن او سخت و گران بود يعنے تم دونوں نے عبس اور ذبيان
كو بعد اسكے سنبهالا كه وه آپسمين لڑ بهڑ كے فنا هو گئے اور بڑے بهارے لڑائیان
لڑے یا قرابت سے شى كو توڑا جسكا توڑنا بهت هى دشوار تها قال و قد قلتما ان

ندرك السلم واسعا بمال ومعروف من الامر نسلم السلم بالكسر والفتح
الصلح يؤنث كالحرب والواسع ضد الضيق اى السهل اليسير والمعروف ما يعرفه
العقل السليم او الشرع فيكون حسنا والمنكر ما انكره العقل والشرع ويكون قبيحا
وهو المراد بقوله تعالى يامر بالمعروف وينهى عن المنكر والامر القول يقول فقد قلتما في

وثلاثين من مولد رسول الله صلعم ونحوه نص عليه ابو الفدا يقول واذ اوضح الامر
كذلك فاقسم بالبيت الكريم الذي طاف حوله رجال بنوه من آل قريش و
آل جرهم في اوقات مختلفة مي گويد كه پس سوگند ميخورم بآن خانه كه از قريش
وجرهم كسانى طوافش كرده اند كه اورا بنا موده اند يعنے پهر مين اوس گهر كي
قسم كهاتا هون جسكي گرد قريش وجرهم مين سے وه لوگ پهري مين جنهون نے
اوسكو بنايا قال يمينًا لنعم السيدان وجدتما على كل حال من سحيل ومبرم
اليمين القسم والمخصوص بالمدح محذوف ووجدتما مجهول والجملة انشائية دعائية
والسحيل بالمهملتين الحبل الذي له طاق واحد ويقال له في الفارسية رسن
يكتاى وفي الهندية اكهرے رسى والمبرم بالموحدة كمكرم الحبل الذي يجعل له
طاقان ثم يفتل فارسية رسن دوتاى وهنديه دوهري رسيے ولاشك
ان الثاني اقوى من الاول واستعير للحال الضعيفة والقوية وكني بها عن
الدوام والاستمرار يقول فاقسم البيت قسمًا لنعم السيدان انتما وجدتما على
كل حال ضعيفة وقوية اي دائمًا ومستمرًا مي گويد كه سوگند راست بكعبه
ميخورم براين كه شما هر دو خوب سرداران هستيد بهر حال علامت
باكرامت باشيد يعنے مين بيت الله كے سچي قسم كهاتا هون كه تم دونو
بلاشك اچهي سردار هو هميشه سلامت رهو قال تداركتما عبسًا وذبيان
بعد ما تفانوا ودقوا بينهم عطر منشم التدارك التلافي وادراك

برخاستند و در باب اصلاح عبس و ذبیان سعی بلیغ بکار بردند بعد ازان
که سررشته مراعات و قرابت بحکم قتل و قتال از هم گسیخته بود یعنے بنی غیظ بن مره
مین سے دو پہلی آدمے اٹھی اور بعد اسکی کہ عبس اور ذبیان مین بہائی بندی سے
کا رشتہ تا لڑنے بہڑنے کے باعث سے یک قلم منقطع ہوگیا تھا انکی صلح
مصلحت مین بڑے جان اپنے لڑائی قال فاقسمت بالبیت الذے
طاف حوله رجال بنوه من قریش و جرهم الفا للتعقیب والماضے
بمعنی الحال و من بیانیة و قریش لقب نضر بن کنانة بن خزیمة بن مدرکة بن الیاس
بن مضر علی الاصح فانه قیل انه اسم لقریش بن مخلد بن غالب بن فهر بن مالک
بن نضر بن کنانة و جرهم کقنفذ بن قحطان بن هود علیه السلام کان حیا من
احیاء الیمن تزوج فیه اسمٰعیل علیه السلام برعلة بنت مضاض بن عمرو بن
الحارث الجرهمے و ولدت له عشرة اولاد ثم لما توفے علیه السلام تولی ابنه نابت
بن اسمٰعیل امر البیت ثم تولی بعده جده مضاض بن عمرو و فیه یقول بعضهم
و نحن ولاة البیت من بعد نابت و کان الامر کذلک حتے جاء سیل
و دخل البیت فتهدم فبناه رجل منهم یدعے بعمرو الجارود و یکنے باسے الحجرة
علی بناء ابراهیم علیه السلام ثم غلبت علیهم بنو خزاعة و اخرجوهم من مکة و تولوا
امر البیت الی ان اشترے قصی بن کلاب بن مرة القرشے مفتاح البیت
من ابے غبشان الخزاعے بزق من الخمر ثم هدمت قریش سنة خمس

وقال حسان ع يسقون من ورد البريص عليهم والبريص نهر بدمشق والزرق بتقديم

المعجمة على المهملة جمع ازرق ولا يكون الماء ازرق الا اذا كان عميقا وله نسبه

على الحالية والجمام جمع جم وهو الماء المجتمع مرفوع على انه فاعل زرقا ووضع العصا

كناية عن الاقامة والحاضر نقيض البادي والغائب والتخيم اذ انصب الخيمة يقول

فلما وردن الماء وقد كان عميقا صافيا شديد ازرق اللون اخذن عليه اقامة الحاضر

المتخيم — مى گويد كه بعد ازان چون برآب رسيدند كه بسيار عميق بود رخت اقامت

انداختند وچون كسى كه طرح اقامت افگنده خيمه نصب كرده باشد — پهر جب پانى

پر پهونچين اور حال يه تها كه وه گهرا تها نيلا دكهائى ديتا تها تو وهين ڈيرا لگا ديا اور

خيمه بهار اپنا ڈالا — قال سعى ساعيا غيظ بن مرة بعدما تبزل ما بين

العشيرة بالدم — السعي المشي والعدو وعنى بالساعيين المذكورين هرم بن سنان

واخوه خارجة بن سنان والحارث بن عوف على الاختلاف المذكور

وغيظ بن مرة آل غيظ بن مرة بن عوف بن سعد بن ذبيان بن بغيض و

بالمعجمة والتبزل بالموحدة فالمعجمة التشقق والتفرق وما الموصولة الصلة

والقرابة بالعشيرة مجموع عبس وذبيان فانهما اخوان ابنا بغيض بن ريث بن

غطفان والدم القتل والظرف متعلق بالفعل يقول سعى ساعيان من

بني غيظ بن مرة للاصلاح بين عبس وذبيان بعد التفرق بالحرب والقتل

ما كان بينهم من الصلة والقرابة — مى گويد كه چون از آل غيظ بن مره دو

قلہ سے اثنا بدید و حال این بود کہ در ہودہاے فراخ و نو ساختہ نشستہ بودند بعضے
وادے سوبان سے نمایاں ہوئیں اور پہر اوسکو طے کیا اور حال یہہ تہا کہ جوڑے
چکلی خاصی سنے ہودون میں سوار نہیں قال کان فتات العهن فی کل
منزل نزلن به حب الفنا لم یحطم الفتات کغراب الاجزاء المفتوتة من الشیء
من فتة اذا کسره والعهن الصوف المصبوغ مطلقا وقیل الاحمر واراد بها قطعات
العهن التی زینت بها الهوادج وجملة نزلن نعت منزل والضمیر المجرور للمنزل والفنا
بالنون عنب الثعلب وحب شجرة ویستفاد من الصراح انه شیء کثمر الاول سے فی القاموس
والتحطیم الکسر الشدید والفعل مجهول وجملة لم ینحطم حال من حب الفنا وانما قیده
به لانه لا یبقی علی لونه ورونقه بعد انکساره یقول کان قطعات الصوف المصبوغ
التی زین بها الهوادج سے فی کل منزل نزلن فیه ثمرات عنب الثعلب وهی غیر
مکسورة سے گوید کہ گویا پارہ ہای پشم رنگین کہ ہودج ہا را بدانہا زیب و زینت دادہ اند
دانہ ہای مکوے تازہ سے نماید کہ در رنگ روے خود صحیح و سلامت ماندہ و آ
بر انہا نرسیدہ یعنے وہ جس منزل میں اوترین وہان وہ ٹکڑے رنگین اون کے
جو ہودون پہ زیب و زینت کی لئے لگائی تہے مکوہ کی پہل دکہائی دیتے ہیں
جو ٹوٹی ہوئی نہیں ہیں قال فلما وردن الماء زرقا جمامه وضعن عصی
الحاضر المتخیم الظاهر ان اللام فی الماء للعهد الخارجی والورود اذا تعلق بنحو الماء
یتعدی بنفسه واذا تعلق بالقوم ونحوه یتعدی بعلی قال تعالی فلما ورد ماء مدین

تنبيه يرد ذلك فانه لا يستقيم ذلك في هذه الحال وكذا يرد ما قيل انه يقال ذلك على الدابة
اذا مشى رجله ووضع احدى وركيه على السرج فانه غير صالح في حال علو المكان المرتفع
لما انه مصرعه هذا والسوبان بضم المهملة علم واد و يساعده قوله الاتي ع ظهرن من السوبان
ثم جزعنه فان الجزع قطع الوادي عرضا واللام فيه زائدة ويعلون يعلين جمع المؤنث
الغايب والمتن ما ارتفع من الارض وصلب والجملة حال من الضمير في وركن و
الدل السكينة وحسن المنظر والهيئة والشمائل ونحوه والناعم اللين الجسد ورقيق البدن
والتنعم الترفه وطيب العيش والجملة الظرفية حال بعد حال يقول وعدلن في وادي
سوبان وهن يعلون ما ارتفع منه عليهن دل الناعم الطيب العيش سے گویا کہ رفتہ
رفتہ در وادی سوبان افتادند و حال این بود کہ بر جاے بلندش بحالی بر آمدند کہ
شکل وشمایل و وقار و تمکین نازنینان ناز پرورده میداشتند یعنے چلی چلی پیچہے وادی
سوبان میں آئیں اور حال یہ تہا کہ اوسکے اونچی جگہ پر ایسے حال میں چڑہتی تہین کہ کہاتی
لاڈلی نازنینوں کا رنگ روپ ونیز نمایاں تہا اور ویسی ہی بہار سے بہرکم تہین قال

ظهرن من السوبان ثم جزعنه على كل قيني قشيب ومفأم الجزع

قطع الوادي مطلقا او عرضا والقين الحداد وكل صانع فائق في عمله وعني بالقيني
الهودج الكامل الصنعة والقشيب بالقاف فالمعجمة الجديد والقديم وعني به الجديد
والمفأم بالفاء المكرم الوسيع يقول ظهرن من سوبان بعد ما ركن عنه ثم قطعنه
على كل هودج جديد وسيع مشبكو يعني کہ ازان وادی ظاهر شدند و بعد

ولكن لا يثبت ان اللام الداخلة على الاعلام يكون زائدة ١٢

قتله او یجوز القتل کالذی فی الجاہلیة اولا یری الحرمة والمحرم من لا یجوز قتله او لا یجوز القتل کالذی فی الحرم ویری الحرمة یقول اعلی جبال القنان
ارضه الغلیظة العلیة عن جانب ایمانہن وکم فی ذالک الجبل من محل یجوز قتله
او یجوز قتله ومحرم یحرم قتله او یحرم قتله ای کم فیه من عدو وصدیق وعلی القنان بہ
جبل القنان وارضه الغلیظة ومن فیه من عدو وصدیق عن ایمانہن میگوید کہ
کوه قنان و زمین سخت او را وهرکه دران کوه از دوست و دشمن بود همه را در
جانب راست اند [illegible] دران کوه بسیار اند که قتل آنان جائز است و یا قتل مرا
جائز مے دارند و بسیار اند که قتل آنان حرام است و یا قتل مرا حرام مے دانند
یعنی کوه قنان اور اوسکی سخت زمین اور اوسکے رہنے والون کو اپنی داہنے
والا اور حال یہ ہے کہ اوس پہاڑ میں بہت لوگ ایسے ہیں جنکا خون حلال
یا یہ کہ خون کو حلال جانتے ہیں اور بہت ایسے ہیں جنکا خون حرام ہے یا میرے ہی خون کو حرام
سمجھتے ہیں غرضکہ وہان دوست دشمن دونو ہیں قال و ورکن فی السوبان
یعلون متنه علیہن دل الناعم المتنعم قال فی الصحاح وتقال ورکن
ای عدلن وقال فی الفائق فی شرح قول النخعی وان کان طالما یجز
عنه التورک متی رکت فی الوادی اذا عدلت فیه وذهبت ثم استشهد
بهذا البیت فمعناه عدلن فی السوبان وذهبن فیه و قیل ای ورک
رکوب اوراک الدواب ومعناه رکبت هذه النوق اوراکہا بہن فعلیه اسم
لا یلایم الظعائن فانه لا یقال الظعینة الا لمن کانت فی الهودج علی ان قوله یعلون

کسی کہ درروستے پہ پروبان خوب ہے جیسے لطیف ہے یعنی اس بانی التکلف کی
سے لیے اچھا وقت صبح ہے جسکو تڑکا اور وقت کی عادت اور نہیں کھیلی کا اپکا حدود کے
اور اسپی دیدیا ہے کے لیے اُنکو رستگی خاص جگہ ہے جو پیران کو تاز تار رہتا ہے قال

ابکرن بکور او استحرت لسحرة فہن روادسے الرس کالبید والفم قال
بکر اذا خرج بکرة و اسحر اذا استسحر فی السحر والسحر قبل الفجر فانہ الظلمة سے فی آخر
اللیل الرس والعبیة الاضافة من اضافة العام الی الخاص یقول تخرجن
تارة من الصبح والنور منتشر واخرے من السحر والظلمة باقیة فہن ملیفن وادیے
الرس بسے فی النور والظلمة کما یلیق البید والفم فیہا من غیر تکلف میں گوید کہ گاہی
بگاہ برخاستند و گاہی در آخر شب برآمدند در روشنی و تاریکی ہوا دسے رس
چنان ای التکلف میں بستہ کہ وقت دہان میں ملتیں وہ اور بے سویرے
اندھیرے اجالی مختلف وقتوں میں آخر سے کلیلیں ادر وادے رس میں اسیتہ ٹکیہر

پہونچیں جیسے نہ ہو نہ کو پہونچتا ہے قال تعلین القنان عن یمین وجنبة

وکم بالقنان من محل ومحرم وسے ذلیۃ من القنان القنان بالقاف
والنون کسحاب جبل لبنی اسد والحزن الارض الغلیظة نقیض السہل عطف
علی القنان والضمیر المجرور عنہ من حتی المد دایہ الثانیة وصولہ عطف علی القنان
من بیانیة وعلی الاولی تمییزیة فان کم خبریة والمحل من یحل سے فی الحل ومن
ینتہک الحرام ولایرے حرمة الشہر الحرام والمحرم ضدہ واستعیر المحل لمن یجوز

بل يفيرش فى الهوادج والعتاق جمع عتيق وهو خيار كل شئ والكلة بالكسر
الستر الرقيق يطرح على النمط والوراد بالكسر جمع ورد بمعنى الاحمر الخفيف الحمرة
دايرا والجمع مع كون فاعله ظاهرا مبنى على انه على وزن مفرد من الاسماء مع انه لا يشبه
وزنه وزن الفعل والحواشى الاطراف والمشاكهة بكسر الكاف صفة من المشاكهة
بفتح الكاف بمعناه المشابهة فى الجملة مجرور على انه نعت كلة ورد وسے ہم مراد الحواشى
لونها لون عندم والعندم دم الاخوين او البقم يقول طرحن انماطا جيادا على الهوادج
وسترا رقيقا احمر الاطراف فيها شبه من لون الدم او لون العندم على تلك الانماط
مے گوید کہ نمد سطبر گندہ بر ہودها انداختند کہ تاب آفتاب نرسد وپردہ باریک
وتنگ وگلگون وسرخ اطراف بر آنها افگندند کہ نوعى زیب وزینت باشد یعنی
کہاریں نمدے دہوپ کی بچاؤ کی سے لئے ہودون پر ڈالی اور ملکا سا پردا لال کنارون
کا زیبائش کی سے لئے اوپر لگایا قال وفيهن ملهى للطيف ومنظر انيق لعين
الناظر المتوسم الملهى موضع اللهو واللطيف الملاطف ورد سے للصديق
مقابل العدو والمنظر موضع النظر والانيق معناه المونق اسے المعجب والمتوسم
امعان النظر وتتبع المحاسن والجملة بتمامها حال يقول وفيهن موضع لهو اسے
الصديق الشى للصديق الملاطف ومنظر معجب من الموضع الدقيق والجيدة
للناظر الذى يتتبع المحاسن بسے گوید کہ درآن پرپریان موضع لہو وعشرت
است براى كسى كه يار ملاطف وآشناى في تكلف باشد ومنظر خوب است از بهر

تبصر خلیلی ہل تری من ظعائن خرجن سراعا واقتعدن المقایما وقال امرؤ القیس

بیت تبصر خلیلی ہل تری من ظعائن سلکن ضحیا بین حزمی شعبعب والتحمل

حمل الاثاث علی الحمولات ورکوب الرکاب وبالجملۃ کنی بہ عن الارتحال والعلیاء

سامۃ الجبل والارض العالیۃ والسابعۃ من ویؤیدہ قول المرقش ع تحملن

من جو الوریعۃ بعد ما ء الجبر ثم بالجیم فالمہملۃ فالشمثلۃ کقنفذ ما لبنی اسد والجملۃ تبارہا

نعت ظعائن کما فی البیتین المذکورین یقول یا خلیلی انظر بالتامل الصادق ہل تری

شیئا من ظعائن تحملن من الارض العالیۃ من فوق ما ء جرثم علی عزم الارتحال

فانی اتمنی ذلک وتقدیرہ لسنے اراہن کانھن فی عینی میگوید کہ اے

رفیق شفیق من قدری بامعان نظر بنگر کہ آیا تو چیزی ازان زنان ہودہ نشین

مے بینی کہ از زمین بلند بالای آب جرثم کہ آب بنی اسد بن خزیمہ است رخت

سفر بستہ آمادہ رحلت شدہ اند چہ من بچشم تصور مے بینم ویا از روی دیدار ایشان

می دارم ترجمہ او میری یار اچھی طرح سے نظر جما کر دیکھہ کہ آیا تو کسے ہودہ

والی بیبے اون ہودہ والیون مین سے دیکھتا ہے جنہون نے بوجہ پہار اپنا بنی اسد

کی پانی جرثم کی اوپر سے چلنے کی لیے باندہا ہے مین تو دیکھہ رہا ہون یا مین مشتاق

ہون دیکھا ہون قال علون بانماط عتاق وکلۃ وراد حواشیہا مشاکہ

الانماط جمع النمط [illegible] کما فی قول امرؤ القیس ع علون بالطاکیۃ فوق عقمۃ والنمط

ثوب من صوف یطرح علی الہودج ولا یجوز ان یراد بہ ما ہو نوع من البسط فانہ لا یعلی

قال فلما عرفت الدار قلت لربعها الا انعم صباحا ايها الربع واسلم
اللام في الدار للعهد وهي المذكورة فان المعرفة اذا اعيدت معرفة كانت
الثانية عين الاولى في الاغلب والربع بمعنى منزل القوم بين الدار
المجلوس ذا الاعرف تحية ونعم تفرح افعال تنعم وروي الا عم صباحا على انه
امر من وعم يعم اذا نعم ونصب صباحا على الظرفية وتخصيص الصباح بالذكر لانه
كان وقت الغارات عندهم لما ان اهل البادية والجاهلية يغيرون عند الصباح ومنه
اذا اغار عليهم ثم عرف بينهم موضع السلام وكذا اذا وسلم واصبح قوم قالوا اصبحوا
دعوا صباحا يقول فلما عرفت تلك الدار قلت لربعها انعم صباحا ايها الربع واسلم
من الدواهي والآفات فانك من آثارها گفت که چون آن خانه را بحق
شناختم فرود آمدم و با منزلش خطاب کردم که هنگام صباح که وقت غارت است
شاد و خرم و از آفات زمانه سلامت و ایمن باشی لقیشی جب اوس
گھر کو خوب سوچ سمجھ کر پہچانا تو اوسکے بھاگ اور اوس رہنے کی جگہ سے کہ
کہا کہ خدا کیسے لوٹ مار کی دقتوں میں خوش اور خوش اور سلامت باکرامت

رهى قال تبصر خليلي هل ترى من ظعائن تحملن بالعلياء من فوق
المتبصر النظر في شئ بالتامل خليلي معطوف على النداء هل للتمني والظعائن
جمع ظعينة وهي المراة ما دامت في الهودج ماخوذ من الظعن وهو السفر قال
تعالى يوم ظعنكم ويوم اقامتكم وهذا المصدر قد جرى مجرى المشهر قال المرقش الاكبر

مرجل ونؤيا كجذم الحوض لم يتثلم الاثافی جمع اثفیه وهی احدی الحجارة
الثلث التی یوضع علیها القدر منصوب بفعل محذوف والسفع جمع سفعاء
معناه السوداء یوصف به الاثافی حتی انه قد تذکر ویراد به الاثافی والمعرس
بالمهملات الثلث موضع التعریس وهو النزول فی آخر اللیل واراد به الموضع
المرجل بالکسر القدر من الحجارة او النحاس والنؤی بضم النون وهمزة العین حفیر
صغیر یحفر حول البیت والخباء لئلا یدخل البیت الماء المستعمل وغیره فارسیه
چوبچه گرداگرد خرگاه بعض علیه سے فی الصراح وجذم الشی بکسر الجیم وسکون الذال
المعجمة اصله ورد سے کحوض الجذ والجد بضم الجیم البئر القلیلة الماء والتثلم الانکسار
والانهدام وجملة المنفی نعت ثان لنؤیا یقول وجدت بها وعرفت اثافی سودا
سے فی موضع کانت القدور تنصب فیه فی آخر اللیل عند النزول وحفیرا صغیرا
کان قد حفر حول البیت کاصل الحوض قلیل دفور الماء او کحوض البئر القلیلة
الماء لم یکن منهدما سے گوید که سنگهای سیاه دیگدان در مقام نخستین دیگها
که در آخر شب پخته شده بود و چوبچه گرداگرد خرگاه که چون اصل آبگیر پیش از افزودنی
آب یا چون حوض چاه کم آب بود و هنوز قایم بود در آنجا دریافتم و شناختم یعنی
مین نے اون کالی تهپرون کو جنپر پچهلی رات مین هانڈیان چڑهی گئی تهین اور اوس نالی
کو جو پانی کے روکنے کے لئے کهودی گئی تهی اور اصل حوض کے برابر تهی یا کم
پانی کنوئی کے چوبچه کی سی تهی اور اب تک قایم تهی وهان دیکها اور پهچانا

اطلاءہا ینہضن من کل مجثم الضمیر المجرور للدار والعین بالکسر البقرات
الوحشیۃ والآرام الظباء وخلفۃ بالکسر اسم الاختلاف وہو ان یخلف بعضہا بعضا
قال تعالیٰ جعل اللیل والنہار خلفۃ والاطلاء جمع طلا وہو ولد الظبیۃ والبقرۃ
والغنم وینہضن قاعدہ المجثم الموضع من جثم اذا لزم مکانہ یقول وفی تلک الدار البقرات
الوحشیۃ والظباء یمشی بعضہن خلف بعض وتقوم الاولاد من کل مکان من
تلک الدار لما انہن ولدہا فیہا سے گویدکہ دران خانہ ویران ماد گاوان
وحشی واہوان پس یکدیگر ہے آیند ومیروند وبچہای آہا از ہرجای بخیزند یعنی
اوس اوجڑی گہر مین ہرن اور جنگلی گائین آگے پیچہے چلتی پہرتے ہین اور انکے
بچی جگہ جگہ سے اوٹہتی ہین قال وقفت بہا من بعد عشرین حجۃ فلاما عرفت
الدار بعد توہم الحجۃ بالکسر السنۃ تجمع علی حجج واللاے البطؤ الطویل والجہد
والمشقۃ واکثر استعمل مصدرا قال زہیر [illegible] ثم رایتہم وقال النابغۃ
عرفا وکل العین لایا اثبتہ واللام فی الدار للعہد لسبق ذکرہا یقول وقفت
فی تلک الدار من بعد عشرین سنۃ وعرفتہا بعد التوہم الکثیر بکبث طویل
وجہد ومشقۃ سے گویدکہ بعد از بست سال دران خانہ ویران نشستم وبعد از
توہم بسیار بدشواری تمام وبعد از عرصہ دراز اورا شناختم یعنی بیس برس
کے بعد اوس اوجڑے گہر مین مین نے توقف کیا اور بڑے دشواری سے
بہت سوچنے پر بڑے دیر کے بعد اوسکو پہچانا قال اثافی سفعا فی معرس

الحومانة بالمهملة المكان الغليظ كما ہے فی القاموس ومنه حومانة الدراج والدراج
موضع والمتثلم بفتح اللام ایضا قال التبریزی ع الی جانب الصمان فی المتثلم و افهم معنی
الی الکلام عجیبا ست اول القصیدة الی و نقول امن ام اوفے اشد دار لم تکلم عند سوال
ایا ومن اہلے فی مکان غلیظ من الدراج الی المتثلم سے گوید کہ آیا از نشان
منزل ام اوفی است کہ جواب سوال نمی دہد و نمی شد در میان موضع دراج و متثلم ہی
نماید یعنی کیا یہ ام اوفی کی گھر کا نشان ہے جو بولتا نہیں اور موضع دراج کی
سخت زمین میں متثلم تک کچھ کچھ دکھائی دیتا ہے قال ودار لها بالرقمتین
کانها مراجیع وشم سے نو اشر معصم الرقمتان روضتان بناحیة الصمان
والصمان قریب من المتثلم والمراجیع جمع مرجوع من الرجع و ہو خط الوشم المرة
بہا خطوطها والوشم دارسیہ ازبدن و ہندیہ گردنا و قد مر البحث عنه فی اول القصیدة
الثانیة والنواشر عصب الذراع من باطن الظاہر والعصب سے فی ظاہرہ و یؤیدہ
قول طرفة ع تلوح کباقی الوشم فی ظاہر الید والمعصم بالکسر الساعد یقول ودار
لام اوفی بالرقمتین کانها و ہم فیہ فسیح کما تلوح خطوط الوشم علی ظاہر الساعد
سے گوید کہ ام اوفی را خانہ است در رقمتین کہ چون آثار و خطوط
آن دیدن کہ بر ظاہر ساعد میباشد ہی نماید یعنی رقمتین میں ام اوفی کا ایک
پرانا سا گھر ہے جو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے گودنے کی نشانات پہنچی کی باہر کے
جانب میں معلوم ہوتی ہیں قال بہا العین والآرام یمشین خلفة و

ان الحارث بن عوف المذكور اراد ان يتزوج بنتاً من بنات اوس بن لام
الطائي فركب نحوه وانا معه فرده اوس ثم طلبه لما كانت زوجته من عبس
وزوجه اصغر بناته فلما اراد ان يبني بها منعته وقالت اعند ابي واسرتي فسار الى
اهله واراد ان يبني بها في الطريق فمنعته عنه حتى اتى اهله واراد ان يبني بها فمنعته
وقالت اتريد ذلك والعرب يقتتل لا يكون ذلك الا ان تصطلح بينهم قال فخرج
الحارث وانا معه حتى اتيناهم ومشينا بينهم بالصلح فوقع الصلح على ان تحتسب
القتلى من الفريقين فمن فضل قتلاه ياخذ الدية قال فحملنا الديات وكانت
ثلثة آلاف بعير في ثلاث سنين وعلى هذا يكون القصيدة لخارجة بن سنان والحارث
بن عوف هذا والعلم عند الله وان اردت ان تعلم سبب الحرب التي دارت بين
عبس وذبيان وبقيت اربعين سنة فانظر في شرحي للحماسة فاني ذكرته على
التفصيل هذا قال أمن أم أوفى دمنة لم تكلم بحومانة الدراج فالمتثلم
من ثاني الطويل والقافية متدارك الهمزة للاستفهام وام اوفى كانت امرأته
من بني اسد فغارت على ام كعب وبجير فطلقها وندم على ذلك وفيها يقول
بيت لقد باليت مظعن ام اوفى ولكن ام اوفى لا تبالي وكان من عادتهم
انهم كانوا يطلقون ازواجهم ثم يذكرون ذلك في اشعارهم فقد وقع ذلك من
دريد بن صمة وعمرو بن شاس وابن عجلان النهدي والدمنة ما بقي من اثر الدار
و[illegible] والفعل اما يكون من التكلم او التكليم وجملة النفي نعت دمنة و

بالمزنية وقد رأى النبي صلعم اباه وله مائة سنة فقال اللهم اعذني من شيطانه
فما لاك بيتا حتى مات وكان من اهل بيت الشعر فانه كان ابوه وخاله بشامة
بن الغدير واختاه الخنساء وسلمى وابناه كعب وبجير وحفيده عوام ابن عقبة بن كعب
كلهم شعراء ويمدح بهذه القصيدة هرم بن سنان والحارث بن عوف المريين
من بني مرة بن عوف بن سعد بن ذبيان ومن حديثهما ان ورد بن حابس العبسي كان
قد قتل هرم بن ضمضم المري فتحاصمت عبس وذبيان قبل الصلح وحلف اخوه حصين
بن ضمضم ان لا يغسل رأسه الا ان يقتل ورد بن حابس او رجلا من بني غالب من عبس
ولم يطلع احدا على ما في ضميره وكان قد حمل الحارث بن عوف وقيل حارثة بن سنان
حمالة الديات من الفريقين فقتل حصين بن ضمضم رجلا كان نزل عليه من
بني غالب بن عبس فبلغ ذلك عبسا فركبوا نحو الحارث بن عوف على ما كان
لهم من الغيظ والغضب وقد كان اشتد باشغله حصين بن ضمضم على الحارث بن
عوف وهرم بن سنان كليهما فلما بلغ الحارث ركوبهم اليه وانهم يريدون قتله بعث اليهم
مائة من الابل ومعها ابنه وقال للرسول قل لهم الابل احب اليكم ام انفسكم
فجاءهم الرسول وقال لهم ما قال له الحارث فقال ربيع بن زياد العبسي وكان من
سادات القوم ان اخاكم ارسل الابل اليكم وابنه وقال اقتلوا ابني مكان قتيلكم
او خذوا الابل فقالوا ناخذ الابل ونصالح قومنا فقال زهير يمدح هرم بن سنان و
الحارث بن عوف على ذلك وروي عن خارجة بن سنان اخي هرم بن سنان المذكور

اخبار اور انقریب سناوے خبر ہا تو خواہد سیا یعنی جو باتین تو نہین جانتا زمانہ
تجکو بتا ویگا اور جسکو تو نے خرچ دون کی لئے نہین بہیجا وہ خبرین تجکو سنا ویگا غرض کہ
دنیا مین بہت سی باتین بالتوقع تجکو معلوم ہونگی قال ویاتیک بالاخبار

من لم تبع له بتاتا ولم تضرب له وقت موعد البیع مشترک بین البیع و
الشراء وعنی به ہہنا المعنی الثانی والبتات بالکسر زاد السفر وجہازہ وہو الذی یزود
ویضرب له یبین له ویعین والموعد الوعد یقول ویاتیک بالاخبار من لم تشتر له زادا
وجہازا ولم تضرب له وقت وعد لاعطائه یعنی گویہ کہ تونے اسکے زاد سفر نہ خرید
دیا ہے اور میعاد بہی معین نہ کی خبر ہا تو خواہد آورد یعنی وہ آدمی کہین کہین
کی خبرین تجکو سنا دیگا جسکی لئے تو نے کوئی سفر کا سامان نہین خریدا اور نہ
اسکی لئے کوئی میعاد معین کی ہذا العلم عند الله وہو العلیم الخبیر

القصیدة الثالثة

ہذہ لزہیر بن ابی سلمی بالضم بن رباح بن قرة بالقاف بن الحارث بن مازن
بن ثعلبة بن ثور بن ہرمة بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اُد بالضم بن طابخة بن الیاس
بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان الی آخر النسب المذکور فی ترجمة طرفة
ویقال له المزنی نسبة الی مزینة بنت کلب ام عمرو بن اُد لکل آل عثمان بن عمرو یسمی

واستودعه كما اودعه وصنعه وبقيه يتعدى الى مفعولين والمجمد بالجيم المحسن الاتي
في القمار يضرب بالقداح قبل الذي لا يفوز فان اريد الاول فالاستقرار يعم انتظار الفوز
وانتظار الخيبة وان اريد الثاني فانتظار الخيبة متعين وفيه ايذان ببذل المال بلا مبالاة
هذا البيت لا يوجد في ديوانه ولا يوجد في الشرح وفي المعلقات والبيت السابق
لا يوجد في الشرح يقول ورب قدح بسهم سغر الاذن متغير البنان يصيلب ونشيد
انتظرت على النار جوابه من الفوز والخيبة ووضعته في كف امين القمار ضارب
بالقداح او جوابه من الخيبة على اليقين ووضعته في كف من لا يفوز مے گوید که
بسی از تیرهای قمار که زرد و شکسته و تاب آتش خورده بود و بدست امین قمار او را نهادم
و منتظر ناکامی و کامیابی نشستم و یا بدست بد نصیبی دادم و منتظر ناکامی نشستم و حال
این بود که آتش مهمانی بر افروخته بود بعضے بہت سے جوے کے تیر جو پکی پیلی
آگ کی آنچ کھائے ہوئے تھے میں نے اپنا ہار جواریوں کی ہاتھ میں رکھی تاکہ وہ کھیلے اور
ہار جیت کا منتظر تھا یا ایسے کی ہاتھ میں دی جو ہمیشہ ہارتا تھا اور اپنے ہار کا منتظر رہا
اور حال یہ تھا کہ آگ بھڑک رہی تھی قال ستبدی لک الایام ما کنت جاهلا و
یاتیک بالاخبار من لم تزود یقال زوده اذا اعطاه زادا والفعل معروف
وضمير المفعول محذوف وكني به عمن لم تتعبه للاخبار فان المبعوث يزود ولا حاجة
يقول ستظهر لك الايام ما كنت جاهلا ويأتيك بالاخبار من لم تتعبه لها اي
مستعملا بالتوقع مے گوید که هرچه کنید الی زمانه به تو واضح خواهد کرد و کسی که بدا

تو دل او کی کا مپنی لگین قال اری الموت اعداد النفوس و لا اری

بعیدا غدا ما اقرب الیوم من غد الاعداد بالفتح وکذا رایت فی دیوا
نه جمع عدد والمراد ههنا القدر ای ولا بعیدا کان مصدرا مجهولا بمعنی التی اسم
مفعول المقدر من اعده ای هیاه ونصب غدا علی انه مفعول اول لاری وبعیدا
مفعولها الثانی وما اقرب من فعل التعجب یقول اری الموت علی قدر اعداد
النفوس فلکل نفس موت او موتها فلا بد لها منه ولا اری الغد بعیدا لانا
الیوم وای شئ جعل الیوم قریبا من الغد ـــ گوید که من مرگ را بقدر
عدد جانها جهنم و یا اوراما مراست آنها مید انم و فردا را بعید از امروز نمی نگرم
و کدام چیز است که امروز را بفردا نزدیک ساخته یعنی بغایت نزدیک است که
محل تعجب است یعنی میرا یه خیال ہے کہ جسقدر جانین ہین اوسیقدر
موتین ہین یا موتین جانون کی سنبه تیار کی گئی ہین اور مین کل کو آج سے دور نہین
دیکھتا بلکہ وہ یہان تک نزدیک ہے کہ تعجب سے کہتا ہون کہ آج کل سے
کیسی نزدیک کردیا قال و اصفر مصبوح نظرت سواره علی النار

واستودعته کف المهذود والمدن یعنی بالاصفر قدح الشیه فانه یکون اصفر
[illegible] المصبوح من [illegible] الدار بالمنة المرجدة فالمهيقة اذا [illegible]
لم یبالغ فیه ونظره انتظره والجار والمجرور متعلق به واراد بالنار نار القری وقد [illegible]
بان ابقاد النار قبل الانتظار والجوار بالکسر الجواب والجملة جواب [illegible]

بر شد اید آن روز و کفدید اعدا محبوس دشتید داشتم تا کہ آبرو باقی ماند و بدنامی

عاید نگردد یعنی ایسے بہت دن ہین جنمین مینے آپ کو بڑی گہمسان کی وقت انکی

سختیون اور دشمنونکی دہمکیون پر صرف اس نظر سے روک تہام کر رکہا کہ بات اپنی بنی رہے

اور کوئی بات بری اوپر نہ آوے قال قال علی موطن یخشی الفتی عنده الردی

متی تعترک فیہ الفرائص ترعد الموطن موقع الحرب فی عرفہم قال عم کم موطن

ولای طحت کما ہوی وقال تعالی لقد نصرکم اللہ فی مواطن کثیرۃ بدل من عاده

الجار والظرف متعلق بمحذوف والفتی الشجاع الکریم والردی الہلاک والاعتراک

التمارس یقال اعترکوا فی المعرکۃ اذا تمارسوا فیہا والفرائص جمع فریصۃ

وہی اللحمۃ بین الجنب والکتف لہا علاقۃ بالقلب ترتعد عند ارتعاد القلب مرفوع

علی انہ فاعل الفعل واراد بہا اصحابہا فان الاعتراک من عوارضہم وترعد

مجہول من ارعد مجہولا اذا اخذتہ الرعدۃ والضمیر فیہ للفرائص علی الاستخدام

مجزوم علی انہ جواب الشرط وحرک بالکسر للضرورۃ یقول حبست نفسی علی موطن

یخاف الکریم الشجاع الجلید فیہ ہلاکہ ومتی یزدحم فیہ الرجال ویتمارسوا

ترعد فرائصہم من الخوف ۔ مے گوید کہ خودرا بر زمگاہی محبوس کردم کہ

مرد دلیر از مرگ خویش انجا بترسد و ہر گاہی کہ مردان بجنگ افتندہ ہاے

آنہا بلرزند یعنی لڑائی کی ایسی کہیت مین مینے آپ کو روکا جہان اچہے

اچہے سورما سپاہی اپنے مرنے سے ڈرین اور جب انکا گہمسان ہو تو

والوساوس فان المتفكر المستهتر ويطول الليل لما انه لا ينام يقول المركب يا عجبا
ان امري لا يكون ملتبسا علي في نهاري حتى لا يكون لي مضي ولا رجوع ولا ابيت
متفكراً في ليلي حتى يطول علي ليلي بل انما افعل ما اريده بلا فكر وروية سے گوید کہ
روزم بآسانی میگذرد چه در کار خود حیران وسرگردان نمیشوم وشبم دراز
نمی‌گردد چه مغلوب افکار ووساوس نمیگردم یعنی رات دن اپنی مرضی
سے کٹتی ہیں چنانچہ دن کو کسی کام میں تردد نہیں ہوتا اور رات اسلئے بھاری نہیں
ہوتی کہ کوئی فکر نہیں ہوتا قال ویوم حبست النفس عند عراکها حفاظا
علی عوراته والتهدد الواو واو رب ولا يجب وصف النكرة المدخول عليها
كما في قول الاعشى بيت رب رفد هرقته ذلك اليوم واسرى من معشر
اقيال نص عليه الرضي ويا عدكونها واو رب قوله الاتي ع واصفر مضبوح
فان فيها ما السنا محققه في هذا الشجاعة وكذا رايت في ديوانه والعراك الممارسة
والمجرور للنفس والحفاظ المحافظة على الاحساب والدفع عن المحارم منصوب
على انه مفعول له وكلمة على تتعلق بحبست فان الحبس متعدي بها قال ع لا تحبسن
على مكارمي النعم والعورة العورة والضمير المجرور لليوم والتهدد والتهديد يقول
ورب يوم شديد حبست فيه نفسي عند ممارستها بالطعن والضرب
على سوآته وتهديد الاعداء محافظة على حسبي ومدافعة عن عرضي میگوید کہ
بسی روز است کہ دران جان خود را وقت ممارست وکشمکش طعن وضرب

الوغل بالواو والغين المعجمة الضعيف الساقط القاصر عن المكارم و عنی بذی لا اصحاب
من له اصحاب واحبه وبالمتوحد الواحد بنفسه یقول فلو کنت ضعیفا ساقطا
قاصرا عن المعالی لضرنی عداوة من هو واحد فی نفسه ومن هو له اصحاب کثیر
ے گوید که اگر بالفرض من ناتوان و دون همت میبودم عداوت مرد
تنها و مرد با یاران مرا ضرر داشتی میرسانید یعنے اگر ہین بالفرض بُزدل ہوتا تو کسیکی
دو کیلی سے دشمنی مجکو ضرر پہونچاتی قال ولا کنت عني الرجال جبرائي
عليهم واقدامي وصدقي ومحتدي الجبراة عدم المبالاة بالمکروه
بعدی بعلے والصدق الاحکام فی الافعال ور وے صبری والمحتد الاصل
الاصل الکریم یقول ولاکن دفع عنی الرجال جرءتی علیهم واقدامی فی الحروب
وصدقی فی الافعال وصبری علی المکاره واصلی الکریم میگوید که دلیری
وراست کرداری وپیش قدمی و والا نژادی من مردان را از من چنان دور
برانده که ہیچ کسی ہمسر نمے آید یعنے لوگ اسلئی مجہہ سے کترانی ہین کہ مین
زمانہ کا سورما اور سب سے آگی بڑہنی والا اور کامون کا پورا اور اچہی خاندان کا
ہون قال لعمرک ما امري علي بغمة نهاري ولا ليلي علي بسرمد
یقال امره علیه غمة اذا التبس علیه فلا یدری بالفعل قال تعالی ولا یکن امرکم
علیکم غمة ویقال امر غمة اذا کان مبهما ماخوذ من الغم ونهاری منصوب علی
الظرفیة والسرمد الدایم و کنی بدوام اللیل عن طوله و بطوله عن هجوم الاذکار

والغناء بفتح الغين المعجمة الكفاية يقال اغنى غناءه كفى كفايته والمشهد الشهود و
فقده محذوف يقول ولا تغنى تقدمه يعنى مثل رجل او موت مثل موت رجل لا يكون
همه كهى ولا يكفى كفايتى سے فى المجالس ولا يشهد شهودى سے فى المعارك ميگويد كه
مرا مثل كسى يا مرگ آنكه مرگ كسى تصور مكن كه همت او بهمت من نمايد و چون من كافى نباشد
ومثل من حاضر بزم و رزم نگردد يعنى مجكو ويسا آدمى يا مرى مرنے كو ايسى آدمى كا نہ
ٹهرانا جسكى همت ميرى همت سى نهو اور ميرے برابر مهمات مين كافى
نهو اور بزم و رزم مين حاضر نه آوسے قال لطى عن الجلى سريع الى الخنا ذليل
باجماع الرجال طهيد يقال بطا بطئ اذا تاخر والصفة مجرور على انه نعت
امرء والجلى كبرى الامر الجليل ويكنى به عن الصعب الثقيل والخنا الفحش ع والاجماع
جمع جميع بالضم فارسيه مشت و مفيد به مكا گهونسا والمطهد كمعظم المدفوع من الذل
والجار والمجرور متعلق به يقول كر حبل او كموت رجل بطى يتاخر عن الجليل من الامور
وسريع الى الفحش و ذليل فى المجالس ضيد فع باجماع الرجال ميگويد كه
مثل كسے و يا مرگ را مثل مرگ كسى كه از كار بزرگ و دشوار پهلو تهى كند و
بجانب فحش و رسوائى شتابد و بمشتهاى مردان از بزم رانده گردد يعنى
ايسا جو بڑے كاموں سے دم چراوى اور برے كاموں كے طرف
دوڑے اور مردوں كى گهونسے كها كر محفل سے گرتا پڑتا نكلى قال فلو كنت
وغلاً فى الرجال لضرنى عداوة ذى الاصحاب و المتوحد

اور دن آغاز نہادند یعنے جب کوی تردد نہ ہا تو پہر یہہ مرنے اور ڈی کہ بوندے
باندہا ان پیٹ سے اوسکی نکلی بچی کو انگارون پر لپٹنے لئی بہوسنے اور اوسکی کوہان کا
چبر بیلا گوشت ہمارے لیے لانے لگین قال فان مت فانعینی بما انا
اہلہ وشقی علی الجیب یا ابنت معبد یقال نعاہ اذا اخبر بموتہ
وذکر فاصفاتہ ونعاہ الیہ ولہ اذا اخبرہ بموتہ وذکر لہ صفاتہ وانما امرہا بشق الجیب
لانہم یوصون اقاربہم بہ اذا کانوا من السادات الکرام وبالجملہ کانوا یشقون جیوبہم و
یضربون خدودہم وینتفون شعورہم ویحلقون رؤسہم ویرثون بمراث عظیمۃ طویلۃ و
انما یفعلون ذلک اذا مات احد من السادات العظام نجیا طلب بنت اخیہ الحقیقی
معبد ویقول فان مت عندک او قبلک فاخبری الناس بموتی واذکری
لہم بما انا اہلہ من المناقب وشقی علی الجیب فانی رجل کریم وسید عظیم میگوید کہ
ای دختر برادر عزیز معبد اگر پیش از تو بمیرم تو خبر مرگم باین وآن برسان
ونہبا نستی مرا یاد بکن کہ اہل او باشم وگریبان خود را بر من چاک بکن چہ مرگم
مرگ ناکسان نیست یعنے ای میری بہائی معبد کی بیٹی اگر مین تجہہ سے
پہلے مر جاؤن تو میرے مرنے کی خبر لوگونکو پہونچانا اور میری وہ باتین بتانا
جسکا مین لائق ہون اور گریبان اپنا مجہہ پر پہاڑنا اسلئے کہ میرا مرنا ایسے ویسون
کا مرنا نہین قال ولا تجعلینی کامرئ لیس ہمہ کہمی ولا یغنی غنائی
ومشہدے عنی بالجعل الجعل الاعتقادی کما فی قولہ تعالی ویجعلون للہ البنات

فلیفعل فیها ما یشاء ولاکن کفوا عنه ما هو بعید من البرکة وان لم تکفوه یزد فی
البغی سے گوید که چون هوای به نخاست بجای خود تامل کرده گفت که مگذارید
و هیچ نگوئید انتفاع باین شتر ماده برای او حلال است مگر باید که صف آمر شتران
بحفظ و حراست باید داشت ورنه دست تعدی او زیاده دراز خواهد شد ترجمه
جب کوئی نہو لا تو کچھ جی میں سوچ بچار کر اپ اوسنے یہ بات کہی کہ چلو چھوڑ دو
اس اونٹنی کو وہی کھاوے کھلاوے مگر پچھلون کو بچانا چاہیے ورنہ یہ کسی

اور کو لی ہر گیا قال فظل الاماء یمتللن حوارها وتسعی علینا بالسدیف
المسرهد الاماء جمع الامة والامتلال نضج الخبز وغیره علی الجمر والحوار الفصیل ولد
الناقة ساعة یولد وقیل ما دام فی البطن فاذا انفصل عنها یقال له الفصیل و حضن
الامایة لانه اسخ اللحوم ولذا قالوا فی الامثال اسخ من لحم الحوار وتسعی علیه خدمة
والضمیر المستکن فی الفعل للاماء وفی دیوانه تُسعی علی صیغة المجهول والاسناد
الی الظرف کما فی قوله تعالی ویطاف علیهم بآنیة وهذا اقرب والسدیف شحم السنام
وهو احب عندهم والمسرهد بالمهملات المقطع وفی البیت اشارة الی ان تلک الناقة
کانت حاملة یقول فلما حصل لنا نفعها طفقت الاماء یشوین ولدها علی الجمرات
لانفسهن ویسعین علینا او تُسعی علینا الشحم سنامها المقطع می گوید که چون
رخصت حاصل شد بکارش پرداختیم چنانچه کنیزکان بچه نوزاد او را بر اخگرها
تفته برای خود بریان کردن و پاره‌های پیه و گوشت کوهانش را برای

کر دیے یعنے جب کہ مین نے تلوار اوس اونٹنی پر چہوڑی اور اگلا پانو اور
پنڈلی اوسکی الگ ہوگئی تو وہ بڈہا کہنے لگا کہ کیا تو یہہ نہین سمجہتا کہ تونے کیا برا
کام کیا قال فقال الا ماذا ترون بشارب شدیدا علینا بغیه متعمد
الا کلمة تنبیه وماذا معناه ای شی والرؤیة من الرای وضمیر المفعول محذوف و
الباء فی بشارب متعلقة بمحذوف کما قیل شئ ویروی لشارب باللام فلا حاجة الی محذوف
وعلینا یجوز ان یتعلق بالشدید یقال تعالی اشداء علی الکفار او بغیه قال تعالی فبغی علیهم
وعلی کل تقدیر بغیه مرفوع علی انه فاعل شدید وتعمد الرجل اذا فعل عمدا یقول فقال
ذلک الشیخ لمن حضروا عنده ای شی ترونه بفعل شارب خمر او شارب خمر شدید
علینا بغیه متعمدا بفعل نا بسامے گوید کہ باز آن پیرمرد از حاضران مجلس چنین
گفت کہ در حق چنین بادہ خوار ستمگار کہ دیدہ دانستہ بر ما ستم کردہ رای شما
چیست یا چہ باید کرد یعنے پہر اوسنے اپنے لوگون سے یہہ بات کہی کہ ایسے
شرابی کی حق مین جسنے جان بوجہہ کر ہم پر ظلم کیا اور بہت سخت ستایا گیا راے
دیتی ہو قال فقال ذروه انما نفعها له والا تکفوا قاصی البرک یزدد
اصل الا ان لا علی ما ای دغمت ان الشرطیة فی اللام کما فی قوله تعالی
والا تنصروه والقاصی البعید نقیض الدانی ومعنی البرک مر عن قریب وهذا الشعر
یؤید ما قیل انه اراد بالشیخ اباه فان المسامحة للابناء من شان الاباء یقول فقال بعد
التامل وسکوت الحاضرین عن الجواب دعوه ولا تاخذوه انما نفع تلک الناقة

بخیل سمین وضخم کالعصا الغلیظة شدید الخصومة علی ادنی شیٔ ۔ مے گوید کہ
پس ازان شتران رسیدہ یک شتر مادہ بر من گذشت کہ تازہ و فربہ و بزرگ پستان
و بسیار کلان و بہترین مال ہیری بود کہ از غایت تن پروری بچوب دستی سطبر و گندہ
می ماند و براندک چیزی جنگ و پرخاش مے کرد یعنے پھر اونٹنیوں سے
ایک اونٹنی مجھ پر گذرے جو موٹی تازی اور بڑے بھارے تھنوں والی اور بہت
بڑے اور ایسی بہنڈی میاں کی مال کی جان تھی جو پیٹ پالنی کے بدولت سونٹا
سا بن رہا تھا اور کوڑے کوڑے پر لڑتا جھگڑتا تھا یقول وقد تر الوظیف وساقہا
الست ترے ان قد اتیت لمؤید الضمیر المستکن فی الفعل للشیخ والتر
بالفوقانیة فالمہملة انقطاع العظم من الجسد والوظیف مستدق الذراع والساق
طنیف
من الابل والخیل وغیرہا ولعل المراد بہ الاول لوجود ساقہا اللہم الا ان یراد بالو
وظیف ساق وما باق ساق اخری واللام فیہ عوض عن المضاف الیہ
وہو الضمیر والاستفہام للتقریر والرؤیة بمعنی العلم سہہا وان مخففة والمؤید ہمہوز
الفار کمومن اجوف الیاء الامر العظیم یقول ان الشیخ یقول لی و کان قد انقطع وظیف
ذراعہا وساقہا او وظیف ساق منہا وساقہا الاخری بضربی الست
تعلم انک قد اتیت بامر عظیم حیث ضربت بنفسی عقر الناقة ۔ مے گوید کہ
ان پیر مرد اندرین حالت کہ استخوان ساق و مقدم دست او بضرب تیغ
از وے جدا شدہ بود ہمین این مے گفت کہ آیا تو نمیدانی کہ مرتکب امر شنیع

يقول ورب جماعة ابل جالسة على هيئة جلوسها نائمة على فراغها فرقت مخافتها
اياى او ابلبا الطاهرات وقد كنت امشى اليها بسيف قاطع مجرد عن الغمد
مے گويد كه بسى از شتران باہم نشستہ كه بجاى خود خفته بود صف پيشين آنها از
من ترسيده منتشر گرديد حال اين بود كه سوے آنها بشمشير برهنه پران بزدو دسے ميرفتم
يعنے بہت سے ايسے اونٹ جو بيٹھى ارام سے سوتى تهى اگلى صف اوكى مجكو ايسے
حال مين ديكهه كر كہ ننگى تلوار ميرى ہاتهه مين تهى تتر بتر ہوگئى قال فمرت كہاة

ذات خيف جلالة عقيلة شيخ كالوبيل يلنند د الكہاة
الناقة الضخمة السمينة والخيف بالمعجمة فالتحتانية جلد الضرع والجلالة بالضم الجليلة
فى غاية الجلال والعقيلة الجيدة الكريمة والوبيل العصا الضخمة الغليظة ومنه
قولهم ابيل على وبيل اے شيخ على عصا والتشبيه فى الغلظ والضخامة ويكنى
به عن البخل حيث يطعم نفسه حتى سمن واليلند وشديد الخصومة وقال ذلك على
عادة العرب فانهم كانوا يفتخرون بعقر ناقة سمينة ولاسيما اذا كانت لشيخ
كبير بخيل شديد الخصومة بانه يستدل به على انه اعتلى عزم الناقة ما شاء ربها فانه
لم يكن قادرا على الكسب حتى يستغنى عن عزمها لكونه شيخا كبيرا ولم يسامح بشيء
منه لكونه بخيلا شديد الخصومة ثم يستدل به على كونه كريما جوادا باذلا للمال قال الطا
بيت كہاة شارف كانت لشيخ له خلق يحاذره الغريم يقول فمرت على منها
ناقة سمينة ذات ضرع عظيم جليلة فى غاية الجلال حسنة مال شيخ كبير

بر داشته بانتقام دشمنان بر خیزم ضرب اول او حاجت ضرب ثانی نمی گذارد
و اوس درخت خرشنیت یعنی ایسی کاٹ کی پوری که جب اوسکو اوٹھا کر
بدلا لینی پر کھڑا ہوں تو پہلا وار اوسکا دوسری وار کی حاجت نہین باقی
چھوڑتا اور وہ درختون کی کاٹنے چہانٹنے کے واسطے نہین قال اذا ابتدر القوم
السلاح وجدتنی منیعا اذا البتت لقابه یدی سے یقال ابتدره
الناس اذا استبق الیه بعضهم بعضا والمنیع الغالب والت به ظفر به واخذه ومنه
قولهم والله لئن البتت بک یدی لا تفارقنی ابدا وقایم السیف مقبضه یقول اذا حدث
امر وفزع القوم الی السلاح بحیث یسبق بعضهم بعضا وجدتنی غالبا علی کل غالب حین
تظفر یدی بمقبض ذلک السیف سے گوید که چون امری حادث گردد
و قوم از ہر جانب بسوی سلاح بشتابند و بر یکدیگر سبقت برند تو مرا وقتی
بر ہمه غالب خواہی یافت که قبضه این تیغ بدست من باشد جب قوم مین کھلبلی
پڑے اور ہتیارون پر ٹوٹ کر گرین تو تو مجکو اوسی سے غالب پاویگا شرطیکه
وہ تلوار میرے ہاتھ مین ہووے قال وبرک ہجود قد اثارت مخافتی
بوادیہا امشی بعضب مجرد البوادی واورب والبرک جماعة الابل البارکة
ای الجالسة علی ہیئة جلوسها والہجود جمع ہاجد من ہجد اذا نام والاثارة التفریق
والمخافة مضاف الی المفعول والبوادی الاوائل الظاہرات مفعول اثارت
والجملة جواب رب والعضب السیف القاطع والجملة الفعلیة حال من یاء المتکلم

ولا الی منع صاحبه عنه او قال صاحبه یکفینی هذا القدر منه لا حاجة الی الضرب
فانی بلغت مرادی من موت العدو یعنی گوید که اعتماد یست شمشیر باشد در آن
نشانه ضرب نگرداند چون صاحبش بعزم ضرب او را بر داره و وارو باشد کش
گفته شود طرف مقابل او که بسلاح پاید ست او را از خود دفع می کند بگوید که همین
قدر ازین تیغ بران مرا کافی و وافی است حاجت ضرب نیست و یا مالک او بگوید
که همین قدر ازین تیغ مرا بس است چه بکام خود رسیدم یعنی یہہ وہ سپی کی تلوار
جو نشانہ سے موںنہ نموڑے اور جب وہ مارنے کے لئے اوٹہا ہی جاوے اور اسکے
مالک سے یہہ کہا جاوے کہ میاں ٹہرو ابہی نمار نا تو مقابل اوسکا یہہ بول پڑے
کہ میری لیۓ یہی بہت ہی مارنے کے حاجت نہین یا وہ خود کہی کہ مجکو یہی کافی
ہی مین اپنے مطلب کو پہونچ گیا قال حسام اذا قمت منتصرا به کفی العود
منه البدء لیس بمعضد الحسام کغراب السیف القاطع مجرور على انه جواب
على غضب کاخی لغة الانتصار الانتقام والعود نقیض البدء وهو ابتداء الامر
ومنه یبدی ویعید والظرف اعنی منه حال من حسام او من ضمیره والمجرور
والمعضد بالمهملة فالمعجمة کمنبر نوع من المنجل یقطع به الشجر قال فی الصراح معضد
داس درخت بر وحمله المنفی بعت ثان والشرطیه نعت اول یقول سیف قاطع
اذا قمت به منتقما من الاعداء کفی ضربه الاول ضربه الثانی فلا یبقى حاجة الی
[illegible]

الظهارة معروف يقال للاول استر وللثاني ابره والمخلص الخالص الداخل في
البطن ومنه قوله تعالى لا تتخذوا بطانة من دونكم والعضب السيف القاطع والرقيق
نقيض الغليظ والشفرة حد السيف والمهند المحدد يقول واقسمت بالله انه لا يزال كشحي
تحت سيف قاطع رقيق الحدين محدد كبطانة الثوب او رفيقا صادقا له مى گويد كه
پس برين قسم خورده ام كه هميشه پهلوى من استر تيغ تيز زبان ودو دم ويا دو دست
درونى او خواهد بود يعنے پهر ميتانى اسپر قسم كهائى ہے كه ميرے پهلو هميشه كى تہ
ايسے تلوار كا استر يا پورا رفيق رہيگى جو كاٹ كى پورى اور پتلى باڑون والى
اور سان پر چڑھى ہوئى ہے قال اخى ثقة لا ينثنى عن ضريبته اذ قيل
مهلا قال حاجزه قدنى اخو الشي ملازمه كما يقال هو اخو الحرب والثقة
الوثوق والانثناء الانصراف والضريبة كالرمية بالقيد ان يضرب بالسيف
ومهلا معناه امهل من امهله اذا رفق به يستوى فيه المذكر والمؤنث والجمع والمفرد
والمثنى والحاجز المنيع والكف والضمير المجرور للسيف والظاهر ان المراد بحاجزه
العدو الذى اريد ضربه فانه يكفه عن نفسه باليد او السلاح ويجوز ان يراد به صاحبه
الضارب فانه يكفه وقد اسم فعل معناه يكفى والياء ضمير المتكلم يقول ملازم
وثوق يوثق به فى المواطن لا ينصرف عن موضع يقصد للضرب بل يقطعه على
اكمل وجه واذا رفع للضرب وقيل لصاحبه مهلا يا فلان قال عدوه الذى
يمنعه عن نفسه بيده او السلاح يكفينى هذا القدر من هذا السيف فلا حاجة الى الضرب

وجعل یستودعنی علی ذلک التقدیر سے فکان الی آخر یعنی شیر ہونون کرام ہمیگوید کہ
پس صاحب آل و مال ہمیگردیدم و سپاس از حمید لسلام و زیارت من کہ سید
القوم بیبودم ہمانتر میشدند یعنی میرے پاس اولاد و ازواج آتا اور میری سلام و
زیارت کی التجا کیسو الشی آتی جو میرے اوپر بار ہوتے قال انا الرجل الضرب
الذی تعرفونہ خشاش کراس الحیۃ المتوقد. الضرب الخفیف
اللحم من الرجال و یکنی بہ عن اللبیب الحدید والخشاب فی تعرفونہ لذلک ومن
ہہ و یکنی بہذا عن الشہرۃ والخشاش بالمعجمات الثلث مثلثہ الاول الماضی
فی الامور و یسمی بالحیۃ الحیۃ التی تکون علی راسہا جزع [illegible] وتقعد فی الارض
حیث تشاء والمتوقد الوقاد المضی بعث الراس یقول انا الرجل الخفیف الحدید
الذی تعرفونہ من اول امرہ و فتک ہست الامور کما یحسبہا من الحیۃ ذات الجزع
المتوقد المضی سے فی الارض حیث تشاء ہمیگوید کہ من آن مرد سبک خیرم
کہ شما او را خوب شناسید و در کارہای دشوار چنین [illegible] ہم کہ سر ماران مار
مہرہ دار در زمین ہی خزد یعنی میں وہ ہلکا پھلکا ہون جیسے بدن کا جوان
ہون جسکو تم خوب پہچانتی ہو میری ادکہی کاموں میں ایسا گہس بیٹھ جاتا ہون جیسا
سانپ کہ دار سانپ کا پہنا زمین میں گہس جاتا ہی قال فالبیت الامکک
کسحی [illegible] لعضب السیف الشفرتین مہند وسخی دیوانہ وبیت
بالبواد والالباب وا [illegible] والکشح ما بین الخاصرۃ الی الضلع الخلف والبطانہ تعویض

مع كونه مضافا الى المفعول مبتدأ مؤخر والقذف الرمي والشكاة الشكاية
والمطرد الطرد يقول ان هجاءه اياي ورميه اياي بالشكاية وطرده اياي عن قربه
بلا حدوث امر جديد احدثته وتمثل هجاء محدث امر ورميه بالشكاية وطرده عن القرب
مے گوید که بغیر از جرمے که از من صادر شده باشد آنچنان مرا میگوید که مجرم را
گوید وچنان شکایت من می کند که شکایت مجرم کند وچنان دور میراند که
مجرم را براند یعنے بدون اسکے کہ مین نے کوئی نئی بات کی ہو مجکو برا کہتا ہی اور جگہ
جگہ میرے شکایت کرتا ہے اور دھتا بتاتا ہے اور یہہ باتین میرے ساتھہ اسیطرح
کرتا ہے جیسے کسی سچے مجرم کرنے والے کے ساتھہ کرتے ہین قال **فلو کان مولای**
امرء هو غیره لفرج کربنی او لانظرنی غدا اراد بالمولی ابن
العم والجملة الاسمية نعت امرء والضمير المجرور للمالك المذكور وفرجه كشفه والكرب الحزن
الذي ياخذ النفس والشدة والنظرة الامهال وغدا منصوب بنزع الخافض
فلو كان ابن عمي رجلا هو غير مالك هذا لكشف عني كربي بالفعل او لامهلني الى
غدي لتيسير لي امري مے گوید که پس اگر برادر عم زاد من مردے سوای این مالک
مے بود هر آئینه مشکل آسان میکرد یا تا روز آینده مهلتم میداد یعنی اگر میرا
چچیرا بهائی یهه نہوتا مالک کوئے اور ہوتا تو البتہ میرے سختی کو دور کرتا یا [illegible]
ڈہیلی ڈالتا قال **ولکن مولای امرء هو خانقی علی الشکر والتسآل**
او انا مفتدی يقال خنقه اذا اخذ بحلقه وسكنه عن [illegible] الامر والابداء والتسآل

رجل مسوّد منی علی ذلک التقدیر اے فکان لی مال کثیر و بنون کرام میگوید که
پس صاحب آل و مال میگردیدم و پسران ارجمند بسلام و زیارت من که سیّد
القوم میبودم حاضر میشدند یعنی مین مال و اولاد والا ہوتا اور میری سلام و
زیارت کی لیے ایسے بیٹے آتے جو سردار اور بہادر ہوتے قال انا الرجل الضرب

الذی تعرفونه خشاش کراس الحیة المتوقد الضرب الخفیف
اللحم من الرجال ویکنی به عن الجلید الحدید والخطاب فی تعرفونه لمالک ومن
معه ویکنی بهذا عن الشهرة والخشاش بالمعجمات الثلث مثلثة الاول الماضی
فی الامور وعنی بالحیة الحیة التی یکون علی راسها جزع یتوقد وتدخل فی الارض
حیث تشاء والمتوقد الوقاد المضی نعت الراس یقول انا الرجل الجلید الحدید
الذی تعرفونه من اول امره وخاشّ فی الامور کما یدخل راس الحیة ذات الجزع
المتوقد المضی فی الارض حیث تشاء میگوید که من آن مرد سبک خیز هستم
که شما او را خوب میشناسید و در کارهای دشوار این چنین میگذرم که سر تابان مار
مهره دار در زمین می خزد یعنی مین وہ ہلکا پہلکا پھرتیے بدن کا جوان
ہون جسکو تم خوب پہچانتی ہو بڑے اوکھی کاموں مین ایسا گھس بیٹھ جاتا ہون

جیسے سنگ والے سانپ کا چمکتا سر زمین مین گھس جاتا ہی قال فالبیت لا ینفک

کشحی بطانة لعضب رقیق الشفرتین مهند وفی دیوانه دابیت
بالواو والابیات الاقسام والکشح مابین الخاصرة الی اضلاع الخلف والبطانة نقیض

مع كونه مضافا الى المفعول مستند موحشة وانقذف الرمي والشكاة الشكاية
والمطرد الطرد يقول ان هجاؤه اياي ورميه اياي بالشكاية وطرده اياي بعد تحرم
بالعدو بشي امر جديد احدثه وهو مثل هجاء تحدث امور منه بالشكاية وطرده عن القرب
مے گويد كه بغير از جرمے كه از من صادر شده باشد آنچنان مرا ميگويد كه هجو
نگويد وچنان شكايت من مى كند كه شكايت مجرم نكنند وچندان دور ميراند كه
مجرم را رانند يعنے بدون اسكى مين نے كوئى نئى بات كى هو مجكو برا كهتا هى اس طرح
جگه ميرے شكايت كرتا هى اور دهتكارتا هے اور يه باتين ميرے ساته اسيطرح
كرتا هے جيسے كسى بيچ چهه كرنے والى كے ساته كرتى هين قال فلو كان مولاي
امرء هو غيره لفرج كربي او لانظرني غدي اراد بالمولى ابن
العم والحمية الانفة يغنت امر والضمير المجرور للمولى والتفريج كشف والكرب الحزن
الذي ياخذ النفس والشدة والنظر الامهال وغدي منصوب بنزع الخافض يقول
لو كان ابن عمي رجلا هو غيره لكشف عني كربي بالفعل او امهلني الى
غدي لتغيير لي امره مے گويد كه پس اگر مراد غير او مردے بودى ابن عم
مے بود هر آئينه مشكل آسان ميكرد يا تا روز آينده مهلتم ميداد يعنى اگر ميرا
چچيرا بهائى يه نهوتا بلكه دوسرا هوتا تو البته ميرى سختى كو دور كرتا يا تهوڑى
ڈهيلى ديتا قال ولكن مولاي امرء هو خانقي على الشكر والتسال
او انا مفتد يقال خنقه اذا اخذ بمخنقه وسكنه عن نفسه الامر والاباء رادا

یقول وان ادع لدفع امر عظیم علی ان تدعو لہم الکون ہم ممن یلیہ فقد جیہم
وان یاتک الاعداء بالقصی جہدہم اجدّ لک جہدا ہنیا سے گوید کہ اگر امر
سخت حادث گردد و من برای مدافعت او خوانده شوم از مدافعان آن باشم و اگر
دشمنان بکمال قوت خود بر تو ہجوم آورند بدفع ایشان بکوشم و کوتاہی نکنم یعنی
جب کسی مصیبت پر مین بلایا جاتا ہون تو ردک تہا م اوسکی کرتا ہون اور اگر تیری بیری

تجہہ پر چڑہ آتے ہین تو مین جان اپنے لڑاتا ہون وان تقذفوا بالقذع عرضک
تسقہم حیاض الموت قبل التہدد والقذف الرمی والقذع بالقاف
فالذال المعجمۃ فالمہملۃ الفحش والعرض بالکسر ما یجب علیک حفظہ من الحسب والشرف
بالکسر الماء ورسبہ کالس والباء زائدۃ او للتعدیۃ من کما فی قول الحماسی
سقیناہم کاسا سقونا بمثلہا والتہدد التہدید یقول وان یرم الاعداء عرضک بالفحش
والشتم اسقہم انا حیاض الموت او کاسہا او من حیاضہا و کاسہا قبل ان اہددہم
بسے گوید کہ اگر دشمنانت دشنام دہی ترا بشکنند پیش ازین کہ آنان را
بچیزی بترسانم آب انگیزہای مرگ ایشان را بنوشانم یعنی اگر وہ گالی گلوج سے
پیش آوین اور تیری آبرو لگاڑین تو دہمکانی سے پہلی موت کا پیالا انکو پلاؤین
قال بلا حدث احدثتہ و کمحدث ہجای وقذفی بالشکاۃ ومطردی
الحدث محرکۃ الامر الجدید واحدثتہ متکلم والمحدث لغت للحدث والمحدث اسم فاعل
بتقدیر المضاف وکل من الظرفین خبر مقدم وکل من المصادر المذکورۃ مبتدا

من وجهه وبجوده ونداء قريب والنسب بمقام الشكايت وقيل معناه قريب النفس
القرابة وهو كما ترى شبه احتياجه الى محذوف واراد بالقربى ذوي القربى
والواو للقسم ومعنى الجد مر مفصلا عن قريب والضمير المنصوب في انه للشان
وكان تامة والامر الحادثة والخطب العظيم ومنه قول امرئ القيس اليوم خمر وغدا امر وال
عهد وهو اليمين والموثق والشكية للامر الصعب الذي ينكث العهد فيه لصعوبته وهو
يتعدى بالمضاف والشهود الحضور ومفعول الفعل محذوف يقول واشكيت خاصتي
بالاذى في اقاربي واقسم بجدك يا مخاطب انه متى يكن امر عظيم فيهم بحدوث حادثة
صعبة او شهدت بينهم لدفعها اشهدهم بنفسي وبمالي ـ مے گوید که با ایذا رسانیدن
خویشان و برادران شکایت ایشان می کنم و بجد تو قسم مے خورم که چون بحدوث
امر دشواری مشکلی پیش آمد و یا برای مدافعت او باهم قول وقسم کنند من بجان و مال
انباز ایشان میگردم ترجمه بھائی بندون کی ستانی سے میری کو کہتی ہین
ہون اور تیری جد کی قسم جب کبھی کسی بڑے حادثہ کی باعث سے اونمین کھلبلی
پڑے یا اوسکی دفع کے لئے آپسمین عہد و پیمان ہووین تو مین جان و مال سے
شریک اونکا ہوتا ہون قال وان ادع للجلى اكن من حماتها وان
يأتك الاعداء بالجهد اجهد ادع متكلم مجهول من دعاه والجلى كبرى الامر
العظيم والحماة جمع حام من حمى الشئ اذا منعه والجهد بفتح الطاقة والمبالغة
والمجاز والمجرور حال من الاعداء واجهد الرجل اذا جد فيما طلب اجن عمه المذكور

مایوس از وے شدم گویا او را در گور مردہ مدفون کردہ ام یعنے جو مال اوس

سے سینی مانگا اوسنی مجکو نہ دیا اور مجکو ایسی مایوسے ہوئی کہ گویا وہ مرگیا اور

کسی مردہ کی گور مین ہم نی اوسکو رکہدیا قال علی غیر شئ قلتہ غیر انی نشدت

فلم اغفل حمولۃ معبد الجار والمجرور متعلق بآسینی والجملۃ الفعلیۃ نعت شئ

ونشد الضالۃ طلبہا واغفلہ ترکہ مہملا والحمولۃ کل ما یحمل علیہ من البعیر والحمار

والبغل کان علیہ الحمل او لم یکن والتاء فیہ للاسمیۃ والمراد بہا ہہنا البعیر وقد تنازع

فیہ الفعلان ومعبد اخو الشاعر وہو الذی اخذ ثارہ من بنی جوثرۃ ویقال لہم

الحواثر وہم بطن من عبد القیس وکانوا قد شارکوا فی قتل طرفۃ حیث سقوہ

الخمر ثم فصدوا امنہ وحدیث قتلہ مشہور یقول آسینی وفعل بی ذلک علی غیر شئ

تعمدت فی شانہ ولاکنی طلبت حمولۃ اخی معبد وکانت ضالۃ فلم اترکہا مہملۃ فان

کان لی ذنب فہو ہذا میگوید کہ با ہیچگونہ چیزی در حق او نگفتم مرا محروم گردانید

بجز آنکہ شتر بار بردارے برادر عزیز معبد را کہ گم شدہ بود تلاش کردم او را

مہمل نگذاشتم گناہی دیگر نکردم و این گناہ نیست یعنے اوسنی مجکو صاف

سو کہا ٹالا اور حالانکہ مین نے اوسکو کچہہ نہین کہا ہان یہہ برا ہے تو ہوسے

کہ اپنی بہائی معبد کی لادو اونٹ کو دہونڈہکر لایا اور اوسکو ویسا ہی نہین

چہوڑا قال وقربت بالقربی وجدک انہ متی یک امر للنکیثۃ

اشہد القرب الخاصرۃ وما حوالیہا قرب الرجل مخففا وشدد اگاہ

جب مرنا ضرور ہے ٹہرا اور مرنے کی بعد آپس کا ملنا جلنا کہان تو یہہ کیا بلا پڑے
کہ مین آپکو اور اپنی چچیری بہائی مالک کو یون دیکہتا ہون کہ جون جون مین طرف
اوسکی ہمکتا ہون دون دون وہ مجہہ سے روکتا ہے قال یلوم وما ادرے
علام یلوم مینے کما لامنی فی الحی قرط ابن اعبد اصل علام علی ما علی
ان ما استفہامیہ حذفت الالف لکثرۃ الاستعمال وکذا فی مم وعم وبم یقول
یلومنی مالک کما لامنی قرط ابن اعبد فی القوم ولا ادرے انہ علی ای شئے یلومنی
سے گوید کہ مرا مالک ملامت میکند چنان کہ قرط ابن اعبد در روی خویشان
و برادران ملامتم کرد ولیکن نمیدانم کہ برکدام امر مرا ملامت می کند یعنے
مالک مجکو برا بہلا کہتا ہے جیسے قرط ابن اعبد نے چار بہائیون میں مجکو برا بہلا کہا اور مین نہین جانتا ہون کہ وہ کس بات کی ملامت
کرتا ہے قال وآیسنی من کل خیر طلبتہ کانا وضعناہ الی رمس
ملحد آیس ماض من الایاس والخیر المال قال تعالی ان ترک خیرا والجملۃ
الفعلیۃ نعت خیر والی بمعنے فی قال لیجمعنکم الی یوم القیامۃ والرمس بالفتح
القبر والملحد المکرم من الحد المیت اذا دفنہ وانما قال ذلک لانہم کانوا یعتقدون
ان المیت منقطع خیرہ عن الاحیاء ومنہ قولہ تعالی کما یئس الکفار من اصحاب
القبور نص علیہ فی العینی وسے یقول ورقہ نے مایوس کیا عن کل مال طلبتہ
منہ فکانہ مات عنا ووضعناہ فی قبر میت مدفون لاینال خیرہ ولا یرجی
نفعہ سے گوید کہ ہر مالی کہ از وے طلب میدم مرا محروم از ان گردانید وپنہان

فیرسل للرعی فترعی ما ترعی فاذا ارید منع الرعی عنها اخذ بها جذب والمرخی اسم
مفعول من الارخاء والثنی الطاقة من طاقات الحبل ویقال له فی الفارسیة
تای رسن وفی الهندیة لر یقول اقسم بعمرک ان اخطاء الموت الرجل کمثل الرسن
الذی یشد به صاحب الدابة رجلها ویرخیه لترعی ما شاءت وقد اخذ طاقیه
بیده فاذا شاء جذبه الی نفسه فلیس هذا اخطاء فی الواقع بل هو امهال الی مدة
معینة ــ مے گوید که مرگ کسی خطا نمے کند بل که چندے چنان مهلت می‌دهد
که ستوری را رسنی در پا بسته بگذارند هر دو تای لشیر بدست خود دارند و هرگاه
خواهند بکشند یعنے موت چوکتی نہین بلکہ تھوڑے دنون کی لئے ایسی چہوڑ دیتی
ہے جیسے کوئی چوپایہ کی پانوین رسی باندھکر چہوڑ دیتے ہین اور دونون رسی کی ہاتھ
مین پکڑے رہین اور جب چاہین کھینچ لین قال فما لی ارانی وابن عمی
مالکا متی ادن منه ینأ عنی ویبعد الفاء للتعقیب وما استفهامیة وکان
له ان یقول فما لی اراه وایای ولکنه سلک مسلک التعریض ویاء المتکلم فی عمی مفتوحة
ومالکا عطف بیان لابن عمی وادن منه قرب وینأ عنه بعد یقول واذا لم یکن بد
من الموت ولا تلاقی بعده فما لی ارانی وابن عمی مالکا بحیث متی اقرب منه
یبعد عنی ــ میگوید که چون گزیر از مردن نیست وملاقات باهمی بعد از مردن
گنجایش ندارد پس چه بلا پیش آمد که من خود را و برادر عمزاده خود را بدین کیفیت
می بینم که چندان که من باو نزدیک میگردم او از من دور میگردد یعنی

حاصل ہے قال ارى العيش كنزاً ناقصاً كل ليلة وما تنقص

الايام والدهر ينفد وروسے ادے المال والعيش الحيوة والعمر والكنز المال

المدفون وانحبر به من المال وعنى بالليلة ما يعم الليل والنهار من الوقت فانه لا يختص

هذا الحكم مخصوص لليل وتنقص من النقص المتعدی وضمير المفعول محذوف

وعنى بالايام الحوادث وبالدهر المعنى المعروف او بالعكس ونفد الشیٔ اذا تم

وانتهى يقول انی ادے الحيوة كنزاً ينقص كل وقت وما تنقصه الحوادث والدهر

او الايام وصروفها الدهر ينقص لامحالة فينتهی يوماً ـــ مےگويدكه من زندگے را

گنجے مے بینم كه ہر روز و ہر وقت كم مےگردد و ہر چه كه حوادث دہر ادرا كم كند روزے

تمام خواهد شد لعينے میں يہه دیكھتا ہون كه دنيا میں جينا ايک ايسا خزانہ ہے جو

دم بدم گھٹتا جاتا ہے اور جس چيز كو زمانه ہر روز گھٹاوے وه ایک نه ایكدن پورے

ہو جاویگی قال لعمرك ان الموت ما اخطأ الفتى لكالطول المرخى

وثنياه باليد العمر بالفتح لغة فی العمر وقد اختص المفتوح بالقسم لايثار الاخف

واللام فيه لام الابتداء والخبر محذوف والاصل لعمرك قسمی ولاكن حذف لكثرة

الاستعمال وما فی ما اخطأ مصدرية والمصدر الماول مضاف الى ضمير الموت

والفتى مفعول به والتقدير اخطأه الفتى وهو مبتدء خبره لكالطول على ان

اللام داخلة على الخبر والجملة الثانية حال وكل الجملة خبر ان وجملة ان باخبر جواب

القسم والكاف اسمية والطول كعنب الحبل الذی يشد به رجل الدابة

والصم الصلاب يقال حجر اصم اذا كان صلبا في غاية الصلابة والصفيح جمع صفيحة
كالصفائح وهو الحجر العريض ومن بيانية والمنضد كمعظم اسم مفعول من نضده مشددا
اذا وضع بعض الشئ على بعض ووحدة النعت لما انه جمع على وزن المفرد ويفرق
بينه وبين مفرده بالتاء والجملة الظرفية نعت ثان لجثوتين يقول تراهما
كما اراهما كومتين من تراب وضع عليهما حجارة عراض صلاب منضود بعضها على
بعض ميگويد كه آن هردو گور را چنين دو انبار خاك مے بيني كه بر آنها سنگهاے
سخت وپهنا نو بر تو چيده اند وهمچنان من هم مے بينم يعني تو ان دونو گوروں
كو مٹى كى دو ڈهير ايسے ديكهتا هے جنپر چوڑے چكلى بهارے پتهر اوپر نيچے چنے
ركهے هوئے هين قال ارى الموت يعتام الكرام ويصطفي عقيلة
مال الفاحش المتشدد والاعتيام الاصطفاء والاختيار واخذ خيار المال و
العقيلة الكريم الجيد والتاء فيه للاسمية والمال في عرفهم يطلق غالبا على الابل
والفاحش البخيل والمتشدد شديد البخل يقول لاني ارى ان الموت يختار الكرام
من الناس ويأخذ المختار من مال البخيل اللئيم واني لا احب بعضي ولا مالي
فاخترت البذل والاسراف ميگويد كه من اين مے بينم كه مرگ انواع انسان
كريمان را مے چيند وانه مال بخيل شديد البخل بهترين آنرا ميگيرد پس چه ضرورست
كه بخل را بر بذل اختيار كنم يعني مين يه ديكهتا هون كه اچهے لوگ مرتے
هين اور كنجوس كى كهرے مال پر آفت پڑتى هے پهر مال جوڑنى سے كيا

کون پیا سا مرتا ہے قال ارے قبر نحام بخیل بماله کقبر غوی فی
البطالة مفسد النحام بالنون والمهملة المشددة البخیل الشدید البخل والظرف اعنی
بماله متعلق بالبخیل فان البخل یتعدی به قال ع وانت بخیلة بالوصل عنی والغوی
من یجیب النار علی الشناعة ومنه قول الطرماح الاسدی فی امرء القیس انه
غوی عاہر والبطالة اللهو واللعب والظرف متعلق بالمفسد وعنی بالافساد المال
واتلافه یقول اری قبر ممسک شدید البخل بخیل بماله علی الناس مثل قبر غوی مفسد
للمال فی اللهو واللعب ای لا اری التفاوت بینهما فای فضل للبخل علی الجود میگوید
که گور ممسک سیم وزر دوست را چون گور عاشق مزاجے مے بینم که مال خود را در لهو
ولعب بر باد داده پس بخل وامساک را بر بذل واسراف کدام فضل وشرف حاصلست
مجھے کنجوس کی جو سا اور کہانی اوڑانی اور واہیات مین لٹانے
والے کی ڈھیرون کو برابر دیکھتا ہون پھر مال جوڑنی سے کیا فایدا قال ترے
جثوتین من تراب علیهما صفائح صم من صفیح منضد الجثوة
بالجیم والمثلثة مثلثة الاول الحجارة المجتمعة والکومة المجتمعة وهو مفعول ثان للرویة و
الاول محذوف کما فی قوله تعالی ولا یحسبن الذین یبخلون بما آتاهم الله من فضله
هو خیرا لهم علی قراءة الفوقانیة ای بخلهم هو ضمیر الفصل نص علیه الرضی والبیضاوی
وههنا المفعول الاول ضمیر المثنی الراجع الی القبرین المذکورین والجار والمجرور
اعنی من تراب نعت للجثوتین والصفائح الحجارة العراض فاعل الظرف

وصفہ بان الشجر اذا قطع اغصانہ وجرد عن الاوراق یرسے یا لیسا مخففا ولیست
کالبغت بیکۃ ... ان فیستقول کان ما علیہا من الخلخال والسوار والشنف
والمعضد ... مخصوص معناہ انہا تشبہہا فی اللین والنداوۃ
سے گوید کہ چنان نازک اندام کہ گویا پا برنجن و دستیانہ و گوشوارہ و بازوبند بستش
بدرخت ... ونہال بید ... کہ برگ و شاخش ... باشند آویختہ شد
یعنی وہ ایسی نرم و نازک ہے کہ گویا دستی پازیبین اور کنگن اور بالیان اور
بازوبند ہری بہری ... ڈالیون والے اندر پیٹ کا ... گئی ہین قال

کریم یروی نفسہ فی حیاتہ ستعلم ان متنا غدا اینا الصدی

الکریم یطلق علی ... من الانسان وغیرہ مرفوع علی انہ خبر مبتدء محذوف
... ان التی تدخل علی الامر المحتمل ... مع الا انما
بالموت ... فانہ ... عن اتلاف المال وکانہ یزعم ان لا یقع الموت
غدا والصدی ... العطشان یقول انا کریم یروی نفسہ بالخمور ...
... ان متنا غدا اینا یکون عطشان انت ام انا ... کو
... ہم ... سے خود ... سیراب ... تم
پس اگر فردا ہر دو ... معلوم خواہد شد کہ از ما و شما کدام تشنہ کام است یعنی
مین وہ کریم ہون جو اپنے جان کو جیتی جی پورا پورا سیراب کرے چنانچہ اگر
ہم تم کل کو مرینگے تو یہہ بات اچھی طرح سے کہل جائیگی کہ ہم تم مین سے

اقصر يوم الغيم والمطر بناعمة جميلة من النساء تحت الخباء الطويل العماد واين هذا لعبد الموت

مے گويد كه منجمله آنها امر سوم اين است كه در از بے اوز ابر سياه ساو حال اين است

كه هجوم ابر سياه باعث نشاط وانبساط مے باشد نيز خيمه بلند ازه كان با نازك اندام

زنی كوتاه مے كنم واين لطف بعد از مردن كجا يعنی اونمين سے ايک تيسرے

بات يه ہے كه جس دن كالی گهٹا جهوم جهوم آتی ہے اور حال يه ہے كه وه بہت

بهلی لگتی ہے تو اوس دن كو ايک نازنين گدگدی بدن كی عورت كی ساتهه ايک

بڑے تنبو كے نيچے كاٹتا ہون اور مرنے پر يه مزا كہان قال كان البرين

والدماليج علقت على عشر او خروع لم يخضد كان من حروف التشبيه

والبرون جمع برة وهی الحلقة من صفر وغيره وعنى به ہا العيم السوار والخلخال و

الشنف فان البرة يطلق عليها النص عليه فی الصراح والدماليج جمع دملوج وهو

المعضد فارسيه بازو بند واراد بالجمع ما فوق الواحد والعشر كعمر شجرة معروفة فی

غاية اللين والنعومة وهو الذی فارسيه زاجل وهنديه اكهه واكوه ويداريشه بها الناعمة

من النساء قال حبيب كان البرے والعاج عجبت متونه على عشر ہي بسيل بها الاباطح

والخروع كزبرج شجر معروف يقال له فی الفارسية بيد انجير وفی الهندية ارنڈ

يشبه به النواعم من النساء من حيث انه يكون لين الاغصان قال عنتره بيت فرعهما

عن بنوة من حامر افخاذهن كانهن الخروع وخضد الشجر بالمعجمتين مخففا ومشددا

اذا قطع شوكه و بالتفرق من اغصانه والفصل مجهول والجملة نعت خروع وانما

بالنداء عليه ولاسك انه لايكون هذا بعد الموت سے گویدکہ منجملہ آنها این دیگر است کہ چون کسی کہ در پنجۂ اعدا افتادہ باشد و بانگ و فریاد نہ زند من اسپی را سبوی او

سے گردانم کہ گامش فراخ و نوعی از کجی در دستهایش بیاباشد و چون کرک درخت غضا کہ باواز بلند اورا آگاہ کردہ باشے واو تشنہ کام آب جویان میرود بہ تندی

سے دود و میدانم کہ بعد از مرگ این دولت میسر نخواہد شد یعنے اومین سے یہہ دوسری بات ہی کہ جب کوی غریب نرغہ مین اگیا ہو اور گبھراکر پکارے تو مین ایسے گھوڑے

کو لوٹا کر اوسکی طرف لیجاتا ہون جسکی دگین فراخ اور اوسکی اگلی پاؤن مین تہوڑے سے کجی ہووے اور غضا درخت کی بہیڑیہ کی طرح دوڑے جسکو تو نے

للکارا ہو اور وہ پانی پر پیاسا جاتا ہو قال وتقصیر یوم الدجن والدجن معجب

ببہکنۃ تحت الخباء المعمد التقصیر جعل الطویل قصیرا وتقصیر الیوم کنایۃ عن الاشتغال باللہو لانہ یعلم بہ طول الیوم قال بلیت ویوم کظل الرمح قصر طولہ دم الزق عنا واصطفاق

المزاہر والدجن المطر الکثیر والسحاب الاسود بالمطر ونقال یوم دجن بالاضافۃ ویوم دجن بالوصف والمعجب مسرہ والجملۃ اعتراض والبہکنۃ بالموحدۃ فالہاء فالکاف فالنون

کجعفر الناعمۃ الممتلی البدن والتاء للتانیث والجار والمجرور متعلق بالتقصیر والخباء بالمعجمۃ فالموحدۃ کگتاب البیت من صوف اوجبر اوشعر والمعمد کمعظم ما یضیب منہ

علی عمادات طویلۃ وکانت حسان العرب یصیر بن الخیام علیہن ویاتیہن الرجال والیہ اشیر فی قولہ تعالی حور مقصورات فی الخیام یقول ومنہن انی معتاد بان

گرونکی برسے بھلی کنہی سے بھیلی وہ پرانے دارو پتیا ہون جسکی سرخی مین سیاہی
لگی ہو اور پانی کی ملانے سے جہاگ لاتی ہو یہہ واضح ہو کہ یہہ بات مرنی پر نصیب
ہو گی قال وکرہی اذا نادی المضاف محنبا کسید الغضا نبہتہ المتورد
الکر العطف والمضاف من احیط بہ فی الحرب قال امرء القیس ومن یحمی المضاف
اذا دعاہ والمحنب بالمہملۃ فالنون فالموحدۃ کمعظم الفرس الذی یکون نوع انحناء
فی یدیہ ویکون خطواتہ وسیعۃ وہو مدح قال امرء القیس بیت وقد اغتدی قبل الشروق
بسابح اقب کیعفور الفلاۃ محنب منصوب علی انہ مفعول کری والسید الذئب
والغضا نوع من الشجر یقال لہ الطاق ویکون شدید الالتہاب والذئب الذی یختبئ
تحتہ یکون شدیدا حدیدا والعرب یشبہ بذئبہ عندہم قال ع اقب کسرحان الغضا
متمطر ونبہتہ علی صیغۃ الخطاب من التنبیہ والجملۃ علی ان یکون اللام للعہد الذہنی
نعت او حال والمتورد طلب الماء علی شدۃ العطش ولا یخفی علیک انہ وصف
الفرس بتشابہہ ذئب الغضا وبکونہ منبہتا بالمبادرۃ علیہ فان الذئب اذا نبہتہ بالبیداء
یعدو شدیدا وبکونہ طالبا للماء علی العطش فان الذئب العطشان یسرع الی الماء
اشد اسراع وانما وصف نفسہ بکبرۃ الفرس للمضاف لما ان العرب کانت تفتخر بہ قال
امرء القیس بیت فیا رب مکروب کررت وراءہ وطاعنت عنہ الخیل حتی تنفسا
یقول ومنہن انی اعطف حین ینادینی من احیط بہ فی الحرب الصریخ فرسا محنبا
وسیع الخطوات بعید وعد ذئب الغضا الطالب للماء علی عطشہ وقد نبہتہ

ما يتلذذ به والواو للقسم والجد بمعنى العظمة ومنه تعالى جد ربنا والبخت ولا يبعد
ان يراد به ابو الاب فان العرب كانت تقسم بابي المخاطب قال ع لعمر ابي ليلى وان هي
اصبحت وحفل به بابي به والعود جمع عائد من عاد عيادة وقيام العود كناية
عن قرب الموت يقول ولولا ثلث خصال هن مما يتلذذ به الفتى الكريم او العيش به او
يحتاج اليه يمينا بجدك لم ابال بموتى على قربه ميگويد كه اگر اين سه امر كه مرد
كريم بدان لذت مى يابد ولطف حيات خود مى شمارد وبدان حاجت ميدارد
نمى بود قسم بجنت بزرگى وجد بزرگوارت كه پرواى مرگ خود نمى كردم واز قرب او نمى ترسيدم
يعنے اگر يه تين باتين نهوتين جنكو بهلى آدمى جيسى كا مزا سمجهتے هين اور انكى
حاجت ركهتى هين تو تيرے نصيبون يا تيرى بزرگى يا تيرى دادا جان كى قسم كه مين مرنے كى
پروا نكرتا قال فمنهن سبقي العاذلات بشربة كميت متى ما تعل
بالماء تزبد الفاء للتفصيل وعنى بالشربة الخمر والكميت منها ما يضرب حمرته الى
السواد واعليت الخمر بالمهملة مجهولا اذا مزجت بالماء فانها تعلو وازبدا اذا اتى
بالزبد يقول من تلك الخصال الثلث انى اسبق العواذل بخمر عتيقة كميت اللون
متى تمزج بالماء تزبد واعلم انه لا يكون ذلك بعد الموت ميگويد كه منجمله آنها
يكى اين است كه بيش از ملامت ملامت گران شرابى مينوشم كه رنگ
سرخش بسياهى مايل ميباشد وبخلط آب صافى كف ميدهد وبعد از مرگ اين
ميسر نخواهد شد يعنے ان تين باتون مين سے ايك يه هے كه ملامت

استثقالا نہا حذفت التاء تستطیع اصل میں یستطیع ہے باطلت [illegible]

لی مع الطاء و بعضہم قالوا استاع یستیع کہ حذف الطاء و بعضہم اسطاع یسطیع بقطع الہمزۃ والاول

افصح والمستقبل مقدار وقت [illegible] باور [illegible] یقول فان کنت لا تقدر

علی دفع موت [illegible] فاستبقہ بالطاعت [illegible] یہ ہے من المال

ہے کہ اگر تو [illegible] زمین [illegible] مرا [illegible] پیش از

روز مرگ [illegible] حقیقت [illegible] لنعیش اگر تیرے تو [illegible]

[illegible] ہے کہ [illegible] مال ہے کہ آتی ہے [illegible] تو مجکو چھوڑ تا کہ مال و

متاع اپنا [illegible] کہا اون [illegible] قال و ذرنی اروی ہامتی

ہے حیوان [illegible] فی الحیاۃ [illegible] تنعیل من الری

[illegible] کل شئی [illegible] و نصب [illegible]

[illegible] التعلیل [illegible] العلیل [illegible] السقی [illegible]

[illegible] یقول [illegible] حیوان [illegible] شرب [illegible]

[illegible] کہ سر [illegible] عالم [illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible] کروں [illegible] ہوں [illegible]

قال ولو [illegible] العشی [illegible]

تو وکی [illegible]

که از من آشنا نیستید و مرا گران میدارید همچنین توانگران مرا مے شناسند

و گران میدارند یعنے مین کوسے گمنام آدمی نهین هون مجهکو امیر غریب سب

پہچانتے هین اور برا نهین جانتے قال الا ایهذا اللائمی احضر الوغی و

ان اشهد اللذات هل انت مخلدی وروی الزاجری الا کلمة تنبیه و اللائم

بمعنی الذی یلومنی وکذا الزاجری بمعنی الذی یزجرنی صفة لاسم الاشارة

واحضر مرفوع علی حذف ان الناصبة کما فی قوله تعالی وکذلک علینا نجی المؤمنین

او منصوب علی تقدیرها فان المقدر کالملفوظ وهذا اقرب لوجود ان الثانیة المعطوفة

والوغی بالمهملة والمعجمة الصوت والجلبة وسمی به الحرب لوجود ذلک فیها وعنے

باللذات مواضعها واخذه ابقاه فالمقول الا ایهذا الذی یلومنی ویزجرنی

عن شهودی مواطن الحرب وهی مظان بذل النفس وعن حضوری مجالس

اللذات وهی مواقع بذل المال هل تستطیع ان تبقینی خالدا مخلدا — یعنی ای گوینده

آگاه باش اے آنکه مرا از میدانهای جنگ که مقام جان دادن است باز

میدارے و بران ملامت مے کنی و از مجالس لذات زندگانی که جای زر

فشاندن است مانع مے آئی و زجر و توبیخ مے نمائی آیا در طاقت تست که

اگر من از اینجاها فرو نشینم تو مرا همیشه زنده بخشی یعنے هوش مین آ ای وہ که جو

مجهکو لڑائیون مین جانے اور مزے کی جلسون مین آنے سے روکتا ہے کیا تو دنیا

مین همیشه مجهکو رکهه سکتا ہے قال فان کنت لا تستطیع دفع منیتی فدعنی

ولذتی بہا وبیعی مالی الجدید والقدیم مما کسبتہ وورثتہ وانفاقی اثمانہا فی الخمر والمیسر

سے گوید کہ من پیوستہ اقسام مے نوشیدہ ام ولذت باآنہا گرفتہ و مال نو وکہن را

فروختہ برباد دادہ ام یعنی میں ہمیشہ قسم قسم کی شرابیں پیتیں اور بڑی مزے اوڑائے

اور نئی پرانی مال سب کھوکر کھاتی کھلاتی قال الی ان تحامتنی العشیرۃ

کلہا وافردت افراد البعیر المعبد یقال تحاماہ اذا اجتنبہ وافردت

ماض مجہول من افردہ اذا ترکہ فردا والمعبد کمعظم المطلی بالقطران وانما یطلی بہ

الاجرب من البعیر واذا طلی بہ یبعد من الابل الصحاح لئلا یتعدی الیہا

ما بہ من الجرب یقول فعلت ذلک الی ان اجتنبتنی العشیرۃ کلہا وترکونی فردا

کما یترک البعیر الاجرب المطلی بالقطران میگوید کہ نوبت تا بانجا رسید کہ

خویشان وبرادران از من اجتناب کردند وچنانم گذاشتند کہ شتر گرگین

روغن قطیر مالیدہ را مے گذارند یعنی یہانتک نوبت پہونچی کہ سارے برادرے

نے مجھہ سے کنارا کیا اور اوس خارشتی اونٹ کی طرح اکیلا چھوڑا جسپر

دوا ملا گیا ہو وسے قال رایت بنی الغبراء لا ینکروننی ولا اہل ہذاک

الطراف الممدد والغبراء الارض وکنی بابنائہا عن الفقراء والمساکین ونکرہ

وانکرہ اذا لم یعرفہ وکرہہ والطراف بالکسر البیت من الادم ویکنی باہلہ عن الاغنیاء

الکرام والممدد الطویل الرفیع یقول رایت الفقراء والمساکین یعرفوننی ولا ینکروننی

وکذلک یعرفنی الاغنیاء والاکرام ہو سنتے گوید کہ غریبان را دیدم

اور تیزست تندہی نبرتی قال اذا رجّعت فی صوتہا حلت صوتہا تجاوز

اظآر علی ربع ردہی الترجیع تردید الصوت فی الحنجرۃ وعنی بالصوت

الغناء وخلت خطاب لغیر معین معناہ حسبت والآظار مقلوب اظئار جمع ظئر

مہموز العین ویقال لمن تعطف علی ولد غیرہا وترضعه من الناس وغیرہم

یعم الذکر والانثی فارسیه دایه والرُّبع بضمتین ولد الناقة اذا ولد فی الربیع

وہو احب عندہم وروسے کرشے ہلک تصیفہا الحسین الغفار ویقول اذا رددت

صوتہا فی الحنجرۃ عند ما تغنی لنا حسبت صوتھا وہو وحد فی الواقع

عدۃ اصوات من آظار تتجاوبن فی البکاء علی ولد ولد فی الربیع ہلک

مے گوید کہ چون آواز نغمہ خیز خود را در گلو بگردانند تو چنان گمان بری کہ

چند شتر مادگان دایه بر یک شتر بچه مبیناالند ویکدیگر را جواب میدہند

حاصل این کہ در یک آواز آوازہا سے نمایند یعنی کنگڑی مین اوسکو پھیر

کمال سے کہ جب وہ اوسکو برتی ہوتب سے نا تل تو یہہ سمجھی کہ کئی اونٹیان مرے ایک

بچہ پر کہڑے ردتی ہین اور ایک دوسر یکو جواب دیتی ہین قال وما زال

تشرابی الخمور ولذّتی وبیعی وانفاقی طریفی ومتلدی التشراب

مبالغة الشرب وکذا کل مصدر یکون علی ہذا الوزن وجمع الخمر نظرا الی

اصنافہا واللذۃ نقیض الالم والطریف المال الجدید والمتلد کمکرم

القدیم وکلاہما منصوب علی المفعولیة یقول ولم یزل شربی اصناف الخمر

کی چھوٹی پر لگی لگائی اور پنڈا اوسکا گورا ہرا ہرا ازرے قال اذا نحن قلنا اسمعینا انبری
لنا علی رسلہا مطروفۃ لم تشدد عنی بالاسماع الغنار وانبرے عرض والرسل
بالکسر الرفق والتودۃ والجار والمجرور حال من المستکن سے انبرت والمطروفۃ
بالفاء یجوز ان یکون من قولہم امرءۃ مطروفۃ بالرجال اذا کانت بحیث تطمح الیہم ولا تنظر
الا الیہم ویجوز ان یکون مونث مطروف بمعنی ساکن الطرف کانہ اصاب عینہ شے قال
عنترۃ عبیۃ کانہا یوم صدت ما تکلمنے ظبی بعسفان ساجی العین مطروف ویقال
امرءۃ مطروفۃ العین اذا کانت کذلک قال الحطیئۃ ع بنی الود من مطروفۃ العین محج
ولا یبعد ان یکون مونث مطروق بالقاف وہو رجل فیہ ضعف ورخاوۃ والنساء
توصف بالضعف والرخاوۃ قال جریر ع وہن اضعف خلق اللہ ارکانا وہو منصوب بالجملۃ
علی الحالیہ والتشدد الشدۃ والتحبل یصفہ بالاطاعۃ والانقیاد علی ما فیہا من الحسن
والجمال فیقول انہ اذا قلنا لہا غنینی لنا یا فلانۃ عرضت لنا علی رفقہا ولینہا
ناظرۃ الینا قاصرۃ الطرف علینا اوفاترۃ الطرف او رخوۃ ضعیفۃ غیر
شدیدۃ ولا تحبلۃ سے گوید کہ این چنین منقاد ماست کہ چون او را بسرایدن
بفرمائیم بمجرد فرمان آہستہ آہستہ پیش ما بیاید وبجز ما در کسی نہ بیند ویا چشم از
حیا نبردارد وتندے ودرشتی لکار نبرد یعنے وہ ایسے کہنی پر لگی ہوئی ہے
کہ جون اوسکو گانے کی لئے ہم کہین تو کہنی کی ساتھ آہستہ آہستہ آگے آوے
اور ہمارے سوی کسی کو نہ دیکھے یا حیا کے مارے آنکھ اوپر کو نہ اوٹھاوے

کہ ہر شام چادر مخطط وجامہ زعفرانی و پاجامہ تنگ، پپان پوشیدہ بجاسے آید
یعنی میرے صحبت کی یار وہ لوگ ہین جو نارون کی مانند اپنی حسب ونسب مین سچے
یا نارون کی طرح چمکتی دہکتی ہین اور ایک گویا گاین ہے جو دھاریون دار چادر اور زعفرانی
جوڑا چیت وچپان کپڑے پہنکر شام کی ہوتی ہی ہمارے جلسہ مین آتی ہے قال

رحیب قطاب الجیب منہا رفیقۃ بجس الندامی بضۃ المتجرد +

الرحیب الوسیع مرفوع علی انہ جار علی قینۃ وقطاب الجیب فاعلہ لما انہ معتمد علی
موصوفہ وقطاب الجیب مخرج الراس من القمیص ویقال لہ فی الفارسیۃ چاک گریبان
وکنی بوسعۃ القطاب عن کثرۃ دخول ایدی اللامسین ولذا یقال للعفیفۃ من النساء
امینۃ الجیب والرفیقۃ اللینۃ الخاشعۃ والجس اللمس بالید والبار للملاذۃ والبضۃ
بالفتح الرخصۃ الحسد الرقیقۃ الجلد الضخمۃ الممتلیۃ والمتجرد الجسد الذی لا شعر علیہ قال
فی القاموس وامرءۃ بضۃ المتجرد والمجرد والمتجرد ای بضۃ عند التجرد والمتجرد
مصدر فان کسرت الراء اردت الجسم وہو مدح مشہور عندہم قال النابغۃ ع ریا الروادف
بضۃ المتجرد یقول واسع قطاب جیبہا لکثرۃ دخول ایدی اللامسین فیہ لینۃ الطبع
عند جس الندامی ایاہا ناعمۃ البدن اولا شعر علی جسدہا عند التجرد عن الثیاب
مے گوید کہ چاک گریبانش از کثرت دست انداز یہا فراخ وکشادہ وخود او
بلمس یاران خود نرم شانہ وبدنش نرم ونازک وبیموے یعنے توڑا مروڑی کی ہار مارسے
گریبان اوسکے کرتی کا بہت کشادہ یہان تک کہ گویا درکا ہوا ہے اور یارونکے

هو جده الاقرب والرفيع من رفع رفعة او اشرف امره و اعلا قدره والمصمد
المعظم الذی يقصده كثير من الناس علی الاكثر يقول وان يجتمع القوم كلهم و
يذكر الانساب والاحساب بينهم تلقينی منسوبا الی اعلی البيت الكريم الذی يقصده
الناس كثيرا علی رجاء الخير بهم گويد كه اگر تمام قوم فراهم آيند و حرف نسب و حسب
بر زبان رانند تو مرا از اشرف آن خاندان شريف خواهی يافت كه ملجا و ماوای
مردمان هست يعنی جب سارے قوم اكٹھی هووی اور حسب نسب سے بحث كرين تو
تو مجكو اوس بڑے گهرانی كی چوٹی مين سے پاويگا جو لوگون كا ملنكا نا ہے قال هذا ا

بيض كالنجوم و قينة تروح الينا بين برد و مجسد الندامی جمع ندمان
والبيض جمع ابيض و يكنی به عن الحر الكريم النقي من العار والخزی والعرب تشبه
الكرام البيض بالنجوم قال ع مثل النجوم التی يسری بها الساری و يجوز ان يراد به البيض
الوجوه كما فی قوله ع و بها كبدر فی ندامی كالنجم والقينة الامة المغنية وكانت
لهم قيان مغنيات عازفات وراح نقيض غدا من الرواح وهو من الزوال الی
الليل والبرد بالضم الثوب المخطط والمجسد كمكرم و معظم الثوب المصبوغ بالزعفران
وقيل هو المجسد بكسر الميم بمعنی الثوب الذی يلی الجسد يقول ندمای احرار كرام كالنجوم
او غر الوجوه كالنجوم و امة مغنية تروح الينا فی ثوب مخطط و ثوب مصبوغ بالزعفران
او ثوب يلی جسدها كالدرع ميگويد كه ياران و هم كسانی هستند كه در صدق حسب
و نسب ستارگان را مانند و يا چون ستارگان سپيتا نند؛ نيز خنياگر كنيزكی

قال متى تأتني اصبحك كاسا روية وان كنت عنها ذا غنى

فاغن وازدد ورد متى تلقني وصبحه سقاه الصبوح وهو ما يصبح من الخمر ويقابله الغبوق وعنى به السقى مطلقا على التجريد والروية من الكاس الممتلية من الخمر والظرف اعني عنها متعلق بغنى فانه بعيد يعني يقول متى تأتني او تلقني اسقك كاسا ممتلية من الخمر فانها تكون عندي في كل وقت وان كنت مستغنيا عنها فاغن عنها وازدد في الغناء ما شئت مىگويد كه هرگاهي كه تو بمن خواهي آمد ويا ملاقي خواهي شد جام لبريز ترا خواهم نوشانيد چه ساغر نمی گذرد كه ازان خالی نشينم واگر تو پروائے او ندارے همچنان بی پروا باش ودر بی پروای خود روز بروز افزون شو يعنے مجھکو پینے پلانے کا ایسا کچھ دھب پڑا ہے کہ جب تو کبھی میرے پاس آوے یا کہیں ملے تو چھلکتا پیالا تجھکو پلاؤں اور اگر تجھکو اوسکی پروا نہیں تو چل ایسا ہی رہ اور دن بدن بڑھتا جا قال

وان يلتق الحي الجميع تلاقني الى ذروة البيت الرفيع المصمد

الالتقاء الاجتماع والحي القبيلة والقوم والجميع المجموع بحيث لا يشذ عنهم احد وتلاقني من الملاقاة والذروة اعلى الشيء والجار والمجرور متعلق بمحذوف كما في قوله الحماسي ٭ الى حسب في قومه غير واضع والبيت ههنا فارسیه خاندان ہندیہ گھرانا وعنی بالحی الجميع بكر بن وائل وبالبيت الرفيع بنو سعد بن مالك وذروته بنو سفيان بن سعد من آل سعد بن مالك و

ومال منیر سیم و یا کمی رزق خود سے مگر ہم مگر وقتیکہ قوم امداد از من میخواہند

من امداد ایشان سے کنم یعنی مین اونچی چوٹی رشتیدون مین اسلئے نہین بیٹھا ہون

روٹی دینیکا

کہ جان کی کہوانے اور مال کی اوڑانی سے ڈرتا ہون یا آپ مین ہوتا نہین پاتا ہون

مگر جب کبھی میرے قوم امداد مجھہ سے مانگتی ہے تو مین اونکو مدد دیتا ہون قال و

ان تبغنی فی حلقة القوم تلقنی وان تقتنصنی فی الحوانیت تصطد

البغی الطلب والخطاب لغیر معین وحلقة القوم مجالسہم لمحافظة الاحساب وقیل

حلقة قمارہم وہذا اقرب والاول کنایة عن اصابة الرای والتدبیر والثانی

عن اتلاف المال وبذلہ وتلقنی من لقی یلقی لقاء وروی تلفنی من الفاہ اذا وجدہ

والاقتناص الاصطیاد ویستعیر للکسب والتحصیل وروی وان تلتمسنی من الالتماس

وہو التحسس لمس الید والحانوت دکان الخمار یجمع علی الحوانیت والاصطیاد ایضاً

استعارة یقول وان تطلبنی فی ندوة القوم وفی حلقة قمارہم تلقنی ای تجدنی وان تلتمسنی

او تحبسنی فی دکاکین الخمارین تصبنی فیہا فاسمح متلف المال وباذل لہ

مے گوید کہ اگر تو دران مجلس قوم بجوئے کہ تدبیر [illegible] بیشید و یا دران

جرگہ کہ باہم قمار سے بازند دران جا خواہے یافت واگر در دوکانہای [illegible]

مرا تلاش کنی دران جا خواہی دید چہ راستے من [illegible]

اگر تو مجھکو قوم کی مجلس مشوری مین ڈھونڈے [illegible]

مجھکو پاوے اور اگر کلالون کے ہاٹون مین تلاش کرے تو تو وہین مجھکو دیکھے

بیدنا وہی ترقص معناه ان ملکت الناقة لم تبال اولا تبالی بمجہ الہاجرة یعنی

پس چنان بحزام آمدیا سے آید کہ گوئی رقص اندازد مختل والاست خود میرفتند

و دامن شلوار دراز برداشتہ او است تا بہ پشیبی پہرد و اسپ شکست کرسے چلے

یا جیسے جیسے کوئی تخشیبی کا تن تو سے اپنا بیان کی محمل اٹھنا ہے

اور اپنی پرسے شلوار کی اچھال کو اٹھا کر اوسکو دکھاتے ڈال ولیسنے تحلہ ار

التلاع مخافة ولاکن متی یستتر فد القوم ارفد الخلال مبالغة من جعلہ

وحل به ادال به یسکن فیہ درو سے تلال التلاع والحلال والعطال من بینہ المبالغة

کالمنعام والمغضال ولا یراد منہ نفی الفعل فی مقام المدح نفی مبالغتہ علی ظاهره

بل یراد به نفی الفعل اساکما فی قوله تعالی وما ربک بظلام للعبید والتلاع

جمع تلعة وهی ما ارتفع من الارض وما انحدر والاکثر ما یستعمل فی المرتفع

منہا ونصب مخافة للتعلیل ویروی لبیتہ بکسر الموحدة وهی القوت کالبیت

بالکسر ومنه ومالہ بیت لیلة ای قوت لیلة والمراد بها قلتہا وفقدانہا والرفد

الاعانة والامداد یقال رفده اذا اعانہ واسترفده اذا طلب الاعانة منه یقول

ولا احل الارض المرتفعة او المنحدرة مخافة من قرے الاضیاف او قتال الاعداء

او لقلة القوت وفقدانه ولاکن متی یستعن القوم علی شے من قرے الاضیاف

وحمل الدیات والغرامات ودفع الاعداء ونحوه اعینہم بالتشمر وتکلف شور

سے گو یہ کہ وہ زمینہای پست وبلند ازین سبب نمی نشینم کہ از بذل جان

تسخن اذا احتد وخبب السراب كناية عن شدة الحرارة في الهاجرة وانما قيده
به لان العرب كانوا يفتخرون بسيرهم في حر الهواجر قال ع يطوفون الفلا في كل هاجرة يقول
تقبل او اقبلت عليها بالسوط فتسرع في سيرها واسرعت والحال ان سراب المكان
الكثير الحجارة كان يضطرب من شدة الحر — گويد كه بران شتر ماده تازيانه
مے نہادم ویا برداشتم چنانچہ بشتافت ویا مے شتابد وحال این مے شد ویا حال
این بود که از شدت گرمے سراب زمین سنگلاخ موج میزد ویا میزند یعنی میں کوڑا
اوٹھایا یا اوٹھاتا ہون چنانچہ وہ دوڑتی ہے یا دوڑے اور حال یہ ہوتا ہے یا تھا
کہ گرمی کی مارے میں دوپہری این پتھریلی زمین کا ریتا پانی سا چمکتا ہے یا چمکتا تھا

قال فذالت كما ذالت وليدة مجلس تري ربها اذيال سحل ممدد
يقال ذال يذال اذا تبختر في المشي بحيث جر ذيله على الارض وههنا استعارة
والجملة معطوفة على احدهما اما الحال في الماضي والاستقبال وذالت الثانية
في معنى المستقبل عمل بكل وجه والوليدة الامة ووليدة المجلس الامة المغنية
وكانت العرب تعلم امائهم الرقص والغناء ولا سيما اذا كن مولدات ولولا مخافة
التطويل لاوردت اسماء القينات مع اسمارها وترتيب مضاجع من الالاد ة
معروف والاذيال جمع ذيل والراقصة تاخذ ذيل ثوبها بيدها والسحل بالمهملة
الابيض من القطن والممدد الطويل يقول فتبختر او فتتبختر في سيرها مرحا ونشاطا
كما تتبختر القينة المغنية تري مولاها اذيال ثوب ابيض طويل عليها حيث امته

له
هذا على تقدير ان يكون الجملة تحت جواب الشرط والثاني على تقدير ان يكون الجملة مستقلة ١٢

یعنی مین کام اپنا پورا کرتا ہون جسکو میرا ساتھی کبھڑا ہووے اور جان اوسکے
گلی تک پہونچا اور آپ کو گیا ہوا سمجھی کہ وہ جوانون کی جگہہ اور دشمنون کے

گہات پر ہووے قال اذا القوم قالوا من فتی خلت انني عنيت فلم
اكسل ولم اتبلد من فتى استفهامية والفتى الكريم الشجاع وخلت معناه حسبت
وعنيت مجهول من عناه اذا اراده والهمزة في انني مفتوحة والتبلد التحير والبلادة يقال بليد
وبليد يصف نفسه بالكرم والشجاعة فيقول اذا قال القوم من شجاع كريم او اهل
من شجاع كريم حسبت انني مرادهم فلا اكسل بعده ولا افتر شبانی می گوید که
چون قوم این حرف بر زبان رانند که آیا جوانمردی هست گمان میبرم که مرا
می خوانند چنانچه شتابم و سستی نکرده پیش بهم رسیم جب قوم کے لوگ یہ
بات کہین کہ کیا کوئی مرد سپاہی ہے تو سب میں یہی سمجھتا ہون کہ مجھکو بلاتی ہین
چنانچہ مین جہٹ پٹ جاتا ہون اور آلکسی نہین کرتا قال احلت عليها بالقطيع
فاجذمت وقد خب آل الامعز المتوقد يقال احال عليه بالسوط اذا
اقبل به عليه والجملة بيان لقوله فلم اكسل حذفه وجملة تحت جواب الشرط والما
ح في معنى المستقبل ويجوز ان يكون كلاما مستانفا والاول اولى والقطيع السوط
حيث يقطع من الجلد والاجذام بالجيم فالذال المعجمة الاسراع في السير والواو حالية
والخبب الاضطراب من خب البحر اذا اضطرب بالامواج والآل السراب والامعز
بالمهملة فالمعجمة المكان الصلب الكثير الحجارة والمتوقد اسم فاعل من توقد اذا

والاقتدار المخاص بادار الفذية والمجرور في منها للشدايد ومثلها القول على

مثل هذه النبات امضي فيما اريده اذ قال صاحبي الايا غافل لبيتني انقذك من

هذه الشدايد بادار الفدية عنك وخلص منها بادار الفدية يعني ميگويد كه

هرچنين شتر ماده بكار خود وقتي سخت گذرم كه رفيق من بنيا بانه اين بگويد كه اي كم

ازين مصيبت جانكاه بادادي مهربها ترا برهانم وخود هم برهم يعني مين ايسے سانڈ

پر ايسے آڑے وقت مين كام پناپور اكرتا هون كه ميرا ساتهي گبهر اكر يه بول اوٹهي

كه كيا اچهي بات هو كه مين جان كي عوض مين كچهه ديكر اس مصيبت سے تجهكو چهڑا لون اور

آپ بهي اوس سے چهوٹون قال وجاشت اليه النفس خوفا وخاله مصابا ولو امسى

على غير مرصد فقال جاشت اليه النفس اذا رفعت الى حلقومه خوفا وعدي بالى

لتضمنه معنى الوصول ماخوذ من جاشت القدر اذا غلت وفارت وكذا يقال

انتفخت الريه وبلغ القلب الحنجرة والجملة عطف على قال صاحبي فهي داخلة

تحت الشرط وخاله ظنه بالمصاب الهالك مفعول ثان وامسى بمعنى كان و

المرصد الموضع الذي يرصد فيه العدو او الامر كالمرصاد والجملة متصلة حال من

الساكن في خاله القول امضي على مثلها اذا قال صاحبي ذلك وارتفعت نفسه

الى اعلى حنجرته خوفا وفزعا وظنه هالكا ولو كان على غير مرصد من الاعداء واللصوص

مے گويد كه كار خود وقتي ميكنم كه رفيقم مضطرب گردد وجانش تا

گلو برسد وخود را تلف شده پندارد اگرچه در معرض تلف وكمينگاه دشمن نباشد

چنانچہ اگر تو یہہ چاہی کہ دو پہیون چلی تو دو بیسے چلی اور اگر تو یہ چاہی کہ دو پہیون سے چلے

تو لو ٹیسے کے ما سے ڈر کر پو ہیون چلی قال وان شئت سامی واسط الکور

راسہا وعامت بضبعہا انجیاز الخفید والماماۃ المقابلۃ فی السمو

العلو والکور بالضم الرحل ووا سطہ مقدمہ منصوب علی المفعولیۃ والعوم السباحۃ

واستعیر للسیر السہل السریع والضبع العضد والنجار بالنون فالجیم کسحاب الاصل

والعقد والشدید منصوب علی المصدریۃ من غیر لفظ الفعل فان شئت عامت

بضبعیہا سارت سیراً وبحثت نجار والخفید والمعجمۃ فالقاف فالتحتانیۃ فالدالین کسفر جل

ذکر النعام یقول وان شئت ان ترفع راسہا رفعت راسہا بحیث یقابل مقدم

الرحل وسارت سیر الظلیم مع ان رفع الراس علی ہذہ الصفۃ مانع من سرعۃ

السیر سے گویدکہ اگر تو این بخواہے کہ سر برابر از چندان بالا کشد کہ مقابل

مقدم پالان گردد و بدوید مثل مرغ نوجوان بدود با آنکہ اینقدر سر بالا کشیدن

چنین تیز رفتاری را مانع میگردد یعنی اگر تو یہہ چاہی کہ وہ سر کو اوپر اوبہاری

تو اتنا اوبہارے کہ پالان کے اگاڑی کا مقابلہ کرے اور شتر مرغ نر کی دوڑ دوڑے

باوصف اسکے کہ دوڑ میں اسقدر سر کو اوبہارنا بہت مشکل ہے قال علی مثلہا

امضی اذا قال صاحبی الا لیتنی افدیک منہا وافتدی

امضی بتکلم من مضی فی الامور مضاء اذا دخلہا وخرج منہا بعد الاتمام وارادۃ

بالصاحب الرفیق فی السفر والا کلمۃ تنبیہ وفداہ اذا ادی الفدیۃ عنہ وانقذہ

جرجرا به ای علی وجه طریق قدیم یجاریه القطار اذا شته الجمل الکبیر من جمال قریبه دیاغه موثث شدید اخو فا من طوله والحبله نعت ثان لمارتا بقول دلما مشقر مشقوق والف مقلوب ومارنها کریم متی ترم به الارض بالشم نزد ومسئی اسیر میگوید که لب شکافته و بینی سفته ورهبینی خوب جید دارد که چون بین راید بوید در سیر زود بیفزاید یعنی ایک ہونٹ اوسکا چرا ہوا اور ناک اوسکی بندہی ہوئے اور رگری اوسکی بہت اچھی عمده ہے جب که زمین سے اوسکو قریب کرے اور سونگہی تو چلنے میں بڑہ دوگنی چوگنی ہو وسے قال

وان شئت لم ترقل وان شئت ارقلت
مخافة ملوی من القد محصد

الخطاب لکل من یتأتی منه تلک المشیئة والارقال نوع من سیر الابل فارسیه پویه رفتن بنص علیه فی الصراح والمخافة مفعول له وعند الاقوال والملوی المفتول المطوی والقد بالفتح السوط من الجلد ومنه قوله صلعم لقاب قوس احدکم وموضع قده فی الجنة خیر من الدنیا وما فیهما وکلمه من بیانیة والمحصد المحکم المفتل ومنه حبل محصد وخوف السوط یدح فی الناقة قال زهیر یصف الناقة بیت تبادر اغوال العشی وتتقی علالة ملوی من القد محصد یصفها بانها طوع راکبها فیقول ان شئت یا مخاطب ان لا ترقل لا ترقل وان شئت ان ترقل ترقل مخافة ان تضربها بسوط من الجلد مفتول محکم سے گوید که با وصف قوت وجلادت چنان مطیع ومنقاد است که اگر تو این خواہے که پویه نرود نرود واگر این بخواہی که پویه برود برود چه از تازیانه محکم مے ترسد یعنی وه اپنے سوار کی مرضی پر چلتی ہی

فيقول ولهما قلب ذكى حازم ماض فى الامور صلب شديد لايوثر فيه هم اصابه وهم نابه
فهو كحجر كبير علبه الحجارة من احجار صلاب وضع فى احجار عراض صلاب شداد من الاضلاع
سے گويد كه او دلى دارد كه هوشيار و بيدار و سخت و تواناست و مثل سنگى است
كه بران سنگها مى شكنند و در آغوش استخوانهاى پهلو نهاده شده كه سنگهاى سخت
و پهناست مانند يعنے وه ايسا دل ركهتى هے جو بڑا چوگنا كانيا كهرا كرارايات كا
پوراگول هول هے جسپر كوئى غم نهين تهرتا اور ايسے پسليون كى بيچ اوسكے جگهه هے
جو چوڑى چكلى سلون كى مانند هين قال و اعلم مخروت من الانف مارن
عليق مثنى ترجم به الارض تر ذد الاعلم افعل صفة من العلم محركة و هو ان
تنشق الشفة العليا او احد جانبيها نعت المشفرها الاعلى و ما ذكر فيما سبق من التشبيه
بالسبت الموصوف كان المشفرها الاسفل فلا منافاة مرفوع عطفا على السابق والمخروت
المشقوق الانف وعنى به المشقوق معطوف على اعلم و العاطف محذوف فهو من بيانيه
والمارن مالان من الانف مع صلابة فارسية نرمه بينى كما فى الصراح و هنديه كمر سے
وتكور او العاطف محذوف والعتيق الجيد الكريم والرجم الرمى والمسكن فى الفعل
للناقة وهو معروف والمجهور فى به للمارن ومعنى رجم الارض به ان تشم به الارض
وقد كان عادتهم انهم يقيدون البعير المجرب بالاسفار فيشم الارض ويعرف
بعد الارض وبعد مار ها دبه سمى المسافة لان السوف هو الشم قال امرء القيس
يصف طريقا صعبا بيت على ظهر عادى يحار به القطا اذا سافه العود الديافى

انما خصہما بالذکر لان الهشاشة فی ہذہ الحالة تعقب اذناہ غایة الانتصاب فیقول ہما محددتان منتصبتان نعرف فیہما العتق والکرم شبیہتان باذنی ظبی او ثور وحشی حیران فی حومل افردہ القطیع منتصبتین من الخوف سے گوید کہ ہر دو گوشہای او نوکدار و ایستادہ واقع شدہ کہ شرافت اصل و کرم نسل او درانہا می یابی و گوشہای ایستادہ آن آہو و یا گاو وحشی می ماند کہ بصحرای موضع حومل از گلہ خویش دور افتادہ لرزان و ترسان ہمیگردد یعنی دہ دو نوکان اوسکے نکیلی سیدہے سادہی ہین جنسے اوسکی نجابت شرافت پائی جاتی ہے اور اوس بچارے شامت کی ماری ہرنی کی کانون کی مانند ہین جو اپنے ریوڑ سے الگ پڑی اور موضع حومل کے میدان مین اکیلی ماری ماری پہرتے ہے اور ڈر کے مارے کان اوسکی کہڑے ہورہے ہین

قال واروع نباض احذ ململم کمرداة صخر فی صفیح مصمد الاروع الذی یروعک ذکاؤہ والمتیقظ ہنا القلب والنباض الشہم الذی یقال فواد نبض یحس ویخیل اذا کان شہما ذکیا والاحذ بالمہملة والمعجمة المشددة الماضی فی الامور والململم المجتمع المدور ویوصف بہ القلب علی ان الشدائد والافکار لا تؤثر فیہ بل تنزلق عنہ کما ینزلق الشی عن المدور وقد یکنی بہ عن الصلب الشدید والمرداة بالکسر الصخرة التی یکسر علیہا الحجارة ویکون فی غایة الصلابة والصخر اسم جمع وہی الاحجار الصلاب والاضافة لادنی ملابسة والصفیح الحجارة العراض والمصمد کمعظم الصلب القوی الشدید ووصف بہ الجمع علی انہ جمع علی وزن مفرد ونصبہا بالجزم والتنقط

الصفة مع التثنية لما انها نعت للاذنين والاضافة الى السمع لفظية والتوجس
فى الاصل الاصغاء الى الصوت الخفى والمراد به ما يصغى اليه من الصوت و
القول على التجوز فان سمع نفس التوجس غير معقول والسرى السير فى الليل
والجار والمجرور حال من التوجس بالمعنى المراد والهجس بالفتح الصوت الذى
يسمع ولا يفهم معناه وروى لجرس بالجيم والمهملتين كما هو فى ديوانه وهو الصوت
مطلقا او الخفى منه والمسند من ندد به اذا اظهره ونص عليه يقول ولها اذنان
يصدق سمعهما ما يصغى اليه من الاصوات والاقوال حال كونها للسرى سوار كانت
بصوت خفى او بصوت ظاهر واضح گويد كه دو گوش اينچنين دارد
كه گفتگوى شب رفتن بخوبى و درستى مى شنود خواه بآهستگى وسرگوشى باشد
يا بآواز بلند يعنى كان اوسكى ايسے سچى ہين كہ رات كى چلنى كى بات چٹ پٹ
ٹھیک ٹھاک اور پورے پورے سنتی ہین خواه كانا پھوسی كرین يا كهلم كهلا پكار كر كهين قال

مؤللتان تعرف العتق فيهما كسامعتى شاة بحومل مفرد يقال الله اذا
حدده والاذن المؤللة محددة الراس على الانتصاب ويقال المثل ما بين الاذنين
الحزبان ومنه قول علقمة ع لها حرّتان تعرف العتق فيهما وهو وصف فى
الخيل والابل ويعد من علامات العتق فيهما والعتق الشرف والنجابة
والسامعتان الاذنان والشاة الظبى والثور الوحشى يذكر ويؤنث وحومل موضع
منصرف وانما منع ههنا للضرورة والمفرد من افرده اذا تركه وحده له و

طحوران عوار القذى فتراهما كمكحولتي مذعورة ام فرقد

يقال طحرت العين قذاها اذا رمت بها فهي طحور ويكنى به عن حدة النظر والنافة
يوصف به قال زهير بيت وناظرتان تطحران قذاهما كانهما مكحولتان باثمد والعوار
ككبار القذى وهو ما يقع في العين فيمنعها عن الانفتاح والنظر وصحة الاضافة
لاختلاف اللفظين وعنى بالمكحولة الكحلاء الالهم الا ان يراد بحسب الفطرة والذعر
الاخافة والفرقد ولد الوحشية فهي ام الفرقد وهو عطف بيان لمذعورة نقول
ترميان القذى المانع عن النظر والانفتاح فتراهما يا مخاطب مثل عيني
بقرة وحشية اخافه الكلاب والقناص فتترى يمينا وشمالا سعی گوید که
چشمانش خس وخاشاک را دور می افکند که مانع کشادن چشم و نگریستن باشد نخچه
آنهارا مثل چشمان سرمگین آن ماده گاو وحشی خواهی دید که شکاریان و
سگان شکار او را ترسانیده باشند یعنی وہ آنکھین تنکون وغیرہ ایسے
چیزون کو جو آنکھون مین پڑتی ہین اور دیکھنی اور کہلنی سے انکو روکتی ہین دور پہینکتی ہین چنانچہ
تو انکو ایسے چڑہے ہوئے پاویگا جیسے اوس جنگلی گاے کی آنکھین ہوتی ہین
جبکہ شکاریون نے ڈرایا ہو وسے قال **وصادقتا سمع التوجس للسرى**
لهجس خفي او لصوت مندد والصدق ههنا بمعنى الشدة والاحكام
فانه اذا وصف به القول يراد به المعنى المشهور واذا وصف الفعل يراد به ذلك
ومنه قولهم شدة صادقة وقد وقع ههنا صفة للسمع في الحقيقة وتانيث

الشدة بالفتح الحملة

بالحجاج عظم الحاجب مع کونه مناسباً للعين وان اريد به ذلک فالصخرة علی
معناها الحقيقي والاضافة الاولی لاعتبار الملابسة والثانية بمعنی من کما
فی باب حديد وخاتم فضة وعدّ الصخرة من جنس المضاف علی سبيل الادعاء
دون الحقيقة والقلت بفتح القاف النقرة التي يکون في الحجر يجتمع فيها
الماء خبر محذوف وقيل بدل من صخرة وح يکون معناه کهفي حجاجي قلت مورد
فان المبدل منه يکون مقصوداً وهو کما ترى والمورد اسم ظرف ما يرده الناس و
الدواب من الماء هندية گهاٹ اقول ولها عينان تلمعان کالمرأتين استقرتا
في غارين واقعين في جانبي عظم وجه يشبه الصخرة او في غارين کائنين
تحت عظمي حاجبين من صخرة کل منهما قلت مورد في الرطوبة والطراوة ميگويد
که هر دو چشمانش چون دو آئينه تابان است و در دو غارے که در دو جانب
استخوان چهره سنگ وارش واقع شده تمکن و مستقر گرديده ويا در دو غار
که زير دو استخوان ابرويش که از سنگ سخت ساخته شده جا گرفته و بر چشم او
از رطوبت و شادابی حوض و مغاکے است که بر کنار آب دايم الورود باشد يعني
اوسکی دونو آنکهين دو آئينی هين اون دو غارون مين مستقر هين جو چهره
کے هڈی کے کنارون مين واقع هين يا اون دو غارون مين هين جو ابرو کے
هڈيون کے نيچے هين جو پتهر سے بنائی گئين اور هر ايک آنکه اوسکی پانی کے
گهاٹ کے گڑھے هے جو پانی سے بهری هوتی هے قال

فی الشامی فهو جار ههنا ایضاً والقد الشق فی الطول نقیض القط ومنه قد القلم و
الضمیر المجرور للسبت او للمشفر وحرده قطعه علی العوج والفعل مجهول والجملة حال
یقول ولها خد لین ناعم کقرطاس الصناع الشامی او کالقرطاس الشامی و
مشفر دقیق لین کادیم التاجر الیمانی او کالادیم الیمانی وقد استقام تشبیه ما
سے گویا کہ رخسارہ او درنرمی و نازکی بکاغذ شامی ماند ولب او
درنرمی و باریکی بپارہ ادیم نرم یمانی میرسد وحال اینکہ بکمال درستی و
اوراشگافتہ باشند یعنی گال اوسکی نرم و نازک جیسی شامی کاغذ اور ہونٹ
اوسکے ایسے پورسے پتلے جیسے یمن کے دہورے چمڑے کو ساده گاٹا ہو قال و
عینان کالماوتین استکنتا بکہفی حجاجی صخرة قلت
الماویه المراٰة والتشبیه فی اللمعان والبریق ویستدل به علی قوة الدماغ
الدالة علی قوة الاعصاب الدالة علی سرعة السیر ولذا شبه عینها بالفرس بما
بها قال امرؤ القیس یصف فرسه ع وعینان کالماوتین ومحجر وقال عنترة یصف
ناقته ع بعین کمراة الصناع تدیره و استکن اذا اختفی فی الکن ای البیت و
یعنی به الاستقرار والمستکن فی الفعل للعینین والکهف الغار والحجاج بتقدیم
المهملة علی الجیم کسحاب وقد یکسر الجانب وعظم الحاجب والظاهر ان المراد
بالحجاج الجانب والصخرة استعارة لعظم الوجه والاضافة الاولی بمعنی
فی والثانیة بمعنی اللام ولا یخفی ما فیه من ایهام التناسب حیث

ے گو بند و یا برنگ سنگ پنیر سازان کہ بران پنیر خشک میسازند سخت و
درشت واقع شده و بدان سہم ماند کہ موضع اتصال اجزائش بعضی اجزاے
او را ببعض دیگر کہ درشتی و درشتی حکم سوہان دارد پیوند محکم داده بعضے
اوسکی کہو پسے اپنے گرٹے کرا دستہ ہے جیسے لوہی کو تپتی کا اوزان یا پتہر سو کہا
کا پتہر ہو نا ہے گویا اوسکی جوڑون کی جگہہ سے اوسکے بعض ٹکڑون کو ایسے بعض
ٹکڑون سے جوڑا ہے جو سوہن کی مانند کرتے ہین غرض کہ وہ کہو پرے پڑے کرے
ٹکڑون سے بنائی گئی ہے قال وخد کقرطاس الشامی ومشفر
کسبت الیمانی قده لم یجرد الخد فارسیه رخساره و ہندیہ گال مرفوع
عطفا علی السابق والقرطاس معروف والشامی ہو العین نسبته الی الشام
سمی به لوقوعه فی شئمة بیت الله کما سمی الیمن به لوقوعه فی میمنته والکل
تخفیف والمراد به الصناع الشامی ویجوز ان یکون نعتا للقرطاس علی قول من یجوز
اضافة الموصوف الی الصفة النحویة والتشبیه فی اللین والنعومة والعرقة الخد مع
فی الناقة قال کعب بلیت قنواء فی حرتیها للبصیر بها عتق مبین وفی الخد
تسهیل والمشفر کمنبر شفة البعیر عطف علی خد والسبت بالکسر کل جلد مدبوغ
بالقرظ ونحوه فارسیه چرم پخته وہندیہ ہری ومیسا یطلق علی الصغیر والکبیر و
تعبیر بقطعة منه وشبه به شفة الابل قال المتنبی عرکر عن سبت فی آثار
من الود والیمانی نسبه الی الیمن بزیادة الالف وما قیل فی توجیه الاضافة

بوزنی وهو نوع من السفينة ودجلة بالكسر والفتح نهر بغداد معروف غير منصرف
والمصعد اسم فاعل من اصعد اذا صعد ونوهب يقول ولها عنق طويل شديد
القيام وكثيره اذا رفعته يرتفع ويكون مثل سكان بوصي جاريه في نهر دجلة
سے مے گوید که گردن بلند وبسیار خیز دارد که چون اورا بالا مے کشد بسان
سکان کشتی که بدجله بغداد میرود بلند ونمایان میشود و بوصی وه ناؤ ہے جسکی لانبی
گردن رکھتی ہے جو بہت بلند اور ہتی ہے چنانچہ جب وه اوسکو اوبہارتی
ہے تو وه دجلہ بغداد کے کشتی نہر کے پتوار معلوم ہوتی ہے قال وجمة
مثل العلاة كانما وسط الملتقى منها الى حرف مبرد الجمة بالضم
القحف مرفوع عطفا على السابق والعلاة السندان والحجر الذي يجفف عليه الاقط
وكلاهما صحيح فان التشبيه في الصلابة والاول انسب المبرد والوسط الضم
والجمع والملتقى موضع التقاء الشيئين واراد به الدرز ومنها حال ومفعول الوسط
محذوف ويحتمل ان يكون من تبعيضيه مفعول الوسط وحرف الشئ طرفه والمبرد
بالكسر آلة معروفة تكون من الحديد فارسيه سوهان وهنديه سوهن واستعيره للعظم
المضموم اليه يقول ولها قحف شديد صلب كالسندان او كالحجر الذي يجفف عليه
الاقط كان الملتقى اجزاءها ضم بعض اجزاءها الى طرف بعض منها شبيه بالمبرد
في الصلابة ولانسيابان كل بعض منها مضموم ومضموم اليه وكان الكل كالمبرد
سے مے گوید که کاسه سرش بزرگ او بسان سندان آهنگران که بدان آهن

التخاريص بالفوقانية فالمعجمة فالمهملتين مكسورا معرب تيريز نص عليه في
القاموس ويقال له في الفارسية شاخ جامه وشاخ پيراهن ايضا وفي الهندية
كلى ويؤيده قول المتنبي ع يقطر من كم الى البنايق فان ما يقطر من الكم يقطر
الى التخاريص لوقوعه تحته ومن فسره بالخشتج فقد سها فانه يكون قطعة ثوب تحت
الابط ويقال له چونغلا وبغل والغر جمع الاغر وهو الابيض من كل شيء والمقدد
اسم مفعول من قدده اذا شقه طولا يقول تتلاقى تلك الآثار تارة وتتفارق
اخرى كما تتلاقى وتتفارق التخاريص البيض في القميص المشقق بالريح يعني
كه آن نشانها گاهے بهم مے پیوندد وگاهی از هم مے گسلد چنانچه تیریزهای سفید
پیراهن دریده بصدمه هوا جدا وپیوسته مے گردد یعنی وه نشان آپس مین
کبهی ملتی هین اور کبهی ایک دوسرے سے الگ هوتی هین جیسے پهٹی کرتی کی
کلیان هوا کی جهونکی سے باهم ملتی هین اور پهر الگ هو جاتے هین قال

واتلع نهاض اذا صعدت به كان بوصي به حين تصعد

الاتلع بالفوقانية فاللام فالمهملة افعل صفة من التلع وهو طول العنق و
منه جيد تليع اذا كان طويلا مرفوعا على فخذان والنهاض مشدد من النهوض
اسم القيام وصعد مخففا ومشددا لازم والباء للتعدية والمجرور للاتلع والسكان
بالضم وتشديد الكاف ذنب السفينة فارسية دنبال كشتى وهندية پتوار
والجار والمجرور متعلق بمحذوف هو جواب الشرط والبوصي معرب

موارد من خلفها فی ظهر قرد العلوب الآثار جمع علب بالمهملة واللبنح
بالنون المکسورة فالمهملتین سیر منتسج عریضا ویشد به الرحل علی البعیر فارسیه
تنگ بشتر والدأیات محرکة جمع دایة وهی فقرة الظهر ومنه ابن دایة للغراب
فانه یاکل منها اذا دبر البعیر والموارد جمع مورد وهو النهر الصغیر الذی یرده الناس
والدواب فارسیه جوی خورد والخیلقاء بالمعجمة فالقاف الحجر الاملس الابیض
والقردد بالقافین فالمهملات المثلث کجعفر الارض الغلیظة المرتفعة وظهر الارض
ظاهرها ووجهها یصفها بکثرة الاسفار فیقول کان آثار النسع الذی یشد بها
الرحل علیها مواضع مختلفة من فقارها المرتفع انهار صغار من الحجر الاملس
الابیض علی وجه ارض غلیظة مرتفعة میگوید که نشانهای تنگ او برپشت
بلندیش که جابجا نمایان گردیده جوبهای خورد می ماند که از سنگ سفید
وصافی برروی زمین سخت بلند باشد یعنی وہ گہرے نشان جو تنگون
کی باندہنے سے جگہہ جگہہ اوسکے پیٹہہ پر نمایان ہو گئی ہین گویا سپاٹ
پتہر کے نالیان ہین جو موٹی اونچی زمین پر بنائی گئی ہین قال تلاقی واحیانا
تبین کانها بانی تجبر وتنقص نقص واصل تلاقی تتلاقی
فحذفت احدی التائین واحیانا منصوب علی الظرفیة معطوف
علی محذوف حذف استغناء عنه وتبین معناه تفارق والسکن
الفعلین للعشراو لمنایا جمع سنیة بتقدیم الموحدة علی النون وهی

رسے ہوتی ہے اور دو تو بازو اوسکی اگلی دہڑ سے پنچی کو اوتارے گئی ہین

قال جنوح دفاق عندل ثم افرعت لها كتفاها في معالي مصعد

الجنوح الناقة التي تميل من جانب الى جانب نشاطا وهو وصف قال بصيف السياق ع فواسقاعن قصدها جوائرا والدفاق كالكتاب وغراب السريعة التي كانها تثب ويقال في الفارسية جهان فتار ٭ العندل ضخمة الراس ويكنى به عن قوة الاعصاب وصلابتها فان الراس منبت الاعصاب وثم للترتيب في الذكر والانتقال من مطلب الى آخر ٭ افرعه اصعده وافعل مجهول والكتف معروف وفي بمعنى الى والمعالي اسم مفعول القصر المعلي واستعير لموضع التكفير من مقدم الجسد والمصعد كمعظم المرفوع يقول ذات مرح ونشاط تميل من جانب الى جانب في سيرها تسرع كانها تدفق قوية الاعصاب من حيث انها ضخمة الراس ومع ذلك اصعدت كتفاها الى مقدم جسدها الذي هو كالقصر المرفوع المعظم

يعني گوید كه بحكم نشاط از جانبي بجانبي ميگرايد وچنان تيز ميرود كه گويا سعي جهد وميمرد ٭ گرگ دارد كه دلالت بر قوت وصلابت اعصابش ميكند وبا اينهمه هردو شانه او بجانب مقدم جسدش كه چون قصر بلند مي نمايد بالا برده شده

يعني خوشي كي متوالي ادهر اودهر كو جهكني والے چلنے مين كودني پهاند لي جهت بڑي سركي هي اور اوسكے دونون مونڈهي اگلي دهڑ مين جو ايك بڑي اونچي محل كے برابر هے او بهار كر لگاي سے گئے هين قال **كان علوب النسع في دايابها**

علی السیر لا لثقل شدید ہا فہی التیسیر و تجرے میگوید کہ موہای زیر گلویش گلگون سنت
کہ منجملہ علامات عتق و کرامت اصل اوست و شپتا و محکم و استوار و گام ہایش
فراخ و دستہایش بسیار روان و دوان است یعنی اوسکے گلی کی نیچے
کی بال بہورے ہین جو اسپات کو جتاتی ہین کہ وہ نسل کی سچی اور اصل کی پورے
اور پیٹہ اوسکی کہٹلی اور اوسکی دگین جوڑے چپکلی اور ہاتھہ اوسکے ان تہک ہین جو برابر

چلتی رہتے ہین قال امرت یداہا فتل شزر و جحیت لہا عضداہا فی
سقیف مسند الامرار احکام الفتل و کنی بہ عن الاحکام ابلیغ و الفعل مجہول
و الشزر بالمعجمتین فالمہملۃ ان تفتل الخیط او الحبل عن الیسار او من خارج ثم تردہ الی داخل
فاضافۃ الفتل الیہ اضافۃ العام الی الخاص لانہ نوع منہ ولاشک ان الحبل او
الخیط اذا فتل ہکذا یکون محکما و الاجباح الامالۃ و اللام سے فی لہا کاللام فی لک
سے فی قولہ تعالی الم نشرح لک صدرک و فی بمعنی من و السقیف السقف و ستعیر
للمقدم حیدہا مما یتصل بہ العضدان و المسند کمعظم ما اسند بعضہ الی البعض و کنیہ
بہ عن المحکم یقول فتلت یداہا فتل شزر ای احکمت احکاما بلیغا و امیلت لہا عضداہا
من مقدم حیدہا المشبہ بالسقف المحکم المرتفع میگوید کہ و ستہایش
ہمچون رسنی استوار کردہ شدہ کہ از برون و درون اورا نجوبی تافتہ باشند
و ہر دو بازویش از مقدم بلندیش کہ بسقف بلند و محکم سے ماند فرو داوردہ
شدہ یعنے دونو ہاتہہ اوسکے ایسے مضبوط ہین جیسے دوہرے بٹی ہوئی

فالمیم کجعفر ما یطلی بہ کالجص وما یبنی بہ کالآجر والحجر فالجار والمجرور ان کان متعلقا بالاول اعنی تکلفن فالمراد بہ الآجر والحجارۃ وان کان متعلقا بالثانی اعنی تشاد فالمراد بہ الجص ونحوہ وکلاہما صحیح والاول اولی یقول ہی مثل جسر عظیم بناہ معمار رومی اقسم مالکہ بان قال واللہ لیحاطن ولیملاءن بالآجر والحجارۃ حتی یشاد بالجص ونحوہ سے گوید کہ آن شتر مادہ چون پل بزرگ است کہ معمار رومی رنگ بنایش ریختہ ومالک او برین سوگند خوردہ کہ بخشت وسنگ انباشتہ گردد تا کہ بخوبی گچ کردہ شود یعنی وہ ایسے ہیکلی ہی جیسی وہ بڑا پل جسکو رومی راج نے بنایا ہو اور اوسکی بنوانے والے نے یہہ قسم کہا ہے کہ اینٹون اور پتھرون سے اوسکے بہرا ہے اور بہر چونہ سے اوسکی عمارتی ہو وسے قال

صہابیۃ العثنون موجدۃ القری بعیدۃ وخد الرجل موارۃ

الید الصہابی الاصہب وہو الاشقر والعثنون بالضم عدۃ شعیرات طویلۃ یکون تحت حنک البعیر وصہوبتہا من علامات العتق عندہم والموجدۃ ہی المحکمۃ لفظا ومعنی من آجدہ اذا احکمہ ومنہ بناء موجد ای محکم وناقۃ اجد بضمتین والقری الظہر ومنہ ناقۃ قرواء اذا کانت طویلۃ الظہر والوخد بالواو فالمعجمۃ فالدال المہملۃ سعۃ الخطو وما بین القدمین والموار مبالغۃ من مار اذا جری علی وجہ الارض یقول سے ہے کہ یتیہ الاصل یدل علیہ صہوبۃ عثنونہا محکمۃ الظہر دقیقۃ القفار طویلۃ القوایم یشہد لہ سعۃ خطوہا انہا قویۃ

ودرنسخ الاصح بجای اشرعن
معنی الصعبا بخوہ وبوفن
مشعنی ملفق الرحال

واحدة كدلو السقايين والدالج بالمهملة فاللام فالجيم من ينزع الدلو في الحوض
من البئر والتشدد مقاساة الشدة وشبهها به لانه يبعد عضداه عن جنبيه حين
يأتي بالدلو من البئر الى الحوض يقول لها مرفقان ابعدا عن جنبيها ابعادا
شديدا حتى يظن بها وهي سائرة في مقامها انها تمر بدلوي دالج قوي يقاسي الشدة
في عمله میگوید که هر دو آرنجش از هر دو پهلویش چنان بعید افتاده
که گویا کار دلوکشی میکند که بهر دو دست خود دلو پر آب از چاه گرفته در آبگیر
می اندازد و بسیار محنت میکشد و مخفی نماند که هر دو دست این محنت کش آدم از
پهلوهایش علیحده میباشد یعنی اوسکی دونو بازوان یا دونو کہنیان
پسلیون سے ایسی الگ تہلگ ہین کہ گویا وہ مانند کسی مزدور محنتی کے
بہری ڈولون کو اوٹہائی لئی جاتے ہے جسکی اوٹہانے سے بازوان اوس
غریب کی کہل جاتے ہین قال كقنطرة الرومي اقسم ربها لتكتنفن حتى
تشاد بقرمد الكاف اسمية او قوعها خبر المبتدا محذوف والقنطرة الجسر العظيم
وخص الرومي بالذكر لما ان العرب كانت عارية عن حسن الصناعة وتزعم ان
العجم لهم مهارة فيه واللام فيه للعهد الذهني او للجنس ولذلك وصف مضافه
بالجملة ويحتمل ان يكون الجملة حالا بتقدير قد ويعني برب القنطرة مالكها والاكتناف
الحفظ والاحاطة والفعل مجهول والجملة جواب القسم وشاد الحائط اذا طلاه
بالشيد وهو كل ما يطلى به من الجص ونحوه ومنه قصر مشيد والقرمد بالقاف فالمهملة

وہو السدر البری ویقال لہ فی الفارسیۃ کنار دشتی و فی الہندیۃ جہربیری
وکنفہ احاط بہ والاطر بالمہملتین عطف القوس اضیف الی موصوفہ المعنوی
کما مرّ منصوب عطفا علی کناسی ضالۃ والصلب عظم الظہر من الکاہل الی العجب
ویقال لہ فی الفارسیۃ استخوان پشت و فی الہندیۃ کنگروڑ والمؤید القوی
الشدید من اید ہ اذا قواہ یقول کانّ اضلاعہا المحیطۃ بجنبیہا الایمن والایسر الصلبۃ
المنیفۃ بیتا ظبی من الضالۃ یحیطان بہا من جانبیہا وقسی معطوفۃ وضعت
تحت صلب محکم سے گوید کہ پہلوہائے چپ وراست او گوئیا دو خوابگاہ آہو ست
کہ از کنار دشتی بودہ و بہر دو جانب آن شتر مادہ محیط افتادہ و کمانہای خم دادہ است
کہ بزیر استخوان پشت محکم شدہ ہا بود یعنی اوسکی داہنی بائیں کی پسلیان گویا
ہرن کی دو گہر ہین جو جہربیری کی جہاڑیان ہین اور اوس سانڈنی کی داہنی
بائین لگی لپٹی ہین اور موڑی ہوئے کمانین ہین جو کری کنگروڑ کی نیچی رکہی گئین ہین قال

لہا مرفقان افتلان کانما تمر بسلمی دالج متشدد المرفق

بالکسر موصل الذراع الی العضد ویقال لہ فی الفارسیۃ آرنج و فی الہندی
کہنی والافتل تفضیل المفتول من فتلہ اذا لعدہ و بعد المرافق عن الجنب
ممدوح فی الابل قال کعب رضی اللہ عنہ و مرفقہا عن نبات الزور مفتول ویقال
للناقۃ السریعۃ فتلاء الذراعین وروی کانہا بدل کانما والضمیر للناقۃ
کما فی تمر والدار لتعدیۃ المرور والسلم بالفتح الدلو التی یکون لہا عروۃ

نبات الزور
ہی الاضلاع
۱۲

والخلوف جمع خلف وهو اقصر اضلاع الجنب والضمير المجرور للمحال
فانه جمع على وزن المفرد وايضا يفرق بينه وبين واحدة بالتاء وحمله التشبيه
نعت محال والاجزة جمع جران وهو مقدم عنق البعير من المذبح الى المنحر
والجمعية باعتبار الاجزاء فان جران البعير الواحد لا يكون الا واحدا
مرفوع عطفا على السابق واللز الالصاق والفعل مجهول والدأي فقار
الظهر والعنق جمع داية والمنضد اسم مفعول من نضده اذا جعل بعضه فوق البعض
على الترتيب وبالغ فيه يقول ولها فقار ظهر محكمة طوي بعضها الى بعض تشبه
اضلاعه الثابتة منها القسي في الصلابة والانحناء ومقدم عنق من المذبح
الى المنحر الصق بفقار مرتبة بعض منها فوق بعض على الترتيب البليغ
مے گوید که مهره های پشتش باهم پیچیده و چسپیده واضلاع خورد پشتش
که بدان مهرها تعلق دارد در کجی و درشتی بکمانها مے ماند و مقدم گردنش
بمهرهای تو بر تو چسپیده سخت اتصالی دارد یعنے کنکڑ ہڈا اوسکا باہم لگا لپٹا
ہی جسکی چھوٹی پسلیاں کمانوں کی مانند کڑی ہیں اور اوسکی گردن
کی اگاڑی سے سارے پٹھے جڑ رہے اوسکی گردن کی مہروں سے لگی لپٹی
ہے جو اوپر نیچے برابر جسپی ہوئے ہیں قال کان کناسی ضالة یکنفها
واطر قسی تحت صلب مؤید الکناس بالکسر بیت الظبي وقيل
له بالفارسية خوابگاه آهو ولا ادري هذه خاصة والضالة واحد الضال

به تارة خلف الرديف وتارة تمره على ضرع لها يا لبس كالزق البالى مقطوع
اللبن میگوید که دم سے حسبناند چنانچه گاهی بدان پشت ردیف را میزند
وگاهی بر پستانی میگذارد که چون مشک کهنه خشک گردیده واز شیر بریده شده
یعنی سبکبہے اوسکو ردیف کی پچہی مارتے ہے اورکبہی سوکہی تہنون پر
لیجاتی ہے جو سوکہہ سوکہا کی پرانے مشک سے ہوگئی ہین اور دوده کا نام د
نشان اون مین نہین رہا قال لہا فخذان اکمل النحض فیہما کانہما بابا منیف
ممرد اکمل ماض مجہول والنحض بالنون فالمہملة فالمعجمة اللحم وعنی بالبابین مصراع
الباب والمنیف القصر العالی الطویل والممرد الاملس ومنه صرح ممرد یقول
لہا فخذان اکمل اللحم فیہما فہما مکتنزتان لحما وقد ارتفعتا وکانہما مصراعا باب قصر
طویل مملس بالجص ونحوه میگوید که او دوران دارد که آنہا بگوشت انباشته
چندان بلند ساخته اند که چون دوبازوے دروازه کاخ بلند نمایان میشود یعنی
اوسکے دونو رانین ایسی گوشت سے توتی گئین اورانتنی اوپر گواوبہارسے
گئین که ایک بڑے محل کی دروازه کی دوبارو معلوم ہوتے ہین قال وطی
محال کالحنی خلوفه واجرنة لزت بداى منضد الطی معروف
فارسیه نوردیدن وپیچیدن وکنی به عن الاحکام اضیف الی موصوفه المعنوی
مرفوع علی انه معطوف علی فخذان والمحال جمع محالة وهی فقار الظهر وقری
شدید المحال بمعنی القوى والحنى القسی والتشبیه فی الصلابة والانحناء

كتاب الجانب وشكله بالمعجمة لفظه والفعل مجهول والجملة حال تقيد بر قد
والعسيب بالمهملتين عظم الذنب والمسرد بالمهملات كمنبر ما يخرز به الاديم
والابرة التي يسمى به ويسمى يشبه به الدرع وكلاهما مستعمل ويقال للاول في الفارسية
درفش وفي الهندية ستاري وستاري للثاني يصف ذنبها بكثرة الشعر فيقول انه
كثير الشعر حتى كان جناحي صقر طويل الجناح احاطا بجانبي عظمه وقد نظما
به بما يخرز به الاديم او بما يسرد به الدرع مي گويد كه دم بسيار موئيش چنان
مے نماید که گویا دو بازوے باز کلان بازو را چپ و راست استخوانش چسپانیده
بدرفش کفش دوزان و یا بسوزن زره بافان دوخته اند یعنی اوسکی دم
ایسی پر ہے جیکی ہے کہ گویا کسی بہت بازکے دونون بازوون کو دم کی
ہڈی کی داہنی بائین زره بافون کی سوئی یا موچیون کی ستاری سے سیدیا
ہے قال طورا یعطف الزمیل وتارة علی حشف کالشن ذاو مجدد
المجدور في بعض النسخ بمتعلقه محذوف والزميل بالمعجمة رديف الراكب
البعير والحشف بالمهملة والمعجمة محركة الضرع البالي اليابس والشن بالمعجمة فالنون
الزق البالي والذاوي بالذال المعجمة فالواو اليابس من ذوى الشيء اذا
جف والمجدد بالجيم فالدالين المهملتين اسم مفعول الضرع الذي قطع لبنه وفيه
اشعار بانها لم تلد وما تلد قال آخر بيت وثوبه بان العسيب ثمرة على
فرج محجوم المشارب محدد وقال عقيبه تذب به طورا وطورا تمره بقول فتنصب

حصلة وهى مجموعة الشعر . و كنى بذى الخصل عن الذنب الكثير الشعر و
هو وصف فى الابل والخيل والروعة الفزعة والافزاع وكنى به
عن الخلايا والصوتة فان الصايل يروع من يصول عليه والاكلف من الابل
وغيرها ما يكون لونه بين الحمرة والسواد وكنى به عن الفتى القوى والملبد اسم فاعل
من التلبيد الفحل اذا ضرب فخذيه بذنبه ويفعل ذلك عند غلبة الشهوة يعنى
بقوة السمع وقلة الحرص على الاكل والتحرز عن ضراب الفحل فيقول لعود من الكرم
الى صوت راعيها الداعى فهى قوية السمع وقليلة الحرص على الاكل فان
الحرص يمنع السمع وتخبل الذنب الكثير الشعر ساترا حاجزا بينها وبين حملات
الجمل العنتى القوى الشهوة فلا تحبل فسلا القعقعف مى گويد كه ببانگ
شبان چراگذاشته مى آيد وچندان درچپ بدين فرو منير ود كه بانگ
نشنود وبسر در آمدن شتر جوان قوى شهوت را بدم مى راند كه موهاش بسيار
دراز بوده افتاده غرض كه بار ورمنگير د ليپ جوان شونعني چرواہے كے
آواز پر آتى ہين اور ايسے ڈھنڈے نہين جو گہاس كہانے مين پڑي ہي اور كسيكى سننے
اور شہوت كى ہانپنے جوان اونٹ كى چراہيون كو ايسے دم سے روكتي
ہين جو بالون سے اكثر ست سے جو ربى ڪلى ہے غرض كه وه بياتي ہين جن ضيغه

نہين قال كان حيناحى مضرحى تلنفاخا فيه تنكا فى العسيب د
لمبذى بالمرتبة فالمهاتين الصقر الطويل الجناح وتلنفه احاطه به والخافى

هذه الجملة معطوفة على تربعت وحذف العاطف والحدائق جمع حديقة وسے
کل مرعے احیط للرعے ویقال له مرغزار والمولی اسم مفعول من الولی وہو المطر
بعد المطر صفة موصوف محذوف والاسرة جمع سرارہ وہو خیر موضع من
الارض والاغید بالمعجمة فالتحتانیة کثیر النبات من الارض ولیس بمعنی
الناعم فانه من صفات الانسان والاغصان یقول رعت القفین سے فی ایام
الربیع وجسلة سے فی جملة النوق لئے جفت اسبابہا وقد کن یرعین ریاض بمکان
ممطور الموضع الطیبة الکثیر النبات او وترعاہا الیوم فیہا سمے گوید کہ
درعین موسم ربیع بموضع قفین درگلہ شتر ما دگانی چریدہ کہ شیر در پستانہا ہی
آنہا خشک گردیدہ و در مکانے کہ موضع نیک و بار اغانی متواتر شاداب یافتہ
وخود او کثیر النبات بودہ میچریدند و یا خود آن شتر مادہ در چنین جاہا میچرد
یعنے ساڑہے سے کے دلون مین موضع قفین پر ایسے اونٹنیان مین چرتے
رہے جنسکی تہن سوکہ گئی تہی اور جرا ایسے زمین کی جب اگا ہون مین چرتی
تہین جسکی اچھی اسپہیے مہکانے پی در پی مینہون کی برکت سے ہری بہرے
ہتی اور خود بہی وہ بڑے زور نہین ستے وقال تمرتبعد الی صورت مھیب
وسفی بذنبہ حضل رو داتة الکلف ناہید نیقال ما اعاد اذا
یعتیہ بانی قال امرد العقیس ع یعمن الی صوتہ اذا ماسمعت و
اناب الراعی اذا دعا الابل لیب للعبوة والتی جملة وقایة ارد حنضل جمع

ہے جو ایک جوان ہتھنی شتر مرغ کا مقابلہ کرتی ہے **قال تباری**

عتاقا ناجیات واتبعت وظیفا وظیفا فوق مور معبد

المباراة المعارضة والمقابلة والعتاق النجائب من الخیل والابل والناجیات

جمع ناجیة وهی السریعة واتبعت معناه تبع من اتبعه ایاه وبه اذا جعله تابعا له

والوظیف مستدق الساق والذراع من کل دابة ویقال له بارکی ساق ودست

وبہ ہندیہ فی الابل ٹی وفی الخیل گامچی والمور بالفتح الطریق المستوی والمعبد

المذلل وکنی به عن طریق یسلکه الناس **میگوید که شتر مادگان چالاک وتوانا**

وکریم النسل را مقابله کنند در راهی که بسیار جاری باشند بارکی پا راس

بارکی دست برابر می فرستند واز رفتن وا نمی مانند **یعنی** چال کے پورے

نسل کی اچھی مادہ ہتھنی برابری کرتی ہے اور چلتی راہ میں پچھلی پانوون کو اگلے

پانوون کے پیچھے لگاہی چلی جاتی ہے **قال ترتعت القفین فی الشول**

ترتعی حدائق موقیة الاسرة اعبند التربع الرعی فی ایام الربیع

وهو اجود اوقات الکلاء والرعی والقفان بتقدیم القاف علی الفاء المشددة

موضع وضع علی صیغة المثنی کالبحرین فالعین لام اسم فالقفین فالرکن م

الشول بفتح المعجمة جمع شائل علی خلاف القیاس وهی کل ناقة اتی علیها

حملها او وضعها سبعة او ثمانیة اشهر فخف لبنها وخصها بالذکر لقوتها فان جلب

اللبن یورث الضعف والارتعاء الرعی والحبة حال من الشول وتحتیل انکو

کیسے ہی کہیں جسکو میں نے سدا ایسے رستہ میں چلا یا جو کہا ڑ سے کمل کا سا پاٹ

اور چٹیل تہا قال جمالیتہ وجناء تر دیسے کا نفا سفنجہ متبر سے لا زعر ایہ

الجمالیہ بضم الجیم الناقۃ التی تشبہ الجبل فی القوۃ والوثاقۃ وتمام الخلقۃ والوجناء

الشدیدۃ القویۃ وقیل عظیمۃ الوجنتین والردیان بالمہلتین نوع من سیر الابل

بین العدو و المشی یقال لہ فی الفارسیۃ شتافتن و فی الہندیۃ لپکنا

والعقل من حد ضرب یسمے والسفنجۃ انثی السفنج وہو کعملس الخفیف الطیران

من ذکور النعام و برے لہ عارضہ وانما وصفہا بذلک لان العارض لیعی غایۃ

السعی والازعر بالمعجمۃ فالمہملتین الظلیم القلیل الشعر والاربد ما یشبہ منہ لونہ لون

الرماد و کنی بہما عن الظلیم الفتی القوی فانہ اذا کان صغیرا یکون کثیر الشعر مائلا

الی الصفرۃ فکلما یکبر یقل شعرہ وصفرتہ حتی اذا تم وکمل یکون ازعر اربد

وانجر الاربد للضرورۃ یقول تشبہ الجبل فی الوثاقۃ والقوۃ شدیدۃ الخلق عظیمۃ

الخدین تسیر سیر الردیان فتشبہ فیہ انثی من النعام خفیفۃ الطیران تعارض فتیا

قویا من ذکورہا سے گوید کہ با وصف شتر بادگی لشتہ رہے ماند وہ

تمام اعضا درست و استوار افتادہ و چنان سے شتابد کہ گو یا مادہ شتر مرغ

تیز پرواز است کہ بمقابلہ نوجوان شتر مرغ سے لکا رہے یہ وہ ایسی وہ

اونٹنی کیا ہی ایک اونٹ ہی جو اپنے سارے جوڑ بند وان میں پورے

اور بڑے کلی چہری والے ہی اور ایسے لپکتی ہے کہ گو یا وہ شتر مرغ

کہ بباعث کثرت سفر بلاغر افتادہ و روز و شب برابر میرود یعنی

اگرچہ وہ پیاری کالے گوسون جا پڑے مگر حال اپنا یہہ ہے کہ جب کوی مہم پیش

آتی ہے تو مین اوسکو ایسے سانڈنی کے ساتہہ سر کرتا ہون جو سفرون کے

کہی رمی بڑے دوبلی چہیٹی رات دن برابر چلنی والے ہے سو امید ہے کہ مین

اوس سے جا ملونگا قال امون کالواح الاران نسأتہا علی لاحب

کأنہ ظہر برجد الامون وثیقۃ الخلق کانہا امنت الضعف والکلال

بحمل الجر والرفع وکذا ما بعدہ والاران بالمہملۃ ککتاب سریر المیت وتابوتہ و

التشبیہ فی الصلابۃ والملاسۃ وہو ممدوح فی الابل ونسأ الناقۃ فہو زجرہا

اللام سافہا ویقال بالصاد المہملۃ ایضا واللاحب بالمہملۃ فالموحدۃ الطریقۃ الواضحۃ والبرجد بالموحدۃ

فالمہملۃ فالجیم کزبرج الکساء الغلیظ وتشبیہ الناقۃ بالواح الاران وتشبیل الطریق

بمشل البرجد معروف عندہم قال امرؤ القیس علتہب وعنس کالواح الاران نصاتہا

علی لاحب کالبرد ذی الحبرات العنس الناقۃ القویۃ یقول وثیقۃ الخلق ملسار

الجسد مثل الواح التابوت ازجیتہا علی طریق واضح مثل ظہر الکساء

الغلیظ حیث لم یکن علیہ علم ولا منار ولا فیہ ماء ولا کلاء می گوید کہ

در خلقت خود درست واستوار وچون تختہای تابوت صاف ومستحکم ودر

راہی راندمش کہ چون روی گلیم رفت بی نشان وعلم و بی آب وگیاہ

بود یعنی جورتونکی کہیلی اپنے سارے باتون مین پورے تابوت کی تختون

يقول وتكشف عن وجه مضئي كان الشمس القت عليه ضوءها صافي اللون غض
طري لم يمسه حفاف حتى يتشنج ويتقلص ميگويد كه روئے مے نمايد كه گويا
آفتاب عالم تاب چادر نور خود برآن انداخته و پاكيزه رنگ و تازه و سيراب است
كه چين و شكن بدو راه نيافته يعنے ايسا كهڑا دكهاتي ہے كه گويا سورج نے
اپنے نوراني چادر اوسپر ڈالی ہے اور رنگ و روپ كا پورا اور بہت ہی ہرا بهرا ہے
جسمين جهريون كا پتا نہين ہے قال واني لامضي الهم عند احتضاره بعوجاء

مرقال تروح وتغتدي الواو حالية والامضاء الانفاذ والاجراء والهم
المطلوب المهم والاحتضار الحضور والعوجاء الناقة الضامرة من كثرة الاسفار والمرقال
السريعة السير من ارقل اذا اسرع في السير وراح نقيض غدا واغتدي و
الافعال الثلثة للاستمرار وانما ذكر الناقة وسيرها بعد ذكر ارتحال الحبيبة على عادتهم
فانهم يذكرون كذلك في الاكثر اشعارا بان المحبوبة دان ارتحلت مع قومها ولاكن
ساالحقها بمثل هذه الناقة قال امرؤ القيس بعد ما ذكر بنت عفزر فدعها وسل
الهم عنك بجسرة ذمول اذا صام النهار وهجرا وقال الحارث اليشكري ع
غير اني قد استعين على الهم اذا خف بالثوي النجاء يقول ذهب القوم بها وبعدت خولة عني
واني لا امضي ما اهم به عند حضوره بناقة ضامرة من كثرة الاسفار سريعة السير
تروح وتغتدي على الاستمرار يعنے الحقها والقاها سے گويد كه محبوبه بعيد
افتاده و حال اين است كه من مهم پيش افتاده را بان جمازه تيز رو سر ميكنم

کہ وہ مہنہ کے پانی سے گیلا اور بڑے نہل کی تسبیح مین واقع ہوا ہے قال

سقتہ ایاہ الشمس الا لثاتہ اسف ولم یکدم علیہ باثمد الضمیر المنصوب للالمی وایاہ الشمس بالکسر والفتح نورہا وحسنہا مرفوع علی الفاعلیۃ ومفعولہ الثانی محذوف اذ السقی یتعدے الی مفعولین واللثات جمع لثۃ وہو معروف واسف ماض مجہول من اسف الجرح دواء اذا ادخلہ فیہ والمستکن فیہ للثات اذ ہو جمع علی وزن مفرد والجملۃ حال بتقدیر قد وکدم علیہ عض علیہ واثر فیہ بحدیدۃ والاثمد بالکسر حجر الکحل والجار والمجرور متعلق باسف کما فی قول النابغۃ ع بردا اسف لثاتہ بالاثمد وکانت نساء العرب یستعملن الاثمد المسحوق علی اللثات کما ان نساء الہند یستعملن ما یقال لہ مسی بتشدید المہلۃ وتخفیفہا یصف بریق الثغر وسواد اللثۃ فیقول سقاہ نور الشمس البریق واللمعان الا لثاتہ وقد اسف بالاثمد ولم یؤثر فیہ بشئ ینقصہ سے گویدکہ نور آفتاب او را روشنی مناسب نوشانیدہ مگر جائے دندانش فروگذاشتہ کہ سودہ سرمہ اصفہانی نے بران پاشیدہ وہیچ ازان رنجے نرسیدہ بود یعنے سورج کے روشنی نے چمک دمک سے اوسکو اچھی طرح سے بہرا تہا مگر اوسکے مسوڑون کو چہوڑا تہا جن پر سرمہ پسا ہوا لگیا تہا اور پہر کوئے زخم اونکو نہین پہونچا تہا قال ووجہ کان الشمس القت ردائہا علیہ نقی اللون لم یتخدد مجرور عطفا علی الی در دار الشمس ضوؤہا والنقی الصافی اللطیف والتخدد بالمعجمۃ فالمہملتین التشنج والتقلص وکنی بہ عن الجفاف

له اعنی الحبیبة والالمی البارد والبرق نعت للثغر وهذا اجود فان الاسنان توصف
بالبرد عندهم قال ع وتفتر عن شتیت برود وقال ع ... کان ...
العلی الشتیت الاسنان المتفرقة فی الحملة وهو مدح عندهم ویجوز ان یکون اصل عقة
من لمی کرضی اذا اسودت شفته ... الثغر الالمی الشفتین والمنور اسم فاعل من
نور الشجر اذا اخرج نوره وعنی به الاقحوان النور فان الثغر یشبه به عندهم وتخلله توسطه
وعر الرمل وسط طیبة الدعص والمهرت بالکسر الثلث القطعة المستدیرة
من الرمل فاعل تخلل والضمیر المجرور للمنور والند صفة مشتقة من
کرضی اذا ابتل قلیلا والجملة نعت منورا وخبر کان محذوف ووجه التشبیه بالمرئیا
نعت الالمی وانما جعل موضع الاقحوان المنور تلک القطعة مع ابتلالها بماء المطر لیکون
الطف وانظف فیزید بالاشیاء المشبه یقول وتکشف فی التبسم عن ثغر بارد الریق او
عن ثغر الالمی الشفتین کان به اقحوانا منورا توسط له وسط الرمل الطیب دعص ندی فهو
فیه — می گوید که هنگام تبسم سلک دندان می کشاید که آب دهانش سرد و شیرین
ویا لبهایش مسی آلوده بود و دندان با بوئه شگفته می ماند که برچنین تودهٔ
ریگ داد شگفتگی داده که بآب باران تر شده و در آغوشش تودهٔ ریگ کلان
وپاکیزه داشته یعنی مسکرانی مین ایسے دانتون کے لڑے دکہاتے ہی جسکا ہوار
ٹھنڈا یا ہونٹ اوسکے اودے ہین یعنی مسی کے دھڑی اونپر جمی ہوئی ہے اور
آپ اوس پہول کہلی ہو بونہ سے مشابہ ہے جو ایسے چھوٹی ٹیلی پر کہلا ہے

وشمالا فان الظبية اذا كان حالة كذالك ينظر كذلك وتراعي ماخوذ من راعيه

الحمار الحمير اذا رعى معها والربرب القطيع من الوحشي والخميلة بالمعجمة الارض التي طاب

نباتها وليتناول الاخذ وحذفت احدى التائين في تناول والطرف جانب

كل شيء وطائفة منه والبرير بالموحدة والمهملتين كسرير ثمر الاراك والارتداء لبس

الرداء وكنى به عن الاستتار يقول هي ظبية تخلفت عن صواحبها فتنظر يمنة ويسرة

ترعى مع قطيع من الظباء في ارض طيبة النبات تاخذ اطراف البرير بمد عنقها

وتستتر بالاوراق معناه ان في القوم خودا تمد العنق وتنظر يمينا وشمالا لما ان قلبها

متعلق ايضا ميگويد كه او آهو ماده است كه از ياران خود جدا مانده چپ و راست

مى نگرد و در زمين نيك و تازه بيك گله آهوان مى چرد و اطراف و قدرى از

ثمرهاى جال بدهان مى گيرد و چندان خود را بالا مى كشد كه برگهاى جال او را مى پوشد

حاصل اينكه خوله از يار خود جدا افتاده همراه قوم خود ميرود و گردن برداشته بچپ و

راست مى نگرد يعنى وه ايك ايسى هرنى هے جو اپنے ساتهيون سے الگ

هوگئى هو اور هرنون كى ريوڑ مين ايك اچهى زمين مين چرتى هے اور اوپر كر پيلو كى

پهل كچهه كچهه كهاتى هے اور پتّے اوڑهتى هے كه پتون مين چهپ جاتى هے غرض كه

خوله مجهه سے جدى هوكر همارے بندون كى ساته جاتے هين اور ادهر ادهر مجهكو

ديكهتى هے قال وتبسم عن المى كان منورا تخلل حر الرمل دعص له ندي

بسم ذا تبسم وعدى بعن لتضمنه معنى الكشف في الجملة والمستكن في الفعل المستعار

کرتا ہے **قال وفی الحی احوی ینفض المرد شادن مظاہر**
سمطی لؤلؤ وزبرجد اللام فی الحی للعہد والاحوی افعل صفۃ من
الحوۃ وہی حمرۃ الشفۃ الی نوع من السواد نعت للظبی المستعار لمحبوبتہ وانفض
التحریک باب للانتفاض والمرد بالمہملتین الثمر الطری النضیج من ثمار الاراک وکنی بہ عن مد العنق
فان تحریکہ یتصور بہ والشادن بالمعجمۃ فالمہملۃ الظبی الفتی القوی والمظاہرۃ لبس
الثوب ونحوہ علی آخر بان یتصل ظہر احدہما ظہر الآخر قال ع مظاہر سہر بالی جدید
علیہما والسمط بالکسر خیط النظم والقلادۃ یقال لہ فی الفارسیۃ رشتہ مروارید
وفی الہندیۃ لرٹی والزبرجد الزمرد ولبس القلادتین کان محمودا عندہم قال ع
لکہ مین کرمی فضتہ وقرنیہ وقال ع من الحلی سمطی لؤلؤ وزبرجد والکرم القلادۃ
یقول وفی ہولاء القوم ظبیۃ فتیۃ تنفض ثمر الاراک بمد عنقہا علیہا عقدان عقد
من لؤلؤ وعقد من زبرجد **مے گوید** کہ درآن قوم آہو مادہ است نوجوان
کہ گردن برکشیدہ ثمر تختہ جال را مے افشاند وبران یک رشتہ مروارید
ویک رشتہ زمرد است **یعنے** اون لوگون مین ایک نوجوان ہرنی ہے جو اونچی کر
پیلو کی پہل جہاڑتی ہے اور اوسکے گلے مین ایک لڑی موتیون کی اور ایک لڑی
زمرد کی پڑی ہے **قال خذول تراعی ربربا بخمیلۃ تناول اطراف**
البریر وترتدی الخذول بالمعجمتین ما تخلف من الظباء عن صواحبہ مرفوع
علی انہ نعت احوی المراد بہ المحبوبۃ او خبر محذوف وکنی بہ عن نظرہ بعینیہا

ویا از کشتی ہاے ابن یامین تاجرے بوده وحال آنکہ ملاح آنہا را گاہی کج میبرا
و گاہے براہ راست سے بردیعنے وه قریہ عدولی و یا درخت عدولی کی کشتیون
یا عدول اوستاد کی ناوون یا ابن یامن کی بیڑون مین سے ہین اور حال یہہ ہے
کہ ملاح اونکو ادہر اودہر لیجاتا ہے اور کبھی سیدہا چلاتا ہے قال یشق حباب
الماء حیزومہا بہا کما قسم الترب المفائل بالید حباب الماء بالمہملۃ فالموحدۃ معظمہ
کسحاب و الحیزوم الصدر و ما استدار بالبطن و الظہر و یقال لہ فی الفارسیۃ
میان سینہ و المجرور الاول للسفین و الثانی للنواصف و الباء للظرفیۃ و
افراد الضمیر لعدم اللبس کما فی معہم و المفائل بالفاء فالہمزۃ من یلعب بالفیال وہو
نوع من اللعب فانہم یخبؤن فی کومۃ من التراب شیئا صغیرا ثم یقسمونہا علی السویۃ
قسما الخفی بعضا منہم عن الشی المستور اذ ہو فی ای القسمین فمن قال انہ فی ہذا القسم
و ہو فیہ فقد فاز و غلب و الا غلب و یقال لہ فی الفارسیۃ خاکبازی و ہو المراد فی قول الجمال
و فی الہندیۃ سوالکوون و ڈہیرے کاٹ و کوڑی۔ قند وقسم یعنے تقسیم یقول
یشق صدور تلک السفائن معظم الماء فی تلک النواصف کما تقسم المفائل کومۃ التراب
بیده بلا تکلف سے گوید کہ مقدم آن کشتیہا موج ہے آب را در آن آب روہا
چنان برابر مے شگافد کہ صاحب بازی مکونتوده خاک را بدست خود دوپاره مے کند
یعنے اون کشتیون کی اگاڑے اون مجہدہاروں مین بڑی گہرے پانی کو ایسا چیرتے
ہی جیسے سوالکوون کا کہیلنی والا مٹی کی ڈہیرے کو ہاتہہ سے دو گڑے

ویا بحکم لہو ولعب چپ وراست چون کلان کشتیہاے آب روہا بود یعنی
جب بنو مالک خولہ کی بہنسے منزل او چلے تو اوسکے ہودے اونکے کجاوے ایسے
جاتی تھی جیسے وادی سے دوسرے بچہ دار وادی میں بڑے بڑے بیڑیان چلتی ہین یا
وہ دامن بائین کے کنارے سے بچہ دار ون کے بیڑیان کھینچے دکھائی دیتے

تہی قال عدولیۃ او من سفین ابن یامن یجور بہا الملاح طورا ویہتدی

العدولیۃ بفتح العین والدال المہملتین نسبۃ الی عدولی وہی قریۃ بالبحرین وقیل
الشجرۃ الطویلۃ القدیمۃ او الی عدول وہو علم رجل کان یتخذ السفن وبالجملۃ یقال
للسفینۃ العظیمۃ انما ہی صناعۃ ویکون اکبر من الخلیج وہو سفینۃ صغیرۃ دون العدولی
قال النابغۃ بیت لہ یحز یقتص بالعدولی وبالخلیج المحملۃ الثقال وہو مجرور علی انہ یکون نعت
سفین او مرفوع علی انہ یکون نعت خلایا او خبر مبتدا محذوف ومن سفین
عطف علیہ فحالہ فی الاعراب کحال متبوعہ وابن یامن کان رجلا من اہل ہجر
من بلاد الیمن یصنع کبار السفن او یملکہا وروی ابن نبتل بتقدیم النون علی الموحدۃ
فالفوقانیۃ کجعفر والاول اشہر یشیر بہ قول امرء القیس فی وصف السفین ع حمتہ بنو البنا
من آل یامن والجور نقیض الاہتداء فی الجملۃ والبا للتعدیۃ والجملۃ حال یقول ہے
من سفاین قریۃ عدولی او شجرۃ عدولی او من سفاین عدول الصناع او من سفاین
ابن یامن میل میں الملاح عن قصد السبیل طورا ویہتدی بہا علیہ طورا ہے گویند کرنہا
منجملہ کشتیہاے قریہ عدولے ویا درخت عدولی ویا از مصنوعات عدول صناع

نصب وقوفا على انه حال من الطلال وهو نكرة مخصصة بالظرف وفي الخبة صغيره
وهو المجرد وفيها والجلادة القوة والشدة والتجلد اظهاره ومعنى الشعر هو المذكور
فيما سبق مع تغير يسير قال كان حدوج المالكية غدوة خلايا سفين بالنواصف
من دد الحدوج جمع حدج وهو مركب للنساء كالمحفة مفرده فيقال له كجاوه و كجاوه
او هو الهودج والمالكية نسبة الى مالك بن زيد مناة بن تميم بن مرة واراد بها الطائفة
المالكية وهم رهط خولة وغدوة نصب على الظرفية وهو نكرة تفيد معنى المعرفة اي
غدوة الرحيل والخلايا جمع خلية وهي السفينة العظيمة والسفين جمع سفينة والنواصف
جمع ناصفة وهو مجرى الماء من النهر ونحوه ويقال له في الفارسية آب رود ومهيج خيز
وفي الهندية دهارا ومجهه دهار ودد بالدالين المهملتين علم واد على ما قيل وقال في القاموس
موضع ويؤيد الاول ذكر النواصف معه فانه يذكر مع الاودية والمياه قال تميم بن نويرة
ع بناصفة البعوضة حيث سالت والبعوضة ماء لبني اسد وقال خفاف بن ندبة
ع وآخر بالنواصف من هاهم وهو الصحارى وقيل معناه اللهو واللعب وفيه اشعار
بوجه التشبيه بقول تحمل بنو مالك رهط خولة فكانت حدوجهم غداة رحيلهم كعظام سفينة
تجرى في مجاري الماء من وادي دد او كانت كمثل تلك السفاين من جهة
اللهو واللعب حيث كانت تجرى تارة ميمنة واخرى ميسرة مى گويد كه چون
بنو مالك بن زيد مناة قوم خوله رخت سفر فرو بستند كجاوه هاے انان در بامداد
رحيل بدان كلان كشتيهاے ماند كه در آب رودهاى وادى ددهے مشابه

بن تمیم فتارة یقول لها الحنظلیة نسبة الی حنظلة بن مالک کما قال فیها ع فقل لخیال الحنظلیة ینقلب وتارة یقول لها المالکیة نسبة الی مالک بن زید مناة کما قال فی هذه القصیدة حیث قال ع کان حدوج المالکیة غدوة وهذا هو الصحیح والحق الصریح فمن قال انه اسم امرءة کلبیة فقد اخطاء فانه لیس فی بطن من بطون کلب من یسمی

بمالک او حنظلة قال لخولة اطلال ببرقة ثهمد تلوح کباقی الوشم فی ظاهر

الید من ثانی الطویل والقافیة متدارک والطلل اثر الدار یجمع علی اطلال و طلول والبرقة الارض التی فیها تراب وحجارة وثهمد بالمثلثة کجعفر موضع ولاح الشی ظهر وبدا والوشم غرز الابرة فی مواضع من البدن ثم ذر النیلج علیه ویقال له فی الفارسیة آزیدن وآجیدن وفی الهندیة گودنا بالکاف الفارسیة وکانت العرب تفعل ذلک فی الجاهلیة وتفعله الیوم اعراب الهناک فی البلاد الشرقیة و کلهم کانوا یفعلون بالنساء دون الرجال ولذا قال علیه السلام لعن الله الواشمة والمتوشمة یقول لخولة الحنظلیة اطلال بقیت فی برقة ثهمد تلوح علی الناظرین بالتامل کما یلوح مابقی من آثار الوشم علی ظاهر الید میگوید که آثار منزل خولہ حنظلیہ در زمین سنگ لاخ موضع ثهمد چنان مے نماید که نقش آزیدن بر ظاهر کف و ساعد بنظر مے آید یعنے خولہ کی پرانے کھنڈر موضع ثهمد کی بہتر ملی زمین مین ایسے نظر آتی ہین جیسے گودنی کی رہے سہے نشان ہاتھ اور پہونچی کی ظاہر پر دکہائی دیتے

ہین قال وقوفا بها صحبی علی مطیهم یقولون لاتهلک اسی وتجلد

القصيدة الثانية الدالية

هذه لعمرو بن عبد بن سفيان بن سعد بن مالك بن ضبيعة بن قيس بن ثعلبة بن عكابة بالضم بن صعب بن علي بن بكر بن وائل بن قاسط بن هنب بن أفصى بن دعمي بن جديلة بن أسد بن ربيعة بن نزار بن معد بن عدنان بن أد بالدالين المهملتين كزغز بن زيد بن أعراق الثرى أي هميسع بن سلامان بن نبت بتقديم النون على الموحدة فالفوقانية بن حمل بن قيذار بالقاف فالتحتانية فالمعجمة فالمهملة بن اسمعيل عليه السلام بن ابرهيم عليه السلام بن تارح بالفوقانية فالمهملتين وقيل هو بالخاء فالمعجمة الملقب آزر او الموصوف به او كلاهما علم ابن ناحور بالنون فالمهملتين بن شاروخ بالمعجمتين بينهما مهملة بن ارغو بالمهملة فالمعجمة بن فالغ بالفاء فاللام فالمعجمة بن عابر وهو هود عليه السلام الى آخر النسب المذكور في ترجمة امرء القيس واسم امه وردة ولقب بطرفة لقوله ع لا تعجلا بالبكاء اليوم مطرفا وقتل وهو ابن عشرين سنة وهو المراد بقول لبيد حين سئل عن اشعر العرب فقال امرء القيس ثم قال الغلام المقتول من بني بكر يذكر في هذه القصيدة مضيه في الامور وشربه الخمور ولهوه بالقيان [illegible] ويشكو ابن عمه مالكا وكان شديد الجنان وذليق اللسان ويشبب بخولة وهند وسلمى وقد شبب في هذه القصيدة بخولة كذا في الاغاني حيث قال ع لخولة بالاجزاع من اضم طلل وهي امرأة من [illegible]

الی العشی نفسه اواثره والارجاء النواحی والقصوی تانیث الاقصی و
فیه اشعار بان تضمیمه شمال الاطراف فما ظنک بالاوساط والانابیش جمع انبوش و
هو الاصل مرفوع علی انه خبر کان والعنصل البصل البری ویقال له فی
الفارسیه پیاز دشتی و پیاز موش وفی الهندیه کاندا و لایزال غریقا فی الماء
وهو وجه التشبیه یقول کانت السباع فی ذلک الوادی وهن غرقی
فی الماء عشیة ذلک الیوم باطرافه البعیدة کانهن اصول البصل البری
می گوید که درندگان آن وادی وحال این بود که شام آن روز در اطراف و
نواحی او غریق و سرشار بودند باصول پیاز دشتی که غرق آب می ماندی مانند
یعنی وادی جاری درندے جو شام کے وقت اوسکی دور دور کی کنارون
مین ڈوبی پڑے تھی کاندی کی جڑین معلوم ہوتے تھی واعلم ان ما ذکره امرؤ القیس
فی هذه القصیدة من مدحه علی مبیته خدره واللهو واللعب بها ووصف الفرس و
الصید ومقاساة الشدة من البرق والمطر ذکره فی عدة من قصایده حتی اتی
مصدر بیت مرتین او مرات وتارة بکل البیت مع ادنی تغییر علی ما کان دابهم
فی الجاهلیة وانما المقصود الافتخار بمراتب واظهار القدرة علی تعبیر حکایة
بالفاظ مختلفة وکذلک فعل الله فی القران من ذکر عاد وثمود وحدیث موسی
وفرعون مع تغییر یسیر مع ان فیه فایدة تکرار التذکیر لئلا یقول الانسان انما
ذکر مرة واحدة فنسینا ذلک هذا ولعل الله یحدث بعد ذلک امرا

کھڑے ہوین والا ہے الثانی قال کانّ مکاکی الجواء غدیۃ صبحن سلافا من رحیق
مفلفل المکاکی جمع مکاء وہو طایر ابیض معروف یکو ولصفیر واذا صاحت فی خیر روضۃ
فہو علامۃ الخصب ولذا قال ع ولیت لنا بالدیک مکاء روضۃ والجواء بالجیم فالواو
ککتاب واد فی بلاد عبس قریب من الغبیط والغدیۃ تصغیر غدوۃ وصبح مجہولا
اذا سقی الصبوح والسلاف الخمر العتیقۃ ماخوذ من سلف اذا تقدم والرحیق الصافی
الخالص والمفلفل المخلوط بالفلفل المسحوق او المدقوق وکان ذلک معتادلہم
فی الشتاء یقول کانت مکاکی وادی الجواء یومئذ فی نشاط وطرب فکانہن سقین
صبوحا سلافا من خمر صافیۃ خالصۃ مفلفلۃ ویحتمل ان یکون معناہ ان تلک المکاکی
انتبلن شدیدا فلم یقدرن علی الطیران فکانہن سقین خمرا وسکرن منہا بحیث
لا یستطعن الطیران — می گوید کہ بدولت بارش فراوان نشاطی در مرغان
ہویدا شدہ چنانچہ حال مکاکی وادی جواء بہ بنجا رسید کہ گویا صبوح صافی مفلفل کشیدہ اند
ویا چنان تیز شدند کہ پریدن نتوانستند کہ گویا می صافی نوشیدہ اند یعنی
جانوروں کی یہہ کیفیت تہی کہ وادی جواء کی بعض جانور ایسے جوش مین متوالی رہی ہے
کہ گویا پرانی دارو پلائی گئی ہین یا اتنے شوربور ہوگئی تہی کہ اڑنے سے لاچار
تہی گویا نشہ مین پڑے ہین قال کانّ السّباع فیہ غرقی عشیۃ بارجائہ
القصوی انابیش عنصل الضمیر ان المجرور للجواء وغرقی جمع غریق
حال من السباع والعشیۃ ما بعد الزوال ومنہ اشعار بان المطر کان من الغدو

حلقہ بستہ ہو و بلند پہاڑ سے سرکش بہان باد ریسہ دو کی نظر سے آبی تعبیہ
رو کی پانی اور ادہر اودہر کی گہاس پتون سے مجیمر پہاڑ کے چوٹی کو ایسا
گہیرا تہا کہ اوسکے اونچائیان دمرک سے نظر آتی نہین قال والقی بصحراء
الغبیط بعاعہ نزول الیمانی ذی العیاب المحمل الغبیط بالمعجمۃ
فالموحدۃ فالمہملۃ کامیر ارض سے فی بلاد بنی یربوع بن غیظ بن مرۃ والبعاع
بالموحدۃ فالمہملتین کسحاب ثقل السحاب من المطر والنزول منصوب علی انہ
مفعول مطلق مما یستفاد من المصراع الاول فان کلہ بمعنی نزل والیمانی نعت
محذوف والعیاب جمع عیبۃ وہو وعاء الثیاب یقال لہ فی لغتنا سبتہ
جامہ دان والمحمل ان کان اسم فاعل فہو نعت ثالث للتاجر وان کان اسم مفعول
فہو نعت للعیاب وہذا اقرب وان کان جمعا فانہ علی وزن المفرد یقول والقی
ذلک السحاب الماطر ما کان فیہ من ثقل المطر بصحراء ہذہ الارض ای نزل
فیہا نزول الرجل الیمانی ذی العیاب المحمل او ذی العیاب المملوءۃ میگوید کہ
ہرچہ آن ابر بسیار بار از گرانی باران در آغوش خود داشت در صحرای غبیط
کہ زمینی است در دیار بنی یربوع فرو انداخت وبسان سوداگر یمنی کہ جامہ دانہای
بسیار وگران داشتہ باشد فرود آمد یعنی اون گہاڑے بادلون سے مینہ
بوجہہ بہار اپنا غبیط کی میدان مین جو بنی یربوع کے بستیون مین ایک
زمین معروف ومشہور ہے ایسے ڈالا جیسے یمن کا کوئی سوداگر ملبی بہاری

من ذلك اذا لف في ثوب او البهد اياه والاصل فيه الرفع على انه نعت
لكبير ولكن اتبع الرفع الجر للضرورة او للجوار يجاد ويقول العيب على جبل ثبير فنال
المطر من راسه الى اصله في طرق مختلفة حتى كانه في اوايل مطره كبير قوم قد زمّل
في كساء مخطط مے گوید کہ کوه ثبیر در اوایل باران کہ آب از بالایش در طرق
متعدد و فرو مے آید چنان نمایان مے شد کہ سردار قومے گلیم مخطط بر خود پیچیده نشسته
یعنی ثبیر پہاڑ اوسکے عیبا وہان وہان جب جگہہ جگہہ اوسپر پانے بہنے لگا
ایسا دکہائی دیتا تہا کہ کسے گانو کا چودہرے وہان دار کملی مین لپٹا ہوا بیٹہا ہے
قال كان ذرى راس المجيمر غدوة من السيل والغثاء فلكة مغزل
الذرى جمع الذروه وهو اعلى الشى والمجيمر بالجيم فالمهملة مصغرا جبل والغدوة
ما بين صلوة الفجر الى طلوع الشمس منصوب على الظرفية والغثاء بالمعجمة فالمثلثة
كزناه وغرابه ما جف من اوراق الشجر والحشائش والمغزل بالكسر آلة الغزل و
يقال له في الفارسية دوك وفي الهندية تكلا ويقال الفلكة وهو ما يتخ في الفارسية
سنگوک وبادريس وفي الهندية دهرك دهبركا وبكرا ومكا وبهنورى وچكتى
على اختلاف اللغات ويكون من الحبلة غالبا وقد يكون من الخشب وغيره
يقول بلغ السيل وما معه من الاوراق والحشائش قريبا من راس المجيمر واحاطت
به احاطة تامة حتى احست احاطته كفلكة المغزل مے گوید کہ از بسکہ سیلاب
باران برگہاے درختان وخس وخاشاک ہمین قریب سر کوه مجیمر رسیده

علی لفظ التقدیر ... عرفانا ۱۲

تيماء بتقديم الفوقانية على التحتانية موضع وقيل قرية عادية حجرية عطف على جملة
فان محله النصب على ان المجرور بحرف الجر يكون مفعولا به في الحقيقة ولذا صح
عطف ارجلكم على رؤسكم نص عليه الرضي او بفعل مقدر مثل اصاب فبال والجذع
بالكسر ساق الشجر ويقال له في الفارسية تنه درخت وفي الهندية ٹهنٹه ٹهونٹه
وجملة النفي بيان او حال والاطم بالطاء المهملة كالعنق يعني القصر الحصين والبيت المربع
والمشيد اسم مفعول من شاد القصر اذا طلاه بالجص ونحوه ومنه قصر مشيد وقد شياد
الحصن بالحجارة والجندل الحجر الصلب الشديد يقول ذهب شيء من غبار على تيماء اراد
اصحابها شيء منه لم يترك بها ساق نخلة ولا قصرا ولا حصنا الا ما كان منه مشيدا بالحجارة
مے گوید که قدرے از باران رسید اثر شدش بر قریه تیما گذشت و هیچ تنه درخت
خرما و حصنی و مکانی در وی نگذاشت مگر آنکه بسنگهای استوار محکم کرده شده بود
ٹهورے سے اوڑتی بوندین اوسکی تیماء گانو پر پڑین چنانچه وہان اونہون نے
کھجور کا کوئی ٹونٹھہ اور کوئی گڑھی اور کچھ سوی اوسکے باقی نچھوڑا جو پتھرون سے
مضبوط کیا گیا تھا قال كأن ثبيرا في عرانين وبله كبير اناس في
بجاد مزمل ثبير بالمثلثة فالموحدة كامير جبل بمكة ومنه قولهم اشرق ثبير كيما نغير
وروي كأن ابانا وابان بالموحدة كسحاب جبل فيه ماء ونخل وفي شرح الحاجر
معروف وآخر لبني فزارة والعرانين كل شيء اوله والوبل المطر الجيد والسحاب المذكور
البجاد بالموحدة فالجيم فالدال المهملة كالكتاب الكساء المخطط والمزمل اسم مفعول

یصیب الماء صبا شدیداحول کتیفه یکب او یکیب او هو یکب اشجار الکنهبل علی
رؤسها مع استحکام اصولها و رسوخ عروقها میگوید که آن ابر غلیظ گرد موضع
کتیفه سخت و بسیار بارید لن و درختان کنهبل را از جا بر کندن و سر افکندن گرفت
یعنے برستی برستی یهه نوبت پهونچی که موضع کتیفه کی چار و نطرف تو شکر
برسنی اور کنهبل کی درختون کو سرکے بل گرانے لگا قال و مر علی القنان من
نفیانه فانزل منه العصم من کل منزل القنان بالقاف فالنون کسحاب
جبل لبنی اسد و النفیان بالنون فالفاء فالتحتانیه محرکه ما یطیر من قطرات الماء
والمطر و یقال ایضا المطر السیل من الستی و یجمع الفارسیه باران ریزه و بالفتح
الهندیه بچار والضمیر المجرور للمطر او السحاب و الثانی للقنان و العصم جمع اعصم
وهو من الوعول ما یکون کله اسود او احمر و سفی ذراعیه او سفی احدیها بیاض و
یقال له فی الفارسیه و نگن و بز کوهی و گوزن و فی الهندیه بارهسینگا و بهار
بکرا و یقول و مر شیئ من قطرات المتطایره علی جبل القنان فانزل العصم من کل
منزل منه مے گوید که قدرے از قطرات پریده او بر کوه قنان که در بلاد
بنی اسد واقع است بگذشت و بزان کوهی او را از هر موضع و مکان او
بزمین آورد یعنے کچه تهوڑے سے اڑتی هوئی بوندین اوسکے کوه قنان
پر مین سو وه اوسکے پهاڑی بکرون کو اوسکے هر جگهه سے بها کر نیچی لی آئین

وتیماء لم یترک بها جذع نخلة ولا اطما الا مشیدا بجندل

متلبسا بشیم البرق وایسره علی حبیل الستار فیعا حبیل یذبل وبینهما بون

بعید میگوید که آن ابر غلیظ که در آن برق میدرخشید چپ و راست او بدین

گرفت چنانچه جانب راست او بر کوه قطن بود که در دیار بنی اسد واقع شده

وحال این بود که برقش را مے دیدیم وجانب چپ او بر کوه ستار کوه بنی سلیم

وبعد ازان بر کوه یذبل سے بارید یعنی وہ گہرا بادل داہین بائین برسنی لگا

چنانچه داہین جانب اوسکے کوہ قطن پر اور بائین جانب اوسکی کوہ ستار اور

پہر کوہ یذبل پر برسے اور جگہه جگہه جبیلی کو ڈہتی تہے اور ہم اوسکو دیکہتے ہی

قال فاضحی یسح الماء حول کتیفة یکب علی الاذقان دوح

الکنہبل اضحی معنے صار ویسح الماء صبه صبا شدیدا وکتیفة بالفوقانیة فالفاء

الجهنیة موضع فے بلاد بنی بائد ممنوع عن الصرف للتانیث والعلمیة وحصر

للضرورة ویکب من الکب اذا القاہ علی وجهه لازم ومتعد وبہنا متعد و

فے قوله تعالی یکبا علی وجهه الانہ والجملة بدل من الاولی او معطوفة علیها بحذف

العاطف او حال من المستکن فے یسح والاذقان جمع الذقن وہو فے

الاصل مجتمع اللحیین من الاسفل وہہنا مجاز عن الراس وفی قوله

تعالی یخرون علی الاذقان یحتمل الحقیقة والمجاز والدوح عظام الاشجار والکنہبل

بتقدیم النون علی الباء الموحدة بکسر حبل نوع من الشجر والاضافة من

اضافة العام الی الخاص کشجر الاراک یقول فصار ذلک السحاب الماطر

سُلیک بن سلکۃ ع فیا تو الظنون الظنون وصحبتی والضارج بالمعجمۃ فالمہملۃ فالجیم موضع والعذیب بالمہملۃ فالمعجمۃ مصغرا ماء وبعد من الظرف الزمانیۃ متعلق بقعدت ومن اخذہ فعلا ماضیا من البعد فقد بعد عن قریب وما زایدۃ ادخلت بین المضاف والمضاف الیہ کما فی قول الحماسی ع ایا طعنۃ ما شیخ والمتامل التامل مصدر میمی یقول قعدت انا واصحابے من اجل ذلک البرق اللامع بین الضارج والعذیب بعد التامل التام — مے گوید کہ من ویاران من بباعث آن برق تابان میان موضع ضارج وآب عذیب بعد از تامل صادق فرونشستم یعنی بین اور میرے ساتھی اوس بجلی کی چمک دہمک کی مارے بہت سے سوچ بچار کے پیچھے ضارج اور عذیب کی بیچا بیچ بیٹھ گئی قال علی قطن بالشیم ایمن صوبہ والیسرہ علی الستار فیذبل قطن بالقاف فالمہملۃ محرکۃ جبل لبنی اسد بن خزیمۃ والحبار والجر ومقدم والشیم مصدر شام البرق اذا راہ والظرف متعلق بمحذوف وہو حال والایمن نقیض الایسر معروف مرفوع علی الابتدا والصوب المطر والضمیر المجرور للبرق لا دنی ملابسۃ او للحبی والستار بالمہملتین بینہما الفوقانیۃ ککتاب جبل فی بلاد سلیم بن منصور ویذبل بالذال المعجمۃ فالموحدۃ کینصر وف یقال لہ اذبل مثل انصر متشکلا جبل معروف و الفا عاطفۃ یقول کان یصوب متواترا علی الیمین والشمال وکان ایمن صوبہ علی قطن

بالذبال المفتل الافتال وهو هنا الاثر الضياء ضوء البرق قال او

للتخيير او بمعنى بل او للشك والمصابيح عطف على سناه والضمير الراهب قد مر

والسليط الزيت وقيل دهن يوجد من الحبوب وقد يخص بدهن السمسم والمال

صلة للامالة يقال امال به اذا غلبه ورجح عليه قال ع فالت سنحوكوز باسباب حكم

اسے غلبوا عليهم واماله غلبته عليه ولا يبعد ان يكون مصيفه على ادائی لما قالوا

من ان عروبة الكرم فيهم حبهما مقام بعض والذبال بالضم جمع ذبالة وهي

الفتيلة واللام فيه عوض عن المضاف اليه وهو ضمير المصابيح والمفتل اسم مفعول

من فتله اذا لواه جيدا اتفاقا ووصف الجمع بالمفرد من حيث انه من الجموع التي

يفرق بينها وبين واحده بالتاء على انه على وزن المفرد وقد مر تمام التقرير فيما

سبق ايضا والجملة نعت راهب يقول لا ادري الضياء ضوء هم انم يعني مصابيح راهب

امال الزيت على الفتيلة الشديدة الفتل ميگويد كه نميدانم كه آيا روشني

آن برق تابان ميبايد يا چراغهاى عابد ترسايان مے فروزد كه بر فتيله

اغصار روغن بسيار ريخته يعني مين نهين جانتا كه اوس بجلي كي روشني

چمكتي هے يا كسي راهب كي چراغ جلتي هين جسكي اونكي بتيون پر بهت سا

تيل والا هے قال قعدت له وصحبتي بين ضارج وبين العذيب

بعد ما متأملي الضمير المجرور للبرق المذكور والصحبة في الاصل مصدر يطلق

على الاصحاب كالصحابة معطوف على ضمير المتكلم لوجود الفصل قال

[illegible] گلام [illegible] کے سامنے [illegible]

[illegible] کہا ہا نہ پاسے پیا قال اصاح ترے برقا اریک ومیضہ

کلمع الیدین فی حبی مکلل الہمزۃ للندا و صاح ترخیم صاحب

وترے من رؤیۃ البصر [illegible] فنصب لفظا [illegible] و یجوز ان یکون عل

[illegible] تعجب [illegible] الردیۃ [illegible] بانہ حاضر مشہود

کانہ قال [illegible] اصاح ترے برقا [illegible] البرق و عنی

الیدین تحرکہما [illegible] الجانب [illegible] تشبیہا و تحرکہا

بالتشبیہ لمعان البرق تحرکہا قال [illegible] البرق [illegible] لامعات کانہا

[illegible] کلمع الیدین

[illegible] السحاب الغلیظ المکلل المتراکم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بگوید کہ [illegible]

[illegible] چون حبشیان [illegible]

[illegible] آنکہون کو لکر دیکہہ [illegible]

[illegible] کے مشابہ

قال [illegible] مصابیح راھب اہال السلیط

منفصلا فانه منتهى تترق فيه العين من اسفله الى اعلاه ثم تنزع من اعلاه الى اسفله لحسن كل موضع منه میگوید که هنگام شام از سیر و شکار فراغت یافته بازگشتیم و حال این بود که نظر در تماشای جمال و ادراک خوبی آن اسپ نگران کوتاهی میکرد و هرگاه که چشم تماشائی از پائین در بالا تفرج مینمود همان دم از بالا به پائین مے آمد و بزبان حال این شعر ادا میکرد **بیت** ز فرق تا بقدم هر کجا که مے نگرم + کرشمه دامن دل مے کشد که جا اینجاست **یعنی** ہم شام کو فراغت پا کر لوٹی اور گھوڑے کا یہ عالم تھا کہ آنکھ اوسپر ٹھہرتی نہتی چنانچہ جون ہی نیچی سے اوپر کو جاتی تھے وہ دن سے ہی اوپر سے نیچے کو آتی تھے اسلئے کہ وہ سارا من کو لبھاتا اور جی کو سہاتا تہا **قال فبات عليه سرجه ولجامه وبات بعيني قائما**

غير مرسل يعني الاستعلاء ههنا التعلق على سبيل عموم المجاز او متعلق لجامه محذوف والجملة الظرفية خبر بات ان كانت ناقصة او حال ان كانت تامة ويقال هو بعيني اى في نظري او في حفظي وعنى بالارسال الارسال للرعي والترك وقلتهما وعنف في الفرس يقول فبات ذلك الفرس متعلقا به سرجه ولجامه او على ظهره سرجه وفي فمه لجامه وبات في نظري وحفظي قائما غير مرسل للرعي والترك میگوید که بعد ازان همه شب باین طور بسر برد که زینش بر پشت و لگامش در دهن بود و در نظر محبت و حفظ و حمایت من ایستاده ماند و نگذاشتم که کیا ہے بجوز و یا آب بنوشد **یعنی** سارے رات اوسنے ایسے گذارے

قوله عليه اى بالاستعلاء المجازى او بالاستعلاء الحقيقى ... فوراً ... او متعلق ... ۱۲

مثل ہذا الترکیب یکون ہشلہ ان صفۃ فصفۃ وان اسما فاسما والمقدر یکون کالملفوظ
حیث یبقی اثرہ ولذلک قرے الاخرۃ مجرورا فی قولہ تعالی یریدون عرض الدنیا
واللہ یرید الآخرۃ اے عرض الآخرۃ ا دیقال انہ منصوب و لاکن نعقض لجوا
معجل او مجرور فی الاصل علی توہم ان الصفیف مجرور باضافۃ منضج الیہ ویقال
لہذا العطف عطف توہم صرّح بہ فی مغنی اللبیب و وصف القدیر بالمعجل لان
المطبوخ فی القدر یکون اسرع نضجا من المشوی الاغانۃ الماء علی النضج یصف کثرۃ اللحم
فیقول فظل الذین کانوا اصیلحون اللحم للاکل من بین منضج صفیف مشوی وطابخ قدیر
معجل مے گوید کہ ہمہ گوشت پزان بحکم بسیارے گوشت لکام خود مشغول شدند چنانچہ
بعضی بر سیخ کشیدند و بعضی در دیگہا پختند چہ او بہ خود بسیار میگردد یعنی
گوشت کی کثرت سے پکانے والوں نے خوب ارمان اپنی نکالی چنانچہ بعضوں نے کباب
لگائی اور بعضی جلد بازوں نے ہنڈیاں چڑہائیں قال ورحنا یکاد الطرف
یقصر دونہ متی ماترق العین فیہ تسہل الرواح العشی وما بعد الزوال
الی اللیل وراح صار فیہ فہو نقیض غدا والطرف العین والنظر وتقصر عنہ قصورا
اذا عجز او قرب منہ والجملۃ حال و دون بمعنے ادنے مکان والضمیر المجرور للفرس
والترقی الصعود الی الجبل من الارض یعدے بفی قال تعالی او ترقی فی السماء و
التسہل النزول الی سہل الارض من الجبل یقول عدنا فی رواح ذلک الیوم بعد ما
فرغنا من الصید وقد کان ہذا الفرس یقصر النظر عنہ لا یکاد یدرکہ او ینال فیہ

فلم یغسل میگوید کہ یک نر گاو وحشی و یک مادہ گاو وحشی را بیک دوش
دریافت و پی در پے شکار کرد و ہیچ عرق نداد چنانچہ بدان شستہ نشد و یا
بسیار عرق نداد پس بدو شستہ نشد یعنے اوس گھوڑے نے ایک دوڑ
مین ایک بیل اور ایک گائی کو جا دبایا اور پے در پے اونکو شکار کیا اور
باوصف اسکے کچھ بھی نہ پسیجا یا بہت نہ پسیجا چنانچہ پسینون مین نہ نہایا **قال فظلّ**

طهاة اللحم من بين منضج صفيف شواء او قدير معجّل +

الفاء للتعقیب وظل بمعنی صار او مع مراعات الوقت والطہاۃ جمع طاہ من
طہا اللحم اذا اصلحہ للاکل بالشی او الطبخ والجار والمجرور فی محل النصب علی انہ
خبر ظل وکلمۃ بین فی مثل ہذا الترکیب یضاف الی متعدد والمنضج اسم فاعل من
انضج اللحم اذا شواہ علی السفود ومنہ المنضاج للسفود والصفیف ما الصیف من
اللحم المقطوع المقدد علی السفود فیشوی علی الجمر منصوب علی انہ مفعول منضج
والشواء بالضم او الکسر اللحم المشوی علی النار وکلمۃ او للتقسیم والتنویع کما فی
قول الآخر بیت قوم اذا ہتف الصریخ رایتہم من بین ملجم مہرۃ او سافع اے
من بین ہذین القسمین والسافع من یاخذ بناصیۃ الفرس لیرکب عند الحاجۃ و
قد یوتی بالواو کما فی قولہ ع من بین منعفر وآخر مسند ولذا قیل ان کلمۃ او
فی البیت السابق بمعنی الواو والقدیر اللحم المطبوخ فی القدر مجرور بتقدیر اسم فاعل
مثل منضج مضاف الیہ معطوف علی منضج فان ما یعطف علی مدخول بین فی

بدخواہ فہمیا فہمیا ککان کالبرق اثنا طلف او النظر النافذ میگوید کہ پس آن
اسپ تیز رفتار ما را بہ ابادگاوان رسانید کہ رہنمای ہمہ گلہ بودند و پیش پیش میرفتند
و در جانب پسین او ماده گاوان پس مانده در جماعتی بودند کہ از درآمدن او از ہم پاشیدند
گویا کہ بیدقہا یانی یا انگار گذران بود کہ درگذشت و معلوم نشد یعنی پہر
اوس گہوڑے نے دوڑ کے ہمکو اگلی گائیون تک پہونچایا اور ادہر پچہلی
گائیان ایک ایسی جماعت مین ہین جو اوسکے گہس بیٹھنے سے پراکندہ ہوئی
ہو یا وہ گہوڑا اگرندی بجلی یا دوڑتی نظر تہا قال فعادی عداء بین ثور
ونعجة دراکا فلم ینضح بماء فیغسل یقال عادی بین الصیدین اذا صادہما
علی الولاء فی طلق واحد یوصف بہ الفرس فانہ یدل علی شدة عدوہ وعنی بالثور
الثور الوحشی والنعجة البقرة الوحشیة وتنکیرہما للوحدة والدراک ککتاب التلحیق
الفرس الوحشی ویدرکہ منصوب علی الحالیة بتاویل الصفة ونضح بالماء رشہ و
المراد بالماء العرق وتنکیرہ للتقلیل او للتکثیر والمعنی علی الاول لم یعرق راسا
ویؤیدہ التنکیر تحت النفی وقولہ فی موضع آخر ع عداء فلم ینضح بماء
فیغسل ای فلم یعرق اصلا وفی موضع آخر ع فادرک لم یعرق مناط عذارہ
وعلی الثانی لم یعرق کثیرا فیغسل مجہول معطوف علی المنفی ای فلم یغسل ترتب
علی کلا التقدیرین والاول الیق بمقام المدح بقول فوالی بین ثور وحشی وبقرة
وحشیة فی طلق واحد مدرکا ایاہما فلم یرشح بعرق فلم یغسل او یعرق کثیر

الی الظرف والجار والمجرور حال من الضمیر فی ادبرن والثانی اعنی بجید متعلق بادبرن
والمعم بکسر المیم وضمها کثیر الاعمام او کریمهم والمخول المحسن کریم الاخوال وقال فی موضع
آخر بجید غلام ذی قمیص مطوق یقول شبهنا ابینا ادبرن عنها وقد کن کالخرز
الیمانی الذی فصل بینه بخیط مستقیم فی البیاض والسواد باعناق مرتفعة من ثغو
من یکون کریم الاعمام والاخوال فی عشیرته میگوید که چون نگاه شان بیا
افتاد بخوف بان از ما گریختند و حال این بود که بحکم سیاهی و سفیدی چون مهره
سلیمانی بودند وگردنهای افرشته شان چون گردن بلندکسی بود که در بها دی
خود نجیب الطرفین باشد یعنی وه ہمکو دیکھتی ہے پیچھی کو بوٹین اور حال اونکا
یہہ تھا کہ سفیدی سیاہی مین مہرہ یمانی کی مانند تھین اور اونہرے گردنین اونکے
اوس بیل آدمی کی گردن کی مشابہ تھین جو اپنی بہا ئی بندون مین ماں باپ اونکے
یعنی ماموں چچی اوسکے اچھی ہون قال فالحقنا بالهادیات ودونه
جواحرها فی صرة لم تزیل اللام فی الهادیات بدل عن المضاف الیه
وقدم معنی الهادیات عن قریب ودون ههنا للمکان والجواحر جمع جاحرة من
جحر بتقدیم الجیم علی المهملتین اذا تاخر وتخلف وهی المتقدمات المتخلفات والضمیر
المجرور للهادیات والاضافة لادنی ملابسة والصرة بالمهملتین الجماعة والتزیل
التفرق والانتشار والجملة فی محل نصب صفة یقول فالحقنا ذلک الفرس بهادیاتها
ذلک القطیع وکانت دونه متخلفات ای الهادیات فی جماعة لم تتفرق

والنعاج جمع نعجہ وہے البقرة الوحشية وقد يقال له نعاج الرمل فارسیہ
مادہ گاو دشتی وہندیہ سورا گائے والعذارے جمع عذرا وہی البکر من
النساء والدوار گکتان وقد یضم ویخفف اسم صنم کانوا یطوفون حولہ طوفهم حول
البيت واضافة العذارے اليه لادنے ملابسة وقد يكنى بنعاجه عن الابكار قال
ع کان ابکارنا نعاج دوار والملاء جمع ملاءة وقد یقال له فی الفارسیة چادر بفض علیہ
سے الصراح والمذيل الطويل العريض ووصف الجمع بالمفرد على ان هذا الجمع من
المجموع التے ہی علی وزن المفرد ویفرق بینها وبین واحده بالتا، یقول فغدونا
یوما علی عادتنا فبرزلنا قطیع من الوحش کان نقراته عذارے دوار یطفن
حوله فی ملاءات ذوات اذیال میگوید کہ روزے پگاہ برخاستیم حسب
اتفاق این چنین گلہ وحشیان پیش آمد کہ مادہ گاوانش چون دوشیزگانے
بودند کہ در چادر ہای باریک ودراز گرد دوار بت خود میگردند یعنی
ایک دن ہم بہت سویرے اوٹہی کہ ناگہان ایک ریوڑ وحشیون کا سامنے
سے گذرا جسکی گائیان اون کواریون کی لگ بہگ تہین جو چوڑے لانبے
چادرون مین دوار بت کی گرد پہرتے ہین قال فادبرن کالجزع
المفصل بينه بجيد معم فی العشيرة مخول الادبار نقیض الاقبال
والجزع الخرز اليمانے الذی یکون سے وسطہ خیط ابیض وبالجملة یکون فیہ بیاض
وسواد یشبہ بہ العین ویقال لہ مہرہ سلیمانے والمفصل اسم مفعول اسند

غسلہ و دہنہ ومنہ قول عائشۃ رض کنت ارجل رأس رسول اللہ
صلعم یقول انہ یصید الہادیات حتی کان الدماء التی تخرج من اکفالہن او
صدورہن عند ما نطعنہا بالرماح وتقع علی صدرہ عصارۃ حناء مسحوق علی
شعر مرجل میگوید کہ این اسپ آن مادہ گاوان وحشی را شکار میکند
کہ از ہمہ گاوان پیش پیش میروند وخونہا کہ از سرین وسینہ آنہا بنوک سنان
برمے جہد و برسینہ او مے افتد چنان مے نماید کہ عصارہ حنائے
سائیدہ بر موئے سفید شستہ و رفتہ رنگ خود ریختہ یعنی یہہ گھوڑا
اون سور گائیون کو مارتا ہے جو سب سے آگے آگے چلتے ہین اور وہ
لہو اونکا جو بہالی کے مارسے اونکے آگے یا پیچھا سے نکلتا ہے اور
اوسکے چھاتی پر پڑتا ہے تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ گویا مہندی کا نچوڑ
اچھی سلجی سلجھائی دہوئی دہولائے چٹی بالون کو ملا یا گیا ہے قال فعن

لہا سرب کان نعاجہ عذارے دوار فی ملاء مذیل

الفاء للعطف علی محذوف ومن عادتہم انہم اذا وصفوا الفرس یذکرون
صیدہ ایضاً کما وقع عن علقمۃ وزہیر وغیرہما من الشعراء وعن الشئے
عننا اذا ظہر وبرز معطوف علی محذوف مثل عدونا وذلک بدلیل جنا
علی ما یاتے وشہادۃ وقد اغتدے علی ما مر والسرب بالکسر القطیع
من الوحش ویقال لہ فی الفارسیۃ گلہ ودمہ وفی الہندیۃ ریوڑ

اوحجر صلب بکبیر علیہ الحنظل اولصیقہ بارتفاع جانبے صلب و بقول کان غلط
جانبے عظم ظہرہ حجر السحق بہ طیب العروس اوفہراکبیر بہ الحنظل او حنظلا
نضیجا اصفر من جنس الحنظل میگوید کہ چون بقرب خانہ سے ایستد
پشت صاف وسخت اوسگب پہنی سے مانند کہ طیب عروسان بران
مے سایند یا بسنگے کہ بران حنظل مے شکنند ویا این میگوید کہ ہر دو جانب
استخوان پشتش چنانست کہ گویا آن دو سنگ بران نہادہ اند کہ طیب عروسان
بدان مے سایند ویا حنظل بدان مے شکنند ویا دو حنظل کہ زرد و پختہ باشد بران
گذاشتہ اند یعنے جب وہ گہوڑا گھر کی باہر کہڑا ہوتا ہے تو پیٹہہ اوسکے ایسے معلوم
ہوتی ہے جیسے دولہن کی سہاگ پوڑے پینی کے سل ویا اندراین کے پہل
توڑنے کا چوڑا پتہر ہوتا ہے یاجب وہ گہوڑا وبہر کر باہر کہڑا ہوتا ہے تو
اوسکی کمر کے ہڈے کی داہین بایین ایسے اوبہرے اور گرڈے دکہانے
دیتی ہین جیسے سہاگ پوڑی کی پینی کے بٹی یا اندراین کے پہل توڑنیکی چہوٹے
پتہر ہوتے ہین یا اندراین کے دو پہل پکے پیلی اونپر رکہے ہین قال کان

دماء الہادیات بنحرہ عصارۃ حناء بشیب مرجل

الہادیۃ البقرۃ الوحشیۃ التی تقدم سایر البقرات کانہا تہدیہا والنحر الصدر
وعنی بالشیب الشعر الابیض وقال فے موضع آخر بیت عصارۃ حناء
بشیب مخضب ولا یکون المخضب لا الشعر الابیض والمرجل بالراء فالجیم کمعظم من رجل الشعر اذا

به الطيب بالاتفاق والصلاية ما يسحق عليه ويقال لمماسل بٹیا ويؤيد المداك صحيفة
الصرفية فانه على وزن اسماء الظروف من الاجوف وتشبيهم الصدر بالمداك
قال علقمة بن عبدة ع الى جوجؤ مثل المداك المخضب اجوء جوء الصدر والصدر يوصف
بالوسعة وقال الزوزنى المداك الحجر الذى يسحق به الطيب والصلاية الحجر الاملس الذى
يسحق عليه الطيب ويستفاد من القاموس المداك ما يسحق به الطيب حيث قال و
المداك والمدوك كمنبر الصلاية ثم قال الصلاية مدق اى ما يدق به وقال فى
الصراح المدوك سنگ بوساى وهو ما يقال له فى الهندية بٹا وهو الاظهر بحسب
الصيغة فان اطلق كل منهما على كل من المعنيين اعنى ما يسحق به فهما بالمعنى الاول
يناسبان الرواية الاولى فان صلابة الظهر وملاسته يمدح فى الفرس حتى
يشبه ظهره بظهر الحمار الوحشى القائم على مرتفع مكان ينظر يمينا وشمالا قال بيت له ايطلا
ظبى وساقا نعامة وصهوة عير قايم فوق مرتقب وبالمعنى الثانى يلايمان الرواية
الاولى فان ارتفاع جانبى الصلب فى ظهر الفرس ممدوح عندهم حتى يقال كان
التمر وضع على ساعديه قال بيت لها متنتان خظاتا كما اكب على ساعديه
النمر اصل خظاتا خظاتان اسقطت النون للضرورة اى ضخمتان ويؤيده رواية
صراية حنظل والصراية بالمهملتين فالتحتانية الحنظل النضيج الاصفر اى
هذا النوع من هذا الجنس يصف بصلابة الظهر وملاسته فيقول كان ظهره
حين هو قايم لدى البيت حجر عريض املس يسحق عليه طيب العروس

میانہ ہر دو ران خود را بدست بند کنند کہ موہایش بسیار وانبوہ دخود او
قدرے بلند از زمین واقع شدہ واین عادت اونیست کہ دم خود را بجانبے
مایل دارد یعنی وہ گھوڑا آٹھون گانٹھہ پورا اور چہاتی پنیپیون کا چوڑا چکلا اور
بڑے دم والا ہے چنانچہ جب تو اوسکی پیچھے سے آوے تو وہ اپنے رانونکو
بیچ کو اپنے لاوے سیدہی پورے دم سے بند کرے جو زمین سے کچھہ
اوٹھی رہتے ہے اور اوسمین یہہ عیب نہین کہ وہ دم کو ہمیشہ داہین یا باہین رکہے

قال کان سراتہ لدے البیت قایما مداک عروس او صلایۃ
حنظل یکسنے فی بعض الشروح وفی دیوانہ وفی شرح الزوزنی کان علی المتنین
منہ اذا انتحی واتت اتہ علی کل شے وسراتہ الفرس ظہرہ وقایما حال من الضمیر المجرور
والظرف متعلق بہ والمتن فی الاصل ما صلب من الارض وارتفع کالمتنہ و
ثم الظہر جانبا الصلب اے جانبا عظم الظہر والجار والمجرور اعنی منہ حال وانتحی
اذا اعتمد علی الارض استقام والمداک ظرف من داک الطیب اذا سحقہ
ویقال للحجر العریض الذے یسحق علیہ الطیب ومثلہ الصلایۃ قال الزمخشرے فی
الاساس سحق الطیب علی الصلایۃ وداک الطیب علی المداک وقال فی الصراح
المداک سنگ صلایۃ وفسر الصلایۃ بسنگ پہن وہو ما یقال فی
الہندیۃ سل کما فی الغناییس ویؤیدہ قول الاطبار بالفہر و
الصلایۃ والفہر بالکسر ما یسحق بہ الطیب بالاتفاق والصلایۃ ما یسحق

دوش است بار خاؤ گرگ وتقریبش کہ قسمی از رفتار است بتقریب روباہ می ماند یعنی اوسکی کوکہین ہرن کے کوکہین اورٹانگین اسکے شترمرغ کے ٹانگین اور ڈوراوسکے بہیڑیئے کے ڈوڑاور چال اوسکے لومری کے چال ہے

قال ضليع اذا استدبرته سد فرجه بضاف فويق الارض ليس باعزل الضليع الفرس التام الخلق الوسيع الصدر والاضلاع و استدبره اتاه من جانب دبره والفرج المكان المتسع وعنى به مابين الفخذين و الضافي بالمعجمة فالفاء التام الكثير ومنه ثوب ضاف اذا كان كاملا واراد به الذنب فانه يوصف بالسبوغ وكثرة الشعر قال يصف الفرس الانثى بيت لها ذنب مثل ذيل العروس تسد به فرجها من دبر وفويق تصغير فوق سمي تصغير التقريب كقبيل وبعيد وفيه اشعار بطوله على ان لا تمس الارض فان قصر الذنب و طوله بحيث تمس الارض كلاهما عيب في الفرس عندهم والاعزل من الدواب مايكون مايل الذنب على العادة وهو معيوب عندهم فجملة النفي نعت للفرس دون الذنب يقول تام الخلق وسيع الصدر والاضلاع اذا اتيته من جانب دبره سد مابين فخذيه بذنب تام كثير الشعر مرتفع عن الارض قليلا لا يميل ذنبه الى جانب على سبيل العادة معناه انه ضليع ذو ذنب كثير الشعر مستقيم العيب وفيه نوع من الحياء ميگوید که ہمه اعضایش درست واستوار وسینه و پہلویش فراخ وکشاده ودم او دراز وبسیار موے چه اگر از پس او بیا یی

لاضافته الی ما ہو فی حکم النکرۃ عندہم والموصل کمعظم الخیط المحکم الذی
وصل بعض طاقاتہ ببعض فارسیہ رشتہ دوتائے وہندیہ کچھو رے
ڈورا والتشبیہ فی السرعۃ مع خروج الصوت۔ وہو وصف ممدوح کما مرّ
یقول سریع العدو یسمع منہ عند جریہ اشد یدصوت کانہ خذروف صبی
امرہ کفاہ التشابہان بخیطین موصولین او بخیط موصول میگوید کہ بسیار سبک میرود
و بانگی میدہد کہ تو گوئے کہ بادفرکو دکی است کہ ہر دو دستہا لیش برشتہ استوار
ورا پی درپے میگرداند یعنی وہ بہت تیز جاتا ہے اور ایسی آواز اوس مین سے
آتی ہے جیسی لڑکی کی پھرکے مین سے نکلتی ہے جسکو اوسکی دونون ہاتون سے
مضبوط دہاگی سے برابر پھرایا ہو قال لہ ایطلا ظبی وساقا نعامۃ
وارخاء سرحان وتقریب تتفل الایطل الخاصرۃ کالاطل والفرس
یوصف بدقۃ الاطل ویقال لہ اقبّ قال ع اقبّ کسرحان الغضا متمطر والارخاء نوع
من العدو فوق التقریب وقیل ہو شدۃ العدو ومنہ فرس مرخاء والسرحان
بالکسر الذئب والتقریب ان یرفع الفرس یدیہا معا ویضعہا معًا وقیل ہو
وضع الرجلین موضع الیدین وبالجملۃ ہو دون الحضر فانہ اشدّ منہ والتتفل بالفوقانیتین
فالفاء الثعلب اوولدہ یقول لہا خاصرتان کخاصرتے الظبیۃ وساقان کساقے
النعامۃ وارخاء کارخاء الذئب وتقریب کتقریب الثعلب میگوید کہ
میانش بمیان آہو وساقش بساق شترمرغ وارخائش کہ نوعے از

الشباب الذی تلمع شدا به او الثقل والخف الخفیف والصعوبة تقعد الفرس من نشاطه الفرس والجمعیة باعتبار الاجزاء والوسے به رماه قال عجز کبنا تکو بالکنیف الموصد ای ترمے به وعنی بالاثواب الخفیف کما مر سابقًا والعنیف من لا رفق له برکوب الخیل والمثقل الشدید الثقل من الرجال یعنیه بالجریة والشراة فیقول یزل الرجل الخفیف الرکوب عن ظهره حیث لا یتمکن منه او یستحیی بان یکون تحت مثله ویرمے العنیف الثقیل عنه حمیته وعارا من ان یکون فی اولی انقیادا له سے گوید که در اصل ونسل خود شریف است چه کم سوار از پشت او میلغزد و یا خود او را از زین شرم میلغزاند که زیر مثلش باشد وسوارے که سخت و گران باشد از زین ننگ او را مے افکند که مطیع و منقاد او گردد یعنی اناڑی کی سواری سے شرماتا ہے چنانچہ اوسکو پیٹھ پر جمنے نہین دیتا اور بھارے گرانڈے سوار کو ننگ وغیرت کے مارے گراتا ہے قال دریر کخذروف الولید امره تتابع کفیه بخیط موصل الدریر فعیل من در الفرس اذا عدا عدوًا شدیدًا والخذروف بالمعجمتین فالمهملة کعصفور شیٔ یدوّر ویتخذ من الجلد ویجعل فیه ثقبتان فیجعل فیه خیطان موصولان کلما جذبها الصبی دار وصات شدیدًا ویقال له فی الفارسیة باد فروے فی الهندیة پھرکی و پھنبیرے وقیل هو حصاة تثقب ویجعل الصبیان فیها خیطا محکما ویدیره ویخاول رو سهم فیصوت ویدیره وحدة الخیط الموصل والولید الصبی واللام للعهد الذهنی وامره جعله یمر والجملة نعت الخذروف

مِسَحٍّ اذا ما السابحات علی الونی اثرن الغبار بالکدید المرکّل المسح
بالکسر الفرس الذی یجری جریا بعد جری کانه یسح ماءً زایدًا والسابح الفرس الجید
السبح کانه یسبح فی الماء والونی الکلال والفتور والاثارۃ من الثوران واثارۃ
الغبار کنایۃ عن السیر السریع قال تعالی فاثرن به نقعا وقال خفاف بن ندبۃ ؏
تثیر النقع من طرف النعاف الغضیر للخیل والنعاف موضع وقال
آخر مبیّت الالبیت شعرے هل اتے الخیل شعرا انثیر عجاجا مسیطرا غبارا
وقال بیت اثرنا بها نقع الکلاب وانتم تثیرون نقع المستقی بالمغارق
والنقع والعجاج هو الغبار والکدید الارض الغلیظۃ والمرکّل ما ضرب من الارض
بحوافر الدواب یقول یجری جریا بعد جری اذا کانت الخیل الجیدۃ السیر تثیر
فی سیرها علی الارض الموطوءۃ بالحوافر غبارا فتورها وکلالها یعنی یفعل فعل
السابحات من الخیل علی فتورہ ہے گویدکہ چون اسپان خوش رفتار
باوصف واماندگی خود بر زمین پامال شدہ تیز تیز میروند او ہم برابر میرود وہیچ
کمی نمیکنند یعنی جب اچھے اچھے گھوڑے باوجود تھک رہنی کے روندے
زمین پر اپنے چال ایسی نہین تو یہہ کمی نہین کرتا ہے غرض کہ یہہ بھی عمدہ گھوڑون
مین سے ہے قال یزلّ الغلام الخفّ عن صهواته ویلوی باثواب
العنیف المثقّل یحتمل ان یکون الفعل من الزلل اللازم او من الازلال
المتعدی والثانی انسب للفعل الآتی فانه من المتعدی وعنی بالغلام

بہادے سپاٹ بہتر اور ترنی کے جگہ سے پہسلگر تا ہے قال علی الذبل

جیاش کان اہتزامہ اذا جاش فیہ حمیہ غلی مرجل کلمۃ

علی بمعنی مع والذبل مصدر ذبل الفرس اذا ضمر والضمور ان یکون

الفرس بین الہزال والسمن وہو مدح فی الخیل قال یصف الخیل ع ضوامر لا ہزال

ولا اشتیار واشتیار السمن والجیاش مبالغۃ من جاش اذا غلی ویقال

للفرس الذی اذا حرکتہ بعقبک جاش والاہتزام مصدر اہتزم الفرس

اذا سمع منہ صوت جریہ والحمی مصدر حمی الفرس اذا تسخن وعرق والغلی

مصدر غلت القدر اذا فارت وہو شبہ تقدیر المضاف اعنی الصوت والمرجل

کمنبر القدر من الصفر وغیرہ وصفہ بانہ یسمع منہ صوت نفنہ عند الجری وہو وصف

فی الفرس وعلیہ قولہ تعالی والعادیات ضبحا ای تضبح ضبحا وہو صوت الانفاس

عند الجری وقد شبہ العرب الصوت المطرد بصوت الریح بقول ہو جیاش عند

الرکض علی ضمورہ وکان ما یسمع منہ من صوت شدید عند جریہ حین

یتسخن ویعرق صوت غلیان القدر اذا فارت سے گویا کہ حنیلی لاغر

اندام است وبا وصف این خوبی بضرب پاشنہ مے جوشد وبانگی کہ اندر ہنگام گرم شدن

وتیز رفتن او بگوش میرسد بانگ دیگ جوشان ماند یعنی وہ چہریری بدن کا گھوڑا ہے اور باوجود

اس خوبی کے ایڑ مارنے کے ساتھ گرما تا ہے اور اوسکے گرم ہونے اور پسینا پر جو آواز اوس کے کانوں

مین پہنچتی ہے وہ ہانڈی کے اوبال کے آواز معلوم ہوتے ہے قال

شديد الكر كثير الفر مقبل مدبر في اوقات مختلفة عند عروض الحاجة
او في وقت واحد بحيث لا امتياز بينهما ويتحرك بالحركة الارادية كما يتحرك الحجر الثقيل
بالحركة الطبيعية حين حطه السيل من فوق ميگويد که ميگزرد و باز ميگردد
و پيش مي رود و پس مي آيد و در تيز روي سنگي مي ماند که بصدمه سيل از بالا
فرود مي آيد يعني وه بهاگتا ہے اور لوٹتا ہے اور آگے بڑهتا ہے اور پیچهے ہٹتا ہے
اور ایسا تیز آتا ہے جیسے کوئی پہاڑ سے پتهر رو کے صدمہ سے اوپر سے
نیچے کو آوے قال كميت يزل اللبد عن حال متنه كما زلت الصفواء
بالمتنزل الكميت من الفرس ما يخالط حمرته نوع من السواد وهو مرغوب عندهم
قال علقمة كميت كلون الارجوان نشرته واللبد معروف يوضع تحت السرج
وزلته عن الفرس يدل على اكتناز اللحم وملاسة جلده وهو مدح في الفرس قال عمرو
بن معديكرب وعجلزة يزل اللبد عنها والحال موضع اللبد من متن الفرس
والمتن الظهر والصفواء الحجر الاملس والمتنزل موضع المنزل يقول كميت اللون املس الظهر
بحيث يزل اللبد عن وسط ظهره كما يزل الحجر الاملس عن موضع التنزل
ميگويد که کميت رنگ است و پشتش چنان صاف و پاکيزه افتاده
که نمد زين از وي مثل صاف سنگي مي لغزد که از موضع تنزل لغزان
فرود مي آيد يعني وه رنگت کا کمیت ہے اور پیٹه اوسکی ایسی
صاف اور چکنی ہے کہ زین کا نمدا اوس سے یون پهسلتا ہے جون

تهدمه ومهلكه وصدر البيت اورده في موضع آخر حيث قال بيت و
قد اغتدي والطير في وكناتها بمنجرد عبل اليدين قبيص مع انه مشترك بينه
وبين علقمة بن عبدة قال بيت وقد اغتدي والطير في وكناتها وماء
الندى يجري على كل مذنب بمنجرد قيد الاوابد لاحه طراد الهوادي كل شاؤ مغرب ... بالبكور والفروسة وصيد الوحوش
من البقرات فيقول ولي معتاد بالبكور فاغتدي حين تكون الطيور او
الغربان في اوكارها بفرس قصير الشعر مقيد الوحوش طويل قوي مي گويد
كه سحر وقتي مي خيزم كه مرغان سحر خيز از آشيانهاي خود بيرون نيامده اند
وبر اسپي مي نشينم كه موي بدنش كم وكوتاه وخود دراز و توانا و زنجير پاي وحشيان
است يعني مين ايسي سويري اوٹھتا هون كه پرندے اپنے گهونسلون مين
هوتي هين اور ايسے گهوڑے پر سوار هوكر نكلتا هون جسكا روئان بهت كم اور
جو تيار و توانا اور وحشيون كے لئے بيڑي هے قال مكر مفر مقبل مدبر
معًا كجلمود صخر حطه السيل من عل الكر نقيض الفر ومنه قولهم الكرة
بعد الفرة ومنه حيدر الكرار فانه كان يكر على العدو ولعدو ما يفر منه شيئا وكلاهما
بالكسر للمبالغة والاوصاف الاربعة ممدوحة في الفرس قال آخر ع مقبل مدبر
مفر مكر ومعني المعية الاجتماع في نفس الامر لا في وقت واحد فانه محال
اللهم الا ان يكون على المبالغة والاذعان والجلمود الحجر الثقيل والصخر الاحجار
الصلاب العظام وعل بكسر اللام وضمها العلو يصفه بالسرعة فيقول

جدہ ومن یکیب کسبی وکسبک یکن مہزولا ضعیفا او یوحید ہا زلا لاعب حیث
لا یکون احظ منہ وکانہ یہزل ویعیب فلا نطمع فی ولا اطمع فیک میکویدکہ من و
تو ہر دو چنان بدبخت ہستیم کہ چون بچیزے میرسیم او را از دست میدہیم وکسیکہ
کسب من و تو کند لاغر و ناتوان خواہد بود و یا خلق او را لاعب و لاہی خواہد انگاشت
چہ بصید رسیدن و باز شکار نکردن بازے مے نماید یعنے مین اور تو دونو
ایسے بدنصیب ہین کہ جب کسی شے کو پایا تو اوسکو یون ہی گنوایا اور جو کوئی میرے
تیرے کام کو کریگا وہ بلا شبہ ہو کا مریگا یا لوگ اوسکو ہنسی باز سمجہینگے قال وقد
اغتدی والطیر فی وکناتہا بمنجرد قید الاوابد ہیکل
کلمۃ قد للتحقیق کما فے قولہ تعالی قد یعلم اللہ المعوقین منکم والاغتدار البکور
والطیر جمع طایر وقد یقع علی الواحد فقیل عنے بہ الاعزبۃ فانہا اشد بکورا
والوکنۃ مثلثۃ عش الطائر وہو فے الفارسیۃ آشیانہ وفی الہندیۃ گہونسلا
والجملۃ حال والمنجرد الفرس الذے یکون شعرہ قلیلا قصیرا وہو مدح فی الفرس
والظرف متعلق بالفعل المذکور والقید بمعنی المقید علی الاستمرار والانقطاع
قال الرضی وقد جاء بعض الاسماء مؤولا باسم الفاعل المستمر فیکون اضافتہ
لفظیۃ کقولہ ع بمنجرد قید الاوابد ہیکل اے مقید الاوابد انتہے والاوابد جمع آبد
ابودا اذا انفرد وہرب ومنہ الابد لطربہ وتنفرہ عن الماضی والحال والہیکل
الفرس الطویل وفیہ اشعار بانہ کان ذکرا فان مونثہ الہیکلۃ قال ع وہیکل

وتمول الرجل اذا كثر ماله واراد به نفي المال راسا واصل تمول تتمول حذفت احدى
التائين فيهما وغلب المتكلم على الخطاب في شانيفا فان معناه شاني وشانك
يقول فلما عوى علي قلت له ان شاني وشانك شي قليل من الغنى ان كنت لم
تتمول قط الى يومنا هذا فانا وانت متساويان ميگويد كه چون ناليده وناليده بمن
رسيد خطابش كرده گفتم كه حال من وتوقف در قليل از غنى است اگر گاهى متمول
نشده ئي من وتو هر دو در كم مايگى برابر ستيم يعنى جب وه بهيڑيا چنچيا چلاتا
مجهه تك پهونچا تو ميں نے اوس سے يه كها كه ميرا تيرا ايك سا حال هے اگر
تو كبهى مالدار نهيں هوا قال كلانا اذا ما نال شيئا افاته ومن يحترث
حرثي وحرثك يهزل كلا وكلت كلاهما مفرد لفظا ومثنى معنى فيكون
له ضمير المفرد الغائب مذكرا او مونثا سواء اضيف الى المضمر او المظهر قال تعالى كلتا
الجنتين آتت اكلها والافاتة يتعدى الى مفعولين فان الفوت يتعدى الى مفعول
واحد ويحذف احد مفعوليه كما في قول الحماسي ع افاته بنو زيد بن عمرو اى
افاته الناس والحرث الكسب كالاحتراث ويهزل مجهول من الهزال
يقال هزل الرجل مجهولا اذا اصابه الهزال ويجوز ان يكون مضارعا مجهولا من اهزله
اذا وجده هازلا لاعبا من الهزل نقيض الجد ثم لا يخفى عليك ان هذه الابيات
الاربعة المذكورة لا توجد في ديوانه ونسبها صاحب العقد الثمين في المنحولات
يقول كل منا اذا نال شيئا من الاشياء افاته نفسه حيث لا ينتفع به لشامته

ربّ کما فی قوله بیت خرق کجوف العیر قفر مضلة + قطعت بسام سائم الوجه
حسان ویحتمل ان یکون نعتا للوادی واخرت عن الجواب کما فی قوله بیت الاربّ
خصم فیاب الوی رددته تفسیح علی نعذاله عیب مؤتل وانما خص الذئب بالذکر
لانه یختل ویکید ولاسیما اذا کان جایعا والعرب تفتخر بلقایه فی الصحراء واتقاءهم
ایاه ویریدون باظهار حسن حمهم وتیقظهم ولولا مخافة التطویل لاوردت عدة
ابیات للشماخ والفرزدق والمرقش لیتضح لک ان العرب یفتخرون بذلک بصیف
نفسه بالحزم والتیقظ ویقول ورب واد خال من الماء والکلاء مثل جوف حمار
ابن مویلع الملقب بالعیر او کبطن موضع العیر قطعته وحدی وقد کان الذئب یعوی
فیه کالمقامر الذی قمر وله عیال کثیر او ورب واد کجوف العیر وبه الذئب یعوی
قطعته سے گوید که بسی ازچنین وادیها در نوشتیم که چون وادی حمار بن مویلع
بیانی ویا مثل بطن عیر خراب وپریشان وخالی از آب وگیاه بود وگرگی گرسنه
دروچنان سے نالید که عیالدار قمار باخته بنالد و یا چنین وادی نوردیدم وحال
این بود که ران گرگ گرسنه آنچنان مینالید یعنی مینے بہت ایسے وادی
وہر لیٹی جو وادی حمار بن مویلع ملقب بعیر کی مثل یا موضع عیر کے مانند گھاس
پانی سے خالی اور اوجار تھی اور وہان ایک بہوکا بہیڑیا بہوک کی مارے ہارے
ہوئے جوارے بال بچون والے کی طرح چلاتا تہا قال فقلت له لما عوی
ان شاننا قلیل الغنی ان کنت لما تمول لما الاستغراق النفی الماضی

ذکرہ فی الاغانی یذکر خدمتہ للرفاق فی السفر ویقول ربّ زق من
ازفاق اقوام رُفاق کانوا معی فی الاسفار وصنعت عصا مجھا علی کاہل کائن
منی منقاد لہم ومحبول لہم رحلتہ میگوید کہ بسے از مشکہائے رفیقان کہ ہمراہ من
بودند دوالش را بر دوش خود نہادم کہ مطیع و بارکش آنان بودیعنے ہین سفر
ہین یارون کا خدمتگذار رہا چنانچہ بہت سے اونکی مشکین اپنے کہندہے
اوٹھائین جو اونکی لئے بارکش بنایا گیا تھا قال وواد کجوف العیر قفر
وطعتہ بہ الذئب یعوی کالخلیع المعیّل الواو واو ربّ والواد
کلّ منفرج بین الجبال والرمال والجوف علم واد فی بلاد الیمن کان قد حماہ حمار بن
مویلع الملقب بالعیر فارسل اللّٰہ علیہ نارا فاحترق فصار خالیا من الماء والکلاء
وایضا کان العیر موضعا ذا خصب وسعۃ فغیرہ الدہر فصار قفرا وکلا الامرین
منصوص فی القاموس والجوف علی المعنی الثانی بمعنی البطن ثمن اخذ
العیر ہہنا بمعنی الحمار الوحشی فہو کمثلہ او دونہ والقفر المکان الخالی عن
الماء والکلاء واللام فی الذئب للعہد الذہنی والعواء صوت الذئب والخلیع
المقامر الذی قمر وہو الانسب للذئب فان الخلیع من اسمائہ ایضا و
المعیل اسم فاعل من یعیل عیالہ وہم کثیر ولابد لہ من البکاء اذا کان قلیل
المال قال تابط شرا ابیت بکی اذ اٴنا نازلین بابہ وکیف البکاء ذی القلیل المعیل
والجملۃ الظرفیۃ یحتمل ان یکون حالا من الضمیر المنصوب فی قطعتہ وہو جواب

ای بہ الذئب یعوی ۱۲

وبتگیز الکتان والجندل للجنس والجار والمجرور متعلق بمحذوف نحو شدت و علقت والمغار بالمعجمة فالمهملة احبل المفتول والمصام المقام والمستقر ویذبل جبل وجملة التشبیه بتمامها نعت لیل علی التاویل اے مقول فی حقه فان الجملة انشائیة یقول فعجبت من طوله وقلت یا عجبی منک من لیل طویل مقول فی حقه کان نجومه الراکدة شدت بحبال محکمة من کتان الے صلاب من الحجارة الغلاظ حیث لا تتحرک عن مواضعها میگوید که پس از طولش در شگفت افتادم وبگفتم که من در شگفتم از تو که توچنین شب هستے که گویا ستارگانش بر جاهای استوار کتان بسنگهای سخت وگران بسته شده که از جهای خود نمی جنبد یعنی بهر حین طول اوسکا دیکهه کر حیران وسرگردان هوا اور یهه کها که مین تجهسی جو تو ایسی رات هے جسکے تارے گویا مضبوط رسیون سے بهارے پتهرون سے باندهے گئی هین کی جنبش نهین هوتی

وقربة اقوام جعلت عصامها علی کاهل منی ذلول مرحل

الواو واو رب والقربة الزق وعصام القربة الحبل الذی یشد به ویقال له فی الفارسیة دوال مشک والکاهل ما بین الکتفین والذلول المنقاد و المرحل بالمهملتین کمعظم من رحله اذ اجعله راحلة یحمل الاثقال ومن ذهب الی ان المراد به محل الدیات والغرامات فلعله لم ینظر فی القربة والعصام وقد کانت العرب تحمل قرب المرافق فی الاسفار اذا کانوا جمعا شتا

انکشف عن صبح و اصبح و تفرق عنه لیظهر لیتسلو لاکن لیس ذلک منافع
لی فان الصبح لیس بخیر منک فان الهموم لا تندفع به میگوید که چون آن
شب تیره پشت خود را دراز و سرین خود را بیرون کرد و سینه خود را بالا برداشت
یعنی خمیازه کشید و دراز شد بدو گفتم که اے شب دراز آگاه باش و از روے
صبح روشن دور شو مگر چه حاصل که بامداد از تو بهتر نیست چه هموم و احزان
بدو مندفع نمیشود یعنی جب اوس کالی رات نے انگڑائی لی اور
وہ پیٹ بھر کر بڑے ہوئی تو مین نے اوس سے پکار کر یہہ کہا کہ اے
او بڑے رات اب لو زکا تڑکا چاہے تو اوس سے الگ ہو جا مگر کیا فائدا
اصلی کہ وہ تجھہ سے بہتر نہین قال فیا لک من لیل کأن نجومہ
بامراس کتان الی صم جندل کذا یوجد فی الشروح و اما فی دیوا
ہکذا بیت فیا لک من لیل کأن نجومہ بکل مغار الفتل شدت بیذبل +
کأن الثریا علقت فی مصامها بامراس کتان الی صم جندل الفاء للعطف
ویا کلمة النداء واللام للتعجب کما فی قولهم یا للماء و یا للدواهی والکاف للخطاب
مفتوحة وهو ضمیر مبهم تفسیره ما بعده ومن للتمیز والامراس جمع مرس و
هو الحبل المحکم الشدید الفتل والکتان شجر معروف یتخذ الحبال من لحاءه و
هو فی الهندی السی علی الاشهر وقد یقال انه ما یقال له فی الفارسی کناده
وفی الهندی سن و سنی والصم جمع الاصم وهو الحجر الصلب والجندل الحجارة العظیمة

بسی از شبها که بس تیره و تاریک و چون موج دریا از هر جانب جوشان و
خروشان می آمد بانواع هموم و احزان هجوم آورده پردهاے خود را بر من
فرو هشت که مرا بیازماید یعنی بہت سے راتین جو بڑی اندھیرے اور
موج دریا کے مانند امڈے چلی آتے تھین طرح طرح کی غمون و فکرون کے
ساتھ اپنے پردے مجھ پر چھوڑے تا کہ مجکو جانچین تولین قال فقلت له

لما تمطى بصلبه واردف اعجازا وناء بكلكل الا ايها الليل

الطويل الا انجلى بصبح وما الاصباح منك بامثل

التمطى التمدد والباء للتعدية والصلب الظهر واردفه اتبعه اے اخرجه الى الخارج
كانه التابع والاعجاز جمع عجز وهو الكفل واراد ما فوق الوحد والجار
والمجرور محذوف اے اعجازا منه وناء به حمله على جهد ومشقة ورفعه والكلكل
الصدر والا الثانية تاكيد للاولى والانجلاء الانكشاف يقال جلاه عنه
اذا كشفه فانجلى اے فانكشف عنه وتفرق والباء بمعنى عن كما في
قوله تعالى سأل سائل بعذاب واقع والاصباح الصبح اسم له وضع
على وزن المصدر كالاعصار والامثل الافضل والانجرار للضرورة
والجملة خرجت مخرج قوله تعالى ويسئلونه الذكرے يقول فلما طال على ذلك
الليل البهيم بان مد ظهره واخرج الكفالة اے الخارج ورفع صدره
الى فوق اے فعل فعل المتمطى فقلت له الا ايها الليل الذى طال على

اے خلصوا لہما والتعذال العذل مبالغة وعلی علے معناہا او بمعنے فی و
المؤتلی اسم فاعل من ائتلی الرجل اذا قصر ومجبرہ الا لو وبہ فسر قوله تعالی و
لا یاتل اولوا الفضل منکم وردته جواب رب یقول الا رب خصم نحیا صمنی فی امرک
شدید الخصومة مخلص خالص علے عذله او سنے عذله غیر مقصر فیه رددته عنی
ولم اطع امره میگوید که آگاه باش که بسی کس را که در معامله تو با من جنگ و
جدل میکردند و شدید الخصومة و در عذل و ملامت ناصح مشفق و مخلص خالص
بودند و در وعظ و نصیحت کمی کوتاہی روا نمی داشتند از پیش خویش او را
براندم و بر قول آنان عمل نکردم یعنی مین نے بہت سے ایسے لوگون کو
دہتا بتا ہے جو تیرے معاملہ مین مجہہ سے لڑتی جہگڑتے تہی اور بڑے جہگڑالو تہی
اور میرے سمجہانے مین میرا بہلا چاہتی تہے اور برے بہلی کہنے مین کمی نہین
کرتی تہے قال ولیل کموج البحر ارخی سدوله علی بانواع الهموم
لیبتلی الواو واو رب والتشبیه بموج البحر فی الانبساط والسکون مع نوع
من الظلمة والسدول جمع سدل وهو الستر وکنی بارخا السدول عن الطول
والسکون والجملة جواب رب ویجوز ان یکون صفة ثانیة وجواب رب محذوف
نحو قاسیت امره والبا للملابسة والهم الحزن وما یهتم به والابتلاء الامتحان
والفعل منصوب باللام ولاکن سقط نصبه للضرورة یقول ورب لیل عظیم
طویل منبسط کموج البحر طال علے بانواع الهموم لیبلونی فیها میگوید

تسلت عمایات الرجال عن الصبی ولیس فؤادی عن

هواک بمنسل یقال تسلی عنه اذا ذہل عنه ونسیه کانه سلی عنه والعمایة الغوایة والصبی جہالة الشباب قیل ان فیه قلبا والاصل تسلت الرجال عن عمایات الصبی وہذا مبنی علی ان یراد بالصبی نفس الشباب والفتوة و قیل ان عن ہنا بمعنی بعد وہو مبنی علی ان یوخذ التسلی بمعنی الزوال والانکشاف مع انه لا یلایم المصراع الثانی فان کلمة عن ثم علی معناہا بل یناسبه ان یراد بعمایات الرجال الرجال الغواة وان کان لا یخلو عن شئ وکاف الخطاب مکسورة وفیه التفات در وے عن ہواہا کما ہو فی دیوانه و علی ہذا لا التفات فیه یقول ذہل الرجال الغواة عن جہالات شبابہم من حب النساء ونحوہ ولم یذہل فؤادی عن ہواک او عن ہواہا میگوید که ہمه عشقبازان جوش وخروش جوانی فراموش کردند که محبت زنان بگذاشتند مگر دل دیوانه ام عشق ترا فراموش نمی کنند یعنی سارے عشقباز اپنے جوانیون کے امنگون کو بہول گئے اور عشقبازی کی قضائی چہوڑ بیٹہے مگر ہین تیرے محبت مین ویسا ہی ہون جیسا کہ تہا

قال الارب خصم فیک الوی رددته نصیح علی تعذا

غیر موتل الا حرف التنبیه والخصم المخاصم والظرف متعلق به والالوی شدید الخصومة والنصیح الخلوص وارادہ الخیر ومنه نصح الله ورسوله

كما شرقت صدر القناة من الدم على ان المراد بمثلها هے المرأة الجميلة
وبين بمعنى سے في والجار والمجرور سے في محل النصب على الحالية من المستكن في الفعل
والدرع قميص المرأة ويقال له سے في الفارسي پيراهن و سے في الهندية كرتے والمجول
بالجيم كمنبر الصدرة ويقال له سے في الفارسية شاماكچه و سينه بند زنان و نيم تنه
وقيل هے في الهندية انگيا ولاكن كون هذا النوع من الثياب في عهدهم في
حيز الخفا فانهم كان في عهدهم ثوب صغير كانت نساءهم يلبسنه ويشددن ثديهن وكان
قد يبلغ السرة ويقال له في الفارسي نيم تنه وقيل ان المجول قميص الجارية الصغيرة
والدرع قميص الكبيرة ولاكن لا يخفى عليك ان هذا يحتاج الى تقدير المضاف
بان يقال بين ذات درع وذات مجول وانكان هذا الصنف محبوبا اليهم كما
يدل عليه قول الشماخ ع نواعم بين الكار دعون تقول اے مثل هذه الجميلة
دون غيرها ينظر العاقل المتين نظرا متاسلا منوانيا صبابة بها او صبابها
اذا امتدت سے في درع ومجول ا كانت بين بكر وعوان همے گويد كه در
چنين پیرے پيكر مرد زيرك و دانا بكمال ميل خاطر و فتنى برابر سے نگرد
كه پيراهن و سينه بند بر خود كشيده خود را بالا كشد و يا درميانه باشد
نه خورد باشد نه كلان يعني ايسے نكيلے چهبيلي كو بڑا سيانا بهى بوجه كا پورا
بڑي چاهت سے ٹکٹکی باندهكر جب ديكهتا ہے كه وه كرتى اور چهوٹى كپڑے
مين تنكر كهڑے هووے يا نه بهت بڑے هو نه بهت چهوٹى هو قال

بہا من ضل عن الطریق ویفعلون ذلک حین یمسون فی کنائسهم فشبه الشعراء
بها الحسان من النسار قال المخزومی فقلت اشمس ام مصابیح بیعة بدت لک خلف
السجف ام انت حالم والبیعة معبد النصارى یقول تزیل الظلمة او تضئ المکان
المظلم فی اول اللیل بوجهها المنیر وکانها سراج منارة او سراج یوقده
الراهب المنقطع عن الدنیا فی کنیسته حین المساء میگوید که در اول شب
تیره که ظلمتش گرد جهان می شتابد بروی تابان خود تیرگی میزداید و
یا مکان تیره را منور میگرداند و بچراغی میماند که عابد ترسایان که از دنیا بریده
باشد هنگام شام او را بر مناره معبد خود می افروزد یعنی وه جهان ہوتی
ہے وہان شام کی ہوتے ہی اندہیرے کے جگہہ اوجالا ہو جاتا ہے اور ایسے
چمکتی ہے جیسے کسی نصرانی تارک دنیا کا چراغ اوسکی مناری پر شام کو
جلتا ہے قال الی مثلها یرنو الحلیم صبابة اذا ما اسبکرت
بین درع و مجول یعنی بالمثل عن نفسها کما فی قولهم مثلک لا یبخل او
اراد من یماثلها من النسار و تقدیم الظرف لافادة التخصیص و رنا الیه اذا
نظر الیه متصلا والحلیم العاقل المتین والصبابة میل القلب ونصبه علی انه
مفعول له او علی انه حال ان ارید به الصفة والاسبکرار الارتفاع والامتداد
والضمیر فی الفعل لها نفسها او لمثلها و تانیث الفعل علی التقدیر الثانی
لاکتساب لفظ المثل التانیث من المضاف الیه کما فی قول الاعشی ع

ایراد اسم کان مفردا وخبرها جمعا شایع فی لسانهم وعلیه قوله تعالی کانه
روس الشیاطین وفی الحدیث کانها عمائم الرجال والضمیر للشمس وقال الحماسی
بیت بقد حلفوا منی عذافا کانه عناقید کرم اینعت فاسبکرت یقول وتاخذ ما
ببنان لین ناعم لا صلب کانها ساریع وادی ظبی او مساویک شجر الاسحل
والحاصل ان لهانبا نا مثلها میگوید که هرچه میگیرد بانگشتهای میگیرد
که در نرمی و نازکی بکرمهای نرم و سفید وادی ظبی میرسد و یا مسواکهای
درخت اسحل می ماند یعنی ایسے نرم و نازک انگلیون سے چیزون کو لیتی
اوٹھاتی ہے جو وادی ظبی کے چیٹی للسری کیڑون یا درخت اسحل کی عمدہ
مسواکون کی مانند ہین قال تضئ الظلام بالعشی کانها منارة ممسی
راهب متبتل الاضاءة ههنا متعد والظلام بالفتح الظلمة ویعنی باضاءة
الظلام ازالته او بالظلام المکان المظلم فان اضاءة نفس الظلمة غیر معقولة
والعشی آخر النهار ویعنی به اول اللیل وفی دیوانه بالعشاء بدل العشی وهو
اول اللیل والمنارة بضم المیم المسرجة اسم ظرف من انارة والظاهر انه
بتقدیر المضاف ویجوز ان یراد به السراج علی التجوز والممسی بالضم المسا واضافة
المنارة بادنی ملابسة والراهب من ترهب من النصاری فترک اللذات و
لبس المسوح والمتبتل الانقطاع ومنه البتول من اسماء النساء وخصه بالذکر
لما ان رهبان الشام کانوا یوقدون المصابیح علی المنارات لیهتدی

ونئام الضحی لا عتیادہا بہ من غیران تشد النطاق بعد التفضل حیث لا یحتاج
الی ان تفعل شیئا بنفسہا الکثرۃ الخدام میگوید کہ شب می خسپد تا اینکہ
قریب چاشت میرسد و ریزہ ہائے مشک خالص بر بستر خوابش پیدا شد و باز
بعادت خود می خسپد و میان نبد بر پارچہ پوشیدنی نمی بندد چہ خود کنیزک
نیست و کنیزگان بسیار دارد یعنے وہ جوبن کے ماتی نیندون کی متوالی
ہے جو پہر دن چڑہے تک سوتی رہتی ہے اور مشک کی ریزے اوسکی
بچھونے پر بکھری ہوئے ہین اور پہر دوپہر کو اپنے عادت پر سوتی ہے اور سوئے
کے کپڑون پر لونڈی باندیون کے طرح پٹکا نہین باندہتے غرض کہ وہ
پہلی بی بی لاڈون پلی ہوئے سہیلیون والے ہے قال وتعطو برخص
غیر شثن کانہ اساریع ظبی او مساویک اسحل العطو الاخذ
والتناول والرخص اللین الناعم بعنت البنان والشثن بالمعجمۃ فالمثلثہ الغلیظ
الصلب فغیر رخص تاکید کما فی قولہ تعالی اموات غیر احیاء والاساریع جمع
اسروع وہو دود ابیض اللون احمر الرأس لین الجسد یوجد فی الرمل
والتشبیہ فی اللین واللون وحمرۃ الرأس ولا اعرف فارسیۃ ولا ہندیۃ
وظبی واد علی قرب من عرعر وہو موضع قال ع وحلت سلیمی بطن
ظبی فعرعرا وکلمۃ او للتساوی والمساویک جمع مسواک والاسحل بالمہملتین
کدرہم او کرمبج شجر تتخذ منہ المسواک والتشبیہ فی اللین والاستواء ثم ان

سے ہری اور رسید ہے ہے دکہاتی ہے **قال وتضحی فتیت المسک**
فوق فراشها نؤوم الضحی لم تنتطق عن تفضل یقال اضحی اذا
دخل فی الضحی کامسی واصبح والضحی فوق الضحوة وہے وقت ارتفاع النهار
والفتیت المفتوت من فتہ اذا کسرہ مرفوع علی الابتداء والظرف خبرہ والجملہ
حال من المستکن فی الفعل وخص المسک بالذکر لما انہ کان اجود الطیوب عندہم
ولاسیما عند النساء ہم قالت ہند نحن بنات طارق والمسک فی المفارق
وقال ع وبیت یفوح المسک فی حجراتہ والنؤوم مبالغة النائم کالصبور مبالغة الصابر
یستوی فیہ المونث والمذکر یمدح بہ النساء حیث یکنی بہ عن التنعم والسمن قال
النمری بیت رنتہ اناة من ربیعة عامر نؤوم الضحی فی ماتم ای ماتم وقد
یقال انہا کسال الضحی ویکنی بالتنعم عن الحسن والجمال فان ضیق العیش یذہب
بالجمال قال ع لم یغذہا من شقاء عیش ولا یتیم والانتطاق لبس النطاق و
شدہ علی الوسط وہو شقة ثوب تلبسها المرأة بان تشد وسطها بشیء ثم ترسل
اعلاہا علی اسفلہا وکلمة عن بمعنی بعد کما فی قولہم کابرا عن کابر والتفضل
ان یلبس الانسان الفضلة وہے ثیاب النوم وجملة النفی حال من المستکن
فی النؤوم ویکنی بہ عن حریتہا وکثرة خوادمہا فان شد النطاق علی التفضل
من افعال الاماء خاصة فانہا لا تفرغ عن الخدمة یقول تنام فی اللیل الی
ان یدخل فی الضحی والحال ان کسار المسک تکون منتشرا فوق فراشہا

مایل و بلند و موہاے پیچیدہ او در موہای دو تو بافتہ و موہای [فرو ہشتہ] عایب و پوشیدہ
بود غرض کہ موی سرش بسیاری و انبوہے داشت یعنی گندہی ہوئی بال
اوسکی اوپر کو اوبھری ہوئے اور اوسکی جوڑی دوہری گندہے اور اوسکی
اون مین چھپی ہوئی تہے غرض کہ بال اوسکے اتنی بہت تہی کہ کئی قسم پر ہو گئی تہی

قال وکشح لطیف کالجدیل مخصر و ساق کانبوب السقی المذلل

الکشح الخصر مجرور عطفا علی السابق والجدیل زمام البعیر والمخصر کمعظم الدقیق
یقال کشح مخصر ومتن مخصر والانبوب مابین العقدتین فی القصب ونحوہ و
السقی البردی وہو نبت ینبت فی الماء ویقال لہ فی الفارسی لخ بضم اللام وسکون
المعجمة وفی الہندی نرکل ونرسل ونل علی اختلاف اللغات وسمی بہ
لما انہ ینبت فی الماء وکان الماء یسقیہ ویشبہ بہ الساق قال حسان بیت مکورة
الساقین شبہہا بردیا متجر عمراے مستدیرة الساقین یشبہہا بردیا مار
ساکن کثیر والبردیة واحد البردے ومن قال ان السقی بمعنی المسقی والتقدیر کانبوب
النخل المسقی فقد ضل واضل فان النخل لایکون لہ انبوب والمذلل الملین
اللبین یقول وتکشف لی عن خصر لطیف دقیق کزمام البعیر وعن ساق طریة
مستویة ملساء کانبوب البردی الملین میگوید کہ طرفہ میانے [چون] مگہ مہار شتر
باریک و تازہ و ساقی کہ بسان میان دو پیوند لخ تازہ درست و راست بود
می شود یعنی وہ کمر جو مہار شتر سی پتلی اور وہ پنڈلی جو نرکل کے پور سے

الظہر اسود شدید السواد کثیر مجتمع متکاثف مثل کباسة النخلة التی لها کباسات میگوید کہ
جعدے مینمود کہ تا کمرش رسیدہ و با وصف غایت سیاہی چون خوشہ درخت
خرمای خوشہ دار بسیار وانبوہ افتادہ بود یعنی وہ ایسے چوٹی دکھاتی تہی
جو کمر تک پہونچی ہوئے اور بڑہی گہری کالی اور خوشون والے کہجور کی خوشہ کی طرح
گہنی اور گنجان تہے قال غدایرہ مستشزرات الی العلی تضل العقاص
فی مثنی ومرسل الغدایر الذوایب جمع غدیرة فارسیہ گیسوے بافتہ والضمیر
المجرور للفرع ویؤیدہ قولہ فی موضع آخر ع باسود ملتف الغدایر وارد الفرع اسود ملتف
غدایرہ و روے غدایرہا علی ان الضمیر للمذکورة واستشزر الحبل فاستشزر اذا فتلہ
من الخارج ثم ردہ الی البطن فالفتل لازم ومتعد وکلاهما محتمل استعیر للشعر
المفتول وعدی بالی لتضمنہ معنی المیل والارتفاع والعلی جمع علیا صفة الامکنة
العالیة کالسموات العلی وکنی بہ عن جانب الفوق وضل فیہ غاب قال تعالی
اذا ضللنا فی الارض والعقاص جمع عقیصة من عقص الشعر اذا ضفرہ وجمعہ و المثنی
ما فتل منہ مثنی والمرسل بالم یفتل وارسل غیر مفتول ولا مجموع وتشکیہ ها الکثیر
والجملة حال من الضمیر المجرور یقول ذوایبہ او ذوایبها مرتفعات بالفتل او مرفوعات
بہ الی جانب الفوق وقد غابت عقاصہ فی مثناہ الکثیرة ومرسلہ الوافر
معناہ ان شعرها کثیر وافر ولہ اقسام مختلفة وهو وصف ممدوح فانہ یقال
جاریة جثلة الشعر اے کثیرة میگوید کہ گیسوہای بافتہ او بجانب بالا

فی وصف الجاریۃ عیطاء عریضۃ الصدر العیطاء طویلۃ العنق والفاحش ماتجاوز القدر المعتدل والمص الرشیع والطرف متعلق بفاحش والمعطل الخالی عن الحلی وقال فی موضع آخر وجید کجید الریم لیس بفاحش اذا ہی نصتہ ولا بمعطل یقول وتکشف لی عن عنق طویل کعنق الظبی الا انہ لیس بمتجاوز عن الحد المعتدل اذا رفعتہ الی شئ ولا بمعطل عن الحلی بخلاف جید الظبی میگوید کہ گردنے می نمود کہ بگردن آہو می ماند مگر فرق اینقدر بود کہ خالی از زیور و نامناسب نبود دہنگام بر داشتن بسیار دراز نمیشد یعنی وہ ایک ایسی گردن دکہاتی تہی جو ہرن کے گردن کی لگ بہگ تہی مگر اوٹہانی پر بہت بڈہتی نتہی اور زیور سے خالی نتہے قال وفرع یزین المتن اسود فاحم اثیث کقنو النخلۃ المتعثکل الفرع شعر راس المرءۃ واللفظ المستعمل لہ فی الفارسی جعد والموضع فی الہند چوٹی مجرور عطفا علی ماسبق والزین نقیض الشین متعد بنفسہ و المتن الظہر وفیہ اشعار بطول الفرع والفاحم الشدید السواد والاثیث الکثیر المجتمع والقنو بالکسر الکباسۃ ویقال فی الفارسی خوشہ وفی الہندی گہوڑ گہڑ بالکاف الفارسیۃ وراء الہندیۃ وتعثکل النخل اذا ظہرت عثاکیلہ ای کباسۃ والاصل انہ بالتاء علی انہ نعت النخلۃ ولکن حذفت التاء ضرورۃ قال الشاعر الا اصبحت عرسی من البیت جامحا وقال ع بکا نہ جبتہ بالسیف مقتول یقول وتکشف لی عن فرع تام طویل یزین

ورب اسیل الخدین بکر منعمۃ لہا فرع وجید ویقال اتقی بہ اذا جعلہ حاجزا والناظرۃ
البقرۃ الوحشیۃ او الظبیۃ بدلیل مطفل فانہ نعتہ وکنی بہ عن نفسہا ومن اراد بہا العین
فیلزم علیہ احد الامرین اما ان یقع مطفل نعتا للناظرۃ بمعنی العین وہو کما تری
او یقع نعتا لوحش وجرۃ فیلزم علیہ وقوع النکرۃ المفرد نعتا للجمع المعرفۃ فان
الوحش جمع اضیف الی وجرۃ وہو علم موضع معین منع عن الصرف لاجتماع
التانیث والعلمیۃ فہو المطفل ذات الطفل من الظباء والبقرات وخصہا بالذکر لان
المطفل منہا تنظر یمینا وشمالا علی خوف یقول تصد عنی وتکشف عن خد اسیل و
تحول نفسہا بینی وبینہا وہی تنظر نظرۃ وحشیۃ من وحش وجرۃ ذات طفل
صغیر یمینا وشمالا میگوید کہ بحکم ناز و دلال از من رو گردانی میکند و در روی
طولانی خود را می نماید و در من چنان می نگریست کہ بچہ دار آہو مادہ و یا مادگاو
وحشی از وحشیان موضع وجرۃ در چپ و راست می نگرد غرضکہ بیباکانہ میدید
یعنی وہ بظاہر مجھ سے روکتی ہے اور اپنے لانبی چہرہ کو دکہاتی ہے اور
آنکہیں کہولکر ایسے دیکہتی ہے جیسے وحشیان موضع وجرۃ کی کوئی بچہ والے
ہرنی یا گائے ادہر ادہر کو دیکہتی ہے **قال وجید کجید الریم لیس**
بفاحش اذا ہی نصتہ ولا بمعطل مجرور عطفا علی اسیل والریم
الظبی الابیض والتشبیہ فی الطول وطول العنق مدح عندہم قال الاعرابی
عم بعیدۃ مہوی القرط طیبۃ النشر ومہوی القرط معلقہ قال النعمان

اقول لا بعد فی ذلک فان العرب تشبہ النسار بالقدود والیاقوت قال

بیت کانما الذفار یاقوتہ اخرجت من کیس دہقان وقال تعالی کانہن الیاقوت

والمرجان وقال کامثال اللؤلؤ المکنون ومن قال ان المراد بہا البردی وہو

نوع من النبت فقد ذہب غیر مذہب فان العرب لا تشبہ النسار بالبردی نعم

یشبہ بہ الساق السمینۃ الضخمۃ قال حسان بیت ممکورۃ الساقین یشبہہا بردیا

متحیر غمرو قال ع وساق کانبوب السقی المذلل کما سیاتی والبیاض منصوب

ومجرور وہذا افعل ماض والنمیر الماء العذب الصافی والضمیر المنصوب لبیضۃ الخدر

والمرئۃ اذا کانت لطیفۃ الجسد یقال لہا المائیۃ نسبۃ الی الماء کانہا لا تطعم دون

الماء والمحلل کل ما یحلل رحبول الابل فیہ وغیر منصوب علی انہ حال یقول

نقیۃ اللون کاول بیضۃ من بیضات النعام او کدرۃ یتیمۃ من درر الصدف

غذاہا الماء العذب وہو غیر مکدر میگوید کہ چون اول بیضہای شترمرغ

صاف وپاکیزہ رنگ دیا ببان در یکتاے صدف تابان ورخشان وبجز آب

لطیف وشیرین چیزے نخوردہ یعنی شترمرغ کے جیسی انڈی کی سی چکنی

چپڑی یا سیپ کی اکلوتی موتی کی سی چمکتی دمکتی اور میٹھی نرمل پانی سے

پلی ہوئی قال تصد وتبدی عن اسیل وتتقی بناظرۃ من

وحش وجرۃ مطفل الصد والاعراض وابدی عنہ کشف عنہ و

الاسیل من الخد ودما فیہ نوع من الطول وہو مدح عندہم قال مرتش بیت

ای منصوب مفعول لہ وحیرۃ علی الاضافۃ یعنی ... بیضا ... بان ...

فی النساء وکل نساء العجاب ہکذا و الترائب جمع تریبۃ وہو موضع القلادۃ
من الصدر والجمیعۃ علی ان کل جزء منہا تریبۃ مستقلۃ وفیہ اشعار بسعۃ صدرہا
وہو وصف ممدوح قال النعمان الاکبر فی وصف الجاریۃ وسیعۃ الصدر و
المصقولۃ المصفاۃ المجلاۃ والسجنجل المرأۃ لغۃ رومیۃ والعرب تمدح النساء باشراق
الصدر قال بیت ونحر مشرق اللون کان ثدیاہ حقان وقال ع کان علی لباتہا
جمر مصطل یقول دقیقۃ الکشح ضامرۃ البطن نقیۃ اللون مشرقۃ النحر کان صدرہا
مرآۃ مصقولۃ میگوید کہ باریک میان و پاکیزہ رنگ و چسپیدہ شکم
و سینہ او بسان آئینہ صاف و روشن یعنی کمر کی پتلی رنگت کی گوری پیٹ
سپاٹ چمکتا سینہ جیسا آئینہ قال کبکر المقاناۃ البیاض بصفرۃ غذاہا
نمیر الماء غیر محلل الکاف اسمیۃ والبکر من کل شیء مالم یسبقہ مثلہ والمقاناۃ
تانیث المقانی اسم مفعول من قاناہ بہ اذا خلطہ بہ والمراد بہ بیض النعام فانہا
تکون علی ہذا اللون وہو اجود الالوان عندہم قال بیت اشربت لون صفرۃ
بیاض وہی فی ذاک لذتہ عیداء وعنی ببکرہا اول بیضۃ من بیض النعام
والعرب تشبہ النساء بہا قال النابغۃ ع نواعم مثل بیضات بمحنیۃ وقال تعالی
کانہن بیض مکنون علی ان الصفرۃ من احسن الالوان عندہم قال آخر
بیت قد علمت صفراء من بنی فہر وقال آخر بیت قد علمت صفراء تبغضاء
الاطل وقیل ان المراد بالمقاناۃ المذکورۃ الصدفۃ وببکرہا درتہا الیتیمۃ

۲ بیضۃ بیضۃ الوادی

يا ضد الدوم وهو شجر المقل واستعير ههنا للفود بن كما استعار في موضع

آخر في بيان هذه القصة بيت فلما تنازعنا الحديث واسمحت هصرت

بغصن ذي شماريخ ميال وروے اذا قلت هاتي نوليني تمايلت هاتي معناه

اعطى اسم فعل وقوله اعطاه والفعل المذكور بدل من هاتي ومفعول الاعطاء محذوف

وجواب لما على هذه الرواية اذا انتهى بزيادة الواو او محذوف والهضيم فعيل من الهضم

محركة وهو دقة الكشح وضمور البطن مدح في النساء قال بيت وقد كنا نحل بها

ويهيا هضيم الكشح جائلة البريم منصوب على الحالية من المستكن في تمايلت

والتاء لتانيث المريان من روى ريا وكنى به عن الضخمة السمينة ومنه ريا الروادف اذا كانت

الاكتنال والمخلخل موضع الخلخال كناية عن الساق وقال ساق مفعمة وسبقة الخلخال حال بعد حال

يقول حين قلت لها اعطيني نفسك وبخافقنا تمايلت الي بلا كلفة وهي دقيقة الكشح ضامرة البطن

ضخمة الساق ميگويد كه هر دو گيسويش گرفته بطرف خويش اورا در كشيدم چنانچه

بي منت وتكلف بر من باين صفت مايل شد كه ميانش لاغر و ساقش فربه بود

يعني مين نے اوسكی زلفين پكڑ كر اپنے طرف اوسكو كهينچا چنانچه وه بي كهيچ

بنيچ آئے اور حال يه تها كه كمر سكی پتلی اور پنڈليون كے موٹی تهی قال

مهفهفة بيضاء غير مفاضة ترائبها مصقولة كالسجنجل المهفهفة اللطيفة

الخمر ضامرة البطن تحتمل النصب على انه حال بعد حال والرفع على انه خبر محذوف

وكذا ما بعده والبيضاء النقية اللون صافية والمفاضة مسترخية البطن وهو عيب في

وبطین الشیٔ جوفہ والحبت المطمئن من الارض قال فی القاموس المتسع من بطون
الارض والحقاف جمع حقف وہو الرمل المعوج او المستدیر والمستطیل و فی
دیوانہ ذے قفاف وہو جمع قف معناہ ما ارتفع من الارض وغلظ والعقنقل
کسفرجل الکثیب المتراکم والوادی الوسیع فعلی الاول بدل من حقاف و علی الثانی
بدل من حبت ویجوز ان یکون وصفا لہ لافادتہ معنی الوسعۃ ولا یشترط فی المنعوت
ان یکون صفۃ مشتقۃ ومنہ قولہم مررت برجل اسد صرح بہ الرضی یقول فلما تجاوزنا
محلۃ ہؤلاء القوم واستوینا علی بطن مکان مطمئن متسع ذے تلال من الرمل منعرجۃ
محیطۃ بہ میگوید کہ چون از محلہ آنقوم درگذشتیم ودر وسط زمینی کہ قدرے پست
وکشادہ ودرمیان پشتہاے ریگ بودہ واقع بود باطمینان خاطر نشستیم یعنی جب
ہم اون لوگون کی گہرون سے گذر کر ایک ایسے جگہہ مین پہنچ کر بیٹہی کہ وہ
کچہہ تہورے سے نیچی اور چوڑے چکلی اور بڑے بڑے ٹیلون کی بیچ مین واقع

تہی قال ہصرت بفودے راسہا فتمایلت الی ہضیم الکشح ریا
المخلخل الہصر الجذب والامالۃ ومنہ الہصور للاسد فانہ یجذب الصید الی
نفسہ وضمیر المفعول محذوف ویجوز ان یکون مفعولہ مدخول الباء والباء زائدۃ علی
المفعول زایدۃ کما فی قولہ ع نضرب بالسیف ونرجو بالفرج اے نرجو الفرج
والجملۃ جواب لما وقیل انتہی والواو زایدۃ وقیل محذوف والفود معظم شعر
الراس مما یلی جانب الاذن وفودے بغضنی ومنہ الغصن معروف والقہ ...

قال خرجت بها امشی تجر وراءنا علی اثرینا ذیل مرط مرحل

ای فی دیوانه قمت بها وعلی اثرنا اذیال مرط العبار للتعمیة او المصاحبة وجملة امشی حال من ضمیر المتکلم والجر الجذب علی الارض وقیل مطلقا والجملة حال والاثر بالفتح والتحریک بقیت الشیٔ وخرج علی اثره ای بعده وعنی بالاثر نقش القدم والمرط بالکسر الکساء من خز والمرحل بالمهملتین فالجیم کمعظم ما فیه صور الرجال وبالمهملتین ما فیه تصاویر الرحال وکلاهما صحیح یقول اخرجتها من خدرها او خرجت متلبسا بها او قمت معها وانا امشی عندها وهی تجر وراءنا ذیل کساء مرحل لئلا یعلم بنا احد من الاهل والاخر اس میگوید که او را از پرده بیرون آوردم یا با او بدر آمدم و یا با او برخاستم و حال این بود که من پیش او میرفتم و او دامن چادر منقش ریشمی بر نقش پای من و خود کشان کشان می آمد تا که سراغ ما بدست نیاید یعنی میں اوسکو پرده سے باہر نکالا چنانچہ آگے آگے میں تہا پیچہے پیچہے وه تہے اور وه اپنے خچرانی سبب میرے اور اپنے پانو کے نشانوں پر بوٹی دار چادر کے پلی کو کہینچتے چلے آتی تہی تا که کہوجیوں کو پتا نہ لگے

قال فلما اجزنا ساحة الحی وانتحی بنا بطن خبت ذی حقاف عقنقل

الاجازة التجاوز وساحة القوم محلتهم والحی القبیلة واللام فیه للعهد والانتحاء الاعتماد ویعدی بالباء وصل الکلام انتحینا به ولکنه قلب الامر کما فی قوله تعالی لتنوء بالعصبة ای القوة والاصل لتنوء بها العصبة

اوسکی پاس آیا کہ وہ پردہ کی آڑ مین کپڑے اوتار کر سونے کو تیار تھی کہ سونے

کے کپڑے پہنے تھے قال فقالت یمین اللہ مالک حیلۃ وما

ان اری عنک الغوایۃ تجلی الیمین فی الاصل الید وسمی بہ القسم

لانہم کانوا یتماسحون ایدیہم عند الحلف وروی مرفوعاً ومنصوباً فالرفع علی

انہ خبر محذوف المبتداء او مبتدء محذوف الخبر ای یمینی یمین اللہ او یمین اللہ

یلینی والنصب علی انہ مفعول مطلق ای احلف یمین اللہ ومعناہ الیمین باللہ

او باسمائہ وقیل بما حلف بہ اللہ وکلمۃ ان زایدۃ توکد النفی والغوایۃ حب

النساء ومنہ قول الطماح الاسدی فیہ ان امرؤ القیس غوی عاہر والانجلاء

الانکشاف وتضمن معنی الزوال یقول فلما راتنی لدیہا قالت اقسم باللہ

مالک حیلۃ ولا سبیل الی فی ہذا الوقت مع کثرۃ الاحراس وہجوم الاعداء

فکیف جئتنی وما اری ان تزول الغوایۃ عنک تا دست حیا میگوید کہ

چون مرا نزد خود دید بی ساختہ بر زبان براند کہ سوگندم بخدا است کہ برای تو

ہیچ حیلہ وبہانہ نیست کہ بذریعہ او درین تاریکی از رقیبان و دشمنان گذشتہ

تا اینجا برسی ونمی بینم کہ محبت زنان از خاطر تو زایل گردد یعنی جون ہی

کہ اوسنی مجھکو دیکھا تو بیساختہ یہہ کہا اوٹھی کہ خدا کی قسم تیری لئے کوئی حیلہ بہانہ ایسا نہین

کہ جس سے تو ایسے وقت مین نگہبانون سے چھوٹ کر یہان تک پہونچے

اور مین نہین دیکھتی ہون کہ مرتے دم تک عورتون کی محبت تجھہ سے چھوٹے

گی

الجمارية اسے حين انصف الليل ميگويد كه من از همه درگذشته وقتی
باو رسيدم كه عقد پروين در وسط گردون گردان چون سلکهاے وشاحے
كه درميان هردو مهرهای او جوهر مخالف ويا دانه سيم ويا زر كرده باشند بود
جلوه گرسے ميداد يعنى مين سب سے گذر كر ايسے وقت مين اوس
تک پهونچا كه آدهى رات آگئى تهى چنانچه پروين آسمان كى بيچا بيچ ايسے
نمايان تهين جيسے مونگے كے مالا كى لڑين هوتے هين قال فجئت وقد
نضت لنوم ثيابها لدى الستر الا لبسة المتفضل عطف على تجاوزت
والجملة حالية ونضت بالتخفيف من نضا الثوب اذا نزعه ووزن المصرع
فعول مفاعلن فعولن مفاعلن وهو مقبوض مفاعيلن وتنكير نوم للتحقير
والستر بالكسر معروف واللبسة بالكسر ضرب من الثياب كما هو في
القاموس وليس بمعنى هيئة لبس الثياب او حالة اللابس كما توهم بعض الشراح
فانه ح لا يصح استثناؤه من الثياب فانه ليس من جنس الثياب و
المتفضل اسم فاعل من تفضل اذا لبس الفضلة وهي ثياب النوم قال في القاموس
والثياب التي تبتذل للنوم والخمر يقول فاتيتها وقد كانت نزعت ثيابها
للنوم عند الستر الا الثياب التي كانت تلبسها عند النوم ميگويد كه پس
نزد او بدين حال آمدم كه بجز جامه خواب همه جامهای خود را قريب پرده
كشيده آهنگ خفتن كرده بود يعنى پهر مين ايسے حال مين اوسکے پاس

بیتوانستند عرابی گشتند رخت خود سلامت برده بدان مخدره رسیدم یعنی
مین چوکیدارون اور ایسے لوگون سے گذر کر جو میرے لہو کے پیاسے تھی
اور اگر وہ میرے خون کو چھپا سکتے تو بی مارے چھوڑتے خاص اوس پردہ نشین
تک پہونچا قال اذا ما الثریا فی السماء تعرضت تعرض اثناء الوشاح
المفصل اذا للظرفیة المحضة وما زائدة والثریا بالتصغیر ثروی من الثروة
وہو کثرة العدد وسمی به النجم لکثرة کواکبه ویقال لہ فی الفارسیة پروین و
پرن وفی الہندیة ہرنیان وجہکا وتعرض فی الشئ تمکن فی عرضه وظہر و
تعرض النجم فی وسط السماء کنایة عن نصف اللیل قال حسان بیت لعل به یرید
انیابہا + اذا النجم وسط السماء استقل اسنه قام وتمکن والاثناء جمع ثنی وہو
احد ثنی طاقات الشئ اذا کان ذا طاقات کالحبل المفتول مثلا ویقال
لہ فی الفارسیة تای وفی الہندیة لڑ ولڑی والوشاح بالکسر والضم کرسان
ای سلکان او اکثر ینظمان من اللؤلؤ وغیره من الجواہر ویخالف بینہما فیعطف احدہما
علی الآخر ویقال لہ عند [illegible] اذا کان من اللآلی وحمایل بحسب الاستعمال
وقد یقال لہ [illegible] اذا کان [illegible] وقد یفصل بین خرزاته بما یخالفہا من
الذہب والفضة وغیرہما فیقال لہ المفصل [illegible] التشبیه فی التمکن فی الوسط
لما ان بعض خرزاته یکون اشد ظہورا [illegible] کالنجم الثریا [illegible]
[illegible] تمکن النجم فی وسط السماء کما تعرض اثناء الوشاح المفصل فی وسط

وربت جاریة مستورة مخدرة نقیة اللون کبیض النعام نقیة البیت کثیرة الاحراس
لا یقصدها احد من الغواة لمهوست بها غیر معجل عنها حیث لم اکن ابالی باهلها و لا
باحراسها میگوید که بسی از دوشیزگان نوخیز که در پردهٔ عصمت مستور
و محفوظ و چون بیضهٔ شتر مرغ خوش رنگ بود و هیچکس قصد او نیکرد بکمال
اطمینان خاطر و تمتع باو فرو یافتم بہت سی نئی عمر کی کنواریان
جو پردون مین رہتی تہین اور شتر مرغ کے انڈے کی طرح چکنی چپڑی تہین
اور کوی مرد انکے گہرون کو جہانک بہی نسکتا تہا مین ساتھ انکی کہیلے
ہنسا کہیلا کیا قال تجاوزت احراسا الیها و معشرا علی حراصا
لو یسرون مقتلی الاحراس جمع حرس جمع حارس و حراصا جمع
حریص و علی متعلق به فان الحریص یعدیه بعلی قال الله تعالی حریص علیکم و قال
ان تحرص علی هداهم والمعشر کمسکن اهل الرجل والجماعة فان عنی بقیته الخ علی
وهو الغالب فهم بنو عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناة بن کنانة
و یسرون بالسین المهملة من اسره اذا اخفاه و روی بالشین المعجمة من اشره
اذا اظهره و یؤید الاول قول الآخر ع ولو کتموا قتلی لسال علیهم مقتلی و المقتل بمعنی
القتل و البیت و مابعده بیان لما سبق یقول تجاوزت الیها احراسا شدادا
وانا بها حراصا علی قتلی لو قدروا ان یخفوا دمی قتلونی میگوید که
از نگهبانان هوشیار و مردمان خونخوار که تشنهٔ خون من بودند و اگر اخفاء خونم

جو کہ قمار بازان صاحب رقیب و معلّی کہ عمدہ تیرہاسے قمار اند تمام حصص خبرو لیلے
بلکہ خود ہی گیر دیعنے تو جو روتے ہے سو تیرا رونا صرف اس غرض سے
ہے کہ میرا دل جو پامال و تباہ ہوگیا ہے پورا پورا تیرے قبضہ مین آجاوے جیسی بہاکوان
جو ہارے کی قبضہ مین بار نسے کی اونٹنی کے سارے حصے آجاتی ہین قال و بیضۃ خدر

لا یرام خباؤها تمتعت من لهو بها غیر معجل . الواو واو رب والخدر
بالکسر ستر الجاریۃ یمد لها فی ناحیۃ من نواحی البیت فتکون هی فیه و
بیضۃ الخدر جاریۃ نص علیه فی القاموس لانها تصان فیه کالبیضۃ او تکون کالبیضۃ
فی حسن اللون ویراد بالبیضۃ بیضۃ النعام فانها تکون احسن لونا قال ع ومن امتع
بیضۃ النعام ولعل المراد بها سبیل الکنایۃ فانه ذکرها بهذا المضمون فی موضع آخر ومن
عاد تهم انهم یذکرون معینا بلفظ یدل علی الکثرۃ ومنه قوله تعالی وکم قصمنا من
قریۃ فقیل ارادهم اصحاب الرس وقیل عنی بهم بنی حضور وهم الذین بعث الیهم
شعیب بن ذی مهدم علیه السلام الرام القصد لایفعل مجهول والخباء البیت یکون
من وبر او صوف او شعر یقام علی عمودین او ثلاثۃ ویکنی به عن کثرۃ الاعداء ...
الاخوان والظرف الاول متعلق بتمتعت والثانی بلهو فان التمتع یتعدی بمن ... الی
... تمتع من شمیم عرار نجد واللهو یتعدی بالباء قال ع والقد ... منه ...
... زیادہ و نصب غیر علی الحالیۃ والمعجل اسم مفعول من العجلۃ ... الی
نتیجہ بدخوله علی النساء المستورات المحصنات ... ابدا ...

قال وما ذرفت عيناك الا لتضربي بسهميك في اعشار

قلب مقتّل يقال ذرفت العين اذا سالت دموعها واختلف في معنى

السهمين والاعشار فقيل ان المراد بالسهمين الرقيب والمعلّى من سهام الميسر

وبالاعشار حصص الجزور فانها يكون عشرة على عدد سهام القمار فهو جمع عشر ويكون

للرقيب ثلثة من الانصباء وللمعلّى سبعة منها المجموع عشرة وهي كلّ حصص

الجزور ومن ضرب بهذين السهمين وفاز بهما فقد ملك جميع حصص الجزور فكنّى

بضربها في اعشار القلب عن ملكه بتمامه ويؤيّده تعدية الضرب بالباء فانّه

يقال فلان يضرب بالقداح اي سهام القمار وقيل ان المراد بالسهمين الدمع

ولحظ العين وكلاهما استعارة والاعشار بمعنى الاجزاء والقطعات ولا يخفى

ما فيه فان الضرب لا يلائم السهم بل انما يلائم السيف كما انّ الرمي يلائم السهم فانه يقال

رماه بالسهم وضربه بالسيف على انه يستلزم القول بزيادة كلمة في فان الضرب

متعدّ بنفسه وهذا الشعر من اجود كلامه عند البلغاء نصّ عليه في الاغاني

والمقتّل اسم مفعول من قتّله الحب اذا ذلّله قال في القاموس ومن القلوب

المذلّل الذي قتله العشق يقول وما بكيت الا لتملكي قلبي المذلّل بتمامه كما

يملك الضارب بالرقيب والمعلّى جميع حصص الجزور میگوید که تو گریه

نمی کنی مگر باین غرض که دل دیوانه ام را که خوار وخراب کرده عشق

خانه خراب است بتمامه در ملک وتصرّف خود در آری چنانکه در

مھماتامرے قلبی اشئے یفعلہ طوعًا و رغبۃً اے لاتعسّرے بذلک فانے وصال
و قطاع میگوید کہ شاید تو باین فریفتہ شدے کہ محبت تو قاتل من است و آنچہ
کہ دلم را بفرمائے بجا آرد زنھار باین غرہ نشوے چہ من مے گسلم و مے آمیزم یعنی
شاید تجھکو یہہ دھوکا لگا کہ تیرے محبت نے مجھکو مار لیا اور میرا دل تیرے کہنے
مین ہے جو تو حکم کریگی وہ مانیگا اور حقیقت مین یون نہین بلکہ مین جوڑ توڑ کا آدمی

ہون قال وان تک قد ساءتک منی خلیقۃ فسلّی ثیابی

عن ثیابک تنسل یقال ساءہ حزنہ و ضدہ سرّہ والخلیقۃ العادۃ والخصلۃ
وسلہ نزعہ برفق و مھلۃ و کنے بسل الثیاب عن القطع وقیل الثیاب کنایۃ عن النفس
و بہ فسر قولہ تعالے وثیابک فطھر و یقال لمن یقول نفسہ زکیۃ کریمۃ نقیّ الثوب و
نسل الصوف اذا سقط استعارۃ والفعل مجزوم علی انہ جواب الامر و علی تقدیر
ان یکون الثیاب کنایۃ عن النفس یحتمل ان یکون سلی امرًا من سلی تسلیۃ و تنسل
من الانسلاء سقطت الیاء فی حالۃ الجزم و یقول وان تکن خصلۃ من خصالے
قد ساءتک فاقطعی عنے برفق و تودۃ انقطع عنک انقطاعًا بلا جدّ و کدّ
او سلی نفسی عن نفسک تنسل بلا کلفۃ و مشقۃ میگوید کہ اگر بالفرض
عادتے از عاداتم ترا خوش نیامدہ باشد تو از من بکسل من از تو خواہم گسیخت
چہ پروائے تو ندارم یعنی اگر کوئے بات اپنے تجھکو برے لگی تو تو راہ
اپنے مین اپنے راہ لونگا مین وہ نہین ہون جو یار کے بگڑنے پر آئے تو بہ کرون

ریت کی تہلی پر مجہہ سے ٹہرے سختے برسے تاور ایسے سخت قسم کھائے جسمین
انشاء اللہ لکھا یا توڑکر کفارہ اوسکا ندیا قال افاطم مھلا بعض ہذا التدلل
وان کنت قد ازمعت صرمی فاجملی الہمزۃ للنداء و فاطم ترخیم فاطمۃ
ومھلاً معناہ امہلی یستوی فیہ المذکر والمونث والمفرد والجمع من امھلہ اذا ترکہ
والتدلل ان تریک المرأۃ ان بہا خلافا وما بہا خلاف فی الواقع وازمع الامر وعلیہ
اذا عزم علیہ جزماً والصرم القطع البائن واجمل الرجل اذا اتے بالامر الجمیل یقول فقلت
لہا یا فاطمۃ دعی شیئا من ہذا التدلل فانے لا ارے بک خلافا فے الواقع
وان کنت قد عزمت علے القطع والفراق فاقطعینے بالمعروف ولا تسلکی مسلک
الجور والاعتساف میگوید کہ چون تشدد او معاینہ کردم بدو این سخن بگفتم کہ
اے فاطمہ قدرے ازین خلاف نمائے بگذار کہ من خوب میدانم واگر ہمین
میخواہی کہ تو از من بریدہ شوے باید کہ بطرز معقول از من ببرے یعنی جب
مین نے بہت بگرتی دیکہے تو یہہ بات اوس سے کہی کہ او فاطمہ یہہ جہوٹی روکہائیان
جہوڑ اور اگر توڑنا ہی منظور ہے تو سیدہے طرح سے توڑ قال اغرک منی
ان حبک قاتلی وانک مہما تامری القلب یفعل الہمزۃ
للانکار لدخولہا علی المثبت دون التقریر کما توہم بعضہم فانہا تدخل علی النفی کما
فے قولہ تعالی الیس اللہ بقادر وغرہ خدعہ واللام فے القلب عوض عن المضاف
الیہ وہو ہہنا ضمیر المتکلم یقول اخدعک منی ان حبک قتلنی او یقتلنی وانک

چون شیر خوارہ او در پیش نگریست ضعف بالای خود با و ملتفت گردید و نصف پائین او کہ در تصرف من بود از جاے خود نجنبید یعنی جب وہ دودہ پیتا بچہ اوسکے پیچھے رونے لگا تو اوسنے سر اوٹھا کر اوسکو دیکھا اور نیچے کا دہڑ اوسکا میرے تلے جو تھا ان کا تون رہا

قال ويوما على ظهر الكثيب تعذرت

على و آلت حلفة لم تحلل نصب يوما بالفعل المذكور اے تعذرت و الكثيب التل العظيم من الرمل وظهره فوقه كظهر الارض وتعذر عليه تشدد والمستكن فى الفعل لفاطمة التى يحاطبها فى البيت الآتى وهى فاطمة بنت عبيد مصغرا بن ثعلبة بن عامر بن عوف العذرى كما فى الاغانى وقيل للمرضع ولا يصح ان يكون لعنيزة فانه لم يتفق له معها مثل هذا قط والايلاء الاقسام والحلفة القسم ولم تحلل معروف واصله لم تتحلل بتائين من تحلل فى يمينه اذا استثنى فيها اى قال ان شاء الله تعالى قال بيت ومنا الذى سد الثنية غدوة على حلفة لم يبق فيها تحللا ثم حذفت احدى التائين قياسا ولا يبعد ان يكون مجهولا من حلل اليمين اذا كفرها ثم هذا الشعر يحتمل ان يكون مما يقوله فى نفسه ويحكى عما مضى وان يكون مما قاله لعنيزة لتعلم انه جليد شديد يقول وقد تعذرت على فاطمة بنت عبيد يوما على تل من الرمل وحلفت حلفة لم تستثن فيها شيئا ولم تحللها بشئ میگوید کہ روزے فاطمہ بنت عبید بر پشتہ ریگی بر من تشدد کرد و سوگندے بخورد کہ در او انشاء الله نگفت و یا او را نشکست کہ کفارہ بدہد یعنی ایک دن فاطمہ بنت عبید نے

فيها ذات ولد رضيع قد نزلت عليها ليلا ففزعتها ايْ نفرتها عن ولدها الرضيع مع ان
مثلها لا تزعب ففي غير ولدها وتعلم ان اللبن يفسد بالجماع فما لك لا تزعبين في
وتنفرين سے منے میگوید کہ بسے زنان باردار و مادران کودکان شیر خوار
کہ در شکل و شمایل مثل تو بوده اند ہنگام شب برایشان نازل شدم و ہیچ یک رو
از من نگردانید و مادر شیر خوارہ را از ان بچہ باز گردانیده بسوے خود گردانیدم
با این کہ ہر دو نوع از مردان میگریزند پس ترا چہ شد کہ تو از من میگریزے و من
نمی آمیزے یعنے بہت سے پیٹ والیاں اور دودہ پیتی بچو سکی مایاں جو
تجہ سے شکیل چہبیلی تہین اور مردون کے نام سے گہبراتے تہین رات کے وقت
او نکی پاس مین گیا اور کوئے بہی نگہبراتے ملکہ بچہ والے کو اوسکے بچہ سے
الگ کرکے ساتہ اپنے مشغول کیا قال اذا ما بكى من خلفها انصرفت
له بشق وتحتي شقها لم يحوّل ما زايدة والسكون في بكي لذے
التمام واللام بمعنے الی والشق بالكسر نصف الشيء وعنے بالشق الاول نصفها
الاعلى من الجسد كما قال فے موضع آخر بيت يعنے عليها ريعبي وسيودها +
بكاه نتشنى الجسد ان يتضوعا + يقال تضوع الصبي اذا تلوى على نفسه من
البكاء و بالشق الثانے نصفها الاسفل ولم يحوّل مجهول والجملة حال يقول اذا
بكى ولدها الرضيع من خلفها انصرفت اليه بنصفها الاعلے بان رفعت اليه راسها
والتفتت نحوه بجيدها وتحتے نصفها الاسفل غير متحوّل عن موضعه میگوید کہ

اونٹ کے ڈورے ڈھیلی ڈال اور اپنے میٹھے چوموں سے مجھکو محروم نکر قال

فمثلک حبلی قد طرقت ومرضع فالهیتها عن ذی تمائم محول

اقول الفاء رب ومثلک فی حکم النکرة لما قالوا ان لفظ المثل لا یتعرف بالاضافة الی المعارف وحبلی نعته فان رب تدخل علی نکرة موصوفة فی الاغلب ویجوز ان یکون بدلا منه وطرقت اتاها لیلا وضمیر المفعول محذوف والجملة جواب ومرضع بالجر عطف علی حبلی وروی بالنصب عطفا علی الضمیر المحذوف وهی ما تکون من النساء ذات ولد رضیع والمرضعة بالتاء من تلقم ثدیها ولدها بالفعل ولذا قال تعالی تذهل کل مرضعة عما ارضعت والتشبیه فی الحسن والجمال وریعان الشباب وخصها بالذکر لما انهما لا ترغبان فی الرجال والهاه عنه شغله عنه وصرفه قال تعالی لا تلهکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر الله والتمائم جمع تمیمة وهی عوذة خرزات تنظم فی السیر وتعلق فی اعناق الاطفال لدفع النظر قال

بیت واذا المنیة انشبت اظفارها الفیت کل تمیمة لا تنفع وذو التمائم الطفل الصغیر کمنظوم التمائم قال ع تراقب منظوم التمائم مرضعا والمحول المحسن ما اتی علیه الحول وروی مغیل اسم مفعول من اغیلت المرأة اذا ارضعت ولدها الغیل وهو اللبن الذی ترضعه المرأة ولدها فی عین الجماع بحیض غیرة علی ان ترغب فیه ولا تنفر عنه فیقول ورب امرأة مثلک فی الحسن والجمال ذات حبل قد اتیتها لیلا فلم تکن منی مع ان مثلها تکره الرجال ورب امرأة مثلک

يعقر الظهر ويقال عقر الظهر اذا دبر وهو مصدر عقر الابل اذا اتعبها ومنه
رجل معقر وعقر اذا كان يعقر الابل من شدة اتعابه اياها يقول وتقول وقد مال
هودجها بي وبها اسکے جانب لقد جرحت ظهر بعيري واتعبته فانزل منه يا امرء القيس
شفقة عليه وعليه ميگويد كه چون هودج او با هردو بطرفے مائل ميشد من
اين همي گفت كه پشت شترم ريش كردے واورا در رنج وتعب افگندے براى
خدا را بر من چياره بنجشاے و از پشت اشتر فرود آے يعنے جب هودا هم
دونوں سميت ايک جانب کو جهکتا تها تو وه يون کهتی تهی که ای امرء القيس ميرے
اونٹ کو تونے آفت مين ڈالديا اوسکی پيٹه کو لهولهان کيا خدا کے لئے اترا

دونيچے اترا هو **فقلت لها سيري وارخي زمامه**

ولا تبعديني من جناك المعلل اي اطلب ثمر الطرب وقال في
الاغانی وكل شئ يجتنى فهو الجنى وهو من الانسان كالقبلة ونحوها والمراد به
ههنا فانه كان يقبلها وكاف الخطاب مكسورة والمعلل اسم مفعول الطرب الكثير
الطراوة كانه سقي المار عدة مرات يقول فقلت لها سيري كما تسيرين
وارخي زمام البعير فسيره كما يسير ولا تجعليني بعيدا من جنيك الطري وقبلاتك
اللذيذة ميگويد كه پس بجوابش همين گفتم كه ميرو چنانكه ميروے و مهار
شتر لطورا و بگذار واز بوسه هاے روے بهشتی خود مرا دور مكن يعنے
جب وه كهه چكے تو مين نے يه بات اوس سے كهى كه سيدهے چلى چلو اور

بٹی ہوے سفید ریشم کے پھونکے مانند تھے ایک دوسری کو مارتے تھین

قال ویوم دخلت الخدر خدر عنیزة فقالت لک الویلات انک مرجلی

الخدر بالکسر خشبات تنصب فوق قتب البعیر وتستر بالثوب وقیل ہو الہودج والثانی بدل من الاول وصرف عنیزة للضرورة والویلة الفضیحة والجملة اعتراض والمرجل اسم فاعل من ارجله اذا جعله راجلاً ای ماشیا یقول ولا سیما حین دخلت او واذکر یوم دخلت ہودج عنیزة فقالت لی فضحک اللہ انک جاعل لی ماشیة حیث لا یستطیع بعیری ان یحملنی وایاک علی انی اکرہ ان تکون معی وتقبلنی مرة بعد اخری میگوید که خصوص روزے و یاد کنم روزے را که در ہودۂ عنیزة درآمدم پس بگفت از من که خدا ترا رسوا کند تو مرا پیاده خواہی کرد چه شتر من تاب دو کس ندارد و نیز نمی خواہم که تو با من نشینی و دمبدم روے من بوسے یعنی خصوص وہ دن یاد کرنے کے لایق ہے جب مین عنیزة کے ہودہ مین گہس بیٹھا پہر اوسنے نہ پیچ ہوکر یہ کہا کہ خدا تجہکو رسوا کرے تو اب مجہکو پانو چلاویگا میرے سوارے مین دو کے اوٹھانیکا بوتا نہین اور مین یہ بہی نہین چاہتی کہ تو میرے پاس بیٹھے اور چومنے چاٹنے سے گہبراتی ہون

قال تقول وقد مال الغبیط بنا معا عقرت بعیری یا امرأ القیس فانزل

الغبیط بالمعجمة فالموحدة فالمہملة نوع من الرحل وقیل ضرب من الہودج والباء للمصاحبة والعقر الجرح بالسیف اذا ادمیت حقیقة ... ذاکر ان

مع آلاته علی رکابهن حیث لم یکن ذلک مطنونا ولا موہوما میگوید که
خصوص روزی: یا یاد روزی میکنم که بپاس خاطر آن دوشیزگان تبی
شتر ماده خود ببریدم وبعد از ان شگفت خود را نداد ادم ویا دیگران را گفتم که شگفت
مرا بنگرید از ین که من کجا واین دولت کجا که پالان شتر ماده مرا شتران اینان
بر دارند یعنی خصوص وہ دن یا وہ وقت جبکہ مین نے اون کواریون
کے لئے اپنے اونٹنی کے کوچین کاٹین اور پھر اپنے تعجب گویا لوگون کواس
اچنبہی کے بات کے دیکھنے کے لئے پکارا کہ میرے اونٹنی کے رخت وپالان
کواون پر لادون کے سواریان اوٹھادین قال فظل العذاری یرتمین
بلحمها وشحم کهداب الدمقس المفتّل اللام للعذارے للعهد الخارجی
والارتماء المراماة والهدّاب لکتاب رحمل الثوب ویقال له فی الفارسی پرزه جامه
ومنه دمقس مهذب والدمقس الابریسم الابیض والمفتل المفتول الشدید
الفتل نعت للدمقس یقول فظلت تلک العذارے یرمے بعضهن بعضا بلحمها
وشحمها الذی کان مثل هداب الابریسم الابیض المفتول فی اللون والشکل و
لا یخفی ما فی وضع العذارے مظهرا موضع المضمر نوع التلذاذ میگوید که
پس آن دوشیزگان شوخ وشنگ بگوشت وپیه آن شتر ماده که چون پرزه
ابریشم سفید وبافته بود باهم فرو باختند که یکی بر دیگرے میزد یعنے پھر وه
کواریان آپسمین یون پھینکنے لگین که گوشت کے ٹکی اور چربی کے ٹکڑے جو

فالبشر بذكره فان ذكر الايام الصالحة يجلے الحزن عن الحزين ميگويد كه غمگين مشو
و آگاه باش كه بسيار روز نيك و مبارك از ايشان نصيب تو گرديده و خصوص
روزيكه در دارة جلجل واقع شده بود يعنے گذشته پر افسوس مكن اور آگاه و
خبردار ہو كہ بہت سے اچھے دن تجھكو اونہون سے نصيب ہوئے اور خاصكر وہ
دن جو دارة جلجل مين تجھكو ہاتھ آيا جب كہ تو نے اونكو ننگے كھلى ديكھا اور خاص خود
عنيزہ كو چوما چاٹا قال ويوم عقرت للعذارى مطيتى + فيا عجبے
من كورها المتحمّل الظاهر انه معطوف على يوم بدارة عطف عنوان على عنوان مع
اتحاد المصداق فان كلا اليومين واحد ويجوز ان يراد باليوم الوقت فيكون من
عطف البعض على الكل فان يوم الدارة كان مشتملا على اوقات مختلفة وكذا
قوله الاتے ويوم دخلت الخدر الخ ولكل من المعطوفين اعراب المعطوف
عليه رفعا ونصبا وجرا ولا يظهر فيهما للبناء على الفتح من حيث الاضافة الى
مبنى الاصل اعنے الماضى ويجوز ان يكون منصوبا بفعل مقدر نحو اذكر او لا اننسے
والعقر جرح قوايم الدابة وكان ذلك من عاداتهم والعذارے جمع عذراء
وهى الجارية البكر وعجبى منادے او مفعول فعل محذوف والالف مبدلة
من ياء التكلم والكور بالضم الرحل مع الآلات و روے من رحلها والمتحمّل اسم
مفعول من تحمّله يقول ولا سيما يوم عقرت او ولا انسى يوم عقرت ناقتى لتلك
العذارے ففلت يا عجبے او ناديت الناس ان انظروا عجبى من رحلها المحمول

اے على حشدان العذارے
فى تحشيها الحدة

ما شاق الامر علیها واخذت ثوبها بیدها ثم قلن له قد حبستنا وجوعتنا وعریتنا فقال
انا کلن ان عقرت لکن ناقتی قلن نعم فعقر ناقته وصاح بالخدم فجمعوا له الحطب
فجعل یقطع من سنامها وکبدها ویلقیها علی الجمر فیاکلن ویاکل ویغنی حتی
شبعن وروین وطربن ثم لما اردن الرحیل قالت احدیهن انا احمل طنفسته[۱]
وقالت الاخری انا احمل رحله وقالت الاخری انا احمل حشیته وانساعه ففعلن
لما انه لم یکن له ناقة وبقیت عنیزة لم تحمل شیئا فقال لک ان تحملینی معک فحملته علی
غارب بعیرها فکان یدخل راسه فی خدرها ویقبلها فاذا امتنعت مال حدجها الی جانب
فتقول عقرت بعیری فانزل منه انتهی بعینه حدیث دارة جلجل این است که
عنیزة مع همراهیان خود دراگیر این داره که زمینی در میان کوه ها واقع بود برای
غسل زدن درآمده بود امرء القیس این فرصت را غنیمت شمرده جامهای
ایشان برداشت واز همه برهنه برامدن طلب کرد آخر کار تنگ وتاریک شده
همه برهنه ازان آب برآمدند وحرف گرسنگی بر زبان راندند امرء القیس
شتر ماده خود را بپاس خاطر ایشان بکشت وهمه را بخورانید وچون امرء القیس
بی سواری بماند همه زنان اسباب پالانش[۱] برداشتند وخود عنیزة امرء القیس را
برداشت وچون نوبت باینجا رسید امرء القیس بوسه گرفتن آغاز نهاد و
او نهایت تنگ میشد وتکلیف فرود آمدن میداد وهذا القول لا تحزن علی ما فاتک
منها ومنهن فانه رب یوم صالح کان لک منهن ولا سیما یوم کان لک بدارة جلجل

[۱] طنفسه فرش کوچک یا لباس ۱۲

ولا سيما ليس من كلمات الاستثناء حقيقة بل ما يذكر بعدها ينبه على اولويته بالحكم السابق وانما عد من كلمات الاستثناء لان ما بعدها مخرج من حيث اولويته بالحكم السابق والسي كالمثل لفظا ومعنى وقال به في موضع آخر بيت الا رب يوم صالح قد شهدته + ولا مثل يوم في قدار ان ظللته + وقدار ان موضع ويوم منصوب ومرفوع ومجرور فالنصب على ان ما نكرة غير موصوفة ونصب يوما بالفعل مقدرا اي اعني به وقيل نصبه على التميز والرفع على انه خبر مبتدا محذوف وما موصولة او موصوفة اي لا مثل شيء هو يوم او لا مثل الذي هو يوم والجر على ان ما زائدة والسي مضاف الى يوم او ما نكرة غير موصوفة ويوم بدل منها نص عليه الرضي والدارة كل ارض واسعة بين الجبال ودارات العرب كثيرة منها هذه وجلجل بالجيمين كعنفذ وفيها غدير ولذا يقال لهذا اليوم يوم الغدير وحديثه على ما نقل في الاغاني عن الفرزدق الشاعر كان قد وقع له مثل ذلك ان امرأ القيس كان يهوى عنيزة بنت عمه شرحبيل وكان يطلب غرة اهلها حتى كان يوم الغدير فاحتمل الرجال وتقدموا وبقيت الخدم والنساء فتخلف امرؤ القيس عن الرجال وقعد في كمين حتى مرت به النساء وفيهن عنيزة فلما وردن الغدير نزلن عن الرحال ودخلن الماء مجردات فاتاهن على غفلة منهن واخذ ثيابهن وقال لا اعطي ثيابكن حتى تخرجن مجردات من الماء فابين ذلك حتى ارتفع النهار ثم خفن ان لا يبلغن المنزل فخرجت احداهن ثم تتابعن وبقيت عنيزة فخرجت بعد

ع ذرفت دموعک فوق ظهر المحمل یقول فسالت دموع العین و ہے منے
عند ذکرہا او ذکرہما او ذکرہن علی صدری صبابۃ بہا او بہما او بہن حتی بل دمعی
السایل حمالہ سیفے میگوید کہ چون ذکر او یا ذکر ایشان بر زبان آورد م
اشکہاے روان از چشمان من بباعث جوش محبت بر سینہ من چندان فرو ریخت
کہ حمالہ شمشیر من ہمہ ترگردید یعنے جون ہی کہ وہ یاد آئے یا وہ یاد آگئین
تو محبت کی مارے اتنے آنسو میرے آنکہون سے میرے چہاتی پر ٹپکی کہ تلوار
کا پرتلا شوربور ہوگیا قال الا ربّ یوم کان منہن صالح ولا
سیّما یوم بدارۃ جلجل و روے ع الا ربّ یوم لک منہن صالح و فی دیوانہ
ع الا ربّ یوم صالح لک منہما • الا کلمۃ تنبیہ تدل علی تحقق ما بعدہا و ربّ للتکثیر و
ضمیر جمع المونث للّلاتی احبہن فی اوقات مختلفۃ و تمتع منہن فی ایام متفرقۃ
و ہن عنیزۃ و فاطمۃ و اسماء و ماویۃ و سلمی و ہرّ و فرتنا و ہند و سلامۃ و سعاد
و سیاعنۃ و لا بدّ ان تکون عنیزۃ فیہن فروایۃ منہما علی ان یکون الضمیر لامّ الحویرث
و امّ الرّباب سخیفۃ لان یوم دارۃ جلجل لم یکن من ایامہما و التخصیص بلا سیّما
یقتضی ان یکون الیوم المذکور من ایّامہما ایضا و صالح مجرور علی انّہ نعت
یوم و یؤیّدہ ما قال فی موضع آخر ع الا ربّ یوم صالح قد شہدتہ و علی الرّوایۃ
الثانیۃ یحتمل الرفع علی الخبریۃ والواو فی و لا سیّما اعتراضیۃ کما فی قولہ
ع فانت طلاق والطلاق البتّۃ و ہے مع ما بعدہا جملۃ مستقلۃ نصّ علیہ الرّضی

وصفها بالطيب لما انه احب عندهم في النساء قال ع وجدت بها طيبا وان لم
تطيّب وقال رع بعيدة مهوى القرط طيبة النشر + وخص المسك والقرنفل
لما انهما اجود الطيوب عندهم قال مرقش بليث والنشر مسك والوجوه
دنانير واطراف الاكف عنم وقال آخر بيت باطيب من ريح القرنفل مطعما +
لما التف من دير لها وخار يقول وكانتا بحيث اذا قامتا على وجه الريح تضوّع
المسك منهما تضوع نسيم الصبا او كنسيم الصبا وقد جاءت بريح القرنفل ولا يبعد ان
يقال تضوع المسك منهما على نسيم الصبا وهي متكيفة بريح القرنفل على ان
كلتا الرائحتين تاتي منهما مختلطة ويؤيده الشعر المذكور فانه جمع فيه تضوع المسك
ورائحة القطر اي العود الهندي ميگويد كه آنچنان بودند كه چون از جاي خود
مي خاستند بوي مشك از انان بدماغ اين و آن ميرسيد چنانكه از نسيمي كه بوي
قرنفل داشته باشد ميرسد ويا بوي مشك از ايشان به نسيمي ميآميخت كه بوي قرنفل
آورده باشد يعني وه دونو ايسي تهين كه جون اوٹهتي تهين تو كستورے كي لپٹيں انهوں
سے آتے تهين جيسے پروا سے ہوا لونگ كی خوشبو لاوے يا كستورے
اور لونگ دونو كی خوشبویاں ملی جلی آتے تهين قال ففاضت دموع
العين مني صبابة + على النحر حتى بل دمعي محملي + الظرف اعني مني حال
من الدموع والصبابة الحب الشديد مفعول له والنحر الصدر والمحمل كمنبر حمالة السيف
والعرب تكني بابتلال حمالة السيف عن كثرة سيلان الدموع قال عنترة

اذا قامتا تضوّع المسک منهما ۔ و رائحۃ من اللطیمۃ والقطر ۔ وکانت ام الرّباب من بنی نبهان وہم بطن من الطی وام الحویرث بنت الحارث بن حصین الکلبی من کلب ہی ہر والمجرور فی قبلها المحبوبۃ الذال علیها لفظ الحبیب الجارۃ تانیث الجار وقد یراد العشر ۔ و ماسل ہو زمان الطی وصغرہ شاعرہم حیث قال ہم لئن لبن المعرسے بمار موسیل ۔ و قال بعضهم انہ اسم جبیل وفی البیت التفات من التکلم الی الخطاب وفی البیت الثالث عکسہ یخاطب نفسہ ویقول ان حظک من ہذہ المحبوبۃ التی تذکرہا فی ہذہ المواضع مثل حظک من ام الحویرث قبلها ومثل حظک من ام الرباب بمادۃ ماسل اے لقیت منها مثل القیت منهما میگوید کہ نصیب تو ازین محبوبہ ہمان است کہ پیش ازو از ام حویرث بتو رسیدہ و از ام رباب ہمسایہ او بر آب ماسل قسمت تو گردیدہ یعنی چنانکہ در فراق آنان مے نالی در فراق این ہم مینالے یعنی تجکو اس محبوبہ سے وہی پہونچا جو اوس سے پہلے ام حویرث اور اوسکی پڑوسن ام رباب سے آب ماسل پر پہونچا قال اذا قامتا تضوّع المسک منهما

نسیم الصبا جاءت بریا القرنفل ۔ ضاع المسک وتضوّع اذا انتشرت رائحتہ بعد تحرکہ والنسیم نفس الرّیح اذا کان ضعیفا یذکر ویؤنث منصوب علی المصدریۃ او بتقدیر حرف الجر والصبا ریح تہب من المشرق الی المغرب ویقال لها فی لساننا پروا ہے وجملۃ جاءت حال بتقدیر قد او نعت علی انکار ان اللام فی الصبا للعهد الذہنی فان المعهود الذہنی عندہم کالنکرۃ

هذا لا یترتب علی مضمون الصدر علی انه یخالف دابهم فانهم یذکرون فی اشعارهم
بکاءهم عند الرسوم الدارسة فهی مواضع البکاء عندهم والدارس اسم فاعل
من درس الرسم اذا عفا وتقادم مستعمل فی الاستقبال کما فی قوله تعالی انی جاعل
فی الارض خلیفة ومن زایدة فان الکلام غیر موجب والمعول مصدر میمی من عول
الرجل اذا رفع صوته بالبکاء ولیس بمعنی الاعتماد والمعتمد فانه بعید غیر ملایم للمقام
یقول وکیف اصبر عن البکاء علی قولهم والحال ان شفائی قلیل من البکاء او
کثیر منه فهل من رفع صوت البکاء عند رسم یدرس عن قریب وان لم یندرس
بعد اسے المنی ذلک لیکون لی شفاء میگوید که چگونه نگریم وحال آنکه
شفای من گریه است قلیل باشد یا کثیر پس میخواهم که نزدیک این نشانها که بعد چند
نیست ونابود خواهد شد خیلے گریه وزاری وزار نالی کرده شود یعنی مین
کیسے نروون اور حال یهه هے که رونا میرے شفا هے پس جی جان سے چاهتا هون
که پاس ان نشانون کے جو مٹنے والے هین تهوڑا بهت رو یا جاوے قال

کدابک من ام الحویرث قبلها + وجارتها ام الرباب بماسل +

الداب الحظ والشان والجار والمجرور فی محل الرفع علی الخبریة من محذوف
وکذلک یستعمل غالبا قال تعالی کداب آل فرعون والذین من قبلهم وکلمة
من متعلقة بدابک فانه بمعنی الحظ وقال الزوزنی معناه التمتع وکلاهما بعید
بمن ولعل المراد بهما هنا وقد ینادی ف. ذکرها فی موضع آخر ثم قال بیت

بالصبر الجميل وجملة القول حال من الصحب او من الضمير المجرور في مطيهم يقول
لا تهلك في هذه الموضع وقد حبس فيها سائر اصحابي على راسي او لاجلي
دوابهم وهم يقولون لي لا تهلك اسفا وغما وحزنا على ما مضى وتزين بما يليق بالرجال
من التجلد والصبر الجميل ميگويد كه قدرے بايستيد كه ما درين مواضع بگريم و
حال اينكه صحابه ياران من سواريهاے خود را بر من و يا براے من باز داشته اند
وميگويند كه در غم جدائى مگداز و دامن صبر و شكيبائى مگذار يعنى كچهه ٹهرو كه
ہم يهان رووين اور حال يهه ہے كه ميرے سارے يار اپنے اپنے
سواريون كو ميرے سر پر يا ميرے لئے روكے كهڑے هين اور محبت سے
كهتے هين كه رنج والم مين جان اپنے كهو اور صبر كو اپنے هاته سے نه دے

قال وان شفائى عبرة مهراقة فهل عند رسم دارس من معول

الواو حالية وان مكسورة والعبرة الدمع والتنكير للتقليل او التكثير و
المهراق بفتح الهاء اسم مفعول من هراق الماء اذا صبه وهل للتمنى والفاء
للترتيب كما في قوله تعالى فهل لنا من شفعاء بعد قوله قد جاءت رسل ربنا بالحق
فانهم تمنوا الشفاعة بعد ما تحقق لهم المجازات على الاعمال كذلك هذا التمنى المعول
عند رسم دارس بعد ما تحقق له ان البكاء شفاء له وهم يمنعونه عنه و
من ذهب الى ان هل هذه للاستفهام الانكارى فقد وهم فانه يتضمن معنى
النفى وح يكون معناه ما من بكاء او موضع بكاء عند رسم دارس و

تدعی ولا یدیہم لنقف الحنظل یحکی ما کان قد عراہ یوم الفراق ویقول ان الماء
کان یسیل من عینی عند سمرات القوم یوم تحملوا من ہذہ المواضع غداۃ الفراق کما یسیل من
عین ناقف الحنظل ونکاے گشت ایاہ میگوید کہ روزے کہ رہط حبیب بامداد
فراق ازین مواضع رخت سفر بستہ آمادہ رحلت شدند آب از چشمان من چنان میرفت
کہ از چشمان حنظل شکن میرود گویا کہ من خود حنظل میشکستم یعنی جب وہ لوگ
ان منزلوں سے صبح کو چلنے لگے تو میرے آنکھین ایسی بہنے لگین جیسے اندرائن
کے پھلوں کی توڑنے والے کی آنکھین بہتی ہین یہان تک کہ گویا مین ہی ادن پھلو
کو توڑتا تھا واعلم ان ہذین البیتین لا یوجدان فی شرح
الزوزنی وسلکہا فی العقد الثمین فی الاشعار المنحولۃ الی امرء القیس
والعلم عند اللہ قال **وقوفا بہا صحبی علی مطیہم یقولون لا تہلک**
اسی وتجمل الوقوف جمع واقف من وقفہ وقفا اذا حبسہ منصوب علی انہ
حال من ضمیر المتکلم فی نبک فہو قید للبکاء ولا یبعد ان یکون حالا من الموجود
لوجود ضمیرہا فیہ ولما کان الوقوف جمع مکسر علی وزن مفرد وقد خرج عن وزن
الفعل جاز اسنادہ الی الفاعل الظاہر وہو صحبی جمع صاحب والباء
للظرفیۃ وعلی متعلق بالوقوف فان الوقف تعدی بعلی قال تعالی ولو تری
اذ وقفوا علی النار ویجوز ان یکون علی بمعنی اللام والمطی جمع مطیۃ وہی الدابۃ
التی تمطو فی السیر منصوب علی المفعولیۃ الاسی آخرہ مفعول لہ التجمل الذین

كالفلفل وهذا اقرب فانه يقال له حب قلقل في العرف وكلاهما محتمل في قول
عنترة بيت فاستبدلت عفر الظباء كانما ابعارها في الصيف حب الفلفل القلقل
والتشبيه في اللون والشكل والانتشار يقول خلت منازل تلك المواضع عن
اهلها وسكنت الظباء نسيمها حتى انك ترى بعرها في ساحاتها واراضيها الخالية
كانها حبات الفلفل او القلقل مے گوید که منازل این مواضع مسکن وحشیان گردید
چنانچه پشکهاے آهوان سفید در صحن و میدان آنها چنان مے بینی که دانها
فلفل یا دانهاے حب قلقل افتاده یعنی یه منزلین اب وحشیونکی جگهه هوگئین
چنانچه تو اونکی صحنون اور میدانون مین هرنونکی مینگیون کو گول مرچ
کی دانون یا حب قلقل کے طرح جگهه جگهه پڑے دیکهتا هے قال كاني
غداة البين يوم تحملوا لدى سمرات الحي ناقف حنظل
الغداة ما بين ظهور الفجر وطلوع الشمس والتحمل كناية عن قرب الارتحال
والضمير المرفوع لرهط الحبيب وروى لما تحملوا والسمرة بضم الميم شجر معروف
فارسية مغيلان وهندية كيكر وبهول وليس بشجرة الطلح كما توهم
بعضهم فانه يقال له في الفارسي موز وفي الهندي كيلا والحي القوم و
اللام فيه للعهد والناقف كاسر الحنظل ويلزمه سيلان الماء من العين
لحدة ما يصل منه الى العين كما ترى في البصل ولذا يفوض امره الى العبيد و
الاماء قال حسان يمدح آل جفنة بيت يسقون درياق الرحيق ولم تكن

هذا النمط منع الخفاء دون العفاء فعلى هذا كان لم يعف لم يخف رسمها میگوید که
قدری بایستید ای دو یاران من که ما وشما باهم بگرییم از یاد محبوبی که داشتیم
و ذکر منازل او که در منقطع ریگ پیچیده از موضع دخول تا موضع حومل تا توضح
و تا مقرات بوده و حال این است که آثار آنها با وصف تواتر جنوب و شمال هنوز نابود نشده
یعنی آؤ میرے یارو کچھ ٹھہرو کہ ہم تم مل کر رو دین ایک دوست کی ذکر اور اوسکی منزلونکی
یاد سے جو کبھی موضع دخول سے لیکر موضع حومل تک اور موضع توضح تک
اور موضع مقرات تک ہتین اور حال یہہ ہے کہ نشان اونکی اوتر ہر سے دکھنائی
ہواؤن کے مار مار پر بھی اب تک باقی ہین قال ترى بعر الآرام فی
عرصاتها وقیعانها كأنه حب فلفل الظاهر ان الخطاب لکل واحد
من الخلیلین المتقدم خطابهما ویجوز ان یکون الخطاب لغیر معین فان الغرض بیان
خلو المواضع عن اهلها والبعر محرکة روث ذوات الخف والظلف من الدواب یقال
له فی الفارسیة پشک و پشکل وفی الهندیة مینگنی والآرام مقلوب الأرءام جمع رئم
بالکسر مهموز العین وهو الظبی الابیض و روی الثیران وهو جمع ثور وعنی به
الثور الوحشی والعرصات محرکة جمع عرصة وهی کل بقعة من الارض خالیة من
البناء والقیعان جمع قاع وهی الارض المستویة الخالیة قال تعالى قاعا صفصفا
والضمیر المجرور للمواضع المذکورة بالتاویل المذکور والفلفل معروف ویجوز
ان یکون حب القلقل بالقافین وهو كذبرح بزر نبت یکون اسود مستدیرا

نص الرضی علی وجوب الحذف فی امثاله فی بحث الفاء والدخول کالقبول
وتوضح کتوعد معروفا والمقراة کالمرماة وحومل کجوهر مواضع بین امرة واسود
العین وعفا الرسم اذا اندرس لازم والضمیر المجرور للمواضع بتقدیر المضاف
وجملة النفی حال من المواضع واللام للتعلیل وما موصولة والنسج استعارة لهبوب
الجنوب والشمال علی الاختلاف والمستکن فی الفعل للموصول لانه بین بالجنوب
والشمال وکلاهما مونث قال البیضاوی فی تفسیر قوله تعالی فلما اضاءت
ما حوله ان تانیث الفعل لان ما حوله اماکن واشیاء وروی نسجتها فالضمیر
المنصوب للرسم والشمال کجعفر نعت فی الشمال ثم انما خاطب الخلیلین للابکار لان
من داب العرب ان یستعینوا الاحبة علی البکاء لیکون الحزن خفیفا قال الحماسی
بیت خلیلی ان لم تبکیا لی التمس خلیلا اذا انفیت دمعی بکی لیا یقول
قفا خلیلی نبک معا من اجل ذکری حبیب کانت لی ومنزل کان لها بسقط
اللوی من الدخول الی حومل ومن توضح والی المقراة لم یعف بعد رسوم
منازلها لمرور الجنوب والشمال علیها مرة بعد اخری مع ان هبوب الریاح من
اسباب التغیر والعفاء وهذا المعنی اقرب فان العرب یعدون الریاح والامطار
مما یغیر الرسوم والاطلال قال زهیر عم بلی وغیرها الارواح والدیم وقال
عفتها الریح بعدک والسماء وما قیل فی معناه انه لم یعف رسمها لما ان احدی
الریحین اذا سترتها کشفتها الاخری ففیه ما فیه فان اختلاف الریحین علی

آخر ع خليلى عوجا انها حاجة لنا وتحتمل ان يكون خطابا للواحد فانهم قد يخاطبون الواحد بخطاب الاثنين قال سويد بن كراع ع فان تزجرانى يا ابن عفان انزجر وان تتركانى احم عرضا ممنعا فان تزجرانى تزجرنى على التكرار كما قيل فى قوله تعالى رب ارجعون وقيل ان الالف بدل من النون الخفيفة والاصل قفن وبك مجزوم على انه جواب الامر ومن سببية والذكرى اسم الذكر ولا يبعد ان يكون مثنى الذكر اضيف الى المعطوف والمعطوف عليه كما فى قول طرفة ع مظاهر سمطى لؤلؤ وزبرجد والحبيب فعيل بمعنى المفعول يستوى فيه المؤنث والمذكر والتنكير للوحدة والسقط مثلثة منقطع معظم الرمل واللوى بالكسر ما التوى من الرمل ثم استدق وقيل هو كل ارض تفصل بين الحزن والرمل والجار والمجرور مجرور محلا على انه نعت منزل وتنكير منزل للجنس او منصوب على انه ظرف للبكاء وتنكير منزل ح للوحدة وكلمة بين فى امثال هذا التركيب مشتمل من الابتدائية والى بمعنى الفاء قال فى الاغانى يقال مطرنا بين الكوفة فالبصرة كما يقال من الكوفة الى البصرة على معنى ان المطر لم يتجاوز هذين الموضعين وقال فى الرضى وقد يجى الفاء العاطفة بمعنى الى ثم قال ومثل قوله ع قفا نبك من ذكرى حبيب ومنزل ا لفاء فيه بمعنى الى اقول وقد يصرح بها قال ع كان لم يكن بين الحجون الى الصفا وقال الجعدى ع ومسكنها بين الغروب الى اللوى ثم ان اصل الكلام الى حومل والى توضح والى المقراة ولاكن حذف العاطف تخفيفا مخفا على ان المقصود تعداد الامكنة و

بن الملك وقد يحذف الالف بن متوشلخ بالفوقانية فالمعجمتين بن اخنوخ بالمعجمتين بينهما النون
وقيل حنوخ فالحاء المهملة فالنون فالمعجمة وهو ادريس النبي عليه السلام بن اليارد وقيل
يرد بالتحتانية فالمهملتين او الذال المعجمة بن مهلائيل بن قينان بالقاف فالتحتانية فالنونين بن انوش
بالنون فالمعجمة بن شيث بن آدم عليه السلام والقيس الشدة ومعناه رجل الشدة وهو
لقبه وانما اسمه سليمان وقيل حندج وكنيته ابو الحارث وقيل ابو وهب ويقال له
ذو القروح لتشقق بدنه من لباس قيصر الروم وقيل ذو الفروج لما انه كانت له بنات
ويقال له الملك الضليل لكثرة ضلاله في حب النساء وكانت امه فاطمة بنت ربيعة
اخت مهلهل وكليب وكان اصغر اولاد ابيه ومطروده لشغفه بالشعر وكانت الملوك
تانف من الشعر وتستقبحه وكان يسير في البلاد مع شذاذ من العرب حتى قتل ابوه فاخذ
ثاره وهذه القصيدة من اجود كلامه يذكر فيها بعض النساء ويوم مع عنيزة بنت عمه
شرحبيل الذي قتل يوم الكلاب ووصف فرسه وصيده واقتار الذئب الجائع واحتماله
شدائد السفر وخدمة الرفقة ومقاساة الشدة في الليل المظلم وعند كثرة المطر على ما هو داب شعراء
الجاهلية كما يظهر ذلك عند التوغل في اشعارهم وهذه القصيدة لامية فقال

قفا نبك من ذكرى حبيب ومنزل بسقط اللوى بين الدخول
فحومل فتوضح فالمقراة لم يعف رسمها لما نسجتها من جنوب وشمال

من ثاني الطويل والقافية متدارك والظاهر ان الامر للمثنى من وقف وقوفا
فان العرب اكثر ما تخاطب الاثنين قال ع خليلي مرا بي على ام جندب وقال

فانّ بيان الصلات ونحوها على من لا يعلم العربية ولو كان بلسانه لا يرجع الى حاصل ثمّ انّي كتبت قبل كل قصيدة منها ترجمة صاحبها وما يذكر فيها ليكون بصيرة لمن ينظر فيها و انما سمّيت هذه القصائد معلّقات لانها كانت معلّقة على ركن من اركان الكعبة في الجاهلية وكانت الاولى اولى المعلقات واولى بالتعليق ثم علّقت الستة الباقية لما ان الاولى احسن نظما واجود سبكًا فان امرء القيس كان من ابناء الملوك وقد قيل ان كلام الملوك ملوك الكلام واما سائرهم فكانوا من الاعراب هذا ولا ارجو الّا القبول في حيوتي والدعاء بعد مماتي وكل شيء هالك الّا وجهه

القصيدة الاولى

هي لامرء القيس بن حجر بالضم بن الحارث بن عمرو بن حجر آكل المرار بن معاوية بن ثور اعني كندة وقيل هو بن حجر بن عمرو بن معاوية بن الحارث بن ثور وقيل هو ابن حجر بن الحارث الملك بن عمرو آكل المرار بن عمرو بن معاوية بن الحارث بن يعرب بن ثور بن مرتع بن معاوية بن عفير بالمهملة مصغرا بن عدّي بن الحارث بن مرّة بن اُدَد بالدالين المهملتين كزفر بن زيد بن يشجب بالمعجمة فالجيم فالموحدة كينصر بن عريب بالمهملتين بن زيد بن كهلان بن سبا وهو عبد شمس بن يشجب بن يعرب بن قحطان كعثمان بن عابر وهو هود النبي عليه السلام بن شالخ بالمعجمتين بن ارفخشد بن سام بن نوح وقيل هو بن عبد الله بن رباح بن الخلود بن عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي شرح صدري لشرح الكتب ورفع عني الاستار والحجب فلله الآلاء بما قل او كثر
ولا اتجم عما صغر او كبر والصلوة على من هو الصادق المصدوق والسابق المسبوق وهو خاتم الرسل
وخير من يهدي السبل وعلى آله الكرام واصحابه العظام ومن تبعهم الى يوم القيام لمؤلفه بيت فهم
هم السادة البيض الكرام لفضل وفوز بما شاؤا من المرتب كل اغر كريم صالح حسن * حلو حبيب
شريف النفس والنسب * تخفى النجوم ولا تحصى مناقبهم * فان اخذت نقد القيت في التعب
وبعد فيقول الفقير السهارنفوري القريشي الحنفي انه لما كانت السبع المعلقات كالسبع الشداد
ولم يسلك شارح من شراحها مسلك السداد وقد تناولها المولعون بفنون الادب و
تداولها المغرمون بلسان العرب اردت ان اشرحها شرحا وافيا واكشف عنها كشفا كافيا
ثم حثني عليه حبيبنا المشهور في المشارق والمغارب بحسن الشمائل وكرم المناقب جي ولبو لينشر صاحب
بيت له نظم لو كان في الدهر مثلهم لكان لنا ما كان خيرا واصلحا * اتينا من ارض بعيد نياطها *
فلولاه لم نرد ما كنا رتجاه * فشرحتها على ان فسرت بالعربية لغاتها وما يتعلق بها من صلاتها ومحاوراتها
وترجمتها اولا بالعربية ثم بالفارسية ثم بالهندية جميع ابياتها لئلا يطول الكتاب بلا طائل

PJ
7642
A2F3
1882

al-Mu'allaqāt
Riyāḍ al-Fayḍ

LIBRARY
JUN 20 1970
UNIVERSITY OF TORONTO

الحمد لله الذی خلق سبع سموات طباقا

للمولف

این گل تازه که در غنچگیش باد صبا — شمهٔ بوی وی از جای بجائی می برد
گلی از گلشن این بیت علوم است که هیچ — فصل گلزار مثلش نتوانند آورد

الحمد لله والمنه که کتاب مستطاب مایهٔ فضل تام چشمهٔ
فیض عام کاشف معضلات فاتح مغلقات شرح سبعه معلقات المسمّی به

ریاض الفیض

تصنیف ادیب اریب فاضل مشهور زمن مولوی فیض الحسن مدرس اول عربی
کالج علاوه شرقی لاهور که بنظر تسهیل فهم معلمان و متعلمان ترجمهٔ ابیات
و شرح لغات بزبان عربی فارسی هندی ساخته و دیگر شروح فارسی و عربی را که فی زماننا در بلاد هند نامی
اند از پس گوش انداخته بحکم جناب فیضمآب ڈاکٹر جی ڈبلیو لیٹنر صاحب بهادر رجسٹرار بیت العلوم مذکور

در مطبع انجمن لاهور

باهتمام اشاعت بوتا ماه جمادی الاولی ۱۲۹۶ھ حلیهٔ انطباع پذیرفت

PJ 7642 A2F3 1882
al-Mu'allaqat
Riyad al-Fayd

PLEASE DO NOT REMOVE
CARDS OR SLIPS FROM THIS POCKET

UNIVERSITY OF TORONTO LIBRARY